خطباتِ غزواتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں غزوات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جہاد بالفعل کا ذکر ہے مسلمانوں کی عزت اور سکون جہاد میں ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اکثر دفاعی جہاد ہوا ہے اب دفاعی جہاد بھی ترک ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فریضے کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

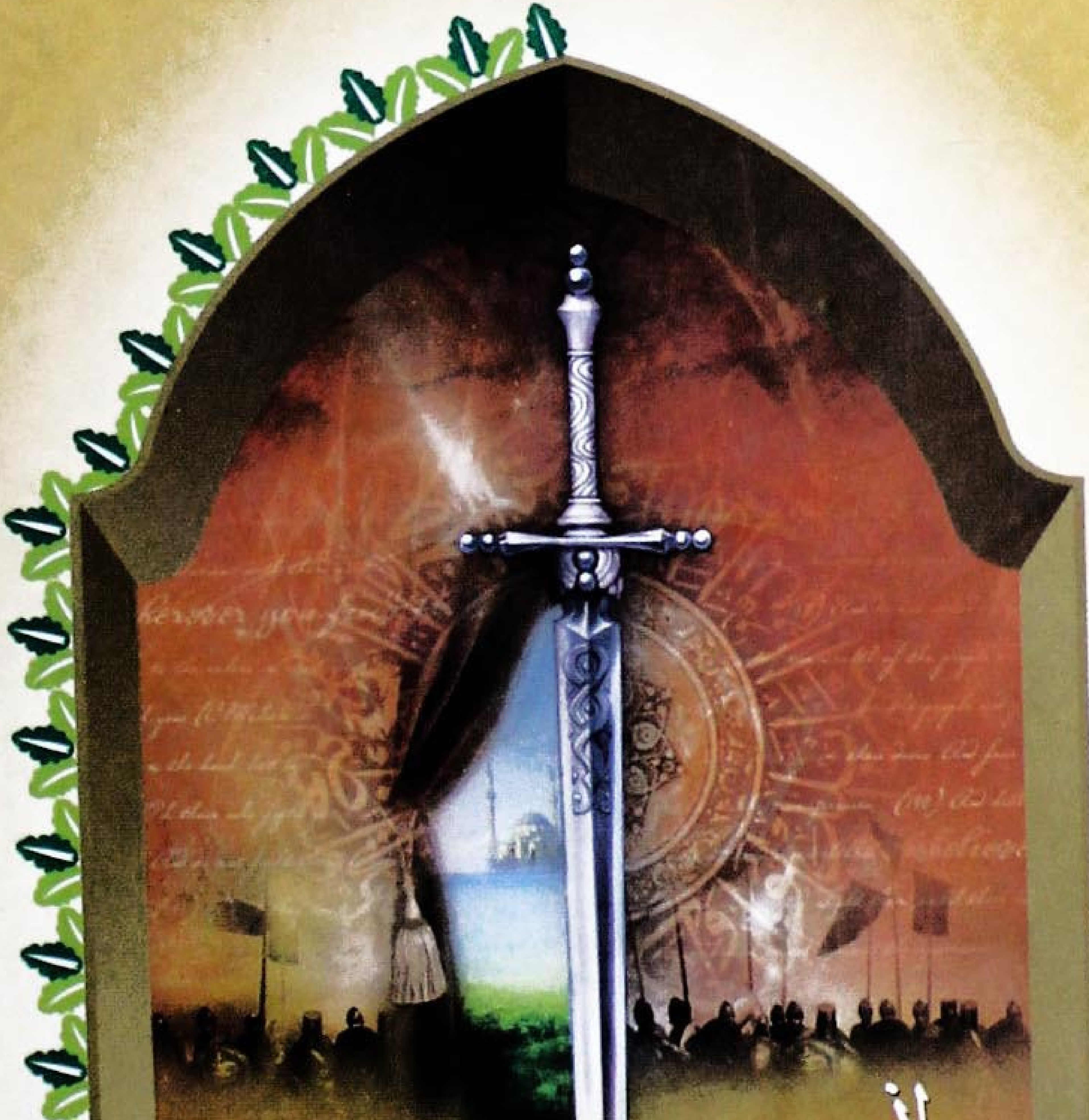

از
حضرت مولانا محمد طیب صاحب
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
امام وخطیب جامع مسجد الرحمن بلیو ایریا اسلام آباد

ناشر
مکتبہ طیبہ
جامع مسجد الرحمن، بلیو ایریا، اسلام آباد

Marfat.com

Marfat.com

یہ کتاب آپ ﷺ کے غزوات اور اس سے متعلقہ موضوعات وخطبات پر مشتمل ہے، خطباء کے لئے بہترین تحفہ ہے۔

خطبات
غزواتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از افادات
حضرت مولانا محمد طیب صاحب
فاضل: جامعہ دارالعلوم کراچی
خطیب جامع مسجد الرحمٰن، بلیوایریا اسلام آباد

ناشر: مکتبہ طیبہ
جامع مسجد الرحمٰن، بلیوایریا، اسلام آباد
فون نمبر: 0333-5599016

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب :...... خطباتِ غزواتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
ازافادات :...... حضرت مولانا محمد طیب صاحب (فاضل دارالعلوم کراچی)
سن طباعت :...... مئی 2016
کمپوزنگ :...... مفتی محمد عبدالله (فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)
اسٹاکسٹ :...... شہزاد احمد شہزاد (اردو بازار، لاہور) 0323-7226788
ناشر :...... مکتبہ طیبہ، جامع مسجد الرحمٰن، بلیو ایریا، اسلام آباد
فون نمبر: 0333-5599016

۱۲۳۵۷۲

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

1	مکتبہ طیبہ: جامع مسجد الرحمٰن بلیو ایریا، اسلام آباد	051-2604413
2	المدنی سٹیشنرز، کھنہ پل، اسلام آباد	0333-5491331
3	دینی کتب خانہ، تیمرگرہ	
4	اسلامی کتب خانہ، تیمرگرہ	
5	مکتبہ حقانیہ، تالاش	
6	مکتبہ شیخ زکریا، مینگورہ	
7	مکتبہ صدیقیہ، مینگورہ	
8	عثمانیہ بک ایجنسی، مینگورہ	
9	مکتبہ رحیمیہ، بریکوٹ،	
10	لاریب قرآن ہاؤس، اردو بازار، لاہور،	0301-6801221

Marfat.com

فہرست مضامین

مقدمہ

نام مضمون	صفحہ نمبر
غزوہ بدر	18
کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا	19
مسلمانوں کو مٹانے کی سازش	20
سعد بن معاذ کا خطبہ	22
معاذ معوذ کا واقعہ	23
عریشہ بنانے کی درخواست	25
غزوہ احد	30
احد پہاڑ کا تعارف	30
غزوہ بدر کی شکست	31
مسلمان اور کافر کی سوچ	31
حضرت عباس کا اسلام	33
غزوہ احد کی تیاری	33
حضرت حمزہؓ کی شہادت	35
ابودجانہ کے سامنے ہندہ	38
جبل الرماد والوں کا اختلاف	40
حضرت صفیہ کی بہادری	41

Marfat.com

۞	مسجد استراحت	42
	غزوہ احزاب	44
۞	مشرکین کا حدف	44
۞	خندق کھودنے کا مشورہ	46
۞	چٹان آنے کی حکمت	48
۞	حضرت جابرؓ کی دعوت	50
۞	دشمن کی آمد اور نبی کی بددعا	55
۞	غزوہ بنوقریضہ کا حکم	58
۞	کعب بن اسد کی تین باتیں	59
۞	سعد بن معاذ کا فیصلہ اور شہادت	60
	غزوہ رجیع	62
۞	پیغمبرانہ سنت	63
۞	اصول وفروع	64
۞	حضرت عاصم کی لاش	68
۞	خبیب وزید کی غلامی	69
۞	حضرت ابو معلق انصاری کا واقعہ	73
	غزوہ موتہ	75
۞	حارث بن عمیر کا قتل	76
۞	آپ ﷺ کے الوداعی نصائح	78
۞	عبداللہ بن رواحہ کی آہ وزاری	78
۞	عجیب معجزہ	81

Marfat.com

۞	خالد بن ولید کی امارت	83
	ذات الرقاع	86
۞	غزوہ ذات الرقاع کیا ہے	87
۞	زید بن ثابتؓ کو زبان سیکھنے کا حکم	89
۞	صلوۃ الخوف وسفر کی ترتیب	89
۞	ہار کی گمشدگی	93
	صلح حدیبیہ	96
۞	بیعت کا مفہوم	96
۞	آپ ﷺ کا خواب	98
۞	حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر	101
۞	عروہ بن مسعود کی آمد	102
۞	حضرت عمرؓ کی غیرت	104
۞	دم اور حلق کا حکم	104
۞	سورہ فتح کا نزول	106
۞	ابو جبیر کا واقعہ	107
	غزوہ خیبر	109
۞	غزوہ خیبر و بنو قریظہ	110
۞	مسلمانوں کے خلاف سازش	110
۞	قافلہ کی روانگی	112
۞	مرحب پہلوان سے مقابلہ	114
۞	تلوار نیام سے باہر	117

Marfat.com

۞	گوشت میں زہر	118
۞	گدھے اور متعہ کی حرمت	118
	فتح مکہ	120
۞	صلح کا اختتام	121
۞	ام حبیبہ کا دوٹوک جواب	121
۞	حاطب بن ابی بلتعہ کا خط	122
۞	ابوسفیان کی آمد	124
۞	سعد بن معاذ کا نعرہ	125
۞	نبی علیہ السلام کا نعرہ	126
	غزوہ تبوک	130
۞	حضرت کعبؓ کا واقعہ	131
۞	حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ	135
۞	منافق کا طریقہ	136
۞	راستہ میں معجزے کا ظہور	138
	خطبہ حجۃ الوداع حصہ اول	143
۞	اولی الامر کون ہیں	144
۞	کن امور میں امیر کی اطاعت واجب ہے	145
۞	دجال کے فتنے سے ڈرانا	145
۞	صراط مستقیم کیا ہے	147
۞	اسلام کیا ہے	148
۞	شیطان کا گمراہ کرنے کا طریقہ	149

Marfat.com

۞	محافظ فرشتے	150
۞	خطبہ حجۃ الوداع	151
۞	تکبر نہ کریں	152
۞	اتفاق کیسے آئے گا	154
۞	دشمن کیسے ڈرے گا	155
۞	بندہ نیک کیسے بنتا ہے	156
۞	حقوق ادا کریں	157
۞	متبنی کا حکم	157
	خطبہ حجۃ الوداع حصہ دوم	161
۞	عورتوں کا خیال کرنا	164
۞	مسلمان کی عزت کا خیال کرنا	165
۞	نجات کا طریقہ	166
۞	چہرے پر نہ مارنا	167
۞	نبی پاک ﷺ کی نرینہ اولاد	168
۞	تبلیغ کرنے کا حکم	169
۞	حوض کوثر کیا ہے	170
۞	نمازی کا چہرہ پہچانا جائے گا	171
۞	عزت کیا ہے	171
۞	نماز میں خشوع خضوع کیسے آئے	172
۞	صدقہ کی فضیلت	173
۞	رسول پاک ﷺ کی تہجد میں رونے کی وجہ	177

Marfat.com

	خطبہ حجۃ الوداع حصہ سوم	178
۞	حجۃ الوداع	179
۞	روشنی کیا ہے	181
۞	دین حق صرف اسلام ہے	181
۞	آپ ﷺ کے حج کا ثواب	182
۞	ایک سفر میں بظاہر سانپ کی حاضری	182
۞	سانپ کی اقسام	184
۞	مسلمان کون ہے	184
۞	مہاجر کون ہے	185
۞	عرفہ کا روزہ	186
۞	تم گواہ بن جاؤ	187
۞	منی کا معجزانہ خطبہ	188
۞	میدان حشر میں ایک امتی کی حالت	189
۞	منافق کا واقعہ	190
۞	درود شریف کی فضیلت	190
۞	کامیاب شخص کون ہے	191
۞	عذاب قبر کیوں	191
	خطبہ حجۃ الوداع حصہ چہارم	193
۞	دعوت الی اللہ دینا زیادہ ضروری ہے	195
۞	شفا پانے والا مبلغ بن گیا	196
۞	اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا	197

Marfat.com

۞	صدیق کی پہچان	198
۞	ایمان کا ذائقہ کیا ہے	200
۞	ابوخازن کا شکر کرنے کا عجیب طریقہ	200
	خبطہ حجۃ الوداع حصہ پنجم	203
۞	مومن کے لئے دکھ اور پریشانی عین راحت ہے	205
۞	اہل ایمان پر مصائب ہر دور میں آئے	206
۞	مسلمان کمزور کیوں ہوگا	208
۞	ہلاک کون ہوں گے	209
	ایک اجنبی شخص کا آنا	209
۞	جنتی ہونے کا کام	210
۞	بادشاہ کو نصیحت	211
۞	اہل حق ہر دور میں رہے	213
۞	بڑا عمدہ سوال	213
۞	استقامت علی الدین بڑی دولت ہے	214
	خبطہ حجۃ الوداع حصہ ششم	215
۞	استقامت کیا ہے	216
۞	حضرت عثمان سے سوال	216
۞	حضرت عبداللہ سے سوال	216
۞	امام رازی سے سوال	217
۞	فرشتوں کا آنا	217
۞	آزمائش انبیاء علیہ السلام پر	219

Marfat.com

۞	امام اعظم ابو حنیفہؒ پر آزمائش	219
۞	بنو عباس کا دور اور امام احمد بن حنبلؒ	221
۞	خلیفہ متوکل امام احمد کا معترف ہوگیا	224
۞	علامہ رومی کا فرمان	224
	خبطه حجة الوداع حصه هفتم	226
۞	عمدہ تجارت کیا ہے	227
۞	گواہ بن جاؤ	227
۞	کئی جنت کی نہریں دنیا میں	228
۞	آب زمزم زیادہ فضیلت والا ہے	228
۞	ایک خاتون کا تجربہ	229
۞	قصوی اونٹنی کی فضیلت	229
۞	مدینہ والوں کی میقات	230
۞	مقام جحفہ کیا ہے	231
۞	حضرت عبداللہ بن عمر کی محبت کا انداز	231
۞	بیگم پر حج فرض ہے یا نہیں	232
۞	حضرت عمر فاروقؓ کا رونا	233
۞	حج کی قبولیت کی بات	233
۞	جنازے کی فضیلت	234
۞	شیخ ابوالحسن خرقانی کا واقعہ	234
۞	محمود غزنوی کی درخواست	235
۞	قیمتی اعمال کیا ہیں	235

Marfat.com

۞	دریائے دجلہ کا راستہ دینا	236
۞	جنگلوں کے درندوں نے بات مانی	237
۞	درندوں کو خطاب	237
۞	دین کیسے غالب آئے گا	238
۞	امام شافعی کا واقعہ	240
۞	ایک شہزادے کی کہانی	241
۞	جنت عدن کیا ہے	242
۞	اللہ نے اپنے ہاتھ سے چار چیزیں بنائی ہیں	242
۞	مزدلفہ میں مسکرانا	243
	خطبہ حجۃ الوداع حصہ ہشتم	245
۞	ایمان کے درجات	246
۞	حجۃ الوداع میں سبق دینا	247
۞	شعب ابی طالب میں محصور کیا گیا	248
۞	عبداللہ بن عباس کی پیدائش	249
۞	عام الحزن کیا ہے	249
۞	طائف کا سفر	250
۞	زید بن حارثہ کا تعارف	250
۞	زید کو متبنی بنانا	251
۞	اسامہ کو امیر بنانا	252
۞	ام ایمن کا نکاح	252
۞	طائف کی مشکلات	253

Marfat.com

۞	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقام	254
۞	طائف میں مسجد کس نے بنوائی	254
۞	طائف میں دکھ بھری دعا	255
۞	انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	256
۞	طائف میں جبرائیل کا آنا	257
۞	مال کے لئے ایک بدو صحابی کا انکار	259
	خطبہ حجۃ الوداع حصہ نہم	262
۞	کتاب اللہ اور سنت	266
۞	تم آپس میں بھائی بھائی ہو	267
۞	سود کی حرمت	268
۞	ھذیل کا خون معاف	270
۞	عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم	270
۞	عرفہ کو عرفہ کہنے کی وجہ	270
	مرضِ وفاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم	274
۞	سورہ نصر پر صدیق اکبرؓ کا رونا	275
۞	اسامہ بن زیدؓ کی روانگی	275
۞	مرض کی حالت	276
۞	نمازیں صدیق اکبرؓ کے سپرد	277
۞	آخری خطبہ	278
۞	اعمال صالحہ اور تقویٰ کی وصیت	278
۞	دنیا و آخرت کا اختیار	279

Marfat.com

۞	وفود سے حسنِ سلوک	280
۞	قبر کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت	281
۞	عورتوں کی رعایت کا حکم	282
۞	صدیق اکبرؓ کی انوکھی فضیلت	282
۞	اسامہ بن زید کا ذکر	283
	کفن دفن تجہیز و تکفین	287
۞	نبی ﷺ کی رحلت پر صبر کا مقام	288
۞	حضرت فاطمہؓ کا ہنسنا اور رونا	290
۞	آپ ﷺ کی تجہیز و تکفین	290
۞	قبر کا انداز	292
۞	روزہ میں قبروں کی ترتیب	295
۞	عمر بن عبدالعزیز کی خدمت	295
۞	نورالدین زنگی کا خواب	296
	حوض کوثر......نہر کوثر	298
۞	جزاء وسزا کا ذکر بھی نعمت ہے	299
۞	واضح احکام کے بعد عذر قبول نہیں	300
۞	جنت میں پہلے داخل ہونے والے	302
۞	غریبوں کے لئے خوشخبری	302
۞	حوض کوثر	303
۞	امتی کی پہچان	305
	شفاعت کبریٰ	313

Marfat.com

۞	رضا مندی کے وعدے کا مطلب	314
۞	پانچ چیزوں میں امتیاز	315
۞	سورۃ ضحیٰ کا شانِ نزول	316
۞	میں حبیب اللہ ہوں	317
۞	منبر پر نہیں بیٹھوں گا	318
۞	سفارش مگر کس سے	319
۞	حضرت آدمؑ کے دربار میں	320
۞	رسول اللہ ﷺ کے دربار میں	324
۞	ماں سے کہیں زیادہ شفقت	325
۞	ابن الفاز کے اشعار اور واقعہ	326
	اجتماعی توبہ	328
۞	تدبر کائنات	331
۞	بہت اہم چار درہم والا واقعہ	338
	معراج کیوں ہوا؟	346
۞	معراج میں دیدار ربانی	352
۞	مقامِ حبیب اور مقامِ کلیم کا فرق	355
	حج کرنے والے	366
۞	حج بدل کیا ہے؟	380
	مستحکم علم والے	385
۞	اختلاف نہ کرنا	391

Marfat.com

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل وکرم سے دین کے ساتھ منسلک کیا ہوا ہے، اور دن رات اسی طکر، سوچ میں گزرتی ہے کہ کونسی اصلاح کی بات ہمارے لئے مفید ہے اور کرنی چاہیئے، اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ ہے کہ بندہ کے تمام بیانات اور خطبہ قلم بند ہو کر شائع ہو چکے ہیں اور نیٹ پر بھی اَپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔

اس میں سب سے پہلے اپنی اصلاح مقصد ہے اور پھر اپنے تمام احباب پڑھنے سننے والوں کے لئے بھی ہے۔

بندہ اور دیگر بندہ کے اس شعبہ سے متعلق احباب نے بھرپور کوشش کی کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہے، لیکن انسان کمزور ہے اور ہمیں اپنی کم علمی اور کم عملی کا اعتراف ہے اور اس میں بہتری کی کوشش جاری ہے اگر کوئی دوست دورانِ مطالع کوئی غلطی دیکھے تو ضرور بہ ضرور اطلاع کرے تاکہ آئندہ درست کی جاسکے اس پر بندہ ایسے شخص کے لئے دعا گو اور قدردان ہوگا۔

گذارش ہے کہ بندہ کافی عرصہ سے جامع مسجد الرحمٰن، بلیو ایریا اسلام آباد میں امامت خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا ہے، جو جمعہ میں بیان ہوتا ہے اس کو قلم بند کیا جاتا ہے، اسی ترتیب سے پہلے کئی مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

اسی طرح اب ایک مجموعہ تین جلدوں پر مشتمل منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کی ہے جس کا موضوع سیرت رسول ﷺ ہے،

سیرت کے عنوان سے ہر پہلو پر گفتگو ہوتی رہی جو اسی کے قریب بیان قلم بند ہوئے۔ ان تمام بیانات کو ریکارڈنگ سے قلم بند کرنے کی کوشش مفتی مشکور الرحمٰن صاحب کی ہے، اور کتابت مفتی محمد عبداللہ صاحب کی ہے اور ترتیب عنوانات وغیرہ مفتی طلحہ نظامی صاحب کی ہے اور جمعہ کے بیانات مولانا طیب صاحب کے ہیں۔

Marfat.com

ان بیانات کو جمع کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ کی سیرت، اسوۂ حسنہ ہم تمام مسلمانوں کی زندگیوں میں عملی شکل میں آجائیں۔

اللہ تعالیٰ اس سعی کو اخلاص کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے، اور تمام مذکورہ احباب، معاونین، جملہ اساتذہ، والدین کے لئے، میرے لئے اور میرے اہلِ خانہ اور اولاد کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

جناب نبی پاک ﷺ کے مناقب، اوصاف کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا، آپ ﷺ امام الانبیاء، خاتم الانبیاء، سید دو جہاں، شفیع المذنبین، شافعِ محشر، ساقی کوثر، برتر و بالا وقدر ہیں۔ جن پر درود وسلام، رحمت اور برکت فرشتے بھی اور اللہ تعالیٰ خود بھی نازل فرماتا ہے اور امر کے ساتھ حکم دے کر تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم بھی میرے نبی پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔ جس کی بہت فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پڑھنے، سننے اور کتاب کے وجود میں آنے کے لئے تمام معاونینؒ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

ترا عِزلولاک تمکین بس است
ثنایٔ تو طٰہٰ، یٰسین بس است
چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی السلام

طالب دعا

بندہ محمد طیب

امام وخطیب: جامع مسجد الرحمٰن، بلیو ایریا، اسلام آباد

ومدیر: جامعہ رحمانیہ

۸ رجب ۱۴۳۷ھ 16 اپریل 2016

فون نمبر: 0333-5599016

Marfat.com

عرض مرتب

الحمدُ لولیہ ولصلوۃ والسلام علی نبیہ

اللہ تعالیٰ کا بیکراں کرم اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم اور توفیقِ خاص سے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے ساتھ بھی وابستگی کی نعمت دی ہے۔

چنانچہ کئی کتب بندہ کی ترتیب جدید کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہیں، انہیں کتب میں سے برادرِ مکرم مولانا محمد طیب صاحب کے بیانات کے مجموعے بھی ہیں، اس سے قبل چار مجموعے زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آچکے ہیں

1: خطباتِ عبدیت المعروف اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفات

2: خطبات الحقوق المعروف اسلام میں حقوق العباد کی اہمیت

3: خطبات الفضائل المعروف رحمت وبرکت کے خزانے

4: خطباتِ توحید المعروف خطباتِ توحید باری تعالیٰ

اب پانچوں مجموعہ بنام ''خطباتِ سیرت'' تین جلدوں پر مشتمل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ طلبہ، علماء اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے۔

اپنی طرف سے تصحیح کی خوب محنت کی ہے پھر بھی غلطی کا امکان ہے اور اگر کسی دوست کو کوئی غلطی نظر آئے تو لازماً اطلاع دے بندہ اس اطلاع پر شکر گزار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مجموعہ کے ذریعہ ہم سب کو اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین

محمد طلحہ نظامی

۸ رجب ۱۴۳۷ھ / 16 اپریل 2016

Marfat.com

غزوہ بدر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ پارہ: ۴، سورہ ال عمران: ۱۲۳

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "إِذَا تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الذِّلَّةَ". (ابی داؤد الاجارہ: ۳۴۶۲)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت وحدیث کا مفہوم:

چوتھے پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے، جس کے اندر اللہ رب العزت نے مسلمانوں کے سب سے پہلے معرکہ اور جہاد کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت نے بدر کے مقام پہ تمہاری مدد فرمائی، جب کہ تم کمزور تھے، تھوڑے سے تھے، بس تم اللہ سے ڈرتے رہو، متقی اور پرہیز گار بنو، تو تمہاری قدر کی جاتی رہے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! جب تم جہاد کو چھوڑ دو گے، تو پھر ذلت تمہارا مقدر بنے گی، ذلت تمہارے اوپر مسلط کر دی جائیگی۔

Marfat.com

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

جو اسلام دشمن جماعتیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا، تیرا سالہ مکی زندگی میں جو سینکڑوں لوگ مسلمان ہوئے تھے، ان پر کسی نے تلوار نہیں چلائی تھی اور اسلام میں تلوار اور جہاد کی اجازت مدینہ طیبہ میں ہوئی، جب دشمن مدینہ میں بھی نہیں رہنے دیتے تھے، تب اجازت ملی کہ جو مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہیں، مشورے کر رہے ہیں، بس ان کا علاج یہی ہے کہ تم لوگ جہاد کے لیے میدان میں آؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے جب غزوہ خیبر میں جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا تھا، تو اس وقت آپ نے فرمایا تھا اے علی! اگر آپ کی کوشش سے ایک شخص ہدایت پر آجائے، تو قتل کے مقابلے میں یہ بہتر ہے اور عربی سرخ اونٹ ذبح کر کے اللہ کے راستے میں صدقے کرنے سے بہتر ہے کہ آپ کی تبلیغ سے کوئی شخص ہدایت پر آجائے۔ جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو اور ایک دوسرے صحابی کو آپ نے یمن بھیجا تھا، تو اس میں یہ فرمایا تھا:

"یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" (صحیح بخاری کتاب العلم: ۶۹)

تم دونوں جانا وہاں پر لوگوں کو خوشخبریاں سنانا، اسلام کی مشکل باتیں یکدم نہ بتانا، ان کو اپنے قریب لانا، متنفر نہ کرنا اور سنو! مظلوم کی بددعا رد نہیں ہوتی عند اللہ، اس سے بچنا، وہاں مسلمانوں کی حکومت ہوگئی، لیکن وہاں آپ کے ماتحت غیر مسلم بھی آباد ہیں، ان کو آپ نے تبلیغ کرنی ہے، ترغیب دینی ہے، فضیلت آسانی اور بشارتیں سنانی ہیں، تاکہ اس سے لوگ ہدایت پر آجائیں اور اسلام قبول کرلیں۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم: ۶۴)

میں بات کر رہا تھا کہ جب مسلمانوں کو اپنے علاقے میں بھی کافر لوگ سکون کے ساتھ دیکھنا پسند نہیں کرتا، اس وقت جہاد کی اجازت ہوئی کہ اب تمہاری طرف جو میلی نگاہ سے دیکھے، اس کے مقابلے میں نکلو، بس ان کا علاج یہی ہے، تیرا سال مکی دور سمجھاتے ہوئے گزر گیا، دو سال یہاں مدینہ طیبہ میں پھر سمجھا رہے ہیں، لیکن جو شر پسند ہیں، وہ فضائل سے تبلیغ سے

Marfat.com

بیانات سے خطبات سے نہیں سمجھتے ہیں، اس لئے اللہ رب العزت نے جہاد کا حکم نازل فرمایا، جب وہ مسلمانوں کو اپنے علاقے میں بھی سکون کے ساتھ نہیں رہنے دیتے تھے اور ارادہ کرنے لگے چندہ جمع کرنے لگے، مسلمانوں کو حکم ہوا آپ بھی ان کے مقابلے میں نکلیں۔

مسلمانوں کو مٹانے کی سازش:

سن دو ہجری اوائل رمضان میں رسول اللہ ﷺ کو ایک مخبری ہوئی کہ مشرکین مکہ نے ایک پروگرام بنایا ہے کہ اب جو تجارت سے نفع ہوگا، وہ سب آلات حرب خریدے جائیں گے اور مدینہ میں جا کر مسلمانوں کو ختم کر دیں گے، یہ قافلہ جب شام کیلئے روانہ ہوا، تو یہ مشورہ ہو کر روانہ ہوا تھا کہ جتنا نفع ہوگا مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوگا، آپ کو اس کی مخبری ہوگی، آپ نے اس قافلے کو روکنے کیلئے دوسو بندوں پر ایک سریہ تشکیل دیا تھا، جس کو ''عشیرہ'' کہتے ہیں، کیونکہ یہ غزوہ مقام عشیرہ میں ہوا تھا، جو ینبوع کے قریب ہے، جہاں آج کل سیر گاہ بنی ہوئی سمندر کے قریب ہے، لوگ مچھلی کھانے جاتے ہیں، آپ ﷺ ساتھ تھے اور مدینہ منورہ میں جانشین عثمان بن مظعون کو بنایا تھا، لیکن جنگ کی نوبت نہیں آئی اور اتفاق سے ملاقات نہ ہوسکی، دشمن نکل گئے دوسری طرف، جب واپس آئے، تو آپ اس انتظار میں تھے کہ ان کو روکیں گے، لیکن ان کو بھی مخبری ہوگئی تھی، وہ دوسرے راستے سے مکہ میں پہنچ گئے اور وہ چندہ جمع ہونا شروع ہوا، مسلمانوں کے خلاف آلات حرب جمع ہونا شروع ہوگئے کہ مدینہ میں جا کر مسلمانوں کو ختم کرنا ہے۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۶۱)

ادھر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوگئی، آپ نے مسجد نبوی میں ایک ترغیبی وعظ فرمایا کہ یہ حالات ہیں اور وہ قافلہ شام سے مکہ کی طرف آرہا ہے، اس کا نفع ہمارے خلاف استعمال ہونا ہے، اب میری رائے یہ ہے کہ ہم لوگ یہاں سے نکلیں اور اس قافلے کو روکیں، آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ یہ ترغیبی وعظ تھا، بعض دفعہ ایک چیز اختیاری کرنے میں فضیلت والی ہوتی ہے، نہ کرنے میں گناہ نہیں ہوتا، لیکن اس کی فضیلت بہت اونچی ہوتی ہے، تو یہ ترغیبی وعظ تھا، لیکن اس میں فضیلتیں تھیں، جو اس سفر میں خوشی سے نام لکھوانا چاہے، کھڑا ہو جائے، چنانچہ سب پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کھڑے ہوگئے، عرض کیا حضرت! جان مال حاضر ہے، جیسے حکم ہو،

Marfat.com

ہم خادم ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا آپ لوگوں کا کیا خیال ہے؟ کیا رائے ہیں؟ تو حضرت عمر فاروقؓ کھڑے ہوگئے، عرض کیا جیسے حکم ہے، ہم تو بیعت کر چکے ہیں آپ کے ہاتھ پر، اپنی جان مال کی اپنے وطن کی بھی اپنے سب کچھ کی، لیکن آپ ﷺ بار بار یہ فرما رہے تھے ارادہ یہ تھا کہ انصار میں سے کوئی اٹھے اور انصاری صحابہ بھی بڑے زیرک تھے، بڑے سمجھدار تھے، ان کی سمجھ تو قربان کہ ہجرت سے پہلے مکہ میں جا کر ملا کرتے تھے اور درخواست دیتے تھے کہ حضرت آپ ہمارے شہر میں آجائیں، ہمارے شہر تشریف لے آئیں، وہاں ہم آپ کی خدمت کریں گے، سمجھدار تو تھے کہ کتنے اونچے مہمان کو دعوت دے رہے ہیں، کہ جنکی آمد پر مدینہ والے سارے سعادتوں والے ہو جائیں گے۔ (سیرۃ مصطفیٰ)

مشرکین مکہ نے تو یہ پروگرام بنالیا ہے، مہاجرین تو کھڑے ہو رہے تھے، آپ چاہتے تھے کہ انصار کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت مقداد بن اسودؓ کھڑے ہوگئے عرض کیا

"انزل ما امرک اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَنَحْنُ مَعَکَ وَاللّٰهَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ لِمُوسٰى ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلٰكِنَّا نَقُولُ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا وَنَحْنُ مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ"

کھڑے ہوئے یہ انصاری صحابی رسول کے دل کا ترجمہ کرنے لگے عرض کرنے لگے اے اللہ کا رسول جو آپ کو آڈر ہے کر لیجئے، ہم ویسے نہیں ہیں، جیسے بنی اسرائیلوں نے موسیٰ کو کہا تھا بنی اسرائیلوں نے اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا جب انہوں نے جہاد کا حکم سنا کہ اے موسیٰ آپ اور آپکا رب جاؤ جا کہ جہاد کرو ہم تو یہاں بیٹھیں گئے اے میرے پیغمبر ہم ایسے نہیں ہیں ہم یہ کہنے والے ہیں اور ہم بھی آپ کے ساتھ شانہ بشانہ جہاد کیلئے روانہ ہوں گئے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث نقل کرتے ہیں، جب اس انصاری صحابی نے کھڑے ہو کر یہ جملے ایک مؤدبانہ انداز میں عرض کئے، تو آپ کے چہرے پر اتنی خوشی آئی کہ تھوڑی دیر تک آپ مسکراتے رہے۔

Marfat.com

سعد بن معاذ کا خطبہ:

تو حضرت سعد بن معاذؓ یہ سردار ہیں انصار کے، ایک سعد ابن ابی وقاص ہیں اور ایک سعد بن عبادہؓ ہیں، یہ سعد ابن معاذؓ یہ سب سعد ہی بڑی سعادتوں والے ہیں، ہر ایک سعد ہی سعادت مند ہے، بڑی فضیلتوں کے حامل ہیں، یہ سعد بن معاذ ہیں انصاری صحابی ہیں، اور سعد بن ابی وقاصؓ آپ ﷺ کے رشتہ میں ماموں ہیں، جو فتح مکہ کے دن بیمار ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کو ابن کلدہ حکیمؓ کے پاس لے جاؤ، ان کو دل کی تکلیف ہے، تو انہوں نے اس کو عجوہ کھجور بمع گٹھلی کے کھانے کا کہا، جس سے یہ ٹھیک ہو گئے تھے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم: ٦٩)

اور یہ سعد ابن معاذ سردار ہیں انصار کے یہ کھڑے ہو گئے عرض کیا اللہ کے رسول ہم آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سعد وہ سعد ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے خطیب کا لقب دیا کہ میری امت کا سب سے فصیح بلیغ خطیب سعد بن معاذ ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے خطبہ دیا الحمد للہ مسنون طریقہ ہے، اللہ اور اللہ کے رسول کے حمد وثنا درود کے بعد کہا اللہ کے رسول! ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپکے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اور صرف آج کے اس غزوے کیلئے بیعت نہیں ہے، یہ بیعت ہماری اولاد اہل واعیال اور پورے علاقے نے اپنی پوری زندگی کی بیعت کر رکھی ہے، آپ جب بھی جہاں بھی لیجانا چاہیں، ہم جانے کو تیار ہیں، جس جگہ سے آپ روکیں گیں، ہم رک جائیں گے، آپ جب ہماری جانوں کا نظرانہ چاہیں گے، تو ہم جانوں کا نزرانہ پیش کر دینگے اور جب چاہیں گئے ہمارے اموال کا نظرانہ تو سارا مال آپ ﷺ کے پاؤں میں رکھ دینگے، جو آپکی مرضی ہے جہاں آپ جب چاہیں ہمیں جس جگہ حکم دیں، ہم تیار ہیں آپ پریشان نہ ہو، ہم آپ کے ساتھ ساتھ ہیں۔

یہ سعد بن معاذؓ انصاری صحابی جو بدر کے معرکے میں رسول اللہ ﷺ کے محافظ رہے، آپ ان کو فرماتے رہے کہ سعد جاؤ کہا نہیں میں آپکے ساتھ رہوں گا، دشمن کا کوئی وار وہ آپ تک ان شاء اللہ نہیں پہنچنے دوں گا، ہاں میں شہید ہو گیا، تو پھر کوئی اور جانثار آجائے گا، دشمن کا کوئی وار آپ تک نہیں پہنچنے دوں گا، یہ تو آپ ﷺ کا ترغیبی بیان ہے۔

۱۲۳۴۵۶۷

Marfat.com

بدر میں آڈر نہیں تھا تبوک میں آڈر تھا، اس لئے جو نہ حاضر ہوئے، تو ان کے لئے پھر وعید آئی، صحابہ کرامؓ جمع ہونا شروع ہو گئے، جو تقریباً (۳۰۰) تین سو سے کچھ اوپر تھے، اکثر نے (۳۱۳) تعداد لکھی ہے، آپ نے فرمایا کہ لائن لگا دو، صحابہ کرامؓ صف بستہ کھڑے ہو گئے اور تاجدارِ دو عالم ﷺ ایک طرف سے یوں سب مجاہدین کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے، کسی معذور کو دیکھا، تو آپ نے فرمایا کہ آپ آرام کریں، جہاد کا ثواب ملے گا آپ کی نیت جہاد کی ہے۔

معاذ ومعوذ کا واقعہ:

آگے چلے، تو ایک چھوٹا بچہ اور وہ قد کو پورا کرنے کیلئے اونچا ہو رہا تھا، عرب تو ویسے بھی قد آور ہوتے ہیں، اللہ نے کیا قوت دی تھی، وہ کھاتے کیا تھے، چند کھجوریں خوراک تھی، بھاگتے ہوئے گھوڑوں کو پیچھے پاؤں سے پکڑ کر اُلٹ دیتے تھے، وہ لڑکا اپنے پنجوں پر کھڑے ہو کر قد اونچا کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ آپ چھوٹے ہیں، آپ پیچھے ہٹ جائیں، کہا حضرت! نہیں میں امی سے اجازت لیکر پوچھ کر آیا ہوں، آپ نے کسی موقع پر فرمایا ہوگا کہ والدین کی خدمت بھی جہاد ہے اور والدین سے اجازت پوچھ کر آؤ، بالخصوص جب جہاد فرض عین نہ ہو، والدین کی اجازت ضروری ہے، جب جہاد فرض عین ہو جائے، تو پھر والدین کی استاذ کی کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی، میں اجازت لیکر آیا ہوں اور میں اتنا چھوٹا نہیں ہوں، میں مظبوط ہوں، اس نے اصرار کیا، تو جب آپ نے صبح اعلان فرمایا، امی رو رہی تھی، تو ہم امی سے بغلگیر ہو گئے، چمٹ گئے کہ امی کیوں روتی ہیں؟

تو امی نے کہا کہ آپ کے ابو زندہ ہوتے، تو وہ اس جہاد میں شریک ہوتے، نہ میرا کوئی بھائی ہے، نہ میرا کوئی بڑا بیٹا ہے، میں اس وقت اس فضیلت سے محروم ہوں، کہا امی آپ روئے نہیں، ہم جائیں گے، آپ ﷺ ہمیں اجازت دے دیں، پھر اس بچے نے آ کر آپ ﷺ کو قصہ سنایا، تو آپ ﷺ کے دل پر اس بچے کے جملے سن کر رحم آ گیا کہ کوئی بات نہیں ٹھیک ہے، آپ کا نام جہاد میں لکھ لیا ہے، دوسرا بھائی کھڑا ہو گیا، آپ کو تو بالکل اجازت نہیں، آٹھ سال کا بچہ کیا جہاد کریگا اس نے کہا حضرت میں اپنے بھائی سے مضبوط ہوں، طاقت میں

Marfat.com

زیادہ ہوں، آپ بیشک کشتی کروالیں، دیکھو اللہ ذہن میں بات کیسی ڈال رہا ہے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، کشتی کروالیتے ہیں، پہلے صفوں کا جائزہ ہو جائے، آخر میں کشتی کرائی، چھوٹے بھائی نے جب بڑے بھائی کو پکڑا تو کان میں کہا کہ بھائی تمہارا نام لکھا جا چکا ہے، آپ میری خاطر گر جاؤ، تو میرا نام بھی لکھا جائے گا اور یاد رکھو بھائی اللہ اور اللہ کے رسول کے سب سے بڑے دشمن کو ہم دونوں بھائیوں نے قتل کرنا ہے اور اسلامی تاریخ رقم کرنی ہے، خدا کیلئے تم گر جاؤ، بھائی اس اسلامی تاریخ میں سب سے بڑا دشمن اللہ اور اللہ کے رسول کا ہم دونوں بھائی اس کو جہنم میں پہنچائیں گے، اور ہمارے پیغمبر کی تاریخ لکھی جائیگی کہ سب سے بڑے سردار سب بڑے دشمن سب سے بڑے جرنیل قافلے کے لیڈر کو مسلمانوں کے دو ننھے بچوں نے مار ڈالا تھا، تم کیسی باتیں کرتے ہو کہ اسلام کو ختم کر دیں گے، چنانچہ وہ بڑا بھائی گر گیا، یہ اوپر آ گئے ،انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے ہیں، خوش ہو رہے ہیں، فرمایا عفرہ کے بچوں ٹھیک ہے، تمہارا نام لکھیں گئے، تیار ہو جاؤ، مدینہ طیبہ میں جہاں خلافت عثمانیہ کے ریلوے اسٹیشن اب بھی موجود ہے، جب ہمارے مقدر کو زوال آیا، تو خلافت عثمانیہ کو بھی زوال آیا، مسلمانوں کی شان شوکت کو کفر نے ٹکڑے کیا، اس میں ایک چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی ہے، اس پر لکھا ہوا ہے'' معاذ اور معوذ ابنا عفرہ''، اس جگہ پر انہوں نے کشتی کی تھی، آج بھی وہاں مسجد موجود ہے، وہ یادگار ہے، (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۱۰۰) اقبال کہتا ہے

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا ، نہ سلیقہ تجھ میں خلیل کا
میں مرا جادو سامری ، تو قتیل شوہ آزری

آج کا نوجوان مر گیا، ان ظاہری سجی ہوئی تصویروں پر اور انہیں پر دل دے بیٹھے اور یہ ننھے کیا دیکھتے ہیں، اپنے کھیل کی زندگی کو بھی قربان کر رہے ہیں اور یہ وہ معاذ ہے جس کا بازو جہاد کے موقع پر لڑکھڑانے لگا، تو معاذ نے اپنے پاؤں کے نیچے ہاتھ رکھ کر جدا کر دیا تھا، ہاتھ لڑکھڑاتا تھا، تلوار چلانے میں رکاوٹ بنتا تھا، اس معاذ نے اپنے ہاتھ کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھ کر تن سے جدا کر دیا تھا اور پھر شہید حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں ہوئے اور اسکا بھائی معوذ اسی معرکے میں جو دس یا آٹھ سال کی عمر رکھنے والا بچہ پیغمبر کا نام لینے والا جان کا نذرانہ دینے

Marfat.com

والا اور اللہ کے رسول کے سب سے بڑے دشمن کو جہنم میں پہنچانے والا معوذ اسی غزوہ بدر میں شہید ہو گیا۔

مقام بدر:

ہم میں تو پیغمبروں کی کوئی عادت نہیں، کوئی سنت ہی نہیں، کوئی بیداریاں ہی نہیں، کوئی غیرت کے پیغام ہی نہیں، ہم تو ان دنیا کی ظاہری مزین چیزوں پر مر گئے اور چھوٹے چھوٹے بچے اسلام میں بہادری کی تاریخ رقم کر گئے، چنانچہ صف بستہ ہو کر جا رہے ہیں، سن دو ہجری میں ہوا، ابھی تو بھائی چارگی اخوت ہو رہی تھی کہ آپ نے اس کو کھانا کھلانا آپنے اسکو کھانا کھلانا آپ نے اسکو گھر دینا ہے، تو اسلحہ کہاں جمع ہوا، دو گھوڑے اور اونٹ تو سفر کیلئے تھے، ستر کے لگ بھگ تھے اور چند تلواریں تھیں، چند ڈنڈے تھے اور کچھ نہیں اور کسی کے پاس دو چادریں ہیں اور کسی کے پاس ایک چادر ہے، جو بس تہبند کے طور پر باندی ہوئی ہے، کمر ننگی ہے، رسول اللہ ﷺ کی دو چادریں تھیں، مدینہ منورہ سے بدر تقریباً ایک سو پچاس کلومیٹر کے لگ بھگ ہے، گاڑی تقریباً اڑھائی گھنٹوں میں مدینہ سے پہنچ جاتی ہے، بدر کا جو مقام ہے، وہاں پر جب آپ ﷺ پہنچے، تو کافر پہلے مضبوط زمین ٹھوس جگہ پر پڑاؤ ڈال چکے تھے اور ریت والا علاقہ مسلمانوں کی قسمت میں آیا، آپ نے فرمایا ٹھیک پڑاؤ ڈال دو۔

عریشہ بنانے کی درخواست:

سعد بن معاذ حاضر خدمت ہوئے عرض کیا یہ جو سامنے چھوٹی سے پہاڑی ہے، اب بھی موجود ہے، اس پہاڑی کے اوپر ہم آپکا عریشہ بناتے ہیں، جھگی، جھونپڑا، خیمہ بناتے ہیں، بعض نے لکھا ہے کہ اونچی جگہ اسٹیج بنایا اور آپ ساری طرف سے معرکہ کو اور اپنے ساتھیوں کو آپ دیکھ رہے تھے، جب انہوں نے اصرار کیا، تو آپ راضی ہو گئے، فرمایا ٹھیک ہے، بن گیا، آپ وہاں تشریف فرما ہوئے، کہا سب ساتھی سو جائیں، صرف میرے پاس ابو بکر آ جائے، سعد نے کہا حضرت میں پہرہ دوں گا اجازت ہو، تو میں پہرہ دوں گا، ہو سکتا ہے یہی ادا میری قسمت کو سنوارنے کا سبب بن جائے، میں ادھر دور کھڑا ہو کر پہرہ دونگا، ممکن ہے کہ کوئی دشمن غلط ارادہ

Marfat.com

نہ کر بیٹھے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے، میرے پاس صرف ابوبکر ہوں اور تمام حضرات آرام سے سو جاؤ، رات کو آپ میدان میں تشریف لے گئے، جو من جانب اللہ بتا دیا گیا تھا، فرمایا ابوجہل مقتول ہوگا، یہاں عتبہ ہوگا، یہاں شیبہ مقتول ہوگا، یہاں امیہ ہوگا، یوں بتا رہے ہیں واپس تشریف لے آئے، دعا میں مصروف ہوگئے، حضرت ابوبکر بھی ساتھ مصروف ہوگئے، آمین لیکن وہ دعا ختم ہی نہیں ہوری ہے کہ بارش شروع ہوگئی

﴿يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ سورہ انفال: ۱۱

اللہ نے پانی برسایا تا کہ تم سے تھکاوٹ دور ہوجائے، پھر پاکیزہ ہو جاؤ، نہا دھولو جہاد کرنے سے پہلے نہانا پاک ہو جانا مستحب ہے اور جہاد سب سے افضل عبادت ہے اور شیطانی وسوسے بھی دور ہو جائینگے، بندہ جب گندہ ہو، میلا کچیلا ہو، تو شیطان کے اثرات ہوتے ہیں، سب اچھی طرح صاف پاک ہوکر خوشبو لگا کر آؤ، شیطان گندی جگہوں میں ہوتا ہے پاک صاف جگہوں میں نہیں ہوتا اور بارش سے ان کی جگہ میں پھسلان بن گئی اور مجاہدین کی جگہ مضبوط بن گئی، فرمایا کہ ''لیربط'' مضبوط کیا ہے تمہیں اللہ نے تمہارے پاؤں کو ثابت قدم کردیا، ان کو پھسلا دیا۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۸۴)

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ ان کی پسلن سے انہیں پتہ چل جانا چاہیئے تھا کہ صبح پھسل جائینگے اور ادھر ثابت قدم ہو جانے سے بشارت دے دی کہ مسلمانوں کی جماعت ثابت قدم ہوگی، اللہ ان کو فتح عطاء فرمائیں گے، اب دعا مسلسل ہورہی ہے حضرت ابوبکرؓ ساتھ ہیں، خطرہ ہوگیا حضرت ابوبکرؓ کو کہ کہیں آپ دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں، عشاء کے بعد سے دعا شروع ہوئی ہے اور آدھی رات سے بھی وقت اوپر ہوگیا، غار ثور کا ساتھی حضرت ابوبکرؓ ہے اور سب سے پہلے اسلام قبول کیا، اس بدر کے معرکہ کو قرآن نے یوم الفرقان کہا کہ حق باطل کے مابین مومنین مسلمانوں اور کافروں کی جنگ ہوئی، اسمیں حق باطل کو امتیاز کے ساتھ رکھ دیا، یہاں خیمے میں صرف آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ ہیں، اب دعا مسلسل ہورہی ہے، امام بخاریؒ نے رسول اللہ ﷺ کے وہ دعائیہ جملے نقل فرمائے ہیں۔

''اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْجِدْلِيْ مَاوَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ

Marfat.com

تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ "
(سیرۃ مصطفی جلد دوم : ۸۵).

اے میرے داتا! اے میرے معبود! اے میرے مشکل کشا! اے اللہ! جو آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، اس کو پورا فرمادے، ہماری مدد فرما۔

دیکھو دوستو دنیا کا سب سے بڑا پیغمبر، سب سے بڑی ہستی، سب سے بڑا انسان، سب سے بڑا امام اللہ سے مدد مانگ رہا ہے، اگر پیغمبر مشکل کشا ہوتے، تو خاتم النبین رحمۃ للعالمین خود مشکل کشا ہوتے، تو اللہ تعالیٰ سے مدد نہ مانگتے، کوئی پیغمبر مشکل کشا نہیں ہوتا، کوئی صحابی مشکل کشا نہیں ہوتا، کوئی ولی مشکل کشا نہیں ہوسکتا، مشکل کشا مسلمانوں کا بس ایک ہی ہے

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ اَبَدًا" (سیرۃ مصطفی جلد دوم : ۸۵)

اے میرے معبود حقیقی! اے میرے داتا! اے میرے مشکل کشا! اے میرے مالک! آپ نے میرے ساتھ مدد کا وعدہ کر رکھا ہے، اس کو پورا فرمائیں، آپ نے میرے ساتھ نصرت کا وعدہ کر رکھا ہے، اس کو پورا فرمائیں اور اگر اس جماعت کو ہلاکت کے فیصلے سنا دیے گئے، یہ میں ایک تہبند باندھی ہوئی جماعت چند ڈنڈے لیکر آنے والی جماعت دو گھوڑے چند تلواریں اور ننھے بچوں کو حاضر کر رہا ہوں، اس تھوڑے سے سرمایہ کو اگر آپ نے ہلاک کر دئے تو پھر رہتی دنیا میں قیامت تک کیلئے آپ کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا، بس سارا سرمایہ میں آج حاضر کر چکا ہوں اے اللہ مدد فرما

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپکو سجدے سے اٹھالیا کہ حضرت بہت دعا ہوگی، اللہ رب العزت فتح دے گا، ان شاء اللہ اور جملے جاری ہوگئے۔

﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾ پارہ: ۲۷، سورہ قمر: ۴۵

یہ جملے جاری ہوگئے کہ یہ ساری جماعتیں ہلاک ہوجائیں گیں اور تباہ ہوجائیگی اور شکست دیکھ کر بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو فتح دے گا ان شاء اللہ

Marfat.com

تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک پوری تر تھی، آنسوں سے نیچے والی جگہ پوری گیلی تھی، آنسوں سے اور اوپر والی چادر مبارک جسم مبارک سے اتر چکی تھی اور دعا کی جارہی ہے میرے ان افراد کو میرے ان صحابہ کو اے اللہ فتح دے اور ایسی فتح دے کامیابی دے کہ کل پوری دنیا میں اسلام کا پیغام یہی جماعت لیکر جائے گی اسی نے یہ فریضہ انجام دینا ہے انکو محفوظ فرما

معرکہ:

صبح کے وقت جب معرکے کی ترتیب ہوئی، تو ہل من مبارز کے ساتھ للکارا جاتا رہا اور ان کے پاس کچھ نہیں ہے، لیکن اللہ رب العزت نے وعدہ فرمایا ہوا ہے

﴿ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ الٰافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴾. پارہ: ۴، سورہ ال عمران: ۱۲۴

اے پیغمبر! ہم آپ کی اس تقریر کو سن رہے تھے، جو آپ اپنے صحابہ کو فرما رہے تھے کہ دوستو جم جاؤ، تقوے کی زندگی کا اختیار کرنا، کفار کے مقابلے میں جم جانا، تو اللہ تعالیٰ فرشتے تمہاری مدد کیلئے بھیجیں گئے، پھر اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بھی فیصلہ کیا۔

﴿ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ الٰافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴾. پارہ: ۴، سورہ ال عمران: ۱۲۵

اے پیغمبر کی جماعت! اگر جم کر ڈٹ کر جیسے میرے پیغمبر نے فرمایا، ایسے ہو کر لڑے کفار کے مقابلے میں تو پیغمبر نے تو تین ہزار مانگے پانچ ہزار فرشتو کو نام دیکر روانہ کروں گا، میرے پیغمبر کے فلاں دشمن کے سر قلم کردو، چنانچہ ایسا ہوا صرف عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی، باقی تین بڑے فرشتوں کی قیادت میں ہزاروں کی جماعت فرشتوں کی نازل ہوئی۔

دوستو انکے پاس کچھ نہ تھا ایمان تھا اور ایمان ہی اصل طاقت ہے جو ہمارے بادشاہ موجود یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، اس لئے کہ ایمان نہیں ہے، اسلحہ کی بات نہیں، جو

Marfat.com

تمہارے طاقت ہے، وہ نکالو، آگے فرشتوں نے آنا ہے، اللہ کی مدد نے آنا ہے۔
اقبال کہتا ہے۔

دم زندگی رم زندگی، غم زندگی سم زندگی
غم رم نہ کر سم غم نہ کھا، کہ یہی ہے شان بشیری

اس دنیا میں رہ کر انکو کوئی غم نہیں ہونا چاہئے، کوئی دکھ نہیں ہونا چاہئے، کوئی خوف نہیں ہونا چاہئے، اسلئے پیغمبروں کا نام لینے والوں کا یہی شیوہ ہے،

اگر تیری خاک میں ہے شرر تو خیال فقر غنا نہ کر

تیری خاک میں اگر پیغمبر کی محبت اللہ کی محبت اسلام کی محبت جہاد کی محبت جنت کی محبت اور دوزخ کا خوف اور اللہ رب العزت کے سامنے حاضری کا ڈر ہے تجھے

تیری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر غنا نہ کر
جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری

کس نے کہا فاتح تب بنو گے کہ جب ایٹم بم ہوگا، کس نے کہا کہ امریکہ تب تباہ ہوگا، جب تمہاری فوج ایک کرٹھوڑ ہوگی، یہ صحابہ کیا کھاتے تھے اور دوڑتے ہوتے گھوڑوں کو الٹ دیتے تھے یہ قیصر وکسریٰ کو اڑا دینے والے۔ کیا کھاتے تھے ایک ہزار لشکر کو مغلوب کیا ستر کو قتل کیا ستر کو اسیر کیا کہ

جہاں میں نان شعیر پر ہے جو کی روٹی پر ہے مدار قوت حیدری

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ......﴾

Marfat.com

غزوہ احد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ پارہ: ۴، سورہ آل عمران: ۱۲۱

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ". (صحيح بخارى، كتاب المغازى: ۳۸۵۵)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

احد پہاڑ کا تعارف:

چوتھے پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک تلاوت کیا ہے، جس کے اندر غزوہ احد کا ذکر ہے، احد پہاڑ کا نام ہے، اس غزوہ کی نسبت اس کی طرف ہوتی ہے، اس لئے کہ اس غزوہ کی جنگ احد پہاڑ کے قریب ہوئی تھی، احد مدینہ طیبہ کے غالبا شمالی سمت کی طرف چار کلومیٹر کے مسافت پر ایک پہاڑ ہے، جو کافی لمبا چوڑا ہے، احد پہاڑ نے مدینہ طیبہ کے ایک کافی حصے کو اپنے احاطے میں لیا ہوا ہے، احد پہاڑ کے قریب یہ معرکہ ۳ھ میں وجود میں آیا۔

رسول اللہ ﷺ کبھی تشریف لاتے، سفر سے واپس جب مدینہ طیبہ کے طرف آرہے ہوتے

Marfat.com

، تو جیسے احد پہاڑ نظر آتا تو فرمایا کرتے تھے، یہ احد پہاڑ ہے، یہ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

یہی وہ احد پہاڑ ہے کہ جس کے اوپر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ ایک دفعہ کھڑے تھے، تو یہ ہلنے لگا، تو آپ ﷺ نے اس پہاڑ کو حکم فرمایا تھا کہ تم ہلتے کیوں ہو؟ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں، تو وہ رک گیا تھا۔

غزہ بدر کی شکست:

جب غزوہ بدر ۲ھ ہجری میں رمضان المبارک میں بدر کے مقام میں وجود آیا تھا، مسلمانوں کے وہم گمان سے بالاتر اللہ تعالیٰ کی مدد آئی، جو حیران کن مدد تھی اور کفار کو ایسی شکست ہوئی، جو ان کے وہم گمان میں نہیں تھی، سپاہیوں کا فوجیوں کا جنگ میں مارا جانا وہ اتنے غم کی بات نہیں ہوتی، جتنا کہ لیڈر مارے جائیں، پہلا معرکہ تھا بدر کا اور کفار کو بڑا گھمنڈ تھا، مسلمان بے سروسامان تھے، بڑے بڑے جرنیل کفار کے قتل ہوئے اور بڑے بڑے سرداران کے ستر (۷۰) کے قریب گرفتار ہوئے، جس میں آپ ﷺ نے بعد میں فدیہ لے کر چھوڑ دیا تھا، رہا کر دیا تھا، یہ جب شکست ہوئی کفار کو ویسی ہی کافر تو مسلمانوں کے بارے میں ہر وقت ختم کرنے کے پروگرام میں لگے رہتے ہیں، یعنی لڑائی کرنے اور ان کو ختم کرنے کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔

مسلمان اور کافر کی سوچ:

مسلمانوں اور کافروں کی سوچ میں فرق ہے، مسلمانوں کی سوچ یا ان کے بڑے علماء متقی لوگوں کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ کافر لوگ ہدایت پر آجائیں یعنی دین کی سمجھ آجائے اور کافروں کی ہمیشہ سے یہی سوچ رہی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے مسلمانوں کو ختم کیا جائے، جب ان کو یہ دکھ پہنچا کہ ان کے بڑے بڑے مارے گئے اور سب کو بدنامی کا سامنا کرنا پڑا اور لاشوں کو کنوئیں کے اندر ڈال دیا گیا تھا، ان کی لاشوں کو سنبھالنے والا بھی کوئی نہیں تھا، کوئی بھاگ گئے، کوئی زخمی ہو گئے، کوئی بے قافلہ ہو گئے، یعنی ایک افراتفری میں حواس باختہ ہو گئے۔

Marfat.com

کنوئیں کا خطاب:

غزوہ بدر میں تو جب آپ نے ان کو کنوئیں میں ڈال دیا تھا، ان سب مرداروں کو تو اس وقت ان کو خطاب کیا تھا کہ تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اپنے نبی کو گھر سے نکالا تھا اور دوسروں نے جگہ دی، تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اپنے نبی کو جھوٹا اور ساحر کہا تھا اور دوسرے قبیلوں نے میری تصدیق کی۔

بہر حال! جس پر حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا کے حضرت! یہ تو مردار ہیں، نہیں سن رہے، تو آپ نے فرمایا تم سے بہتر سن رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں، صرف جواب دینے کی ان کو اجازت نہیں ہے، معجزانہ بات ہے۔

ابوسفیان کے ہاں وفد کی آمد:

ویسے ہی کافر مسلمانوں کو ختم کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں، جب کافروں کے لیڈر قتل ہو جائیں، تو پھر ان کی ضد و عناد والی آگ بہت زیادہ بھڑکتی ہے، اب مشورے شروع ہو گئے کہ مسلمانوں کو ختم کرنا ہے، ہمارا تو کچھ بھی نہیں رہا ہے، حتی کہ اس وقت حضرت ابوسفیانؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے، ان کے گھر وفد گیا مشرکین مکہ کا کہ اب اسلحہ وغیرہ جمع کرنا ہے اور مسلمانوں کو ان کے شہر میں جا کر ختم کرنا ہے۔

یہ درخواست ایسی تھی کہ درخواست کرنے سے پہلے ہی قبول تھی، عتبہ مشرکین میں ایک نام ہے، عتبہ یہ ہندہ کے والد ہیں، ہندہ ابوسفیانؓ کی بیوی تھی، بعد میں یہ بھی مسلمان ہوگی، وحشی بھی مسلمان ہوگیا، ابوسفیان بھی مسلمان ہوگیا (رضی اللہ عنہم) لیکن غزوہ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں سے عتبہ قتل ہوئے تھے، جو ہندہ کے والد تھے، تو ہندہ نے یہ اعلان کیا کہ جو میرے والد کے قاتل کو قتل کرے گا آنے والے معرکے میں، تو میں اس کو انعام دوں گی، حتی کے مطعم بن جبیر یہ بھی مشرکین میں سے ہے، تو ان کے بھی چچا کو حضرت حمزہؓ نے قتل کیا تھا بدر میں، ان کا غلام وحشی جو فن حرب میں بہت ماہر تھا، اس کو کہا گیا کہ آپ کو آزاد کر دیں گے، آپ نے آنے والے معرکے میں حضرت حمزہؓ کو قتل کرنا ہے، شہید کرنا ہے، یہ اپنی تیاری کرنے لگا تاکہ میں

Marfat.com

آزاد ہو جاؤں۔

حضرت عباس کا اسلام:

حضرت عباسؓ رسول پاک ﷺ کے چچا بدر میں مسلمان نہیں تھے، مقابلے میں گرفتار ہو گئے تھے اور آپ نے ان سے بھی فدیہ لے کر رہا کر دیا تھا، لیکن سمجھدار آدمی جب مکہ میں گئے، تو انہوں نے کہا بھائی بات یہ ہے کہ اتنے تھوڑے سے لوگ بے سرو سامان غالب آ گئے اور ہم اتنے زیادہ اور اسلحہ سے لدے ہوئے تھے، ہم مغلوب ہو گئے ان کا غالب ہونا دین حق کی دلیل ہے، میں اسلام کا اعلان کرتا ہوں، یہ انہوں نے غزوہ بدر کے بعد واپس ہو کر اسلام کا اعلان کر دیا تھا

غزوہ احد کی تیاری:

لیکن فوراً کفار کے مشورے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے شروع ہو گئے تھے، تو حضرت عباسؓ نے ایک خط لکھا اپنے بھتیجے حضرت رسول اکرم ﷺ کو کہ سخت ترین معرکے کا پروگرام بن چکا ہے، آپ اپنی تیاری کو مکمل کریں اور اس بندے کو ڈبل اجرت دی اور کہا تین دن کے اندر رسول اللہ ﷺ تک یہ خط پہنچنا چاہیئے، کیوں ادھر سے یہ بھی روانہ ہو رہے ہیں، آپ کے پاس قاصد پہنچا اور آپ نے دو ساتھیوں کو روانہ کر دیا جاسوسی کیلئے اور یہ شام کے وقت خط پہنچایا گیا کہ یہ آ رہے ہیں اور آپ اپنی تیاری مکمل کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ اعلان کر دیا کہ یہ ترتیب ہے، وہ چل نکلے ہیں، اب آپ لوگوں کا کیا مشورہ ہے؟ جمع ہو گئے ساتھی، اس میں اکثر صحابہ کرام کی رائے یہ تھی کہ جس رائے کی طرف آپ کا بھی میلان تھا کہ ہم اپنے گھروں ہی میں رہیں گے اور اس سے ان کا مقابلہ آسان ہو گا، ہم اپنے گھروں کو مورچہ بنا لیں گے، کچھ چھت پر کچھ گلیوں میں اور عورتوں کو مدینہ کے اطراف میں قلعوں میں منتقل کر دیتے ہیں، جس رائے پر چند نوجوان متفق نہیں تھے یہ وہ صحابہ کرامؓ تھے جو بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور فضیلت بدر کی بہت سنی تھی، ان کا اصرار تھا کہ ہم حضرت راستے سے جا کر روکیں گے اور آپ ﷺ ان کو منواتے

Marfat.com

رہے ان کو کہا گیا کہ بہتر طریقہ یہی ہے ان کو آنے دو، وہ تقسیم ہوں گئے، ہم ہر طرف سے ان پر حملہ کریں گئے، اپنا علاقہ ہے، لیکن یہ صحابہ اصرار کرتے رہے جہاد کی فضیلت حاصل کرنے کیلیے، یا اس فضیلت کیلئے جوانکو بدر میں حاصل نہیں ہوسکی تھی، آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے۔

دوسرے صحابہ ان کو سمجھانے لگے تم نے اصرار کیا ہے، اپنی رائے منوانے میں یہ بے ادبی ہے، آپ ذرہ پہن کر خود تلوار لیکر باہر تشریف لائے، تو صحابہ کرام نے عرض کیا حضرت ہم نے تو صرف رائے دی ہے، فیصلہ آپ کی رائے پر ہوگا، تو آپ نے فرمایا اب نبی کی شان کے مناسب نہیں کہ جنگی لباس زیب تن کرلے اور پھر اتار دے، سونکل گئے۔

جمعہ کا دن تھا، مسجد نبوی میں جہاد کی فضیلت اور ترغیب اور آخرت کے انعام اور شہداء کے اور غازی کے فضائل بیان کئے یہ جمعہ کا بیان کا موضوع تھا، چنانچہ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد صف بندی ہوئی مجاہدین کی اور آپ نے انکا جائزہ لیا، جس پر آپ نے چند بچوں کو ان کے اصرار کے باوجود اجازت نہیں دی، جس میں عبداللہ ابن عمرؓ بھی ہیں، تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں مسلمان تھے۔

منافقین کی منافقت:

ادھر سے آنے والے کفار کی تعداد تین ہزار تھے، جاسوسی والے صحابہ کرام جو آپ نے دو بھیجے تھے، انہوں نے آکر اطلاع دی کہ احد پہاڑ کے قریب ان کا قافلہ پہنچ چکا ہے، صحابہ کرام بمع رسول اکرم ﷺ احد پہاڑ کی طرف روانہ ہوگئے، جن حضرات کو اللہ نے یہ مقدس جگہیں دیکھائی ہیں، احد پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے ایک جگہ آتی ہے، وہاں پر علامت بنادی گی، اس جگہ جاکر عبداللہ ابن ابی ابن سلول نے جو منافقین کا سردار تھا، بعد میں اس کے نفاق کا اعلان ہوا، وہ رئیس المنافقین تھا اور یہ سب منافق تھے، ظاہراً مسلمان ہوچکے تھے، اندر میں ان کا مقصد کچھ اور تھا، اس نے کہا جی ہماری رائے پر عمل نہیں ہوا، ہم نہیں جاتے ہیں، ان کے ساتھ لڑنے کیلئے اور اپنے تین سو کے لگ بگ ساتھیوں کو منافقین کو علیحدہ کردیا۔

اب مسلمانوں کی تعداد سات سورہ گی ہے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، کوئی بات نہیں ہے، چنانچہ آپ احد پہاڑ کے قریب پہنچے، تو آپ نے پھر تشکیل دی مجاھدین کی، جس میں سب

Marfat.com

سے اہم تشکیل جس کو جبل رماد کہتے ہیں اس پر پچاس صحابہ کرامؓ کو بٹھایا، جن کے امیر عبداللہ بن جبیرؓ کو بنایا کہ یہ پچھلی سمت ہے، ممکن ہے دشمن ہمارے سامنے لڑ رہا ہو اور موقع پا کر پیچھے سے ہم پر حملہ کر دے، جو کچھ بھی ہو جائے، آپ نے یہاں سے نہیں ہٹنا، یہ ہدایت تھی

چنانچہ صبح ہوئی، اس وقت لڑائی کا طریقہ کار یہ تھا کہ پہلوان دونوں جانب سے میدان میں نکل کر ''ھل من مبارز'' کا نعرہ لگاتے تھے اور سچی بات یہ ہے، اصل جنگ تو ہوتی ہی یہی تھی، اسی سے پتہ چلتا تھا بہادر کا اور بزدل کا تو ایک طلحہ نامی مشرک پہلوان مانا ہوا تھا، اس نے ''ھل من مبارز'' کا نعرہ لگایا کہ ہے کوئی میرے مقابلے میں کہ مجھے قتل کر کے جہنم پہنچائے اور میں اس کو مار کر جنت میں پہنچاؤ، یہ طنز کیا جو فضیلت رسول اللہ ﷺ صحابہ کیلئے بیان کرتے تھے اس پر طنز کیا۔

حضرت علیؓ نکلے اور ایسی کاری ضرب لگائی کہ پتہ ہی نہیں چلا اور وہ شخص قتل ہو گیا، ایسے ہی ترتیب تقریباً دس گیارہ مرتبہ وجود میں آئی اور مسلمان ہی غالب رہے، اور رسول اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے، ابو طلحہؓ تیر اندازی میں بہت ماہر تھے حتیٰ کہ جب یہ تیر مارتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ اونچے ہو کر دیکھتے تھے کہ بوطلحہ کا تیر کہاں لگا ہے، تو وہ پھر عرض کرتا تھا حضرت آپ اوپر نہ دیکھیں، ایسا نہ ہو کہ آپ کے اوپر کسی دشمن کی وار آ جائے، شروع سے ہی مشرکین کے چند بڑے مارے گئے، تو ان کے حوصلے ٹوٹ گئے، لیکن مشرکین کی عورتیں ساتھ آئی ہوئی تھیں، وہ طبلہ بجا کر گاتی تھیں کہ تم نے ڈٹ کر لڑنا ہے، پھر ہم تمہاری خدمت کریں گی، تم اگر بھاگ جاؤ گے، ہم تم کو جدا کر دیں گی، ایسے اشتعال دلا رہی تھی اور ساتھ وہ اپنے گزشتہ سال مرے ہوئے مرداروں کا مرثیہ پڑھتی تھیں، ان کو احساس دلانے کیلئے جب دونوں طرف کی فوجیں مقابلہ میں آ گئیں اور لڑائی شروع ہو گئی۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت:

تو وحشی نے جو بعد میں تو مسلمان ہوا، موقع کی تلاش میں بیٹھا تھا، ایک جگہ پر حضرت حمزہؓ کو مارنے کے لئے جو بہت بہادر تھے اور معرکہ کی ابتداء میں انہوں نے بہت سے لوگ کفار کے قتل کئے اسی معرکے میں وہ شخص ایک ٹیلے کے پاس چھپ کر بیٹھا تھا، کسی وقت یہاں سے

Marfat.com

حضرت حمزہؓ گزریں گے اوراس کے پاس زہر آلود خنجر تھا کہ وہ ناف کہ قریب حضرت حمزہؓ کو اس نے مارا، جو دوسری طرف سے نکل گیا، یہ زہر آلود خنجر تھا آپ نے اسکے اوپر حملہ کرنے کی کوشش کی، لیکن لڑکھڑا گئے اور شہید ہونے کے بعد میں ان کومثلہ کیا گیا اور ہندہ نے آکر آپ کے جسم کو چاک کیا اور کلیجہ کو چبایا، لیکن وہ حلق سے نیچے نہیں اتر سکا، تو پھینک کر واپس چلی گی، ادھر یہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو پہنچ گئی۔

میری تلوار کون لے گا؟

چند صحابہ آپ کی حفاظت کیلئے مقرر ہے اور آپ کو آگے جانے نہیں دے رہے تھے، اس پر آپ نے ایک وجدانی کیفیت سے اپنی تلوار کو باہر نکالا اور اعلان کر کے فرمایا

مَنْ يَأْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ ؟

کون ہے میرے صحابہ میں جو میری تلوار کو لے گا اور اس تلوار کا حق ادا کرے گا، حضرت ابو دجانہؓ نے عرض کیا مجھے عطاء فرمایئے، حضرت ابو دجانہؓ کو آپ ﷺ نے تلوار دے دی اور فرمایا کہ جاؤ، آپ میدان میں گھس جاؤ اور اس تلوار کا حق ادا کرو، یہ سن کر دشمنوں کی جماعت میں گھس گئے اور کاٹتے گئے، چیرتے گئے، ایسا لگتا تھا کہ وہ برق بنگئے ہیں اور ساتھ ایک قصیدہ پڑھنے گئے۔ کہتے ہیں

أنا الذی عاهدنی خلیلی
ونحن بالفسح لدی النخیل
ان لا أقوم الدهر فی الكيول
اضرب بسیف الله والرسول

سیرت مصطفی جلد دوم:۲۱۶

میں ہوں وہ کہ جن کے ساتھ پیغمبر نے عہد کیا کہ تلوار لیکر نکل جاؤ، پھر اس تلوار کا حق ادا کرو، ہم کیا ہوتے ہیں اس تلوار کا حق ادا کرنے والے، ہم تو فلانے کھجوروں کے باغ کے قریب بے سروسامانی کی حالت میں رہتے تھے، ہمارا تو کوئی نام ونشان نہ تھا، کوئی پتہ نہیں تھا، کوئی عزت کے القاب نہیں تھے، اس ہستی کے پاؤں کی خاک میں جب ملے، ہمیں بھی یہ مقام

Marfat.com

ملا جس ہستی کو اللہ اپنی ملاقات کیلئے عرش میں بلائے اور جس کی انگلی سے چاند کے ٹکڑے کرائے ،جس کے انگلی سے چشمہ پانی کے جاری کردے کہ جس کے بستر پر جبرئیل نازل ہو، اس ہستی نے مجھے اپنی تلوار دے دی۔

میں ان صحابہ میں سے ہوں، جس کو میرے خلیل نے تلوار دی اور کچھ عہد لیا کہ اس تلوار سے کرنا کیا ہے، ہم جب آئے تاج دار دو عالم کی مجلس میں تو اعزاز ملا۔ اب میری اس تلوار کے ساتھ وعدہ وفا یہ ہے کہ کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹونگا۔ میں بھی اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم سے مارتا جاؤں گا، رسول کے دشمن کو کاٹتا جاؤں گا، ان کی گردنوں کو اڑاتا جاؤں گا۔

اشعار پڑھتے رہے ابو دجانہؓ اور لوگ بھاگنا شروع ہو گئے ، ہندہ سامنے آ گئی ، وہی ہندہ جس نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چپایا تھا اور وحشی کو آزاد کرنے کا اعلان کیا تھا اور یہ وحشی بھی عجیب تھا کہ اس نے وہی خنجر پھر سنبھال کر رکھا، جب فتح مکہ کے موقعے پر یہ شخص مسلمان ہوا، تو خنجر پاس تھا اور درخواست بھجوائی کہ حضرت میں مسلمان ہو جاؤں، تو میرا گناہ معاف ہو جائے گا، تو سورہ فرقان کی آیات نازل ہوئیں فرمایا

﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴾ (پارہ: ۱۹، فرقان: ۷۰

آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جی! آخری شریعت کا کوئی پیروکار بن جائے ،صدق دل سے ایمان لے آئے ، اور اعمال صالحہ کرنے لگے ، ہم اسکی غلطیوں کو بھی معاف کردیگے اور اسکی سابقہ غلطیوں کو نیکیوں میں بدل دیں گئے ، اس لئے کہ وہ اللہ غفار ہے وہ معبود ہے ، یہ خالق ہے جسکی شان مغفرت کرنا مہربانی کرنا ہے ، یہ اپنوں پہ کرتا ہے ، جب دشمن بھی معافی مانگے ، تو اسکو بھی معاف کر دیتا ہے۔

بہر حال! آپ نے ایک نصیحت کی تھی وحشی کو کہ میرے سامنے نہ آنا ، جب مجلس میں آنا سامنے نہ بیٹھنا کہ احد پہاڑ کے سینے پہ مجھے اپنے چچا حمزہؓ کی لاش تڑپتی ہوئی نظر آجاتی ہے ، چنانچہ وہ پیچھے بیٹھتے تھے اور وہ خنجر اس نے سنبھال کر رکھا ، جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور

Marfat.com

میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کو دعویٰ کیا، تو آپ نے ان کے خلاف مجاھدین کو بھیجا تھا ان مجاہدین میں وحشی بن حرب بھی تھا اس شخص نے اسی خنجر کے ساتھ مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا اور پھر یہ کہا کرتا تھا کہ اس خنجر کی تلافی ہوگئی اب اللہ اور اسکے رسول اللہ ﷺ مجھ سے راضی ہوں نگے کہ اس خنجر سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت دکھ پہنچایا تھا، آج رسول اللہ ﷺ کو خوشی ہوگی مجھے لگتا ہے کہ مجھ سے بھی آپ خوش ہوئے ہوں گے، میرے گناہوں کی تلافی اور معافی ہوجائے گی۔

ابودجانہ کے سامنے ہندہ:

یہ شخص ابودجانہؓ جارہے ہیں اور سامنے ہندہ آگئی، کوئی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے، تو آسان ہوگا ہندہ حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے والی حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی اسی احد کے معرکہ میں ابودجانہ کے سامنے آگئی اور ابودجانہ کو ہندہ کا سارا ظلم پتہ تھا لیکن ہندہ قبضے میں آنے کے باوجود قتل نہیں کیا کہ اسلام عورت کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا، فیصلہ کرے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا، تلوار سے حفاظت کی گئی ہے، اگر تلوار سے اسلام پھیلا ہوتا، تو معاف نہ کرتے درگزر نہ کرتے فتح کے مکہ کے دن جب سارے لوگ آئے، تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بات کو دھرایا

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ پارہ: ۱۳، یوسف: ۹۲

پرانی باتوں کو ذکر کرنیکی ضرورت ہی نہیں ہے، آپ نے فرمایا میں پرانی باتوں کو ذکر ہی نہیں کروں گا، سب معاف ہے، حضرت عباسؓ کو جب چھوڑ دیا تھا بدر کے بعد جب انہوں نے سنجیدگی سے سوچا، تو اسلام کی طرف آگئے، ہندہ وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے چچا کا کلیجہ چبایا تھا اور آپ بہت پریشان ہوئے تھے، آپ نے یہ بھی اس پریشانی میں فرمادیا تھا کہ اب جو معرکہ ہوگا، اس میں انکے بندوں کے ستر ستر ٹکڑے کروں گا، ایک ایک شہید کے بدلے کفار کے بندے ستر ستر ماروں گا۔

﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ﴾ پارہ: ۱۴، سورہ نحل: ۱۲۶

Marfat.com

اگر اے نبی! آپ ان سے انتقام اور بدلہ لینا چاہتے ہو، تو لیں، لیکن برابر مثلہ کرنے کی اجازت نہیں، ٹکڑے کرنے کی اجازت نہیں، انہوں نے اپنے جہالت ضد عناد میں آپ کے چچا کے ٹکڑے تو کردیے، لیکن قتل کے بدلے میں قتل ہے اور اگر صبر کرو تو صابرین کیلئے بہترین انعام ہیں۔

اب ہندہ بھی قدموں میں آگئی، صفاء پہاڑی کے قریب معافی مانگ رہی ہے، وحشی بھی آگیا، معافی مانگ رہا ہے، اگر تلوار کی بات تھی، تو آج کیا مشکل تھی کون پوچھ سکتا تھا کہ تم میرے چچا کے کلیجہ کو چبانے والی ہو، آج معافی کے لئے آئی ہو، آپ نے تو کسی صحابی کو حکم دینا تھا کہ قتل کرو، لیکن معاف کردیا وحشی وہ جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کردیا تھا، آج وہ معافی کیلئے سرنگوں ہوگیا، اگر تلوار کی غالبیت کی بات تھی تو وحشی کو قتل کردیتے، بلکہ آپ نے معاف کردیا، عفوودرگزر سے کام لیا۔

اور جب ابودجانہؓ کے سامنے ہندہ آگئی اور وہ منظر دیکھ رہی تھی کہ جو اس شخص کے سامنے آیا وہ قتل ہوتا گیا اور جو دیکھتا گیا وہ بھاگتا گیا کہ میں کیسے بچ سکتی ہوں؟ اس نے ایک چیخ لگائی اپنے مشرکین کو مدد کیلئے پکارا اور کوئی نہیں آیا، تو ابودجانہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار کو ہندہ کے سر پر رکھ کر کہا ہندہ سنو کوئی تمہارا مددگار نہیں ہے، تم رسول اللہ ﷺ کے چچا کے کلیجہ چبانے والی ہو، اگر میں قتل کرنا چاہوں، تو کوئی روک نہیں سکتا، لیکن میں دو باتیں دل میں سوچ کر نہیں قتل کرتا ہوں، معاف کررہا ہوں، تو میرے پیغمبر کی تلوار کی شان یہ نہیں ہے کہ کسی عورت کو قتل کرے، یہ کسی جرنیل کو قتل کرے گی اور دوسری بات یہ ہے کہ قتل کردوں گا تو ابودجانہؓ کی تاریخ میں لکھا جائے گا یہ صحابہ ایسے تھے کہ کوئی بے سہارا خاتون سامنے آجاتی تو اسکے سر قلم کردیتے تھے بلکہ میں اپنے نبی کے جانثاروں کی تاریخ میں لکھوا کہ جاؤں گا کہ جب کوئی بے سہارا ظالم خاتوں سامنے آجاتی تھی، تو معاف کردیتے تھے کہ عورتوں کو درگزر اور معاف کرنے کا حکم ہے، تو معاف کردیا چھوڑ دیا۔ معلوم نہیں یہ بات دل میں گھر کر گئی ہو اور بعد میں مسلمان ہوگئی۔

Marfat.com

جبل الرماد والوں کا اختلاف:

چنانچہ کافر بھاگ گئے، جو اس جبل الرماد کے اوپر پچاس صحابہ کو بٹھایا تھا، وہ مال غنیمت یا اپنے زخمی ساتھیوں یا شہیدوں کیلئے نکلنے نیچے آئے، ان پچاس میں اختلاف ہو گیا، بعض نے کہا ہم بھی جاتے ہیں حضرت عبداللہ ابن جبیر جو ان کے امیر تھے فرمایا کہ نہیں ہمیں یہ حکم ہے کہ کچھ بھی ہو، یہاں سے نہیں ہٹنا، انہوں نے کہا کہ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ جب معرکہ ہو رہا ہو، اب وہ بھاگ گئے ہیں، کوئی بھی میدان میں نہیں رہا، اب تو جانا ہی ہے، عبداللہ نے کہا میری طرف سے اجازت نہیں جانے کی، جب تک کہ آپ کا براہ راست پیغام نہیں آئے گا، ہم یہاں سے نہیں جائینگے چنانچہ اکثر صحابہ کرام وہاں سے چلے گئے کہ فتح ہو گی، گیارہ بندے یہاں رہ گئے، پیچھے سے دشمن نے موقع حاصل کر کے وہی بات ہو گی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ ہوا اور انہیں پتہ ہی نہیں چلا، کیا ہو گیا وہ تو بے فکر ہو کر اب اپنے زخمیوں کو یا مال غنیمت کو جمع کر رہے تھے کہ اس پر عجیب قسم کی جنگ ہوئی، جس میں پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کیا ہو رہا ہے کہ کسی نے یہ نعرہ لگا دیا تھا کہ

"إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ"

کہ حضرت محمد ﷺ بھی شہید کر دیے گئے، اس سے اور حواس اڑھ گئے اور جس پر صحابہ کرام بہت پریشان ہوئے واقعۃً بڑا غم ہے اور اس خبر سے بہت زیادہ پریشان ہو گئے اور جس میں زیادہ صحابہ کرام شہید ہو گے تھے، جو ستر کے قریب شہید ہوئے چھیاسٹھ صحابہ کرام کی ایک ہی قبر ہے، چار کی علیحدہ علیحدہ قبر ہے حضرت حمزہؓ اور تین صحابی اور ہیں جو بڑی سی چار دیواری بنی ہوئی ہے لوگ سلام پیش کرتے ہیں، یہاں صرف چار صحابہ کرام ہیں اور اس کے قریب ہی لمبی چوڑی ایک ہی قبر ہے، جس میں چھیاسٹھ صحابہ کرامؓ کو دفن کیا گیا تھا اور یہ وہی معرکہ ہے کہ جس میں کئی صحابہؓ کے پورے کفن بھی نہیں تھے اور گھاس رکھا گیا تھا وہی معرکہ ہے۔

یہ خبر بھی مشہور ہوئی تو ایک دوسرے سے صحابہ کرامؓ پوچھتے تھے، تو ایک صحابی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ صحیح ہیں، پھر یہ خبر مشہور ہوئی، پھر حوصلے بلند ہوئے اور خوب دلجمی کیساتھ جب نکلے، تو دشمن نے بھاگنا شروع کر دیا، ابو سفیان جو لیڈر تھے، جو بعد میں مسلمان ہو گئے،

Marfat.com

مشرکین کی طرف سے اعلان کیا

"إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ ، وَأَبَابَكْرٍ قَدْ قُتِلَ ، وَعُمَرَ قَدْ قُتِلَ" .

تو آپ نے تو پہلے سب کو خاموش کیا، ایسے اعلان ٹھیک ہے، جب اس نے کہا تو حضرت عمرؓ سے نہیں رہا گیا، اعلان کیا کہ تمام کے تمام زندہ ہیں، اے مشرک تمام کے تمام زندہ ہیں اس نے نعرہ بلند کیا: أُعْلُ هُبَلُ ، أُعْلُ هُبَلُ. رسول اللہ ﷺ نے پھر نعرہ دیا اپنے ساتھیوں کو صحابہ کرامؓ کو کہ " اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ" اس نے جواب میں کہا "لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزَّى لَكُمْ " آپ نے فرمایا "اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَا لَكُمْ ".

دانت شہید ہو گئے:

اور پھر صحابہ کرام کو پیچھے بھیجا کہ زخمیوں کو سنبھالیں ، تو حضرت صفیہؓ حضرت حمزہؓ کی بہن مدینہ سے احد کی طرف چل پڑی اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے ، فلاں شہید ہو گئے ، وہاں سے عورتیں چل پڑیں ، جس میں حضرت عائشہ ہیں ، حضرت فاطمہ ہیں اور بھی کئی خواتین ہیں ، رسول اکرم کی مسجد سے احد یہ تین کلومیٹر ہے ، یہ آئیں رسول اکرم ﷺ کو زخمی حالت میں پایا کہ ایک دشمن نے وار کیا تھا اور سخت وار تھا خود پر جس سے وہ ٹوٹ کر آپ کو زخم لگا ، جس سے آپ کا سامنے والے دانت کے ساتھ والا دانت شہید ہو گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا ، پھر حضرت فاطمہ اور حضرت علی زخم دھوتے تھے ، پھر ایک چٹائی جلائی گئی اور اس کی راکھ زخم پر رکھی گئی ، تو خون کچھ رک گیا اور آپ فرمار ہے تھے کہ یہ قوم کیسے نجات پائے گی جو اپنے نبی کو قتل کرتی ہے! یہ قوم کیسے نجات پائے گی جو اپنے نبی کو قتل کرتی ہے!

حضرت صفیہؓ کی بہادری:

حضرت صفیہؓ آئی تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس کو اپنے بھائی کی لاش نہ دیکھنے دینا ، حضرت صفیہؓ قریب آ گئی کہا حضرت میں ایک صابر عورت ہوں ، میں اپنے بھائی کی شہادت پہ ماتم اور نوحہ کرنے والی نہیں ہوں ، مجھے اپنے بھائی کی میت اور لاش کو دیکھنے کی اجازت دی جائے اور میں ان اعزاز والی بہنوں میں سے ہوں ، جن کا بھائی شہید ہوا ہے ، میں ماتم اور نوحہ کرنے

Marfat.com

والی خاتون نہیں ہوں، جب اس عورت نے اس اعتماد کے جملے بولے، تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی کہ اب دیکھ لو اور اس خاتون نے وہ سبق وہ سنت ایجاد کی، وہاں قریب پہنچ کر کہا

"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ".

جو حکم ہوتا ہے۔

حضرت سمرؓ ابنت قیس کا واقعہ:

پھر حضرت سمرؓ نامی ایک خاتون ہے، اس انصاری صحابیہ کا پورا نام سمرا بنت قیس اخت الی کرام لکھا ہے اور بعض حضرات نے لکھا ہے کہ اس کے غزوہ احد اس کا والد شہید ہوا اور ان کو بتایا گیا کہ آپ کا شوہر شہید ہو گیا اور وہ کہتی رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ جب اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، اپنا پورا گھرانہ شہید ہے، تو عجیب عورت تھی، تو کہنے لگی

"کل مصیبة بعدک جلل نظرتک یا نبی اللہ قد حیات". (سیرت ابن ھشام) (سیرت مصطفی جلد دوم: ۲۵۴)

اے میرے پیغمبر! جب میں نے آپ کا دیدار کیا، احد پہاڑی کے دامن میں آ کر اے میرے پیغمبر جب میری نظروں نے آپکے چہرہ انور کو آپکے وجود کو دیکھا اس احد پہاڑ کے دامن میں کہ آپ زندہ باسلامت ہیں، میری یہ مصیبت زائل ہو گئی، مٹ گئی، وہ دکھ میرے شوہر کی شہادت کے جو میرے دل میں لگا تھا، وہ دکھ بھائی کی شہادت کا تھا میرے بیٹے کی شہادت کا دکھ جو میرے سینے میں پہنچا تھا، آپکے چہرہ انور کو آپ کے وجود باسعود کو صحت عافیت سے دیکھا تو سب وہ دکھ ختم ہو گئے۔

مسجد استراحت:

جب رسول اللہ ﷺ نے سب صحابہ کرامؓ کا جنازہ پڑھایا اور انہی کپڑوں کے ساتھ جیسے شہداء کے لئے حکم ہے کہ اسی لباس کے ساتھ ان کو دفن کیا جائے، کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ مغفرت کی دعا کیلئے شہداء احد کے قبرستان پہ جایا کرتے تھے اور ایک جگہ راستے میں تھوڑا سا

Marfat.com

آرام فرماتے تھے، بعضوں نے کہا غزوہ احد سے واپسی پر وہاں بیٹھے تھے، حضرت فہد مرحوم نے بہت پیاری مسجد بنائی، اس مسجد کا نام مسجد استراحت ہے، راحت حاصل کرنے والی جگہ، آپ اکثر جایا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اب بھی جو ساتھی کوئی حج کیلئے تشریف لے جاتے ہیں، وہاں پر زیارت کیلئے حاضری ایک سنت سمجھی جاتی ہیں اور اسی سنت کی ادائیگی کی ہی غرض سے ساتھی حج وعمرے والے مزار حضرت حمزہؓ پر تشریف لے جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس پررونق تاریخ سے ہمت اور حوصلہ نیکی کی توفیق اور بہادری شجاعت اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے جہاد کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ......﴾

Marfat.com

غزوہ احزاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهُ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَ تْكُمْ جُنُوْدٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا﴾ پارہ: ۲۱، سورہ احزاب: ۹
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ". (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير: ۲۸۶۱)
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

مشرکین کا ہدف:

سورۃ احزاب کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک دعائیہ جملہ تلاوت کیا ہے، اس کے اندر غزوہ احزاب یعنی غزوہ خندق کا ذکر ہے، غزوہ احزاب ۵ ھ میں پیش آیا، دوسری ہجری میں غزوہ بدر ہوا، تیسری ہجری میں غزوہ احد ہوا اور ایک قول چوتھی ہجری میں غزوہ احزاب کے وقوع کے بارے میں ہے، مشرکین مکہ بار بار مسلمانوں کے اوپر حملہ کرنے کی جرأت اس لیے کر رہے تھے کہ ان کا ایک ہدف تھا، وہ سابقہ غزوہ میں پورا نہیں ہوا تھا، ان

Marfat.com

صحابہ کے خلاف ان کا نظریہ تھا کہ مسلمان تو تھوڑے سے ہیں اور ان کو ابھی سے ختم کر دینا چاہئے ،اسی وجہ سے غزوہ بدر ہوا، مشرکین آئے مدینہ کی طرف لڑنے کیلئے ، جب ان کا مقصد پورا نہیں ہوا، اگلے سال مزید اچھے پروگرام میں آئے ، جو تین ہزار فوجی افراد کے ساتھ آئے تھے مشرکین مکہ غزوہ احد میں، لیکن پھر بھی ان کو اپنا مقصد پور ہوتا ہوا نظر نہیں آیا، مسلمان پھر بھی زندہ ہیں، ان کو بالکل کسی طریقے سے ختم کرنا ہے، نیست و نابود کرنا ہے۔

احزاب کا مفہوم:

تو اگلے سال بہت بڑی تعداد کے ساتھ شوال ۴ھ شوال ۵ھ میں مشرکین مکہ نے بہت بڑی تعداد جمع کی کئی گروہوں کو قبائل کو اپنے ساتھ ملایا اور مسلمانوں پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا، چونکہ کئی جماعتیں کئی گروہ کئی قبیلے مشرکین مکہ ساتھ لیکر آئے تھے، اس وجہ سے اس غزوہ کا نام غزوہ احزاب مشہور ہوا۔

احزاب حزب کی جمع ہے، حزب جماعت کو کہتے ہیں، تو کئی جماعتیں انہوں نے جو مکہ کے اندر لوگ تھے، ان کو ملانے کے ساتھ مزید جو اطراف میں قبائل آباد تھے، بنو اسلم، بنو اشجی، بنو غصفان ۔ بنو فضارہ، بنو کنانہ یہ بہت سے قبائل تھے، ان سب کے ساتھ مشرکین مکہ نے مل جل کر بات جیت کے ساتھ سب کو اپنے ساتھ ملالیا، ادھر بنو نظیر یہودیوں کا قبیلہ مدینہ طیبہ میں آباد تھا، اس قبیلے کے چند افراد مکہ گئے اور مشرکین مکہ سے ملے، ان سے یہ کہا ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں، اگر تم مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہو، حالانکہ یہ بنو نظیر اہل کتاب تھے، اس پر مشرکین مکہ نے یہودیوں سے پوچھا، بنو نظیر سچی بات بتاؤ ہمارا مذہب ٹھیک ہے یا مسلمانوں کا مذہب ٹھیک ہے؟ ہم تو بتوں کی عبادت کرتے ہیں، قربانی دلاتے ہیں، ستو کھلاتے ہیں، تو ہمارا مذہب ٹھیک یا مسلمانوں کا؟ اس لئے کہ آپ پڑھے لکھے لوگ ہو۔ تو اس پر ان یہودیوں نے محض سیاسی چال چلنے کیلئے مشرکین سے کہا تمہارا مذہب مسلمانوں سے بہتر ہے، حالانکہ یہود کی کتاب بھی بت پرستی کو جائز نہیں کہتی ، یہ صرف مسلمانوں کو کسی نہ کسی طریقے سے ختم کیا جائے ،تو اتنا بڑا جھوٹ بولدیا یہود نے کہ تمہارا مذہب بت پرستی والا مسلمانوں سے زیادہ اچھا ہے ۔(سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم:۳۰۴)

Marfat.com

مشرکین مکہ نے بنونظیر کے لوگوں سے کہا کہ تم ہمارے ان بتوں کے سامنے جھکو، ان کو سلام کرو، اگر ہمارا مذہب سچا ہے، تو یہ گئے بیت اللہ کے قریب ساتھ ایک عہد کیا کہ جب تک ہم زندہ ہیں مسلمانوں کے ساتھ لڑتے رہیں گئے اور دوسرا ان بتوں کو سلام کیا اور ان بتوں کے سامنے جھکے کہ مشرکین مکہ یہ سمجھ لیں کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں، ہم اور تم میں فرق نہیں۔

مشرکین کا یہ سوال کرنا خود اپنے عقیدہ کے تذبذب کی دلیل ہے، ورنہ جو حق مذہب والا ہوتا ہے، وہ دوسرے سے تھوڑا پوچھتا ہے، وہی تو پوچھتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے یا جھوٹا ہے؟ جو باطل مذہب کا ہوتا ہے، اس کا دل ہی تذبذب کا شکار ہوتا ہے، وہی تو پوچھتا ہے، چنانچہ معاہدہ ہوا بنونظیر کا مشرکین مکہ کے ساتھ اور وہ تمام قبائل کو لیکر مشرکین مکہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے، جو بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک کا لشکر تھا مشرکین مکہ کا جن میں سات ہزار صرف جنگجو نوجوان تھے، اس کے علاوہ اور افراد ہیں جو بارہ سے پندرہ ہزار سیرت کے کتب میں لکھا ہے، مشرکین مکہ کی یہ جماعت مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے روانہ ہوئی، بلکہ مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

خندق کھودنے کا مشورہ:

ادھر رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا، تو آپ نے مشورے کیلئے صحابہ کرامؓ کو بلایا، حالانکہ اصولی بات ہے پیغمبر کو مشورے کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ صاحب وحی ہوتا ہے، براہ راست اللہ رب العزت سے ہدایات ملتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جو صحابہ کرام سے مشورے فرماتے تھے، اس میں دو باتیں تھیں، ایک تو امت کو یہ درس دینا تھا کہ مشورے سے ہر معاملہ کرنا سنت ہے۔ دوسرا اپنے افراد اپنے صحابہ کی حوصلہ افزائی تھی، ربط تھا آپس میں کہ سب سے مل بیٹھ کر ہم ایک اہم معاملہ کا مشورہ کر رہے ہیں، اس میں اپنے سپاہیوں اور اپنے ساتھیوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، مختلف مشورے سامنے آئے، سلیمان فارسیؓ کے مشورے پر فیصلہ ہوا۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۳۰۵)

انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ حضرت بلاد فارس میں یہ رواج ہے کہ جب دشمن کی طاقت زیادہ ہو اور وہ حملہ کرنے کیلئے آرہے ہوں، تو شہر کے اردگرد خندقیں کھود لیتے ہیں، وہ اس خندق کو

Marfat.com

پار نہیں کر سکتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ مغلوب ہو جاتے ہیں، واپس چلے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ بات صحیح ہے، مکہ سے مدینے کا سفر آٹھ یا دس دن کا ہے، تھوڑے افراد ہوں، تو آٹھ دن میں پہنچ جاتے ہیں، زیادہ بڑا لشکر ہو، تو پیدل دس دن میں پہنچ جاتے ہیں، اونٹ کا سفر یا گھوڑے کے سفر کی بات ہے، اب تو پانچ گھنٹے بھی نہیں لگتے، تو جس طرف سے انہوں نے آنا تھا، تقریبا یہ ساڑھے تین میل لمبی خندق اور چالیس ذراع چوڑی اسی طرح دس ذراع گہری خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاٹھی سے اس جگہ نشان لگائے، اتنی چوڑی اتنی لمبی کھودی جائیگی اور مسلمانوں کے پاس صرف چھ دن ہیں، دس دس صحابہ کرامؓ کی جماعت تشکیل دی گئی اور ان کا حصہ مقرر کر دیا گیا، پورے ساڑھے تین میل خندق کھودنی ہے آج سے بھی کچھ سال پہلے بھی اس خندق کے نشانات اور علامات موجود تھیں، یہی وہ جگہ ہے کہ جہاں پر چند مسجدیں بنی ہوئی تھیں اب صرف ایک بہت بڑی مسجد بنا دی ہے، اب بھی پہاڑی پر چھوٹی مسجدیں باقی ہیں۔

اول تو آپ نے دو علم بردار مقرر فرمائے، زید ابن حارثہ جو مہاجرین کی طرف سے جھنڈا اٹھانے والے تھے اور سعد ابن عبادہؓ یہ انصار کی طرف سے جھنڈا اٹھانے والے تھے، لیکن بعد میں پھر مزید تشکیل ہوئی، جو دس صحابہ کرام پر مشتمل تھی اور خندق کے حصے مقرر کر دیئے گئے کہ اتنا اتنا آپ نے کھودنا ہے، بس قسمت کی بات ہے کسی کی جگہ نرم آجاتی، کسی کی جگہ سخت آجاتی، نرم والے ساتھی جلدی فارغ ہوتے، تو سخت والوں کی مدد میں خود ہی شامل ہو جاتے، یہ نہیں کہ ہم نے اپنی ڈیوٹی کر لی ہے، یہ ان کا کام ہے، یہ ہمارا کام نہیں ہے، ایسا نہیں ہوا تھا میں بتا رہا ہوں۔

یہ وہی جگہ ہے جہاں پر مسجد سلمان فارسی مسجد علی مسجد ابوبکر مسجد عمر یہ سات مسجدیں ہیں، جو اس جگہ میں بنی ہوئی ہیں، یہ حضرات نگرانی کرنے والے تھے، اب تقریبا ایک دو مسجدیں صرف رہ گئی ہیں، باقی ان مسجدوں کو شہید کر کے ایک بہت بڑی مسجد موجودہ حکومت نے بنائی ہے، اسی خندق والے مقام پر، تاکہ ایک یادگار رہے زائرین کیلئے کہ یہ وہ جگہ تھی جہاں پر رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب میں اپنے فوجیوں کی تشکیل کی تھی کہ یوں آپ نے کام کرنا

Marfat.com

ہے اور یہ کام کرنا ہے۔

چنانچہ سب حضرت سلمان فارسیؓ کی چٹان کو توڑ رہے تھے، یہ چٹان ٹوٹ نہیں رہی تھی، تو بعد میں پھر دل میں خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کی حد بندی سے انحراف ہو جائے گا، پھر حکم عدولی نہ ہو جائے، آپ کی لکیر تو یوں ہے اور ہم اس طرف سے ہٹ کر خندق نہ کھود دیں، آپ کی اس لکیر کی نافرمانی ہو جائے گی، پوچھ لیتے ہیں، آپ سے مشورہ کر لیتے ہیں، چنانچہ حاضر خدمت ہوئے اور دیکھا کہ آپ کا سینہ مبارک غبار آلود ہے، آپ کی زلفیں اور داڑھی بھی سب آلودہ ہے اور آپ ﷺ نے اپنا حصہ مقرر کیا ہوا ہے کہ یہ حصے کی خندق میں نے اور میرے ساتھ جو چند ساتھ ہیں انہوں نے کھودنی ہے، جبکہ صحابہ کرامؓ اصرار کرتے رہے کہ حضرت آپ تشریف فرمائیں۔

فرمایا کہ نہیں، کوئی بات نہیں، میں بھی ساتھ کھودوں گا، حضرات صحابہ کرامؓ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضرت ہمارے حصے کی جو جگہ ہے، اس میں چٹان سخت آگئی ہے، آپ جیسے مشورہ دیں، یا خندق کا رخ بدلیتے ہیں۔

چٹان آنے کی حکمت:

علماء سیر نے عجیب بات لکھی ہے کہ سب سے زیادہ تجربہ خندق کھودنے میں حضرت سلمان فارسیؓ کا تھا، انہیں کے حصے والی جگہ میں سخت چٹان آگئی تھی باقی صحابہ کرامؓ تو عرب قبائل کے ہیں، ان کے ہاں تو خندق نہیں کھودی جاتی تھی، ان کے مشورے سے ہو رہا ہے، ہوسکتا ہے ان کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ میں تو سب سے جلدی فارغ ہو جاؤں گا، مجھے تو بڑا تجربہ ہے خندق کھودنے کا، تو اللہ تعالیٰ نے اسباب کے اوپر زیادہ نظر ہونے کی وجہ سے تنبیہ فرمادی کہ ہماری مدد اور نصرت اور ہماری تائید سے سب کام ہوتے ہیں، پرانے تجربوں اور اسباب سے کام نہیں ہوتے، اسباب کو اختیار کرنا سنت ہے، لیکن فیصلہ اللہ رب العزت کے طرف سپرد ہو جس طرح کہ قرآن مجید نے سورہ مومن چوبیسویں پارے میں رجل مومن من آل فرعون کا ذکر ہے وہ قوم کو سمجھاتا رہا لیکن قوم نہ سمجھی تو اس نے وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد کہ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور اس کے یہ فیصلہ پر راضی ہوں، مفسرین نے اس رجل

Marfat.com

مومن کا نام شمعان لکھا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی جب تمام مسائل سامنا کیا تو گویا عمال اسی آیت کے مفہوم کے مطابق پکے رہے اور ہر معاملہ اللہ کے حوالے کر دیا۔

﴿وَأُفَوِّضُ أَمْرِیْ إِلَی اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ﴾ پارہ: ۲۴، مومن: ۴۴

گویا سب معاملہ اللہ کے حوالے ہے، وہ میرے احوال کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور دیکھ رہا ہے، وہ خود جیسے فیصلہ کرے، اسی سے انہوں نے اپنا فیصلہ اللہ کے سپرد کر دیا، کیا کنویں میں ڈالنا اور غلامی میں بکتے رہنا، پھر اللہ نے ان کو بادشاہ بنا دیا، کیونکہ اللہ کے حوالے جو فیصلہ کرے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق نوازتے ہیں، جب انسان اپنے اسباب کے اوپر پورا بھروسہ کر لے، تو پھر اسباب کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔

چٹان کی چمک:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اس مقام پہ جہاں پہ حضرت سلمان فارسیؓ کا حصہ تھا، خندق کھودنے کا آپ نے فرمایا کونسی چٹان ہے؟ تو صحابہ کرام بھی اطراف میں جمع ہوئے خندق کو دیکھنے کیلئے کہ کیا فیصلہ ہوتا ہے؟ حضرت کا کیا فیصلہ فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ بادان مجھے دو، نیچے اتر گئے اور آپ نے ایک ضرب لگائی، جس سے کچھ حصہ چٹان کا ٹوٹ گیا اور پھر اس سے ایک آگ کا شعلہ نکلا، چمک نکلی۔ دوسری ضرب پھر لگائی، تو مزید حصہ ٹوٹا، صحابہ اٹھا لیتے تھے، پھر تیسری ضرب جب آپ نے لگائی، اللہ رب العزت کا نام لے کر، تو پوری چٹان ٹوٹ گئی اور چمک اس ضرب میں بھی نکلی، آپ باہر آ کر اپنی چادر لیکر بیٹھ گئے۔

اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا حضرت آپ نے جب ضرب ماری ہے، تو اس وقت تو ہمیں فارس کا علاقہ نظر آیا ہے، سلمان نے عرض کیا ایک اور صحابی نے عرض کیا پھر دوسری ضرب میں روم کا علاقہ نظر آیا، تیسری ضرب میں صحابہ کرام نے عرض کیا حضرت یہ قبائل یہ مکہ سارا نظر آیا ہے، آپ نے فرمایا نظر تو مجھے بھی آیا ہے، لیکن میں اس لئے بیٹھ گیا تھا کہ آپ لوگ کیا کہتے ہو، فرمایا کہ جبرئیل آئے تھے اور میری ضرب سے روشنی نکال کر وہ علاقے دکھائے کہ یہ آپ کے ماننے والے ان علاقوں میں بسیرا کریں گے، یہ مفتوح ہو جائیں گے یہ علاقے۔

Marfat.com

منافقین کی کھسر پھسر:

یہ بھی اس جگہ ساتھ تھے، آپس میں باتیں کرنے لگے کہ جن کے پاس وقت نہیں ہے کہ آرام کرسکیں، دشمن سے خوف ہے، کھانے کیلئے کچھ نہیں ہے، اوڑھنے کیلئے لباس نہیں ہے، یہ اپنی چٹانوں کی چمک سے قیصر وکسری کو مفتوح دیکھتے ہیں، مذاق بنانے لگے، وحی آگئی، جبرئیل دوبارہ آگئے، رسول اللہ کو اطلاع دیدی۔ فرمایا:

﴿وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا﴾ پارہ: ۲۱، سورۃ احزاب: ۱۲

اے پیغمبر! آپ کی ضرب کاری سے چمک اٹھی اور ہم نے آپ کو مفتوح علاقے کی خوشخبریاں سنادیں، تو منافق بولنے لگے، جن کے دل بیمار تھے، جن کے دل کفر شرک نفاق میں ڈوبے تھے، روشن نہیں تھے، آپ کی تعلیم کو قبول کرنے والے نہیں ہیں۔

منافق کہنے لگے یہ پیغمبر جھوٹے وعدے کررہا ہے، ان کے بدن تو ننگے ہیں، ان کو لباس میسر نہیں اور اس کے پیٹ بھوکے ہیں، پیٹ پر پتھر باندے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں رومیوں کے سرخ محلوں پر ہماری حکومت ہوگی، آرام کیلئے ان کے پاس وقت نہیں ہے، دشمن سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مکہ کو فتح کرلیں گے۔

اللہ رب العزت نے آیت نازل کرکے پیغمبر کو اطلاع دیدی کہ یہ یوں کہہ رہے ہیں، آپ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں، یہ آزمائش ہے اور عنقریب ساری دنیا دیکھ لے گی، ان کو یہ بات دلائل سے سمجھانے کی ضرورت نہیں، یہ عنقریب سب کچھ دیکھ لیں گے کہ کیا ہوگا؟

حضرت جابر کی دعوت:

خندق میں سے اب وہ چٹان ہٹ گئی، رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ تشریف لے گئے اور خندق کھودرہے ہیں کہ کچھ لوگوں کو بھوک کے اثرات آپ ﷺ پر زیادہ نظر آئے، یہی وہ غزوہ تھا جس میں چار نمازیں قضاء ہوگئی تھیں، یہی وہ غزوہ ہے کہ ایک مہینے تک صحابہ کرامؓ اور رسول اللہ ﷺ کا آرام اور نیند نہیں ہوئی، ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جسے آپ خیمے میں آکر لیٹے، تو کوئی

Marfat.com

آواز آتی، تو پھر تیر کمان لیکر باہر تشریف لے جاتے، یہ تقریباً ایک مہینہ پورا اسی ترتیب میں رہا ہے کہ حضرت جابرؓ گھر تشریف لے گئے، ان کا گھر اتفاق سے قریب تھا، حضرت جابرؓ جب گھر آئے، تو بیگم سے پوچھا کہ گھر میں کچھ ہے؟ تو اس نے بتایا کہ ایک صاع جو ہے، ہمارے حساب میں ساڑھے تین سیر بنتا ہے، کہا آپ پیسو اور پکاؤ روٹی اور چھوٹا سا بکرا ذبح کیا اور سالن بنانا خود شروع ہو گئے، بہر حال حاضر خدمت ہوئے اور خاتون نے کہا چپکے سے رسول اللہ ﷺ کو بتانا کھانا اتنا نہیں ہے، تاکہ ایک دو افراد ساتھ آجائیں، انہوں نے اسی طرح کیا، آپ نے اعلان فرمادیا

"یَا اَهْلَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ تَعَالَوْا یَدْعُوْنَا جَابِرٌ".

اے انصار و مہاجرین کی جماعت! سب ادھر آؤ، جابر نے دعوت کی ہے، اب یہ پریشان ہیں، جلدی سے گھر آئے کہ حضرت نے سب کو بلایا ہے، بیوی نے کہا میں نے تو آپ کو کہا تھا کہ علیحدہ سے بات کرنا، کہا میں نے تو علیحدہ سے بات کی ہے، لیکن جناب نے سب کو بلا دیا ہے، یہ حضور ﷺ کا فیصلہ ہے، کہا پھر اس کی برکت سے سب کو پورا ہو جائے گا۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۳۰۷)

آپ نے فرمایا سالن اور روٹی دونوں ڈھکے ہوئے ہیں، آپ نے خود سالن ڈالنا شروع کر دیا، تقسیم شروع ہوگئی اور روٹی بھی تقسیم شروع ہوگئی، سب صحابہ کرامؓ نے خوب سیر ہو کر کھایا، آخر میں آپ نے تناول فرمایا، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ کھانا اسی طرح پورا موجود تھا، وہ روٹیاں بھی وہ سالن بھی اسی طرح پڑا تھا کہ ہم واپس آگئے، پھر بڑے جوش کے ساتھ خوش ہو کر صحابہ کرامؓ واپس آئے اور آپ ﷺ دعائیں دیتے ہوئے واپس تشریف لائے اور خندقیں کھودنا شروع ہو گئے۔

حضور و صحابہ کے اشعار:

اور آپ گن گنا رہے ہیں، امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے، یہ جملے فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِهٖ بَدِیْنَا
وَلَوْ عَبَدْنَا غَیْرَ شَقِیْنَا

Marfat.com

حــب ذار بــــا وحــبــذا ديـــنـــا

(سیرۃ مصطفی جلد دوم: ۳۰۶)

ترجمہ اسی کے نام سے ہے ہمارے سب کاموں کی ابتدا، اگر ہم اس معبود حقیقی کو آج نہ پکارتے ہوتے، تو اس طرح کی مدد ہمارے ساتھ نہ ہوتی، ہمارا معبود کتنا ہی عمدہ ہے اور اس نے جو دین ہمیں دیا ہے وہ کتنا ہی عمدہ ہے، آپ گن گنا رہے ہیں اور یہ اشعار پڑھ رہے ہیں اب صحابہ کرامؓ نے جب آپ ﷺ سے جملے سنے تو وہ پڑھنے لگے کہ۔

نَـحْـنُ الَّـذِيْـنَ بَـايَـعُـوْا مُـحَـمَّـدًا
عَـلٰـى الْـجِـهَـادِ مَـا بَـقِـيْـنَـا اَبَـدًا

ہم وہ جماعت ہیں جنہوں نے اپنی بیعت اپنے پیغمبر کے ہاتھ پہ کرلی ہے، اپنے جانوں کی بھی، اپنے مالوں کی بھی، اپنے علاقوں کی بھی، اپنے اوقات کی بھی، اپنی توانائیوں کی بھی، ہر طرح کی بیعت کی، ہم وہ لوگ ہیں کہ ہم نے اپنے پیغمبر کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے، جب تک ہمارا پیغمبر ہے، ہم اس کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ ہو کر جہاد کفار کے مقابلے میں کرتے رہیں گے اور جب ہمارا پیغمبر دنیا سے اٹھ جائے گا، پردہ کر دے گا، تو پھر بھی ہم کفار کے مقابلے میں جہاد کرتے رہے گئے،

نَـحْـنُ الَّـذِيْـنَ بَـايَـعُـوْا مُـحَـمَّـدًا
عَـلٰـى الْـجِـهَـادِ مَـا بَـقِـيْـنَـا اَبَـدًا

کہ ہم جہاد پر خوش ہیں، پیٹ پر پتھر باندھ کر خوش ہیں، اپنے جسم کو گرد آلود کر دیا، اس پر ہم خوش ہیں اور ہم نے اپنی نیندوں اور اپنے اوقات کو قربان کر دیا ہم اس پر خوش ہیں اس جہاد پر جو مسلمان ہے وہ خوش ہی رہے گا، ہاں وہ جس کے دل میں ایمان نہیں، وہ پھر جہاد سے ڈرتا ہی رہے گا، یہ تو اندر کی بات ہے، وہ کون جانتا ہے کہ کسی کی اندر کی کیفیت کیا ہے؟

جب صحابہ کرامؓ کے یہ جملے اور اشعار رسول اللہ ﷺ کے کانوں میں پہنچے تو آپ خوش ہو گئے کہ گویا میرے ساتھی میرے ساتھ ان تکالیف میں پریشان نہیں خوش ہیں تو پھر آپ نے دعائیہ جملے انہیں اشعار میں فرمائے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَا
اللهم انه لا خير الا خيرُ الآخرة
فبارك في الانصار والمهاجره
وَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

(سیرۃ مصطفی جلد دوم: ۳۰۷)

یہ جملے آپ ﷺ نے ارشاد فرمائے کہ اگر میرے معبود مجھے پیغمبر نہ بناتا مجھے اپنی آخری روشنی دینے والی کتاب نہ عطا کرتا، تو نہ ہم ایمان والے ہوتے، نہ توحید والے ہوتے، نہ نمازوں والے ہوتے، نہ صدقے والے ہوتے، نہ روزوں والے ہوتے اور نہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

اے رب! یہ سب تیرے ہی عنایت ہے، سب تیرا ہی فضل کرم ہے، تو نے ہمیں سچا دین عطا کیا، مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا، تو نے آخری کتاب میرے شانوں پر رکھ دی، تو اب ہم تمہارے حکم کو ماننے کیلئے تیرا اسلام کی حفاظت کرنے کیلئے دین دار لوگوں کی حفاظت کرنے کیلئے جہاد میں نکلے ہیں۔

اب ہم تیرا حکم مان کر نکل آئے، بے سر سامانی میں نکل آئے ہیں، اب تیرا کام ہے کہ ہم پر سکونت اور وقار اطمینان اور رحم کرم فضل کی بارش برسا دے۔

دشمن تو پندرہ ہزار ہیں، میں بے سر سامان تین ہزار لیکر آیا ہوں، بس یہی میری کل پونجی ہے، یہی میرا سرمایہ ہے، یہی میری کئی سالہ زندگی کا سرمایہ ہے، جو مکہ میں تیرا مظلوم بن کر رہا، اور

Marfat.com

چار سال مدینہ میں رہا، یہی میرا سرمایہ ہے یہی میری پونجی ہے، جو تین ہزار کے لگ بگ ہیں جو تیرا حکم ماننے کیلئے یہاں حاضر ہیں۔

ہم تو امن والے ہیں اپنے شہروں میں رہنا پسند کرتے ہیں اپنے ملکوں میں تیری عبادت کرنا پسند کرتے ہیں، لیکن کیا کریں یہ سنگ دل ہمیں اپنے شہروں میں بھی نہیں رہنے دیتے، یہ آتے ہیں ہمارے اوپر حملہ کرنے کیلئے اگر انہوں نے حملہ کر دیا تو پھر ہم ان کے مقابلے میں گردنیں ضرور کاٹیں گے، خندقیں کھودی جارہی اور آپ یہ اشعار پڑھ رہے ہیں۔

امام بخاری کی حکمت:

امام بخاریؒ نے یہ جملے رسول اللہ ﷺ کے دہرائے اور مسلمانوں کو درس دیا مسلمانوں کو تنبیہ کی اور سمجھایا کہ اے مسلمانوں ہمارا پیغمبر یہ دعا مانگ رہا ہے کہ ہمارے لئے عیش وسکون اور برکت آخرت میں ہے، جب آخرت کی فکر کریں گے، تو دنیا خود بخود ملے گی، جب اللہ دنیا نہ ماننے والوں کو دیتا ہے، تو پھر اپنے ماننے والوں کو نہیں دے گا؟ جب نہ ماننے والوں کو دیتا ہے اپنے باغیوں کو دیتا ہے، نافرمانوں کو دیتا ہے، اپنے سرکشوں کو دیتا ہے، نافرمانوں اور کافروں کو دیتا ہے، دنیا کے آرام اور راحت تو کیا اپنے ماننے والوں کو نہیں دے گا؟ ماننے والے کا وظیفہ یہ ہو، نظریہ یہ ہو کہ ہم نے اپنے پیغمبر کی سنت پر عمل کرنا ہے، خواہ کچھ بھی ہو، مجھے آخرت کا آرام چاہیئے، پھر دنیا کے آرام کے فیصلے ہم کر دیتے ہیں، جیسے صحابہ کرامؓ کے بارے میں ہوا۔

مزید آزمائش:

اب خندق کھودی گئی ہے عشاء کے وقت رسول اللہ ﷺ نے نمازوں کی قضا کی اور سخت سردی کا دن ہے، مکہ مکرمہ میں اتنی سردی نہیں ہوتی۔ بس کچھ صبح کے وقت ٹھنڈ محسوس ہوتی ہے ممکن ہے صفت جلال غالب ہو، مدینہ طیبہ میں ٹھنڈ ہوتی ہے، سخت سردی سے صحابہ کرامؓ پریشان ہو کر بیٹھے ہیں، کانپ رہے ہیں سردی سے، اللہ رب العزت نے آیت نازل فرمادی فرمایا

﴿ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴾ پارہ: ۲۱،

Marfat.com

سورہ احزاب: ۱۱

ادھر تیری مبارک جماعت ہے، پیغمبر کھدائی کر کے فارغ ہوئے، تھکے ماندے ہیں، بھوکے ہیں، بے سروسامانی میں ہیں، کمبل لحاف نہیں ہیں، اب ادھر میں نے سخت ہوا چلائی، مزید جنجوڑ رہا ہوں، یہ کتنے پکے ہیں؟ ادھر رسول اللہ ﷺ کی برکت حضرات صحابہ کرام کے منہ سے جملہ نکلا

"وَقَالوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ" پارہ: ۴، سورہ ال عمران: ۱۷۳

جیسے اس کی رضا ہے ہم اس پر راضی ہیں۔

نِعمَ المولیٰ و نعم النصیز". (پارہ: ۹، سورہ انفال: ۴۰)

دشمن کی آمد اور نبی کی بددعا:

دشمن پہنچ گیا مقابلے میں اور حیران ہوا انہوں نے کیسے خندق کھودی؟ اور کیسے ترتیب بنادی؟ تیراندازی شروع ہوگی، اُدھر سے بھی مسلمانوں کی طرف سے مقابلہ شروع ہوا، لیکن کوئی کامیابی دشمن پہ نہیں ہورہی، روز یہ ہورہا ہے کہ جب بیس دن گزر گئے، یا اس سے کچھ اوپر، تو رسول اللہ ﷺ نے اٹھ کر پھر بددعا شروع کردی اور یہ تین دن بددعا جاری رہی۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پریشان حال ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں، ان سے بھی زیادہ کوئی ٹوٹا ہوسکتا ہے، پھر پیغمبر دعا کرنے والا اور یہ جماعت آمین کہنے والی دعا ہورہی ہے۔

"اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِی السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ". (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والیسر، : ۲۸۶۱)

اے کتاب کے نازل کرنے والے رب!
بادلوں کو رواں دواں کرنے والے داتا!
لشکروں کو شکست دینے والے میرے معبود!

Marfat.com

میری التجا یہ ہے کہ ان سب لشکروں کو رسوا کر دے، ان کو واپس اپنے علاقوں میں منتقل کر دے اور ہماری مدد نصرت فرما۔

تین دن تک مسلسل یہ دعا اور بددعا ہوتی رہی، اپنے لئے دعا اور مدمقابل کیلئے بددعا، لیکن بددعا میں بھی دیکھیں کہ کہا ہے اللہ ان کو اپنے علاقوں میں واپس کر دے، شکست دے، ہلاکت کی بددعا نہیں ہوئی۔

ہلاکت کیلئے بددعا عتبہ شیبہ کیلئے ہوئی تھی، جنہوں نے آپ ﷺ کے اوپر مسجد حرام میں اوجڑی ڈالی تھی۔

ہلاکت کی بددعا مدینہ کے یہودی کعب بن اشرف یہودی وغیرہ جس نے آپ کے بارے میں غلط بات کہی تھی۔

ہلاکت کیلئے بددعا بئر معونہ والوں کے لئے کی جو ستر قاری لیکر گئے تھے، جن کو شہید کر دیا، ان کیلئے بددعا کی تھی۔ اور مکہ مکرمہ کے ساتھ تھے جو نبی ﷺ کی استہزاء کرتے تھے، جن کے لئے بددعا کی گئی اور جبرائیل نے ان کو دیکھ کر بددعا دی چنانچہ کچھ ہی عرصے میں وہ سب ہلاک ہو گئے، جن کے نام یہ ہیں ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث، اسود بن عبدالمطلب، حارث بن عمیص، عاص بن وائل اور ابولہب کے بیٹے کیلئے ان سب کے لئے بددعا کی یہ سب ہلاک ہو گئے مختلف حادثات میں، جیسے جبرائیل نے اشارہ کیا تھا اور مدینہ طیبہ میں چند گستاخ کا خاتمہ کرایا جن کے نام یہ ہیں کعب بن اشرف، ابورافع یہودی، ابن خطل مکی اور اس کی دو لونڈیاں بھی گستاخی کرتی تھیں، ابن خطل کو آپ ﷺ نے خود قتل کیا جب کہ اس نے غلاف کعبہ پکڑا ہوا تھا اور عیسائی نومسلم ہونے کے بعد منشی لگایا پھر یہ مرتد ہو گیا اس کے خلاف بددعا کی اس کو مرنے کے بعد زمین جگہ ہی نہیں دیتی تھی پھر اس کو اسی طرح بغیر دفن کے پھینک دیا تھا اور اسی طرح قبیلہ بنوخطمہ کی خاتون عصما نامی گستاخ کو ایک نابینا صحابی عمیر نے قتل کیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کا نام عمیر بصیر رکھا تھا، اسی طرح کے چند واقعات ہیں جن گستاخوں کا آپ ﷺ نے کام تمام کرایا اور بددعا دیا۔ (بحوالہ کتاب: با محمد باوقار)

Marfat.com

جاسوسی کا حکم:

اس غزوہ احزاب میں مشرکین کے لئے یوں بد دعا کی ،ان کو واپس بھیج دے رات کو تیسرے دن سخت ہوا چلی ٹھنڈی ہوا اور عجیب بات مسلمان اب آرام سے بیٹھے ہیں، اب لگتا ہے ہیٹر لگے ہوئے ہیں ،گرم جسم ہو رہا ہے اور ادھر ان کے خیمے اکھڑ رہے ہیں، ہانڈیاں اڑ رہی ہیں اور پالان گم ہو رہے ہیں ،سواریاں ادھر ادھر جارہی ہیں، آپ نے رات کو اعلان فرمایا کون ایسا شخص ہے میرے صحابہ میں سے کہ دشمن کے لشکر میں جا کر جاسوسی کر کے آئے ،ان کا حال کیا ہے؟

پھر آپ نے فرمایا حذیفہ تم جاؤ حذیفہ کہتے ہیں کہ میرا جسم میرے قابو میں نہیں تھا، اتنی ٹھنڈ مجھے لگی تھی ،لیکن حکم ہوا، انکار کیسے ممکن ہے، تو مجھے قریب بلایا اور دعا دی ،اللہ ان کی حفاظت فرما، ان کو صحت عافیت سے پہنچا اور صحت عافیت سے واپس لٹا اور ہاتھ پھیر رہے ہیں، مجھ پر یہ دعا ہو رہی ہے، میرا جسم بالکل ٹھیک ہو گیا اب کوئی سردی کمزوری نہیں، میں نے اپنی چادر اور اسلحہ وغیرہ لیا اور روانہ ہو گیا، سخت آندھی اور طوفان ہے تاریکی ہے اور بادل گرج رہے ہیں اور کڑک ہے عجیب منظر تھا، جیسے کہ اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے، لشکر کا سردار ابوسفیان جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے ،آگ سیک رہے ہیں ،ابو سفیان کے خیال میں آیا کہ سب ساتھیوں کو جمع کرو اور ہر ساتھی اپنے ساتھ والے سے پوچھے کہ تم کون ہو؟ تاکہ کوئی جاسوس ہو، تو پتہ چل جائے ،حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر مجھ سے کوئی پوچھے ،تو میں کیا کہوں گا؟ فوراً میں نے ساتھ والے سے پوچھا کون ہو تم؟ تاکہ وہ مجھ سے پوچھے ہی نہیں ،اس نے کہا میں فلاں بن فلاں فلانے قبیلے کا کمی ہوں، میں نے کہا ٹھیک ہے۔

پھر ابوسفیان نے اپنے لشکر کو کہا کامیابی نہیں ہوسکتی ہے، مجھے بہت زیادہ لشکر نظر آرہا ہے، مسلمانوں کی طرف سے اور اتنے دن ہو گئے ،ہم کچھ بھی نہ کر سکے، میرا مشورہ ہے کہ چپکے سے اپنا سامان باندھو اور واپس چلو، اب تمہارا مشورہ کیا ہے؟ ساتھیوں نے کہا بالکل ٹھیک ہے، چلتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، واپس آنا ہے، کسی کو کچھ کہنا نہیں ہے، ورنہ سفیان میرے بالکل سامنے بیٹھے تھے، میں ان کو مار سکتا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بات کو یاد رکھا ہوا تھا، ان کے اوپر کوئی وار نہیں کیا، اور واپس آ گیا۔

نبی کو وحی سے اطلاع:

ادھر رسول اللہ ﷺ پر آیت نازل ہوئی فرمایا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا﴾ پارہ: ۲۱، سورہ احزاب: ۹

اے اہل ایمان! اے میرے پیغمبر کی جماعت! میری ان نعمتوں کو یاد کرو، جو میری تمہارے ساتھ وابستہ رہی ہیں، جب دشمن پر میں نے طوفان چلائے، تیز ہوائیں آندھی بر سات نازل کی، تو انہیں ایک اور لشکر نظر آنے لگا، جو تمہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

غزوہ بنو قریضہ کا حکم:

اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا کہ ڈر چکے ہیں اور ادھر حضرت حذیفہؓ پہنچ گئے اور ساری خبر رسول اللہ ﷺ کو دی، آپ بھی مطمئن ہوئے کہ اب ان شاء اللہ جانے والے ہیں، اس دوران بنو قریظہ والوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا عہد تھا، کعب بن اسد ان کا سردار تھا، کعب بن اسد کو حی بن اخطب سمجھا تا رہا، حی بن اخطب بنو نظیر کا بندہ تھا، وہ بھی یہودی اور بنو قریظہ بھی یہودی ہیں، بنو نظیر کا سردار بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد کو بار بار سمجھا تا رہا، تم چلو ہمارے ساتھ، اس نے کہا بھائی ہمارا عہد ہے، ہم مسلمانوں کے خلاف نہیں لڑیں گے۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۳۰۹)

بہر حال اس نے کہا ہم خیبر کی کھجوریں آپ کو دے دیں گے، فلاں کریں گے، اس طرح کی باتیں کیں، کعب بن اسد مسلمانوں کے خلاف لڑائی کیلئے نکل آیا اور رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل گیا آپ واقعہ کی مزید تحقیق کرائی، اسی طرح تھا کہ اس نے نقض عہد کر لیا، یہ لشکر چلا گیا اور

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر سمیت واپس مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ،تو اسلحہ اور لباس جنگ اتارنے لگے ،تو جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے کہ اللہ کی طرف سے ابھی لباس جہاد اتارنے کی اجازت نہیں ہے ،اسی لباس میں بنو قریظہ کی طرف جہاد کے لئے تشریف لے جائیں ،غزوہ احزاب کے فوراً بعد غزوہ بنو قریظہ یہودیوں کے خلاف ہوا انہوں نے نقض عہد کیا ہے اسی لباس میں غزوہ بنو قریظہ بھی کرنا ہے۔

آپ چلے ،آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ میں اعلان کیا کہ سب چلو اور بنو قریظہ میں ہم نے عصر کی نماز پڑھنی ہے ،چنانچہ سب صحابہ کرامؓ روانہ ہوئے ،سعد بن معاذ یہ سردار تھے اور کچھ زخمی ہو گئے تھے ،مسلمان قبیلہ بنو قریظہ کیساتھ قبیلہ اوس کا عہد چل رہا تھا ،یہ اوس کے بڑے سردار ہیں ،آپ نے سعد بن معاذ کو کہا فیصلہ آپ نے کرنا ہے ،بنو قریظہ کے بارے میں ،یہ زخمی حالت میں خیمے کے اندر آرام فرما رہے تھے ،ان کا بازو کٹ گیا تھا غزوہ احزاب میں ،آپ نے ان کو سواری پر سوار کیا اور ساتھ لے گئے ،جب بستی قبیلہ بنو قریظہ میں آپ پہنچے۔

کعب بن اسد کی تین باتیں:

آپ ﷺ نے فرمایا ’’قوموا لسیدکم‘‘ اپنے سردار کیلئے احتراماً کھڑے ہو جائے۔اس حدیث سے بعض حضرات نے بڑے کے سامنے احتراماً کھڑے ہونے کیلئے جواز لکھا ہے ،اس جگہ پر کعب بن اسد جو بنو قریظہ کا سردار تھا ،اس نے پہلے سے اپنی جماعت کو تین باتیں کہی تھیں:

۱)...... یا تو مسلمان ہو جاؤ ،اس میں نجات ہے ،ورنہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے ،نقض عہد کیا ہے ،پندرہ ہزار لشکر مسلمانوں کے مقابلے میں آیا ،وہ کامیاب نہیں ہو سکا ،بیشک مسلمان تین ہزار تھے ،ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں ،نہ مقابلہ کر سکتے ہو مسلمانوں کا ،بہتر یہی ہے کہ یہ نبی برحق ہے ،اس کا دین برحق ہے ،سب آپ لوگ جانتے ہیں ،سارے مسلمان ہو جاؤ ،ابھی بھی قتل قتال سے بچ جاؤ گے ،دنیا میں بھی کامیابی اور آخرت میں بھی کامیابی ملے گی۔

۲)...... دوسری بات یہ ہے کہ اگر مسلمان نہیں ہوتے ہو ،تو اپنے ہاتھوں سے اپنی عورتوں کو اپنے بچوں کو ذبح کرو اور پھر مسلمانوں کا مقابلہ کرو ،قتال کرو ،پھر ایک ایک کر کے مر جاؤ ،یا ان کو مارو۔

Marfat.com

۳)...... تیسری بات یہ ہے کہ ہفتے کے دن مسلمانوں پر حملہ کردو، ان کو اطمینان ہے کہ یہودی لوگ ہفتے کے دن عبادت کرتے ہیں، حملہ نہیں کریں گے ۔(سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۳۲۰)

قوم نے جب تینوں باتیں سنی بنو قریظہ کعب بن اسد کی قوم نے کہا ہم تینوں باتوں کو نہیں مانتے، نہ مسلمان ہوتے ہیں، نہ اپنے ہاتھوں سے عورتوں اور بچوں کو قتل کرتے ہیں اور نہ ہفتے کے دن لڑائی کریں گے، بس جو ہوتا ہے ہونے دو۔

کعب نے کہا پھر ٹھیک ہے، میں تم سے بری ہوں، میری کوئی بات نہیں مانی۔

سعد بن معاذ کا فیصلہ:

اتنی دیر میں صحابہ کرامؓ کی جماعت اور حضرت سعد بن معاذؓ بمع رسول اللہ ﷺ بھی پہنچ گئے ،آپ نے فرمایا سعد آپ فیصلہ کرو، انہوں نے بہت بڑا نقض کیا، ہمیں دھوکہ دیا اور مشرکین کے ساتھ مل گئے، انکا علاج کیا ہے؟ تو سعد نے کہا علاج یہ ہے کہ ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرلو اور ان کے جو جنگجو نوجوان ہیں، انہیں قتل کردو۔

آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا سعد یہی فیصلہ اللہ رب العزت کا تھا، صرف آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ آپ کیا فیصلہ دیتے ہو؟ یہی فیصلہ اللہ رب العزت نے مجھے سنا دیا تھا۔

حضرت سعد بن معاذ کی شہادت:

حضرت سعد نے میدان احزاب میں ایک دعا مانگی تھی، جب زخمی ہو گئے تھے، دعا یہ تھی کہ اے اللہ! اگر مشرکین مکہ کے ساتھ اور بھی مسلمانوں کی جنگیں ہونی ہے، تو مجھے زندہ رکھ، میں کے ساتھ ملکر کافروں کے خلاف لڑتا رہوں اور اگر اس معرکے کے بعد جیسے لگتا مجھے یہ ہے اب مشرکین مکہ دوبارہ لڑنے نہیں آئیں گے، اس سے بڑی جماعتیں وہ جمع نہیں کر سکتے، تو مجھے انہیں زخموں میں شہادت دیدیں، لیکن اتنی فرصت دینا کہ میں بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ کر کے جاؤں گا، چنانچہ جیسے فیصلہ کیا، تو ادھر ہی بنو قریظہ کی بستی میں حضرت سعد ''اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ'' پڑھ کر دنیا سے رخصت ہو گئے اور ستر ہزار فرشتے حضرت سعد بن

Marfat.com

معاذؓ کے جنازے میں شریک ہوئے اور فرمایا۔

وما اهتز عرش الله من موت هالك

سمعنا به الا لسعد الی عمرو

ہم نے کسی کی موت پر اللہ کے عرش کو ہلتا ہوا نہیں دیکھا، سوائے ایک ہی میرے پیغمبر کا صحابی جسکے فیصلہ پر اللہ اتنا راضی ہوا اور اس کو شہادت دی اور اس کی شہادت پر اللہ کا عرش بھی ہلنے لگا، بس ان کی وفات ہوگئی اور ستر ہزار فرشتے ان کے جنازہ میں شریک ہوئے۔ یہ سعد ہیں۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۳۲۳)

بنو قریظہ قتل ہو گئے، رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلامی جہاد کی اچھی طرح تیاری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

غزوہ رجیع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعُرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فاثبتوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ سورہ الانفال: ۴۵. پارہ: ۱۰

قَالَ عَاصِمٌ: "اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُوْلَكَ". سیرت مصطفی جلد ۲. ص ۲۷۹

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کا مفہوم:

سورۃ انفال کی ایک آیت کریمہ اور صحابی رسول ﷺ کا ایک دعائیہ جملہ نقل کیا ہے، آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ اسلام کے ساتھ تو ثابت قدم رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا ہے کثرت ذکر کے ساتھ یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے۔

ایک موقع پر جب دشمنوں کے ساتھ مقابلہ شروع ہو گیا، تو ایک صحابی ہیں عاصم بن ثابتؓ ان کو دھوکہ ہوا تھا ان کو جب قتل کرنے کی ترتیب بن گئی، تو انہوں نے ایک دعاء کی اے اللہ ہماری جو اس وقت حالت ہے اپنے رسول ﷺ کو بتا دیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس، اس واقعہ کی پوری خبر دے دی، ان دس آدمیوں کے ساتھ جو قتل کی نوبت آ رہی ہے کہ

Marfat.com

ان کو شہید کر رہے ہیں اور ان میں سے جو امیر تھے عاصم بن ثابت، انہوں نے یہ دعا کی تھی کہ ہماری یہ حالت رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل جائے، جناب نبی پاک ﷺ پر وحی کے آثار ختم ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور یہ پوری کہانی بتائی۔

پیغمبرانہ سنت:

غزوات کی بات چل رہی تھی، اکثر غزوے رسول اللہ ﷺ کے مشرکین مکہ کے ساتھ ہوئے ہیں اپنے ہی خاندان کے لوگوں کے ساتھ ہوئے ہیں، یا خاندان سے بڑھ کر اپنے ہم زبان اپنے ہم علاقہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ ہوئے ہیں اور گویا کہ علاقیت، وطنیت یا لسانیت یہ بھی بعض دفعہ منشور کے خلاف ہو جاتی ہے، جو پیغام ہوتا ہے، جو منشور ہوتا ہے اور جو مقصود ہوتا ہے، وہ پھر انسان کو عزیز ہوتا ہے، عزیز چیز کو ترجیح دی جاتی ہے اور عزیز چیز کے مقابلے میں پھر دوسری چیزوں کو چھوڑا جاتا ہے، تو آپ کی دعوت کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے مخالف وہ آپ کے ہم علاقہ ہم زبان ہم وطن تھے اور ان میں سے اپنے رشتہ دار بھی تھے، معلوم یہ ہوا یہ سنت ہے پیغمبرانہ کہ جب انسان صحیح معنی میں سچی دین داری اختیار کرے گا، تو سب سے پہلے اس کی دین داری کا مخالف اس کے اپنے ہم علاقہ ہم وطن ہم زبان رشتہ دار ہوں گے۔

اگر یہ شخص دین دار ہے اور اس کا کوئی مخالف نہیں ہے، تو اس کی دین داری پتی ہے، معلوم ہوتا کوئی سیاسی دین داری اختیار کی ہوئی ہے، جب یہ شخص سچا دین دار ہوگا، متقی اور پرہیزگار سنت کا پیروکار ہوگا اور لوگوں کو دعوت الی اللہ دے گا، تو یہ پیغمبرانہ سنت ہے، یہی پیغمبر کے ساتھ ہوا ہے کہ اسی کے پڑوسی اسی کے علاقے والے اسی کے زبان والے اسی کے خاندان والے مخالف ہو جاتے ہیں، سب سے پہلے بڑی مخالفت بھی اور زیادہ جنگیں بھی اپنے علاقے والوں کے ساتھ ہوئی ہیں، لہٰذا یہ سوچنا کہ یہ بات کر دی جائے، تو علاقے والے خلاف ہو جائیں گے، یہ غلط ہے، مخالفت شروع سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔

Marfat.com

اصول وفروع:

یادرکھودوستو ایک ہے اصول دین، ایک ہے مستحبات دین، جس کو فروع دین کہا جاتا ہے، اصول دین کی کوئی مبہم بات نہیں ہونی چاہئے، جس کو ضروریات دین کہا جاتا ہے، جس کو سادے الفاظ میں ایمانیات کہا جاتا ہے، یہ اصول دین ہے، ان میں کوئی مبہم پہلونہیں ہونا چاہیئے، ورنہ ایمان مبہم رہے گا۔

رہی بات فروع دین کی کہ رفع یدین کرنا ہے یانہیں کرنا ہے؟ مستحب بات ہے، بعض کی تحقیق یہ ہے کہ نہ کرنا مستحب ہے، دونوں طرح کی روایات ہیں، یہ ہے فروع دین، موقع محل مناسبت کے ساتھ اگراس بات کو نہ بھی کیا جائے، تو کوئی جرح نہیں، یہ کتمان حق نہیں ہے، کوئی شخص اگراس مسئلہ کونہیں بیان کرتا ہے، تو حق چھپانے والانہیں ہے، دونوں طرح کی روایات ہیں، فروع دین ہے، تو فروع دین میں ایسا موقف اختیار کرنا کہ افراد تقسیم نہ ہو جائیں، یہ مستحب بات ہے، اسی سے وحدت آتی ہے، اجتماعیت آتی ہے، جوڑنا جس کو کہتے ہیں۔

رہی بات اصول دین کی، تو ان میں کوئی مبہم پہلونہیں ہونا چاہیئے ، یہ ایمانیات ہیں، یہ ضروریات دین ہیں، لازمی امور ہیں، جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔

مشرکین کی دعا:

اس میں سب سے پہلی بات توحید ہے، تو توحید کا موقف جب آپ نے اپنوں کے سامنے رکھا، تو اپنے علاقے والے لوگ اپنے ہم زبان مخالف ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگیں بھی ہوئی، یہی ظاہر کرنے کیلئے کہ ہم حق پر ہیں، مشرکین مکہ اورغزوہ بدر میں جب آنے لگے، تو ابوجہل نے غلاف کعبہ پکڑ کر چنداور اپنے ساتھیوں کو کھڑا کر کے دعا کی تھی کہ اے اللہ !لڑنے کیلئے جارہے ہیں، جو حق پر ہے، ان کو زندہ رکھیں اور جو باطل ہیں ان کو اس معرکے میں ماردینا، خود دعا کر کے جارہا ہے، اگراس کو پوری طرح یہ یقین تھا کہ میں باطل پر ہوں ، پھر دعا ہی نہ کرتا، یہ جنگیں ہوتی رہیں، اور ساتھ ساتھ ان دشمنوں کی جنگیں رسول اللہ ﷺ کے خلاف دھوکہ دے کر ہوتی رہیں، آپ کو دھوکہ دیتے رہے، کبھی کبھی ایسانہیں ہوارسول اللہ

Marfat.com

ﷺ یا آپ کے صحابہ نے کوئی عہد شکنی کی ہو، معاہدہ ہوا ہو اور مخالف کو بتائے بغیر اس وعدے کے خلاف کام کیا ہو، کبھی بھی ایسا نہیں ہوا

اور ان مشرکین نے یا دشمنان اسلام نے کفار نے کئی دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا اور پھر خفیہ انداز میں آپ ﷺ مطمئن ہو گئے کہ اب ان کے ساتھ معاہدہ ہے اور انہوں نے دھوکہ پالیسی شروع کر دی کہ یہ مسلمان حضرات مطمئن ہیں، لہٰذا ان کو دھوکہ دو۔

دھوکہ والی پالیسی:

قبیلہ عضل اور قارہ یہ دو مشرکین کے قبیلے ہیں، جو مکہ کے مضافات میں آباد تھے، ان کے چند بندے رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئے مدینہ طیبہ میں اور عرض کیا ہمارے قبیلے کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں، لہٰذا ہمیں دینی تعلیم تربیت کی ضرورت ہے، ہمیں کچھ ایسے صحابی دیدیں جو معلم ہوں اور دین کی باتیں سکھائیں، پڑھائیں، عمل کرائیں، آپ ﷺ نے دس صحابہ کرامؓ کو ان کے ساتھ بھیج دیا اور ان دس صحابہ پر امیر عاصم بن ثابتؓ کو مقرر کیا اور یہ دھوکہ ہو رہا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے علم میں نہیں ہے، آپ نے صحابہ کرام کی تشکیل کی اور امیر مقرر کر دیا حضرت عاصم بن ثابتؓ یہاں پر مسئلہ علم غیب کا واضح ثابت ہوتا ہے کہ جو قرآن مجید نے بات بتائی کہ

﴿تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ﴾ پارہ: ۱۳، سورہ یوسف: ۱۰۲

کچھ باتیں ایسی ہیں اے نبی! ہم نے آپ کو وحی کے ذریعے سے بتائی ہیں

﴿مَنْ لَمْ یَقْصُصْ عَلَیْکَ﴾ پارہ: ۲۴، مومن: ۲۸

اور کچھ باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بتائی، جو باتیں بتا دی جائیں پیغمبر کو ان کا علم پیغمبر کو ہوتا ہے اور جو باتیں انبیاء علیہم السلام نہ بتائی جائیں، ان کا علم انبیاء کو نہیں ہوتا ہے، ورنہ کون اپنے اتنے مخلص جانثاروں کو دھوکے کے حوالے کرے گا، عام شخص نہیں کرے گا تو تاجدار دو عالم ﷺ کیسے کرے گا، آپ کو دھوکے کا علم نہیں ہے، یہ لوگ لے گئے۔

جب یہ مقام رجیع پر پہنچے، اسی وجہ سے اس جنگ کا نام بھی غزوہ رجیع ہوا، تو ان دھوکے باز

Marfat.com

لوگوں نے قبیلہ بنولحیان کو یہ کہا کہ ہم دس مسلمانوں کو دھوکے کہ ساتھ لیکر آئے ہیں، لہٰذا ان پر حملہ کردو، یہ حضرات سمجھ گئے اور قبیلہ بنولحیان کے دوسو جنگجوں جن میں (۱۰۰) سو تیر انداز تھے، انہوں نے یکدم ان پر حملہ کردیا ان دس صحابہ کرام پر، جن کے امیر حضرت عاصم ہیں، یہ حضرات ایک ٹیلے کی طرف جو ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی، اس کی طرف اوپر چڑھ گئے، کچھ اسلحہ تھا جو عرب کا رواج ہوتا ہے، جیسے بھی تھوڑا سفر کرتے ہیں، کچھ اسلحہ ساتھ رکھتے ہیں، حضرت عاصم نے اپنے ساتھیوں کو یہ آیت بتائی فرمایا۔

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فاثبتوا وَاذْکُرُوا اللّٰہِ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ پارہ: ۱۰۔ انفال: ۴۵

اے اہل ایمان کی جماعت! ہمیں اپنی شریعت نے حکم یہ دیا ہے کہ جب تمہارا سامنا ہو جائے دشمنان اسلام کے ساتھ ثابت قدم ہو جانا، ثابت قدم بن کر رہنا، معبود حقیقی کو کثرت سے یاد کرنا، ثابت قدم رہ کر اپنے ایمان کی اداؤں کو اپنے معبود کی طرف متوجہ کردینا اور ایسے کثرت سے یاد کرنا کامیابی تمہارے مقدر بنے گی، فاتح بنو گے، تب ہی کامیاب بنو گئے، شہید ہو جاؤ گے تو تب بھی کامیاب ہو جاؤ گے، لیکن دشمنوں کو پشت نہ دیکھانا، بھاگنے کا عمل نہ دکھانا۔

ادھر دس صحابہ کرام اور ادھر دوسو ہیں، حضرت عاصمؓ نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہا مشرکین کی امان میں ہم نے نہیں آنا ہے، یہ ظاہری طور پر ہمیں یہ بھی کہہ دے، ہتھیار ڈالدو اور تسلیم ہو جاؤ، ہم نے تم کو کچھ نہیں کہیں گے، تب بھی ان کی بات نہیں ماننی ہے کہ یہ دھوکہ باز لوگ ہیں، بس جب شہید ہونا ہے، آمنے سامنے جنگ کر کے شہید ہونا ہے، یہ دھوکہ باز لوگ اور پھر بے دردی سے قتل کریں گے، ایک دو صحابہ کرام کی رائے تھی کہ تسلیم ہو جاتے ہیں، ممکن ہے بچ جائیں، اب دس اور دوسو میں کوئی نسبت نہیں ہے، حضرت عاصم نے کہا نہیں ادھر انکا اعلان ہوا مشرکین کا ہتھیار ڈالدو اور تسلیم ہو جاؤ، حضرت عاصم نے کہا ہتھیار نہ ڈالو، چنانچہ اس وقت سب راضی ہو گئے، نہیں تسلیم ہوئے اور جنگ شروع ہوگئی، اندازہ تو تھا ہی کہ مارا جانا ہے، تو حضرت عاصم نے دعائیہ جملہ کہا

"اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُوْلَکَ". سیرت مصطفیٰ جلد ۲، ص ۲۷۹

Marfat.com

اے اللہ! ہم پہ جو گزر رہی ہے مشرکین دھوکے سے ساتھ لاکر ہمیں قتل کر رہے ہیں، یہ ہماری داستان ہمارے پیغمبر کو بتا دے

"اللھم احمی لک الیوم دینک فاحم لحمی". سیرت مصطفیٰ جلد ۲، ص ۲۶۰

اے اللہ! ہم شہید تو کر دے جائیں گے، میری آرزو میری تمنا ہے میں تیرے دین کی حفاظت کیلئے جان کا نذرانہ دے رہا ہوں اپنی جان کا اور میری خواہش ایک تو ہے ہماری مظلومانہ داستان ہمارے پیغمبر کو بتا دینا اور دوسری آرزو میری یہ ہے کہ جسم کو میری لاش کو ان مشرکین سے محفوظ رکھنا، اب لڑائی ہو رہی ہے، تیر لگ رہے ہیں حضرت عاصم کو حضور ﷺ نے امیر بنایا، کوئی خوبیاں تو ہوں گی، ایک عام شخص کو اندازہ ہوتا ہے، ان میں سے یہ قیمتی ہے، تو امام الانبیاء کو کیسے نہ اندازہ ہو، سیرۃ ابن ہشام میں لکھا ہے حضرت عاصم کہتے ہیں

اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاتُ بَاطِلٌ
وَكُلَّ مَاحَمَ الالٰه نَازِلٌ

سیرت مصطفیٰ جلد ۲، ص ۲۶۰

موت کی راہ حق ہے، میرے ساتھیوں مر جانا ہے، سب نے مٹ جانا ہے، سب نے فنا ہو جانا ہے، کل کائنات نے فنا ہونا ہے، بس ایک ہے جس پہ فنا نہیں آتی،

﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ پارہ: ۲۷، رحمن: ۲۷

جس کو شی کا لقب حاصل ہے، خواہ وہ جن ہو انس ہو، خواہ وہ سورج ہو چاند ہو، خواہ ندی نالے ہو، جس کو شی کا نام حاصل ہے، وہ فانی ہے۔ بس ایک ہے جس پہ فنا نہیں آئے گی، باقی سب مخلوق ہے، سب پر فنا کے فیصلے ہوں گے، جم جانا ڈٹ جانا، جو فیصلے آتے ہیں مصائب کے، سینے میں تیر لگنے کے، اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کے، اور دھوکے ہمیں اپنے پیغمبر کی مجلس سے اٹھا کر لانے کے اور مقام رجیع میں ہمیں قتل کر دینے کے، یہ سب فیصلے جو ہو رہے ہیں، انکا نازل کرنے والا ہمارا معبود حقیقی ہے، اسی کی طرف سے یہ فیصلے ہیں، بس ہماری موت

Marfat.com

اللہ رب العزت نے یوں لکھ دی ہے، تو اسی پر راضی رہو کہ یہ الفاظ گاتے ہوئے حضرت عاصم بن ثابتؓ شہید کر دیئے گے۔

جب امیر شہید کر دیے، تو باقی صحابہ کرام نے کہا کہ امن لے لیتے ہیں، تسلیم ہو جاتے ہیں، ویسے ہی قتل ہو جائیں گے، پھر تین عبداللہ بن طارقؓ، زید بن دشنہؓ، حضرت خبیب بن عدیؓ انہوں نے ہتھیار ڈالدیے اور گرفتار ہو گئے تھے، جب آرہے تھے عبداللہ بن طارقؓ کو انہوں نے ایسے کھینچا کہ جیسے امن نہیں دیا، بلکہ آرام سے لانا چاہیئے، عبداللہ نے کہا کوئی میرا امن نہیں ہے، جب ابھی سے تم یہ کررہے ہو، ہمیں امیر نے کہا تھا کہ مشرکین کے امن میں نہ جانا، یہ دھو کہ باز لوگ ہیں، کوئی امن نہیں ہے، چنانچہ جو ان سے ہوسکتا تھا، انہوں نے کیا بہر حال وہ شہید کر دیئے گئے۔

اور ان دو سو قبیلہ عضل اور قارہ نے ان دو صحابہ کو مکہ لے گئے اور مشرکین مکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا غلام بنا اور ادھر حضرت عاصم بن ثابتؓ کی بات کہ انہوں نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میری لاش کو مشرکین سے محفوظ رکھنا، اب کئی دن ہو گئے ہیں، بعض نے چالیس دن سے زیادہ لکھے ہیں کہ لاش پڑی رہی اور سلاقہ بنت سعد نے جس کے دولڑکے مارے گئے تھے بدر میں یا کسی معرکے میں اس کی خاتون نے سو اونٹ کا انعام مقرر کیا حضرت عاصم کا سر کھوپڑی جو لے کر آئے، میں نے قسم کھائی بیٹھی ہوں، میں صاف کر کے عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی، ممکن ہے یہ خبر حضرت عاصم کو پہنچ چکی ہے، اس لئے عاصم نے دعا بھی کر دی تھی کہ اے اللہ میری لاش کی حفاظت کرنا، ایک تو ہماری کہانی ہمارے پیغمبر کو بتانا اور میری لاش کی حفاظت کرنا۔

حضرت عاصم کی لاش:

دعا قبول ہوگئی، بندے انعام لینے والے ہر دور میں ہوتے ہیں، انعام لینے والے بیٹھے ہیں، لیکن دھبوڑیوں کو اللہ نے ان کی میت کا نگران بنا دیا، کوئی ترتیب نہیں بن رہی ہے کہ کیسے ان کو لیا جائے، کہا چلو رات کو لے لیتے ہیں، رات کو پکڑ لیتے ہیں، ادھر رسول اللہ نے حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو بھیجا کہ آپ کی لاش کو لے آئیں، چنانچہ رات کو بے خبر پا کر لاش کو

Marfat.com

لے گئے راستے میں پھر انہوں نے پکڑا پھر زمین شق ہوگی اور یہ دفن ہو گئے مشرکین کے ہاتھ میں ان کی لاش نہ آسکی۔

بعض رویات میں یہ ہے کہ رات کو ایک طوفان اور سیلاب آیا کہ جس سے حضرت عاصمؓ کی لاش کو پانی بہا کر لے گیا اور ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں آئی لاش اور اس عورت کی قسم پوری نہیں ہوئی۔

خبیب وزید کی غلامی:

دھبوڑیوں کے لشکر کا واقعہ جو ہے بعض حضرات نے ان کے بارے میں لکھا ہے وہ حضرت خبیبؓ کی لاش کے ساتھ ہے، تو دعا کا یہ اثر ان قبیلہ عضل اور قارہ نے دو صحابہ کرام کو حضرت خبیبؓ حضرت زید کو غلام بنا کر مکہ میں بیچ دیا، حضرت زید کو صفوان نے لیا اور حضرت خبیب کو حارث کے بیٹوں نے لیا، اس لئے صفوان کے باپ کو امیہ بن خلف کو حضرت زید نے بدر میں مارا تھا، تو اس کے بدلے کے طور پر لیا اور حارث کو حضرت خبیبؓ نے بدر میں مارا تھا، تو حارث کے بیٹوں نے خبیب کو خریدا، صفوان جس نے حضرت زید کو خریدا، تو اسی وقت سے اپنے غلام کے ذریعہ سے اعلان کر دیا سارے مشرکین جمع ہو گئے۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ ابوسفیان نے حضرت زید کو کہا کہ آپ کو چھوڑ دیتے ہیں، تم صرف یہ کہہ دو میری جگہ پر محمد ﷺ کو قتل کر دیا جاتا، یہ کہہ دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے، میں ان سے کہوں گا، یہ چھوڑ دیں گے۔ زید نے کہا ابوسفیان کیا بات کرتے ہو مجھے اگر یہ پتہ بھی چلے کہ میرے پیغمبر کو راستے میں چلتے ہوئے کانٹا چبا ہے، تو زید سے یہ سننا بھی برداشت نہیں ہے، زید اپنے منہ سے کہے کہ محمد قتل ہو جائے، یہ ناممکن ہے کہا قتل کر دو، ہم تو مقتول ہو کر بھی کامیاب ہیں، چنانچہ قتل کر دیے گئے۔

اور خبیبؓ بن عدی کی ایمان کی استقامت دیکھیں آج ہمارا ایمان ہے کہ نمازیں بھی پڑھ رہے ہیں، کچھ ذکر اذکار بھی ہو رہا ہے، زکوۃ بھی دے رہے ہیں اور تھوڑی سی گناہ کی مجلس میں بھی شریک ہوتے ہیں، جیسے ہم نے خود منعقد کی ہے، ایمان کی حفاظت کا پتہ نہیں، قدر نہیں ہے کہ بعض علماء نے تو لکھا ہے اول تو ہماری نیکی کتنی ہے، پتہ نہیں قبول ہے اور دوسری اس سے

Marfat.com

بری بات یہ ہے کہ ہم اپنی نیکیوں اپنے ایمان اپنے اعمال کی حفاظت نہیں کرتے، کوئی غیبت کے حوالے کر دیتے ہیں، کوئی بدنظری کے حوالے کر دیتے ہیں، کوئی گندی مجالس میں شریک ہو کر اس کے حوالے کر دیتے ہیں، برابر گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر رکھتے جاتے ہیں، ایمان کی استقامت پریشانیاں دیکھو، ہمارے ہاں الحمد للہ ایسی کوئی پریشانی نہیں، ہم کیوں دین کو چھوڑ کر بیٹھ جائیں، جن پر اتنی بڑی پریشانیاں آئیں، واضح موت نظر آرہی ہے اور ادنی خلاف اولیٰ بات کرنا بھی پسند نہیں ہے، خلاف مستحب بات بھی پسند نہیں ہے، یہ جانے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف کوئی کام خود کریں یا کوئی فرائض واجبات کا یہ عمل چھوڑ دیں، یہ تو بہت دور کی بات ہے خلاف مستحب بات بھی منہ سے نکالنا گوارا نہیں ہے ایمان یہ ہے اور یہی ایمان کامیابی والا بھی ہے۔

حضرت خبیب کو حارث کے بیٹوں نے کہا کہ جب اشہر حرم نکلیں گے، تو اس کو قتل کریں گے، اور عجیب منظر دیکھتے رہے، انہیں کی خاتون زینب جو بعد میں مسلمان ہو گئی تھی، حارث کی بیٹی کہتی کہ ہم جب کھانے پینے کے تھوڑا بہت لے کے جاتے تھے، حضرت خبیب کے پاس تو اس کے پاس انگور ہوتے، انار ہوتے، ایسے ایسے میوہ جات ہوتے جو مکہ میں نہیں تھے، موسم ہی نہیں تھا، جیسے مریم علیہا السلام کی کفالت دی گئی حضرت زکریا علیہ السلام کو

﴿فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ پارہ: ۳، آل عمران: ۳۷

جب وہ محراب میں آتے ہیں، تو مختلف رزق پاتے ہیں، کہا مریم کہاں سے آئے یہ میواجات۔ مریم نے جواب دیا یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہیں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کیلئے اللہ رب العزت نے غائبانہ طور پر میواجات اور پھل دے، ادھر صحابی رسول کیلئے میواجات ہیں، کوئی موسم نہیں ہے اور آخری دنوں میں جب انہیں اندازہ ہوا، اشہر حرم کے دن ختم ہونے والے ہیں تو استرا وغیرہ منگوایا، استرا دیکر وہ غافل ہو گئے، چھوٹا سا سال ڈیڑھ سال کا بچہ حضرت خبیب کی ران میں آکر بیٹھ گیا اور یہ اپنی بغلیں وغیرہ صاف کر رہے تھے، باندھا ہوا تھا، تو عورت کی چیخیں نکل گئی، حضرت خبیبؓ سمجھ گئے، کہا مت گھبراؤ

Marfat.com

،ہم مسلمان ہیں ، ہم ایسا نہیں کریں گے ، جیسے مشرکین کرتے ہیں ، میں آپ کے بچے کو نہیں مارو ں گا ، نہیں قتل کروں گا ، تو حضرت زینب ہمیشہ یہ جملہ کہتی تھی

"مَارَاَیتُ اَسِیرًا خَیرًا مِنْ خُبَیبٍ" سیرت مصطفیٰ جلد ۲، ص ۲۸۱

میں نے حضرت خبیب جیسا عمدہ کوئی شخص نہیں دیکھا ، اسیر ہو کر قیدی ہو کر ابھی ہم نے قتل کر دینا ہے اور ہمارے بچے سے پیار کر رہا ہے اور دوسری میں نے خبیب میں عجیب بات دیکھی کہ بے موسم پھل حضرت خبیب کے سامنے دیکھے ، معلوم نہیں حضرت زینب کے یہی دو جملے اللہ کو پسند آئے ہوں گے ، بعد میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا بن گی ، تو حضرت خبیب کو باہر لایا گیا ، جب باہر لایا گیا ، تو خبیب نے کہا دو رکعت پڑھنے دو ، کہا پڑھ لو ، دو رکعت نفل پڑھے اور اسکے بعد دعا کی

"أَحْصِهِمْ عَدَدًا ، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا ، وَلَا تبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا". سیرت مصطفیٰ جلد ۲، ص ۲۸۲

اے اللہ ! مجھے قتل کرنے والے ہیں ، میرا جرم یہ ہے کہ تیرے محبوب کا نام لینے والا ہوں ، میرا گناہ یہ ہے کہ تیری توحید کا اقرار کرنے والا ہوں ، یہ تماشا گیر بن کر تیرے پیغمبر کے شیدائی کے قتل کا تماشہ دیکھنے آئے ہیں ، ایک ایک گن لینا اور ایک ایک کو قتل کرنا یہ اسلام کے مقتول کو دیکھنے آئے ہیں ، تماشا بنانے آئے ہیں ، تالیاں بجانے آئے ہیں ، ان کو لکھ لینا۔

حضرت خبیب کے اشعار:

اب سولی کی طرف لے جایا رہا ہے حضرت خبیبؓ کو اور یہ کلمہ شہادت پڑھ کر پھر یہ اشعار پڑھتے ہیں اور یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں ، شعر بندہ اس وقت پڑھتا ہے جب خوش ہو ، طبعیت میں انشراح ہو ، تو جب اشعار صادر ہوتے اور جب غمگین ہو ، تو ذہن میں علوم کا ورود نہیں ہوتا اشعار پڑھ کر حضرت خبیبؓ سولی کی طرف جا رہے ہیں اور یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں شہید ہو جانا ہمارا مقصود تھا جو حاصل ہو رہا ہے کہتے ہیں۔

لَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

Marfat.com

عَلٰی أَیِّ شَقٍّ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ إِلٰهٍ وَّإِنْ یَّشَاء
یُبَارِکْ عَلٰی أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِیْ

سیرت مصطفیٰ جلد ۲، ص ۲۸۲

مجھے کوئی غم نہیں، مجھے کوئی دکھ نہیں، مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے، اس لئے کوئی غم نہیں پریشانی نہیں، کہ مجھے قتل اس جرم میں کیا جا رہا ہے کہ میں مسلم ہوں، مجھے جس پہلو پر لٹا کر قتل کر دیں تو کوئی بات نہیں، اس لئے کہ جان اس رب العزت کی تھی، جس نے مجھے دی ہے، آج اسی کے نام پر پیش کر رہا ہوں، اس لئے یہ اسی ذات نے جان دی تھی، آج اسی کے نام پیش کر رہا ہوں، تمنا یہ ہے کہ یہ جان قبول ہو جائے، یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دی جائے، جان بکھر جائے۔

اور پھر وہی واقعہ ہوا جو پہلے بیان کر چکا ہوں کہ مشرکین نے پہرہ بٹھایا پھر بیھڑ آ گئیں تھیں، ان کی لاش پر بعض اصحاب سیر نے لکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے دو صحابہ کو ان کی لاش کیلئے بھیجا تھا، جب رات کو پہرہ دار غافل ہو گئے، صحابہ پہنچ کر ان کی لاش لے گئے، راستے میں کہیں دفن کر دیا۔

علماء نے لکھا ہے کہ انسان کو موت یقیناً نظر آ رہی ہو، تو اس سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنی گناہوں کی توبہ کر کے اللہ کے حوالے جان کا نذرانہ پیش کرنا چاہے، زید بن حارثہؓ کا واقعہ لکھا ہے کہ طائف سے واپس آ رہے تھے اور خچر کرایہ پر لیا اور وہ مالک بھی ساتھ ہو گئے، راستے میں ایک جگہ سے گزرے، تو کئی لاشیں پڑھی تھی اور وہ کافر شخص مسلمانوں کو کرایہ کی سواری دیکر ساتھ آ کر راستہ میں قتل کر دیتا تھا۔

حضرت زید بن حارثہ:

حضرت زید کو کہا میں قتل کرنے لگا ہوں، انہوں نے کہا دو رکعت پڑھنے دو، بیشک قتل کر دو، اس نے کہا پڑھ لو، یہ جتنے پڑے ہیں، سب نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، نماز کوئی کام کرتی ہے، تو پڑھ لو، لوگ بے ادب اس طرح کی بات کرتے ہیں۔

دوستو! اگر کافر اس طرح کی باتیں کہے، تو کوئی بات نہیں، وہ تو پہلے سے کافر ہے، اگر

Marfat.com

مسلمان ایسی باتیں کہے گا، تو کافر ہو جائے گا، تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور اسکے بعد وہ قتل کرنے کیلئے قریب آیا تو انہوں نے دعا کی یا ارحم الراحمین بس اسکی وار ختم ہوگی اور غیبی آواز آئی ''لَا تَقْتُلْهُ'' اس شخص کو قتل نہ کرو، اس میں تمہاری نجات ہے، سن کر رک گیا پھر قریب ہوا انہوں نے کہا یا ارحم الراحمین پھر غیبی آواز آئی ''لَا تَقْتُلْهُ'' اس کو قتل نہ کرو، تمہاری نجات اس میں ہے، اس شخص نے پیچھے ہٹ کر دیکھا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے؟ پھر قریب آیا پھر ایک شخص گھوڑے پر سوار تیز آ رہا ہے اور نیزہ لیا ہوا ہے اور فوراً اس نے قاتل کو قتل کر دیا اور اسکو کہا کہ

سنو بات! جب تم نے پہلی دفعہ کہا، تو میں ساتویں آسمان پہ تھا، جب دوسری مرتبہ کہا میں پہلے آسمان پہ پہنچ چکا تھا، جب تیسری مرتبہ کہا یا ارحم الراحمین میں تمہارے پاس تھا، تمہاری مدد کے لئے اب سن لو جو مسلم مظلوم بھی مشکل میں ہمیں تین دفعہ ارحم الراحمین کے ساتھ پکارے گا، ہم اسکی مدد کیلئے پہنچ جائیں گے اور میں وہ فرشتہ ہوں ارحم الراحمین پکارنے والوں کی مدد کیلئے مقرر کیا گیا ہوں اور رب العزت کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

حضرت ابو معلق انصاری کا واقعہ:

حضرت ابو معلق انصاریؓ بڑے تاجر تھے، چنانچہ تجارت کیلئے جا رہے ہیں، تو راستے میں ڈاکو نے ان کو پکڑ لیا، انہوں نے کہا مال لے لو، تو ڈاکو نے کہا مال تو ہی ہے میرا، میں جان لوں گا، انہوں نے کہا نفل کچھ پڑھنے دو، کہا پڑھ لو نفل انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں یہ تینوں واقع رسول اللہ ﷺ کے زمانہ حیات کے ہیں چار رکعت پڑھنے کے بعد پھر دعا کی

''يَا وَدُوْدُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ، يَا فَعَّالٌ لِمَا تُرِيْدُ، أَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِىْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ، وَأَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّذِىْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَأَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِىْ''. سیرت مصطفی جلد ۲، ص ۲۸۴

اللہ کا نام لیکر واسطہ دیا، اے مدد کرنے والے میری مدد کو پہنچ، تو اسی طرح فرشتہ دوڑتا

Marfat.com

ہوا آیا اور اس کافر کو جو ڈاکو بننے والا تھا، قتل کر دیا اور اس صحابی نے پوچھا کہ کون ہو کہا میں فرشتہ ہوں، ہم ایک مشورے میں تھے کہ اللہ رب العزت کا عرش اور آسمانوں پر زلزلہ آیا، تو پھر دوبارہ زلزلہ آیا، تو میں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے اجازت دیں کہ مظلوم یاد کر رہا ہے میں اس کی مدد کیلئے جاتا ہوں، تو اللہ رب العزت نے فرمایا جاؤ، اس ڈاکو کو قتل کر کے آنا۔

اور رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ صحابی آئے، اور پورا قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا امتی اپنے مشکل وقت میں چار رکعتیں نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے گا اور آخر میں

"یَا مُغِیثُ اَغِثْنِی"

کہے گا تو اللہ رب العزت فرماتے ہیں، میں اس کی مدد کیلئے پہنچوں گا۔

اللہ رب العزت ہمیں دین کی سمجھ اور استقامت اپنے ایمان اور اعمال کی حفاظت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

غزوہ موتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ ، وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ أَوْفَوْا عَھْدَہٗ ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِیَاءِ. اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ أَنَّھُمْ مُلٰقُو اللّٰہِ کَمْ مِنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِإِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ﴾ پارہ: ۲، البقرۃ: ۲۴۹

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: " اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِکَ فَاَنْتَ تَنْصُرُہٗ فَمِنْ یَوْمَئِذٍ سُمِّیَ سَیْفُ اللّٰہِ". کتاب شرف المصطفی الخرگوشی جلد۴. ص ۲۹۰

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

آیت وحدیث کا مفہوم:

دوسرے پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک دعائیہ جملہ تلاوت کیا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ میدان کارزار میں میدان جنگ میں جہاد کے موقع پر اہل ایمان کہنے لگے کہ جن کو اللہ رب العزت سے ملاقات کا یقین تھا کہ بہت دفعہ ایسا ہوا کہ اللہ والوں کی نیک لوگوں کی مجاہدین کی جماعت کم تھی، لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ غالب آگئے، جب وہ صبر اور استقامت کے ساتھ جمے رہے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔

جو دعائیہ جملہ رسول اللہ ﷺ کا تلاوت کیا ہے، آپ نے مسجد نبوی منبر پر بیٹھ کر غزوہ موتہ کا منظر دیکھتے ہوئے دعا کی تھی، جب اسلامی پرچم حضرت خالد بن ولیدؓ نے تھام لیا تھا، تو آپ

Marfat.com

نے یہ دعائیہ جملہ مسجد نبوی میں منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا تھا کہ اے اللہ! یہ خالد آپ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، اس کی آپ مدد کریں۔

صحابہؓ کہتے ہیں اسی دن سے خالد کا لقب ''سیف اللہ'' مشہور ہوا۔

حارث بن عمیر کا قتل:

۸ھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد مختلف علاقوں کی طرف خطوط لکھے، اسی طرح ایک خط شام کے مضافات میں شرجیل بن عمرو جو قیصر بادشاہ کا عامل تھا، اس کو لکھا تھا کہ اگر قیصر مسلمان نہیں ہوتا، تو اس کی اپنی قسمت اور مقدر ہے تم مسلمان ہو جاؤ اور میں آخری نبی ہوں، جو شریعت لے کر آیا ہوں، اس کو مان جاؤ کامیاب ہو جاؤ گئے اور آپ ہمارے بھائی بن جاؤ گے، شرجیل بن عمر کو خط لکھا، جو موتہ مقام بلقا مضافات شام میں تھا، حضرت حارث بن عمیرؓ خط لیکر گئے تھے، اس نے بھی اپنے بڑے بادشاہ کی طرح جیسے قیصر نے رسول اللہ ﷺ کے خط کی قدر نہیں کی تھی، ایسے ہی اس نے بھی خط کی قدر نہیں کی، گویا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں بادشاہ اپنی کابینہ اپنے جیسی ہی رکھتے ہیں، جو ہر وقت اپنے بادشاہ ہی کی تسبیح پڑھتے رہیں، اس نے بھی سوچا ہوگا اگر خط کی قدر کر لی، تو قیصر ناراض ہو جائے گا، شرجیل بن عمر جو قیصر کا مقرر کردہ عامل تھا، اس نے حضرت حارث بن عمیرؓ کو شہید کر دیا کہ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ میری طرف خط لیکر آئے ہو، پیغام لیکر آئے ہو؟ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۴۴۸)

معلوم نہیں بادشاہوں کو کیسا غرور ہوتا ہے؟ ایسا لگتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتے ہیں، کوئی اور چیز ہوتے ہیں، حالانکہ دنیا کا قانون ہے کہ سفیر کی قدر کی جائے اور آج سے نہیں جب سے دنیا بنی ہے، سفیر کا خیال کیا جاتا رہا اور جب بھی کوئی نقض عہد کرتا ہے، سفیر کا خیال نہیں کرتا ہے، تو وہ یہود نصاریٰ کے قبیل میں سے ہوتا ہے، خواہ سفیر کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کر دیں، یا کسی اسلامی سفیر کو قتل کر دیں، یہ دنیاوی قانون کے اعتبار سے بھی جرم ہے، اخلاقی اعتبار سے جرم ہے، شرعاً بھی جرم ہے، آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد آپ کے جاںنثاروں کے زمانے میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی سفیر کو صحابہؓ نے قتل کیا، ہاں بات نہیں

Marfat.com

مانی، تو اس کو واپس کر دیا۔

آپ ﷺ کو پتہ چلا کہ ہمارے قاصد کو شہید کر دیا گیا ہے، آپ نے مسجد نبوی میں صحابہ کرام ؓ عنہم کو جمع فرمایا اور واقع بتایا کہ ہمارا فلاں ساتھی کو شہید کیا گیا ہے، ہم اسی مقام پر جہاد کرنے جائیں گے، اور ان کا غرور توڑ کر آئیں گے

﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ﴾ پارہ ۲۸:۵، سورۃ تحریم: ۹

یہ اس پر عمل ہو رہا ہے، بات نہیں مانتے تو ٹھیک ہے، ہمارے آدمی کو قتل کیوں کیا ہے؟ اختیاری فیصلہ تھا، تین ہزار کا لشکر تیار ہوا، جس پر من جانب اللہ رسول اللہ ﷺ کو نہ جانے کا حکم تھا، آپ نے اپنے قافلے مجاہدین کے دستے کی تشکیل دی، فرمایا کہ زید بن حارثہؓ امیر ہوگا، اگر وہ شہید کر دے گئے، تو جعفر بن ابی طالبؓ امیر ہوگا، اگر وہ شہید کر دیے گئے، تو عبداللہ بن ابی رواحہؓ امیر ہوگا، اگر وہ بھی شہید کر دیئے گئے، تو مسلمانوں کی جماعت جس کو چاہے اپنا امیر بنا لے، وہ امیر ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ بمع اپنے ساتھیوں کے مدینہ سے باہر شام کی طرف قافلہ کو روانہ کرتے ہوئے ساتھ تشریف لائے، مقام ثنیۃ الوداع یہ وہ جگہ ہے جہاں چھوٹی بچیوں نے وہ گیت گایا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائیں تھے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۴۴۹)

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَادَعَا لِلّٰہِ دَاع

(سیرت مصطفی جلد اول ص ۳۹۲)

اب بھی مدینہ طیبہ میں اکثر جگہوں میں یہ کیسٹ لگی ہوتی ہے کہ چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا اس وداع پہاڑی سے اور ہمارے ذمے شکر واجب ہے اللہ رب العزت نے کیسا عظیم شخص کہ اس کا ٹھکانا ہمارا شہر بنا دیا۔

Marfat.com

آپ ﷺ کے الوداعی نصائح:

ثنیۃ الوداع مقام تک آپ تشریف لے گئے ساتھیوں کے ساتھ حوصلہ افزائی کیلئے اور مختصر سا یہاں خطبہ دیا، نصیحتیں کیں، وعظ فرمایا، دیکھو بھائی اللہ کے کام کیلئے جا رہے ہو، تقوی کا خیال رکھنا، کوئی خلاف شرع کام سرزد نہ ہو جائے، اس کا خیال رکھنا اور ہر وقت اپنی نیت کی اصلاح کا خیال رکھنا کہ کس کے لئے لڑنے جا رہے ہیں کہ مقصود اعلائے کلمۃ اللہ ہو اور کوئی نیت نہ ہو، ایک دوسرے ساتھی کا خیال رکھنا، دھوکہ نہ کرنا، مال غنیمت حاصل ہو یا ویسے قافلے والے ساتھیوں کے اموال کا خیال رکھنا، ورنہ مدد اٹھ جائے گی۔

اور یاد رکھنا کہ دشمنوں کے بچوں کو اور عورتوں کو اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنا، ہمارے ساتھی کو انہوں نے شہید کیا ہے، لیکن پھر بھی مقام موتہ میں جا کر پہلے ایک وعظ کر دینا، اسلام کی دعوت دے دینا کہ مسلمان ہو جاؤ، اسلام اصل مذہب ہے، نہ منسوخ ہونے والا مذہب ہے، اور قیامت تک رہے گا اور یہ آخری پیغمبر ہے، ایمان لے آؤ، طوعاً کی شکل میں لاؤ، تو اونچی بات ہے، بس پھر واپس آ جانا، اگر وہ ایمان نہ لے آئیں، تو لڑائی نہ کرنا، لیکن وہ تمہاری دعوت کو قبول نہ کریں، تو پھر یہ اعلان کر دینا کہ ہم اپنے ساتھی حارث بن عمیرؓ کا بدلہ لینے آئے ہیں اور تمہارا کافرانہ غرور توڑنے آئے ہیں۔

عبداللہ بن رواحہ کی آہ وزاری:

چنانچہ آپ نے ان کو الوداع کیا، اللہ کے حوالے کیا، لوگوں نے دیکھا کہ عبداللہ بن رواحہ رو رہے ہیں، لوگوں نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ کوئی بات یاد آ گئی ہے، یا کوئی خطرہ ہے، کیوں رو رہے ہو؟ دشمن کا خطرہ زیادہ ہے، کہا نہیں، میں نے ایک آیت سنی ہے، کئی دفعہ معلوم نہیں وہ بار بار میرے ذہن میں آ رہی ہے، اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے، مگر اس کو جہنم سے گزرنا ہوگا، کتنا ہی کوئی متقی پرہیزگار کوئی بھی ہو، تو میرے دل میں یہ سوچ آئی ہے کہ جب جہنم سے گزرنا ہوگا، تو وہ پکڑ لے، تو چھوڑائے گا کون؟ وہ آیت یہ ہے:

﴿ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا

Marfat.com

مَقْضِيًّا﴾. پارہ: ۱۶. سورۃ مریم: ۷۱

تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا، مگر یہ کہ اسکا گزر ہوگا پل صراط سے جو جہنم کے اوپر قائم ہے اور یہ کائنات کے مالک نے خالق نے داتا نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوگی ایسا ہو کر رہے گا کوئی صحابی ہو پیغمبر ہو ولی ہو مومن ہو کافر ہو فاسق ہو یا فاجر ہو کوئی بھی انسان ہو اس کا گزر ہوگا جہنم کے اوپر سے اور یہ پل صراط قائم ہے۔

بتایا کہ عبداللہ اس لئے روتا ہے، اگر اس پل صراط میں گرفت ہو جائے، تو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا، اس لئے رو رہا ہوں، تو ساتھیوں نے کوئی بات نہیں کی آپ ﷺ نے فرمایا بہت ساری بشارتیں اللہ نے ایمان والوں کیلئے بیان فرمائی ہیں، بہت ساری بشارتیں صحابہ کرام کے بارے میں ہیں اور بہت ساری بشارتیں مجاہدین کے بارے میں ہیں، بہت ساری بشارتیں ایمان کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کے بارے میں ہیں کہ جنہوں نے ایمان کی حالت میں دیکھ لیا اور اسی طرح وہ ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے، وہ جنتی ہیں تو آپ کیوں پریشان ہوتے ہو، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے گا، اس پورے قافلے کی اللہ حفاظت فرمائے گا، خیریت سے لے جائے، کامیابی عطاء فرمائے اور پھر آپ کو خیریت سے واپس لے آئے، تو پھر عبداللہ بن رواحہؓ کہنے لگے خیریت سے واپس لے آئے، اس دعا سے اتفاق نہیں ہے، عبداللہ تو بڑے عرصے سے شہادت کو تلاش کرتا پھرتا ہے، تو آخری والے جملے سے میرا اتفاق نہیں ہے۔

لکننی اسئل الرحمن مغفرۃ
وضربۃ ذات فرغ تقذِفُ الزبدا

عبداللہ یہ ہمیشہ سوال کرتا ہے اپنے داتا سے کہ کہ اے اللہ! مغفرت کا سوالی ہوں اور ایسے زخموں کا سوالی ہوں کہ میدان جہاد میں دشمن کے تیر سے دشمن کے خنجر سے دشمن کی تلوار سے میرے جسم پر ایسے زخم لگیں ایسے زخموں کا سوالی ہوں کہ اتنے گہرے ہوں میدان جہاد میں میرے جسم پہ زخم اور ان سب زخموں سے خون جاری ہو جائے۔

اللہ عبداللہ کو اس معرکے میں شہادت نصیب فرمائے۔

Marfat.com

قافلہ کی روانگی:

یہ قافلہ روانہ ہوا ادھر شرجیل کو پتہ چلا کہ مدینہ والے تین ہزار کا لشکر لیکر آرہے ہیں اور حارث بن عمیرؓ جو سفیر تھے، جن کو شہید کر دیا گیا تھا، اس کا بدلہ لینے کیلئے آرہے ہیں، ایک لاکھ فوج کو تیار کیا، فوج کی گنتی بعض دفعہ جرنیلوں کو غرور میں ڈالتی ہے، تو ادھر قیصر نے کمک ایک لاکھ فوج بھیج دی گویا، دو لاکھ فوج مسلمانوں کے مقابلے میں اور مسلمان تین ہزار ہیں اور وہ بھی ایک دو دن کے اندر فیصلہ ہوا، اتنا زیادہ اسلحہ بھی نہیں ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۴۵۱)

بہر حال! یہ حضرات مقام موتہ میں پہنچ گئے، نسبت دیکھو دوستو تین ہزار کے مقابلہ میں دو لاکھ کوئی نسبت نہیں ہے، ایک اسلام کے مجاہد کے مقابلے میں تقریباً (۶۶) چھیاسٹھ بندے پڑ رہے ہیں، لیکن کوئی نسبت نہیں، لیکن یہ قافلہ اللہ اکبر کے ترانے گاتا ہوا جارہا ہے اور بڑے خوش ہو کر کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہم کو الوداع کیا ہے اور خالص ہماری نیت اللہ کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی نصیب فرمائے گئے۔

اور مومن تو ہر حال میں کامیاب ہی ہوتا ہے، مارا جائے تو شہید، سب نے چلے ہی جانا ہے، موت سے کسی کا انکار ہو ہی نہیں سکتا، خواہ کسی مذہب کا کوئی پیروکار ہو، کوئی انکار کرتا ہے تو فضول ہے، چلے ہی جانا ہے، تو شہید ہو گیا، مومن تو کامیاب ہے اور واپس آگیا تو غازی ہے، گناہ معاف ہو جاتے ہیں، تو کامیاب ہے، مسلمان تو ہر حال میں کامیاب ہے، اسلامی شریعت میں مایوسی کا کوئی پہلو ہی نہیں۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جامع مانع بات فرمائی، آپ کا لقب ہے جوامع الکلم آپ نے سیرت کی کتابوں میں پڑھا ہوگا رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہے کہ آپ جوامع الکلم ہیں مختصر سا جملہ اور بڑے وسیع معانی اپنے اندر لینے والا، فرمایا مومن کی عجیب شان ہے کوئی دکھ پہنچے صبر کرے اللہ کے لئے تو ثواب ہے اور اگر اسکو سکھ پہنچے شکر کرے تو ثواب ہے، (صحیح مسلم حدیث: ۲۹۹۹) مومن کی دو حالتیں ہی ہو سکتی ہیں، دکھ والی یا سکھ والی اور دونوں میں ثواب ہے۔

Marfat.com

قافلہ جارہا ہے، جب مقام موتہ میں پہنچے دو لاکھ فوج اور ادھر سے تین ہزار مسلمان حضرت زید بن حارثہؓ کے ہاتھ میں اس غزوے میں خالص سفید رنگ کا جھنڈا تھا، جھنڈا لہرایا اور دعوت الی اللہ دی کہ ایک وحدہ لاشریک ذات کو مانو، آخری پیغمبر کو مانو، قرآن پاک کو مانو، بس کامیاب ہو جاؤ گے، تم ہمارے بھائی ہو، روحانی اعتبار سے ہمارا نسب تمہارے ساتھ مل جائے گا، لیکن ان لوگوں نے انکار کیا کہ ہم مقابلہ کریں گے، ادھر زید بن حارثہؓ ایک ہاتھ سے تلوار لہراتے ہوئے ایک ہاتھ میں جھنڈا تھامہ ہوا ہے اور اعلان کر دیا ''ھل من مبارز''۔ کیا کوئی ہے شام وقیصر کا پہلوان محمد کے دین پر جان دینے والے کے مقابلے میں آئے؟ کوئی تم میں سے ایسا پہلوان ہے، ہم شہادت کے متلاشی مقام موتہ میں آئے ہیں، آجاؤ میدان میں للکارا، ادھر سے چند لوگ نکلے، بہر حال سخت لڑائی کے بعد حضرت زید بن حارثہؓ شہید ہو گئے۔

عجیب معجزہ:

ادھر رسول اللہ ﷺ نے ''الصلوۃ جامعۃ'' کا منادی بھیج کر اعلان کرا دیا کہ سارے لوگ مسجد میں جمع ہو جاؤ، آپ مسجد نبوی کے منبر پر بیٹھ گئے، معجزانہ طور پر سارے حجابات رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ہٹا دیے گئے اور منظر سارا دیکھ رہے ہیں، سب صحاح ستہ کے کتب نے یہ منظر لکھا ہے اور معجزہ نام ہی اس چیز کا ہے، جو انسان کی عقل سے ماوراء ہو، اللہ تعالیٰ خرق عادت کام انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں سے صادر کراتے ہیں، آپ بتا رہیں کہ پہلے زید کے پاس جھنڈا تھا اور وہ شہید ہو گئے اور آنکھ سے آنسوں بھی جاری ہیں، پھر فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا ہے اور گھوڑے پر سوار ہو کر دیکھو لاکھ کے لشکر کے اندر گھس گئے ہیں وار ان پر حملے ہو رہے ہیں، اور دشمن کو کاٹتے جا رہے اور ایک شعر پڑھتے جا رہے ہیں۔

یا حبذا الجنة واقترابها
طيبة وبارداً شرابها
والروم روم قد دنا عذابها
كافرة بعيدة انسابها
علي اذ لاقيتها ضرابها

Marfat.com

(سیرت مصطفی جلد دوم ص ۴۸۹)

صفوں کو یہ مجاہد اسلام چیرتا ہوا جا رہا ہے، آنکھیں ظاہری دنیا کو دیکھتی ہیں، لیکن دل جنت کے مناظر کو دیکھ رہا ہے اور شعر پڑھتا جا رہا ہے۔

کیا عمدہ جنت ہے، کتنے مناظر اسکے عمدہ ہیں اور کتنی عجیب بات ہے کہ جنت جعفر کے بالکل قریب ہے۔ جسکی ہوا ٹھنڈی ہے، جسکا پانی میٹھا ہے۔

یہ رومی ہیں ان کو اپنی سفید چمڑی پر بڑا گھمنڈ ہے، اپنی وردیوں پہ بڑا ناز ہے، قوم کے پیسوں کو لوٹ لوٹ کر ہر جگھوں پر اپنی وردیوں کو بدلتے ہیں، اس پر استری کرتے ہیں، کبھی آرمی والے پہنتے ہیں، انکو اپنی سٹک پر بڑا ناز ہے اور اپنی وردیوں پر بڑا غرور ہے، لیکن یہ اعلان سن ایک رشتہ دار بول رہا ہے پیغمبر کا حضرت جعفرؓ بول رہا ہے حضور ﷺ کے چچے کا بیٹا ہے آپ کا کزن ہے بول رہا ہے مسلمان لوگوں کا قتل کرنے والو تمہارا عذاب اب قریب آ گیا ہے۔

تم کافر ہو جو مسلمانوں کو مارتے ہو، وہ کبھی مسلمان نہیں ہوسکتے اے رومیوں تم کافر ہو ہم تمہیں کیوں معاف کر دیں ہم کافروں کی صفوں کو چیرتے جائینگے اور ہمیں یہ حکم ہے۔

حضرت جعفرؓ کا منظر رسول اللہ ﷺ بتا رہے ہیں کہ دو لاکھ کے مجمع میں گھس گئے ایک مجاہد جو خالص اللہ کیلئے ہو، گویا دو لاکھ کے لشکر کو پریشان کر دیتا ہے، وہ سمجھ نہیں رہے کہ کیا ہو رہا ہے؟ ہمارے ساتھ حضرت جعفرؓ کا گھوڑا زخمی ہو گیا، چل پھر نہیں رہا ہے، نیچے اتر گئے اور ایک بازو سے تلوار بھی چلا رہے ہیں اور جھنڈا بھی تھام ہوا ہے، آخر دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا اور پھر حضرت جعفرؓ کو بھی شہید کر دیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق اب جھنڈا عبداللہ بن رواحہؓ نے لیا، جیسے ہی جھنڈا لیا اور تلوار لیکر میدان میں اتر آئے، لڑائی شروع ہوگی، لیکن رسول اللہ ﷺ تھوڑے رک گئے، سکوت کے بعد فرمایا کہ عبداللہ میں تردد آ گیا تھا، ممکن ہے کامیابی نہ ہو سکے، لیکن کوئی بات نہیں حکم یہ ہے اب میدان میں گھس جانا ہے، شہادت کے متلاشی ہیں، یہ جملہ تھوڑا دل میں آ گیا تھا، دشمن کا بہت بڑا لشکر ہے اور دو امیر شہید ہو چکے ہیں، ایسا ہوا نہیں، کسی غزوے میں آپ ﷺ نے دو امیر نہیں بنائے، یہاں تین بنا کر چوتھے کا اختیار دیا، اسی وجہ سے اس غزوے کا

Marfat.com

دوسرا نام ''جیش الامراء'' ہے گویا کہ آپ کو پہلے سے اندازہ تھا کہ اس میں کئی امیر شہید ہوں گے، عبداللہ تردد میں مبتلا ہوئے، کبھی ایسا نہیں ہوا۔ بہرحال اس تردد کے بعد میدان میں گھسے اور خوب جنگ جدال کے بعد یہ بھی شہید ہو گئے۔

خالد بن ولید کی امارت:

ثابت بن ارقم ایک صحابی ہیں، انہوں نے جھنڈا لے لیا اور فرمایا کہ بھائی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ امیر شہید ہو جائے، تو تم جس کو چاہو امیر بنا دو، اب یہ لو جھنڈا بعضوں نے کہا ثابت آپ ہی امیر ہیں، کہا نہیں میں اس کا اہل نہیں ہوں، کہا جھنڈا خالد کو دیتا ہوں، حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں جھنڈا دیا، سارے صحابہ کرام نے فرمایا بالکل صحیح ہے، یہی ہمارے امیر ہیں اور ان شاء اللہ یہ بہتر امیر ہیں ادھر رسول اللہ ﷺ بیان کررہے ہیں کہ تیسرا ساتھی عبداللہ بن رواحہ بھی شہید ہو گئے اور اب لوگوں نے خالد کو امیر بنا دیا، چلو اب دعا کرتے ہیں۔

" اَللّٰھُمَّ اِنَّهٗ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِکَ فَاَنْتَ تَنْصُرُهٗ ". (مسند احمد جلد نہم: ۲۵۸۳) (سیرت مصطفی جلد دوم ص ۴۵۶)

اے اللہ! اب جس نے جھنڈا اٹھایا، یہ آپ کی تلوار ہے، آپ کی تلواروں میں سے اس تلوار کو نہ ٹوٹنے دینا، یہ آپ کی تلواروں میں سے ایک ہے، اسکو تیڑا نہ ہونے دینا دشمنوں کے ہاتھوں سے اس تلوار کو نہ ٹوٹنے دینا، آپ ہی اپنی تلوار کی مدد کرنا، اسی وجہ سے حضرت خالد بن ولیدؓ کا نام سیف اللہ پڑھ گیا یہ غزوہ موتہ کے موقع پر مسجد نبوی کے منبر پر یہ ارشاد فرمایا۔

حضرت خالدؓ جنگی صلاحیت سے بہت ماہر تھے اور اللہ تعالیٰ نے بڑی صلاحیت عطاء کی تھی، بڑے مدبر قسم کے انسان سوچ فکر والے انسان تھے، تھوڑی دیر خوب جنگ لڑی، بہت بندے مارے گئے، جیسے دوسرا منظر جنگ کا بدلہ حکمت دیکھو۔

خالد بن ولید کی حکمت عملی:

جہاد میں میمنہ، میسرہ، مقدمہ اس طرح کے قافلے بنائے جاتے ہیں دائیں والے بائیں والے سامنے والے پیچھے والے۔ خالد بن ولیدؓ نے دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں مقدم کو

Marfat.com

خلف خلف کو مقدم کر دیا، جیسےؓ ہی کافروں نے دیکھا اور دوسری شکلیں اب نظر آ رہی ہیں، آہستہ آہستہ بھاگنا شروع کر دیا، یہ تین ہزار تھے اور دشمن کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے، یہ تو اب اور آ گئے ہیں، حالانکہ اور نہیں آئے تھے، یہ حکمت تھی پہلے تو رومیوں نے جب اپنی ہلاکتوں کو دیکھا، اس سے حوصلے ٹوٹے جب مجاہدین کی شکلیں بدلی ہوئی دیکھیں، تو اور حوصلے ٹوٹے، تو بھاگنا شروع کر دیا، تو کچھ فوجی رہ گئے تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے ساتھیوں کی یہ ہدایت دی ہوئی تھی کہ یکدم سب پر حملہ کر دو، جیسے ہی سب صحابہ کرامؓ نے حملہ کر دیا، تو سب بھاگ گئے ،تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے سب ساتھیوں کو جمع کیا، جمع کرنے کے بعد فرمایا کہ ہمیں حکم یہ تھا کہ اس ترتیب پر امیر ہوں گے، وہ شہید ہوں گے، پھر جس کو امیر بنا دو اور پھر اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائینگے، مسلمان کی ہر حال میں فتح ہی ہے، اب ظاہری فتح ہوگی ہے، اسکے بعد آپ ﷺ کی کوئی ہدایت نہیں تھی لہٰذا جو مال غنیمت حاصل ہوا ہے، اس کو لیا اور اپنے شہید ساتھیوں کا کفن دفن کیا اور واپس مدینہ کی طرف آ گئے۔

چنانچہ رومیوں کے حوصلے ٹوٹ گئے کہ تین ہزار مجاہدین نے لاکھوں کو شکست دے دی، کیسے لوگ ہیں اور واقعتاً ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد تھی، جس کو قرآن مجید نے دوسرے پارے میں فرمایا ہے۔

﴿قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُمْ مُلٰقُو اللّٰهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾ پارہ:۲ . سورہ بقرۃ ۲۴۹

اقبال تو کہتا ہے

بچو تقلید مغرب سے سنو اے ایشاء والو
کہ مغرب کی طرف جاتے ہی سورج ڈوب جاتا ہے

تقلید کرو تو ایشاء کے سب سے بڑے انسان حضرت مصطفیٰ ﷺ کی، اسی کی تقلید میں سب خوبیاں ہیں، اسی تقلید میں سب بادشاہیاں ہیں، دنیا میں ان فوجیوں کو کوئی اچھا نہیں کہے گا جنہوں نے طلباء پر حملہ کیا اور آخر میں حملہ کرنے والے فوجی ناکام ہونگے، جو مارے گئے طلبہ اور طالبات یا گرفتار ہو گئے، رہتی دنیا میں سارے مسلمان انہی کو اچھا کہتے رہیں گے۔

Marfat.com

اللہ ہمیں غیرت اسلامی حمیت اسلامی دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

ذات الرقاع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ پارہ ۲۸ :المنافقون:۸

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ”آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ“. (بخاری : ۳۳. مسلم: ۵۹)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

سورۃ منافقون ۲۸ پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر ایک غزوہ کا ذکر ہے۔

غزوہ وہ ہوتا ہے جس میں خود رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوتے ہوں اور جس میں آپ نے لشکر بھیجا ہو آپ تشریف نہ لے گئے ہوں، اس کو ”سریا“ کہتے ہیں۔

کئی غزوات ایسے بھی ہوئے آپ بمع صحابہ کرامؓ اس علاقے کی طرف جو مسلمانوں کے خلاف تیاری کر رہے تھے، خود تشریف لے گئے، لیکن وہ لوگ بھاگ گئے اور جنگ وجدال کی

Marfat.com

نوبت نہیں آئی، انہیں میں سے ایک دو کا آج ذکر کرنا مقصود ہے۔

غزوۂ ذات الرقاع کیا ہے؟

غزوہ ذات الرقاع یہ غزوہ احزاب کے بعد ہوا، رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا کہ بنو محارب اور ثقیف، یہ مسلمانوں کے خلاف تیاریاں کر رہے ہیں، تو آپ نے اعلان فرمایا اور بنفس نفیس صحابہ کرام کو ساتھ لے کر ان کی سرکوبی کیلئے تشریف لے گئے، جب انہیں پتہ چلا کہ مسلمان آرہے ہیں، تو انہوں نے اپنے اسلحہ اور سب کچھ چھوڑ کر پہاڑوں میں جا کر پناہ لے لی، جنگ کی نوبت نہیں آئی، لیکن اس غزوے کا نام ذات الرقاع کیوں ہے؟ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۴۶۹)

صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاؤں چل چل کر پھٹ گئے تھے، جوتے ٹوٹ گئے تھے، پاؤں میں شگاف پڑھ گئے تھے، تو ہم پٹیاں باندھتے تھے، کپڑوں کی پٹیاں زخمی پاؤں پر باندھتے تھے، رقاع اصل میں ٹکڑوں کو کہتے ہیں، جو کپڑے کو پھاڑ کر بناتے ہیں، تو اسی وجہ سے اس کا نام ذات الرقاع ہو گیا، کہ چل چل کر جوتے ٹوٹ گئے تھے، پاؤں زخمی ہو گئے تھے، پھر ہمیں جو کپڑا بھی ملتا تھا، تو پاؤں پر باندھے تھے، لیکن میں نے بتایا کہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، وہ لوگ بھاگ گئے۔

اور جو حدیث آپ کے سامنے تلاوت کی، اس کا مفہوم یہ ہے کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے اور خیانت کرتا ہے اس میں نفاق کی علامتیں ہیں۔

اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مسلمانوں کی عزت جہاد میں ہے اور یہ جہاد ہمیشہ جاری رہے گا، جب آپ ﷺ کو یقینی خبر پتہ چل جاتی تھی کہ فلاں علاقے کے دشمن مسلمانوں کے خلاف تیاریاں کر رہے ہیں، تو آپ پھر اس علاقے کی طرف تیاری کر کے روانہ ہو جاتے تھے، اس سے دشمن کے حوصلے ٹوٹ جاتے تھے، اس کو اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ سوئے ہوئے نہیں ہیں، اتنے بے حس نہیں ہیں کہ جن کے خلاف تیاری ہو رہی ہے۔

آپ ﷺ کی صفات میں ہے، جہاد کرنے والا نبی اور آپ کا جہاد ہر اس دشمن کے ساتھ

Marfat.com

ہوا ہے، جس نے پہل کی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو مارنے کی قتل کرنے کی خواہ کسی نے رسول اللہ ﷺ کیلئے بے ادبی کا جملہ بولا ہو، کوئی گالی دی ہو، یا مشورہ خلاف کیا ہو، تمسخر کیا ہو، اس کے خلاف بھی آپ نے صحابہ کرامؓ تیار کر کے روانہ کیا۔ اور کعب بن اشرف یہودی اور اس جیسے کتنوں کو صحابہ کرامؓ نے قتل کیا کہ ہمارے پیغمبر کے بارے میں کیوں بے ادبی کا جملہ بولتے ہو

ذات الرقاع غزوہ ہے آپ ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے غزوے سے، ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ آرام فرمانے لگے اور تلوار لٹکا دی تھی، کسی مشرک نے آ کر تلوار پکڑی اور آ کر اس نے جگا کر کہا کہ کون تجھ کو مجھ سے بچائے گا؟ تو آپ نے فرمایا اللہ۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۱۷۲) تلوار گر گئی اس کے ہاتھ سے، آپ نے تلوار پکڑ لی ہاتھ میں اور پھر فرمایا بتا اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ وہ کانپنے لگا

بعض روایات میں آتا ہے، آپ نے کہا چلو معاف ہے، ہمارے قبضے میں دشمن آ جائے، تو معافی ہمارا شیوہ ہے، وہ شخص مسلمان ہو گیا تھا۔

ذات الرقاع یہی وہ غزوہ ہے کہ رات کے آرام میں آپ نے دو صحابہ کرام کو پہرہ دار کھڑا کیا تھا، ایک ہے عمار بن یاسر اور ایک عبادہ بن بشیر، جو ایک جاگتے تھے اور ایک سوتے تھے، پھر دوسرا جاگتا یوں پہرہ دیا، عمار بن یاسر تو آرام کر رہے ہیں، عبادہ بن بشیر نفل نماز پڑھ رہے ہیں، تیر آیا لگ گیا اور یہ شخص قیام میں ہے، اندازہ ہے کہ تیر لگ گیا ہے، لیکن تلاوت میں نماز میں ایسے مست تھے کہ زخم کا درد اس نماز کے خشوع خضوع پر غالب نہ آ سکا، خون نکلتا رہا، خون بھی یوں ہی نہیں فوارے کی شکل میں نکلتا رہا، پھر دوسرا تیر لگا، پھر تیسرا لگا، انہیں اندازہ ہو گیا کہ کہیں دشمن ہمارے قافلے پر حملہ نہ کر دے اور پھر جو ہماری اصل ذمہ داری ہے کہ ہم محافظ ہیں، اس ذمہ داری میں کہیں کمی نہ ہو جائے، تو نماز مکمل کی اور اپنے ساتھی کو جگایا اور یہ شخص خون میں بالکل لت پت ہے، تو عمارہ بن یاسرؓ نے کہا کہ آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ عبادہ بن بشیر نے کہا کہ میں تلاوت میں ایسا مصروف تھا کہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا تھا، میں نے سمجھا کہ دشمن ایک ادھ ہی تیر مارے گا اور یہ شخص انہیں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید

Marfat.com

ہو گئے۔(سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۲۷۱)

یہی وہ غزوہ ہے ذات الرقاع جس میں یہ ساتھی شہید ہو گئے ،بعض حضرات نے لکھا حجاب کا حکم بھی اس غزوہ کے بعد لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر آیات نازل ہوئی ، پردہ کا حکم نازل ہو گیا ہے۔

زید بن ثابتؓ کو زبان سیکھنے کا حکم:

محدثین نے لکھا کہ زید بن ثابتؓ کو آپ نے عربی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں کو سیکھنے کا حکم دیا تھا، خصوصا یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم دیا کہ مجھے ان کے اوپر اعتماد نہیں ہے آپ ان کی زبان سیکھیں اور پھر مجھے ترجمہ کر کے بتایا کریں۔اس غزوے کے بعد کوئی ایسی ضرورت پیش آئی تھی کہ مترجم پر اعتماد نہیں رہا، زید بن حارث کو کہ آپ نے فرمایا زبانیں سیکھو عرض کیا حضرت میں تو پوری طرح عربی کی فصاحت بلاغت اور اس سے واقف نہیں ہوں، آپ نے کہا قریب تشریف لاؤ، ہاتھ پھیرا، کہا جاؤ زبانیں سیکھو زید بن حارثؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہر زبان ایسی محسوس ہوئی تھی کہ جیسے میری اپنی مادری زبان ہے برکت تھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی۔

صلوۃ الخوف اور صلوۃ سفر کی ترتیب: پارہ ۵۔سورہ نساء:۱۰۲

یہی وہ غزوہ جس میں صلوۃ الخوف ،صلوۃ سفر کی طرح پڑھنے کی ترتیب دی گئی ،یعنی مسافر نے چار فرض کو دو فرض پڑھنے ہیں ،اب ان مجاہدین مسافرین کی جماعت ایک ایسے مقام پہ ہے کہ جہاں یہ دو رکعات فرض بھی ادا نہیں کر سکتے ،تو قرآن مجید نے پھر ترتیب بتائی کہ ایک امام کے پیچھے اگر سارے اسرار کریں کہ ہم سب نے اسی امام کے پیچھے نماز پڑھنی ہے، تو ایک گروہ ایک رکعت پڑھ کر چلے جائیں ،دوسرے آ جائیں ،وہ دوسری رکعت پڑھیں اور اپنی نماز مکمل کر کے چلے جائیں اور پھر پہلے آئیں اور اپنی ایک رکعت کو مکمل کریں، لاحق کی طرح جبکہ سب مجاہدین کا اسرا ہو اور امام بھی رسول اللہ ﷺ جیسے امام ہوں کہ انبیاء انتظار میں ہیں کہ کب آئے گا ہمارا امام ہمیں نماز پڑھائے گا، تو انبیاء انتظار میں ہیں، اس امام کے تو صحابہ کیسے

Marfat.com

انتظار میں نہ ہوں، تو یہی صلوۃ الخوف کی ترتیب ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم ص ۲۷۱)

بعض حضرات نے تو یہ لکھا ہے کہ صلوۃ الخوف نبی ﷺ کے ساتھ خاص تھی، لیکن اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ نبی کے ساتھ خاص نہیں ہے، اب بھی اگر مجاہدین یہ خواہش کریں ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنی ہے تو وہی ترتیب پھر ادا کرنی ہے، ہاں اگر وہ دو اماموں کے پیچھے الگ الگ جماعت کرتے ہیں، تو اچھی بات ہے، اجازت ہے، لیکن ایسا ممکن ہے، کہ سارے مجاہدین کی یہ خواہش ہے کہ ہم امام صاحب کے پیچھے یہ فضیلت حاصل کریں، تو اللہ تعالیٰ نے کیسی آسانی کی اور اس کا طریقہ سمجھایا مجاہد کی داستان ہی جدا ہے اگر ادھر سینہ پھر گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور مجاہد ایک رکعت پڑھ کر اپنے اسلحہ کو لگا کر جسم کو تان کر دشمن کے مقابلے میں نکل جائے، نماز نہیں ٹوٹے گی، پھر آئے اپنی رکعت کو پورا کرے۔

تو یہی ذات الرقاع غزوہ ہے، جو بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ایک پہاڑی کا نام رقاع تھا، اس لئے نام غزوہ رقاع ہوا، رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے، تو ایک قبیلہ بنو مصطلق مشہور اس نے اسی طرح باتیں شروع کردیں کہ یہ بنو محارب اور ثقیف والے کمزور تھے، ہم ان مسلمانوں کو ٹھیک کریں گے۔

حدیث میں آتا ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے، تو اس میں شیاطین شرور جنات سب بھاگ جاتے ہیں اور جس جگہ میں صبح شام تلاوت ہی ہوتی رہے، کئی دفعہ سورۃ بقرۃ پڑھی جائے کئی دفعہ پورے قرآن مجید کا ختم ہوتا رہے کیا وہاں بھی شیاطین کا تسلط ہو جائے گا، درس قرآن پر وہ تو بھاگ جاتے ہیں، ان کی جاسوسی کیوں کرتے ہو، دشمن کی کرو اور جب پتہ چلے، تو پھر اس کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے، جب دشمن کی جاسوسی کی اور اس کا اندازہ ہوا کہ دشمن ہمارے بارے میں یہ کر رہا ہے، تو پھر فائل بند نہیں کرنی چاہیئے، پھر اس کے مقابلے کے لئے تیاری کرنی ہوتی ہے، پھر نکلنا ہوتا ہے، پھر چپ کر کے بیٹھنا نہیں ہوتا، ویسے ہی فوجیں نہیں بنائی ہوتیں، ویسے ہی میزائل نہیں بنانے ہوتے، ٹینک نہیں بنانے ہوتے اور ویسے ہی اربوں روپے اپنی عسکری قوت پر خرچ نہیں کیا جاتا، بلکہ اس لئے خرچ کیا جاتا کہ جب دشمن ہمارے بارے میں کوئی تصور قائم کرے، تو ہم اس کے گھر جا کر اس کے برے تصور کو مٹا دیں گے، یہ

Marfat.com

اس لئے عسکری قوت کو تیار کیا جاتا ہے۔

میرا پیغمبر عظیم تر ہے

اس وقت کوئی دشمن مسلمانوں کے خلاف جیسے کوئی سازش کرتا تھا تو مسلمان اس کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاتے تھے، غزوہ احزاب کے بعد مشرکین مکہ نے اعلان کیا تھا کہ اپنی توانیاں مسلمانوں کے اوپر خرچ کرنے کے بجائے کوئی اور کام کرو، مسلمانوں کو ختم نہیں کرسکتے ہو، ایسے ہی اپنی توانائیاں اور اپنے افراد کو ضائع کرانا ہے، خبیث کا حامی بھی خبیث ہوتا ہے، نیک بندوں کا حامی بھی نیک ہوتا ہے، کوئی صاحب دل فرماتا ہے

میرا پیغمبر عظیم تر ہے
عظیم ہے اور کس قدر ہے
انگلی کا اشارہ کرے، تو چاند ٹکڑے ہو جائے اور
جبرئیل ادب سے آکر جگائے کہ اے پیغمبر آپکی
نیند خراب نہ ہو جائے، ہمیں حکم یہ ہے کہ آپ کو
عرش دکھائیں، جنت دکھائیں، ہمیں حکم یہ ہے کہ
آپ کو عالم بالا کی سیر کرائیں، آٹھ جاؤ مل کر
ایڑیاں پیار کے ساتھ کھجلی کر کے جبرئیل امین امام
الانبیاء کو جگا رہا ہے اور عرش کی سیر کرائی جارہی
ہے، انبیاء کی امامت کرائی جارہی ہے اور انگلی
سے چشمے جاری ہیں جبرئیل آتے ہیں،

وہ شعور لایا بتوں کے سامنے قوم جھک رہی تھی اور قافلوں کو لوٹ کر زندگی کا بسرا کرتی تھی بچیوں کو زندہ دفن کردیتے اور قتل قتال انکا خمیر تھا ایسی قوم کو آپ ﷺ نے صراط مستقیم دی۔

میرا پیغمبر عظیم ہے عظیم ہے اور کسی قدر ہے
وہ شعور لایا کتاب لایا حشر تک کا نصاب لایا
وہ ایسا کامل نظام لایا وہ خود حوالہ خود نظر ہے

Marfat.com

وہی سلطان بحر بر ہے میرا پیغمبر عظیم تر ہے
میرا پیغمبر عظیم ہے عظیم ہے اور کسی قدر ہے

تو بنو محارب جب ہار گئے تو بنو مصطلق نے یہ بات کہی کہ ہم جاتے ہیں مسلمانوں کو ختم کرتے ہیں آپ ﷺ کو یہ بات پتہ چلی آپ نے اعلان فرمایا آپ پڑھ لیں تاریخ کو ان حضرات کے پاس کیا تھا کچھ گھوڑے تھے، وہ چند انصار کے چند مہاجرین کے لیکن جو چیز ہونی چاہیے تھی، وہ ان کے پاس تھی وہ ہمارے ساتھ نہیں یعنی ایمان ہونا چاہیے، فیصلے تو اوپر سے آتے ہیں فوج بھی آتی ہے اسلحہ بھی آتا ہے جس چیز کو بنانا ہے اسکو تو یہ ویران کر رہے ہیں جسکو بنانا ہے مجاہد کو اور جس چیز کی ضرورت ہے مجاہد اسلام کو اس چیز کو ویران کر رہے ہیں تھوڑی سی نیت ہوگی تھی غزوہ احد میں تھوڑی سی نیت چند صحابہ کی ہوگی تھی کہ ہم تو تین سو تھے تو غالب آگئے تھے آج تو ہم ایک ہزار ہیں ہم ان شاء اللہ غالب آئیں گے اللہ کو یہ بات ناپسند آگئی، تو کثرت افراد فتح کا سبب نہیں ہیں، اللہ کی مدد فتح کا سبب بنتی ہے، تھوڑا سا نظام کو جھجوڑا کہ افراد کی طرف نظر نہ لاؤ، اسلحہ سبب ہے، اسکی طرف نظر نہ دوڑاؤ نظر میری طرف ہو کہ میں فیصلے کرنے والا ہوں بنو مصطلق نے یہ بات کہی۔

رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا ہاں بھائی کیا پروگرام ہے، دشمن کا یہ پروگرام ہے، تمہارا کیا پروگرام ہے کہا حضرت حاضر خدمت جیسے حکم آپ نے فرمایا تیاری کرو روانہ ہو گئے، رسول اللہ ﷺ بمع صحابہ کرامؓ جب مریسع مقام پر پہنچے، دشمن کو اندازہ ہوا کہ یہ آرہے ہیں، حوصلے ٹوٹنا شروع ہو گئے، دشمن کی اتنی ہوتی ہے، وہ تو دنیا ہی دنیا چاہتا ہے، مجاہد کی شان عجیب ہوتی ہے، زندہ واپس آگیا، تو معصوم واپس آگیا، گناہوں سے پاک غازی ہو کر لوٹ آیا اور اگر شہید ہو گیا، تو ہمیشہ کیلئے زندہ ہو گیا، مجاہد اسلام کی خیر ہی خیر ہے، ہر حال میں خیر دشمن کی اتنی ہی ہوتی ہے کہ جب پتہ چل جائے کہ قریب آگئے، پس دشمن کے حوصلے ٹوٹنا شروع ہو جاتے ہیں، کیونکہ ان کو صرف دنیا نظر آتی ہے، پوری تاریخ اسلام پڑھو

آپ ﷺ نے فرمایا چلئے پھر جب مریسع مقام پر پہنچے، تو ان کو پتہ چلا تو حوصلے ٹوٹنے شروع ہو گئے، لیکن آپ نے فرمایا وہ جملہ بہت دکھ والا بولا تھا کہ بنو حارب سے کچھ نہیں ہوا

Marfat.com

،ہم مسلمانوں کو ختم کریں گے، ان کو بتا کر کے جانا ہے، تاکہ ہم واپس جائیں، تو پھر یہ ایسا مشورہ نہ کریں، اعلان کر دیا صحابہ کرامؓ نے کہ میدان میں نکلو مسلمانوں کو مدینہ میں ختم کرنے والو میدان میں نکلو، آپ نے فرمایا حملہ کر دو، ایک آدھ تیر ادھر سے آیا، تو سارے چپ کر کے بیٹھ گئے، جیسے کبوتر پھنس جائے، تو کہتا ہے بلی مجھے نہیں دیکھ رہی، آنکھیں بند کر لیتا ہے، سیکڑوں لوگ گرفتار ہو گئے، بنو مصطلق کے سردار اور بادشاہ حارث بن ابی ضرار اسکی بیٹی شہزادی گرفتار ہو گی اور آپ نے تقسیم کر دیا ہزاروں اونٹ اور بکریاں بھی تقسیم کر دیئے۔

ہار کی گمشدگی:

مدینہ طیبہ میں آپ تشریف لائے، یہی وہ غزوہ ہے، غزوہ بنی مصطلق جس میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ہار گم ہو گیا تھا اور پالان اٹھانے والوں نے اٹھا دیا تھا اور یہ پیچھے اکیلی رہ گئی تھی، تو صفوان بن معطلؓ پیچھے سے آرہے تھے، قافلہ سے جو چیزیں رہ جائیں، تو ان کو لے لیتے تھے یا پیچھے سے کہیں دشمن حملہ نہ کر دے، یہ جب آئے امہات المومنین میں سے حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک مقام پر بس ایسی گر رہی ہیں، جیسے نیند آتی ہے، حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ میں نے صرف اس شخص کا یہ جملہ سنا ہے، ان اللہ وانا الیہ راجعون پس پورے سفر میں اس شخص نے کوئی جملہ نہیں بولا اور میں اونٹ پر بیٹھ گی اور اتنا سفر نہیں تھا، ابھی آپ ﷺ اس کشمکش میں تھے کہ عائشہؓ کہاں ہے اور ادھر ہم پہنچ گئے جہاں پڑاؤ ڈالا تھا۔ (صحیح بخاری جلد اول: ۲۵۵۲)

دوستو وہ کیا ہار تھا کہ عام سے دھاگے میں ویسے ہی موتیوں کو پرویا گیا تھا، جن کے بستر پر جبرئیل آکے سلام کریں امام بخاریؒ نے وہ حدیث نقل کی رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرئیل آئے وحی لیکر اور بعد میں بات چیت ہونے لگی تو جبرئیلؑ نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ حضور میری طرف سے عائشہ کو سلام کہہ دیں اور ساتھ ہی یہ بتا دیں کہ اللہ تعالیٰ بھی عائشہ کو سلام کرتے ہیں تو عائشہؓ نے جواب دیا کہ میرا سلام بھی جبرئیل کو کہہ دیں اور اللہ کے سلام کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اتنی عظیم خاتون لیکن دوستو منافق اور دشمن اس کے سامنے کوئی عظیم نہیں ہوتا، تو بعد میں

Marfat.com

تہمت لگائی، باتیں کی، اللہ رب العزت نے آیات نازل فرمادی

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ﴾پارہ:۱۸، سورۃ نور: ۱۱

کئی آیات اتری حضرت عائشہؓ فرماتی تھی کے مجھے اندازہ تھا کہ میں سچی ہوں برات تو ہو جانی تھی، لیکن اتنا نہیں پتہ تھا کہ میرے بارے میں سورت نازل ہو جائے گی، سورۃ نور اور اس میں اتنی آیات نازل ہوں گی، جو قیامت تک کیلئے دستور بن جائے گی، تلاوت بن جائے گی، اتنا مجھے نہیں پتہ تھا اور سید بن حضیرؓ کہا کرتے تھے یہ ابوبکر کا خاندان عجیب ہے، ان پر کوئی مصیبت بھی آتی ہے، تو امت کیلئے فائدہ ہوتا ہے، ادھر کچھ مصیبت تو آئی، لیکن منافقین کی نشاندھی ہوگی، دوبارہ ہار گم ہوا، تو وہ پانی کے چشمے تک نہیں پہنچ سکے، اللہ نے آیت تیمم نازل کردی۔

اسی غزوے میں رائیس المنافقین عبداللہ ابن ابی سلول نے یہ بات کہی تھی کہ ہم مدینہ میں جاکر ان ذلیلوں کو العیاذ باللہ مدینہ سے نکال دیں گے، ہم عزت والے رہیں گے،

﴿يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾پارہ:۲۸. سورۃ المنافقون:۸

اصل عزت اللہ اور اللہ کے رسول اور ایمان والوں کیلئے ہے، منافق کو پتہ چل گیا کہ عزت کیا چیز ہے؟ تو سب سے پہلے عبداللہ کو اسکے بیٹے نے کہا کہ ابو کہو میں ذلیل ہوں، ورنہ تو میں قتل کرتا ہوں، بولو میں ذلیل ہوں، مسلمان عزت والے ہیں، تم اپنے آپ کو ذلیل کہو ورنہ میں قتل کرتا ہوں، اس سردار نے کہا میں ذلیل ہوں اور مسلمان عزت والے ہیں، یہ بات بھی صحابہ کرامؓ کو پتہ چلی تھی اور ہر وقت صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔

کیا خوب۔

تیرے باغی تیرے شاتم بشر اچھے نہیں لگتے
تیرا سائیہ نہ جو جن پر وہ سر اچھے نہیں لگتے
تیری خوشبو نہ ہو محسوس جن مکانوں سے
وہ کتنے خوبصورت ہوں مگر اچھے نہیں لگتے

Marfat.com

تیرے نور مقدس کی نہ ہو روشن جہاں شمعیں
اس شہر کے دیوار ودر کتنے خوب صورت ہوں مگر اچھے نہیں لگتے
تیرے باغی تیرے شاتم اے پیغمبر مجھے اچھے نہیں لگتے
تیرا سایہ نہ ہو جن پر وہ سر اچھے نہیں لگتے

اللہ ہمیں صحیح عقیدت رسول اللہ ﷺ کی اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

صلح حدیبیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ . أَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ پارہ:۲۶، سورۃ فتح:۱۸
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ". (رواہ البخاری: ۶۴۷۴)
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

بیعت کا مفہوم:

چھبیسواں پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ کا ایک ارشاد پاک تلاوت کیا ہے، جس کے اندر بیعت کا ذکر ہے، جو رسول اللہ نے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی، بیعت اصل باع بیع سے مشتق ہے، اس کا معنی ہوتا ہے، بیچنا جس کو بیع وشراء کہتے ہیں، آپ ﷺ کے ہاتھ پر صحابہ کرامؓ کا بیعت کرنا اصل میں اپنے آپ کو بیچ دینا ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ انسان کا نفس یہ مبیع ہے اور انسان بائع ہے، بیچنے والا ہے اور مشتری یعنی خریدار، اللہ رب العزت بواسطہ رسول اللہ ﷺ ہے اور اس مبیع کا ثمن قیمت کیا ہے؟ وہ

Marfat.com

ہے اللہ کی رضا، وہ ہے جنت الفردوس، آخرت کی نعمتیں۔

بیعت کا مقصد:

تو اس جگہ پر بیعت کا ذکر ہے، جو صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر کی، یہ بیعت کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مختلف علاقوں میں اور مختلف سالوں میں ہوئی، بعض دفعہ بیعت علی الجہاد ہوئی، بعض دفعہ بیعت ہجرت پر ہوئی ہے، کہ ہم آپ کے ساتھ ہجرت کریں گے، بعض دفعہ بیعت اسلام پر ہوئی ہے، مسلمان ہوگئے، بعض دفعہ یہ بیعت گناہوں کے چھوڑنے پر ہے اور اس آیت والی بیعت کو ''بیعت رضوان'' کہتے ہیں، جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی ہے، ان تمام بیعتوں کا تعلق اور مقصد صرف اللہ رب العزت کی رضا ہے، بیعت کے ذریعے عہد پکا ہوجاتا ہے، پرانا سبق یاد آجاتا ہے، جو تصوف میں اولیاء کرام صوفیاء عظام بیعت کرتے ہیں، اس بیعت کا سلسلہ نسب ان ہی بیعتوں کے سے متعلق ہوتا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر مختلف سالوں میں مختلف گروہوں نے بیعت کی ہے، بس اپنے آپ کو حوالے کردینا ہے کامل دین کی خاطر کہ جو بات اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمادی ،اسی کے مطابق زندگی گزارنی ہے، یہی مقصد ہوتا ہے بیعت کا۔

اگر کوئی شخص بڑے سے بڑے پیر کے ہاتھ پر بیعت کرلیتا ہے، لیکن اپنے اعمال عقیدہ اخلاق وغیرہ شریعت کے مطابق نہیں بناتا ہے، تو اس بیعت کا کوئی مقصد نہیں ہے، بیعت کا مقصد تو اتباع سنت ہے، اتباع رسول ﷺ اور اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے جب بیعت ہوجائے بیعت کرنا کسی نیک شخص کے ہاتھ پر صاحب نسبت بزرگ پر اچھا عمل ہے، جب واقعتاً صاحب نسبت بزرگ صحیح صوم وصلوۃ وشریعت کا پابند ہو، ایک رسمی رواجی طور پر پیر نہ چلا آرہا ہو کہ وہ پورے طریقے سے شریعت کا پابند ہی نہیں ہے، لیکن اس کو اس لئے پیر مانا جارہا ہے کہ اسکے دادا پیر تھے، یا اوپر کا سلسلہ نسب انکا پیر کا تھا۔

صوم صلوۃ شریعت کا جو شخص پابند ہے، گناہوں سے بچتا ہے اور صاحب نسبت بزرگ ہے، اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا ایک اچھا عمل ہے، فرض نہیں ہے، کوئی شخص بیعت نہ کرے، تو گنہگار نہیں ہے، البتہ بیعت کرنا اچھی بات ہے کہ اس سنت پر بھی عمل ہوجائے گا۔

Marfat.com

مکہ دیکھنے کی خواہش:

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، تو دشمنان اسلام خصوصا مشرکین مکہ نے آپ کو مدینہ طیبہ میں سکون کے ساتھ نہیں رہنے دیا، چنانچہ مختلف غزوے شروع ہو گئے، جنگ جدال لڑائی کی نوبت آتی رہی، ان کے حوصلے بست ہو گئے تھے، غزوہ احزاب میں مشرکین کے حوصلے ٹوٹ گئے تھے، غزوہ احزاب میں جس کو خندق بھی کہتے ہیں، لیکن اب پانچ چھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے، یہ حضرات مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آباد ہیں، دل تو چاہتا ہی تھا مکہ مکرمہ کو دیکھیں، ایک عام مسلمان کا دل ہر وقت چاہتا ہے کہ اللہ کے گھر کو دیکھوں، تو جس شخص کا آبائی علاقہ ہی وہی ہو، جن کی ولادت کی جگہ ہو، جن کے خاندان ہی وہاں ہوں اور کسی کی بیس سال کی چالیس سال کسی کی پچاس سال عمر اس شہر میں گزری ہو، کیسے دل نہیں چاہے گا دوبارہ اس شہر کو دیکھنے کا، جس کو فرمایا مکہ مکرمہ جو فضیلت والی جگہ ہے، جس میں اللہ کا گھر ہے، تو پانچ چھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے، ان حضرات نے مکہ مکرمہ کو نہیں دیکھا، سفر نہیں ہوا، عمرہ نہیں کیا، لیکن دل چاہ رہا ہے۔

آپ ﷺ کا خواب:

رسول اللہ ﷺ کو خواب آئی کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت عمرہ کر رہا ہوں، انبیاء علیہم السلام کی خواب حجت ہوتی ہے، وحی کے درجے میں ہوتی ہے، آپ نے صبح صحابہ کرامؓ کے سامنے خواب کا تذکرہ کیا، وہ تو پہلے ہی سے گویا بات دبی ہوئی تھی کہ کب مکہ دیکھیں گے؟ جیسے آپ نے خواب کا ذکر فرمایا، تو سب صحابہ کرامؓ عرض کرنے لگے کہ حضرت ٹھیک ہے، عمرہ کیلئے جاتے ہیں، جس پر تیاریاں شروع ہوئی، تقریبا پندرہ سو صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کے ادائیگی کیلئے تیار ہو گئے، جس میں کچھ آپ کی ازواج مطہرات بھی ساتھ ہیں، کچھ بچے بھی ہیں، (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۳۴۳) مقام ذوالحلیفہ آج بھی وہ موجود ہے اور ذوالحلیفہ نام سے مسجد بھی ہے اور اس کو آجکل کی اصطلاح میں بیر علیؓ بھی کہتے ہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں پر مسجد نبوی کا ایر کنڈیشن پلانٹ لگا ہوا ہے، یہ مسجد نبوی سے کئی میل کے فاصلے پر

Marfat.com

ہے، یہ مدینہ والوں کی اور اس طرف سے آنے والے تمام لوگوں کی میقات ہے۔

میقات وہ جگہ ہوتی ہے کہ جب انسان کا حج یا عمرے کا ارادہ ہو، تو پھر ان مقامات سے بغیر احرام سے اندر داخل نہیں ہوسکتا، اگر ایک شخص کا ارادہ حج اور عمرے کا نہیں ہے، ویسے وہ جاتا ہے، تو وہ جاسکتا ہے، لیکن حج یا عمرے کا ارادہ ہے اور پھر حرم کے اردگرد سب میقات ہیں، یلم لم، ذوالحلیفہ، ذات عرق، مختلف نام چاروں طرف کے آپ نے بیان فرمائے اور جہت بھی متعین کی ہے۔

رسول اللہ نے اس مقام پہ احرام باندھا اور سب صحابہ کرامؓ نے احرام باندھا اور پھر آپ نے دو نفل پڑھ کر عمرے کی نیت کی ہے اور تلبیہ پڑھا

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ".

سفر شروع ہوا، آپ نے ایک آدھ صحابہ کو پہلے بھیج دیا کہ حالات کا جائزہ ہو جائے، کیوں کہ مشرکین مکہ کے ساتھ آئے دن سے حالات ٹھیک نہیں چل رہے تھے، مختلف جنگیں ہو چکی تھیں، تو دیکھ لیا جائے، جائزہ لیا جائے اور اگر ملاقات ہو کسی سے تو بتا دیا جائے کہ ہمارا مقصد صرف عمرہ ادا کرنا ہے، کوئی اسلحہ بھی صحابہ کرام نے ساتھ نہیں لیا، وہ ضروری دو چار چیزیں احرام کے ساتھ تھیں، جب آپ نے آدھے سے زیادہ سفر طے کرلیا، یہ تقریباً ایک ہفتے کا سفر ہے، احرام کی حالت میں سفر جاری رہا، احرام کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے، تمام شرائط و آداب کا خیال رکھنا ہے، اب تو جہاں سے جیسے ہی احرام باندھا چار پانچ گھنٹوں میں حدود حرم کے اندر پہنچ جاتا ہے، یہ ہفتے کا سفر ہے جب آدھے سفر سے زیادہ طے ہوا، تو رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی کہ مشرکین مکہ کا ایک قافلہ مقابلے کے لئے مکہ سے روانہ ہو چکا ہے اور اس راستے آ رہا ہے، آپ نے فرمایا کہ راستہ بدل دو، چنانچہ آپ نے جدہ کے راستہ لے لیا، جب راستہ بدل دیا، تو اس قافلہ سے آمنا سامنا نہیں ہوا، جب آپ مقام حدیبیہ پہنچے، اس جگہ یہ چھوٹا سا گاؤں تھا اور ایک کنواں تھا، اتفاق سے اس گاؤں اور کنواں کا نام حدیبیہ تھا، جس کا آجکل کی نام "شمیسیہ" ہے، جو جدہ سے جاتے ہوئے راستہ پر آتا ہے، وہ سارے شمیسیہ کے

Marfat.com

مقام سے گزرتے ہیں، عموماً گاڑی گزرتی بھی ہیں اور وہاں کی گاڑیاں جو مدینے سے بھی آتی ہے، وہ بھی شمیسیہ سے گزرتی ہیں کہ آپ ﷺ کا سفر اسی راستہ سے ہوا تھا، پھر تقریباً مکہ مکرمہ سے ۹ میل کے فاصلے پر ہے شمیسیہ حدیبیہ مقام اس کا کچھ حصہ حرم کے اندر داخل کچھ حصہ حرم سے باہر ہے اور اس کے تھوڑے ہی فاصلے پر غار ثور ہے، جو جگہ رسول اللہ ﷺ کی تین دن کی قیام گاہ بنی تھی، ہجرت کے سفر میں اسی راستے سے آپ جب یہاں پہنچے، تو آپ کو اطلاع ہوئی مکہ والوں کا یہ ارادہ اور پروگرام ہے کہ مسلمانوں کو وہ مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

قاصد کی روانگی:

اس پر ایک صحابیؓ کو بھیجا کہ ان کو اطلاع دی جائے، بتادے ہمارے سفر کا مقصد عمرہ کرنے کا ہے اور کوئی ارادہ نہیں ہے اور ہم صرف عمرہ کر کے واپس ہو جائیں گے، ٹھہریں گے بھی نہیں، یہ شخص اونٹ پر مکہ مکرمہ پہنچے، ان حضرات نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی اور ان کے اونٹ کو ذبح کر کے کھالیا، اپنے دستور کے مطابق جو ہوتا تھا، جو لوٹ کھسوٹ کا قانون تھا، اس صحابی رسول کو کسی شخص نے پناہ دی، تاکہ کوئی قتل نہ کر سکے، چنانچہ یہ موقع حاصل کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول! ان حضرات کا ارادہ ٹھیک نہیں ہے اور میں نے آپ کا پیغام پہنچایا ہے، لیکن یہ کسی درجے میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں، وہ لڑائی جھگڑے پر تیار ہیں۔ آپ ﷺ نے پہلے خراش بن امیہ خزاعیؓ کو بھیجا تھا۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم: ۳۴۴)

دوبارہ قاصد بھیجنے کا مشورہ:

اس پر بعض حضرات نے حضرت عمر فاروق کو دوبارہ بھیجنے کا مشورہ دیا، بعض حضرات نے حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں مشورہ دیا کہ جا کر تفصیل سے ان سے بات کریں، ان کو اعتماد میں لیں، مشورہ میں جو سفیر طے ہوا، وہ حضرت عثمان غنیؓ کہ یہ متحمل مزاج ہیں، ان کی بات سنیں گے بھی، سمجھیں گے بھی، ان کے احسانات بھی مکہ والوں کے اوپر ہیں، جب یہ مکہ میں مقیم تھے حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت مشہور تھی۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم: ۳۴۴)

Marfat.com

اصحاب سیر نے لکھا ہے قریش کی عورتیں اپنے بچوں کو لوری دے کر جب سلاتی تھیں ،لوری ان کی یہ تھی کہ اے بچے میں تجھ سے اس طرح محبت کرتی ہوں ،جیسے قریش عثمان سے محبت کرتے ہیں، چپ ہو جاؤ اور سو جاؤ ،قریش کی حضرت عثمان سے محبت تھی کہ یہ سخی تھے ،اسلام کے بعد اور زیادہ سخی ہو گئے تھے ،زمانہ اسلام سے پہلے بھی دریا کے مانند تھے، یہی وہ چند صحابہ کرامؓ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

"خِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا". (رواہ ابن حبان: ۶۴۸)

تم میں سے بعض جو زمانہ اسلام میں نمایاں ہو گئے ،مبارک ہیں، پسندیدہ ہیں، مختار ہیں، یہ زمانہ اسلام سے پہلے بھی پسندیدہ تھے ،بس فرق یہ ہوا زمانہ اسلام میں آنے کے بعد اسلام کو سمجھ گئے اور اس کے مطابق زندگی بنالی ،تو اور اونچے بن گئے۔

حضرت عثمان کی شہادت کی خبر:

حضرت عثمان غنیؓ کو روانہ کیا گیا بات سمجھائی گئی ،حضرت عثمان غنیؓ نے بات کی ،لیکن کوئی بات ماننے کیلئے تیار نہیں تھا ،تو سارے ہی جاہل تھے اور جاہل اور بے وقوف کو بات سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے ،محاورہ بڑا مشہور ہے

"عقل مند دشمن بے وقوف دوست سے بہتر ہوتا ہے"۔

تو جو دشمن بھی ہو اور بے وقوف بھی ہو اور جاہل بھی ہو ،تو پھر بہت مشکل ہے بات سمجھانا۔ ایسوں کو سمجھانا بڑا مشکل ہے ،حضرت عثمان غنیؓ نے ان کو بات سمجھائی ،لیکن انہیں نہ سمجھ آئی اور انہیں گرفتار کر لیا ،خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنیؓ کو قتل کر دیا گیا ہے ،رسول اللہ ﷺ تک یہ خبر پہنچ گئی۔

بہر حال! آپ بہت پریشان ہوئے اور صحابہ کرامؓ کو جمع فرمایا اور اپنے ہاتھ پر سب کی بیعت کی کہ ہم خالص اللہ کی رضا کی خاطر عمرے کی ادائیگی کیلئے آئے تھے اور اپنے ساتھی کے ساتھ جیسے بتایا جا رہا ہے ،زیادتی ہوئی ظلم ہوا اور انہیں شہید کر دیا گیا ،لھذا اب ہم اپنے ساتھی کا بدلہ لیکر جائیں گے ،جس پر یہ آیت نازل ہوئی فرمایا

Marfat.com

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ پارہ:۲۶، الفتح:۱۸

اللہ رب العزت خوش ہو گئے، اے پیغمبر آپ کی اس ادا سے کہ جو اپنے ساتھیوں کے دائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھ کر یہ اعلان فرما رہے تھے کہ بدلہ لیکر جائیں گے بیعت ہو رہی ہے کیکر کے درخت کے نیچے اور دونوں جہانوں کے سرادر خاتم النبین اپنے دائیں ہاتھ پر اپنی جماعت کے دائیں ہاتھ رکھ رہے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اپنے ساتھی کا بدلہ لیکر چلیں گے، اللہ رب العزت کو اس بیعت کی یہ ادا بہت پسند آئی اور سکینت اور آئندہ کیلئے فتح مبین کے فیصلے بھی نازل کر دیے۔

آپ نے جب بیعت کی، سب صحابہ کرام سے بیعت ہو گی، تو پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو اٹھا صحابہ کے سامنے کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا ہاتھ عثمان کا ہاتھ سمجھو، شہید زندہ ہوتا ہے اور یہ میرا ہاتھ ہے عثمان بھی میرے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہے، ہم بدلہ لیکر جائیں گے، حضرت عثمان غنیؓ بعد میں فرمایا کرتے تھے کہ آپ کا بایاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ سے بھی زیادہ مقدس اور مبارک ہے، جو مجھے عطاء کیا ہوا ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم:۳۴۵)

عروہ بن مسعود کی آمد:

بہر حال یہ خبر تو جو غلط مشہور ہوئی، جب بیعت ہوئی، پھر دشمن کے حوصلے بھی ٹوٹے، اب تو یہ تیار ہو گئے تو فوراً اطلاع دے دی کہ عثمان زندہ ہیں اور واپس آ رہے ہیں، قبیلہ بنو خذاعہ مکہ کے قریب ایک قبیلہ آباد تھا، مسلمانوں کے ساتھ کسی حد تک اچھے مراسم تھے، اس قبیلے کا سردار بدیل بن ورقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت یہ لوگ آپ کو عمرہ نہیں کرنے دیں گے، مکہ میں نہیں جانے دیں گے، آپ نے فرمایا کہ ان کو بلالیں کہ بیٹھ کر کوئی بات ہو جائے اور انہیں سمجھا دیں کہ ہمارا کوئی قتل وقتال کا ارادہ نہیں ہے اور انہیں بتا دیں سمجھا دیں، اگر آتے ہیں تو بات کر لیتے ہیں اس پر عروہ بن مسعود مشرکین سے آئے اور کہا کہ میں آپ سے بات کرنے کیلئے آیا ہوں، لیکن بات اس پہلو سے شروع ہو گی کہ آپ حضرات عمرہ

Marfat.com

نہیں کر سکتے ،اس سفر میں آپ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے ۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم : ۳۴۷)

صحابہ کرامؓ بڑے پریشان ہوئے ، عجیب بات ہے ،لیکن اس کے بغیر بات آگے چلی نہیں ہے، یہ بیٹھے رہے اور ادب کا لحاظ رکھا ، واپس گئے ،اپنی قوم کو یہ کہا کہ مجھے خیر خواہ سمجھتے ہو ، بہتر سمجھتے ہو ،تو میں صلح کی کوئی ترتیب کرتا ہوں ، ہم بہت سی جنگیں لڑ چکے ہیں ،کوئی فائدہ نہیں ہوا ، لھذا جنگ بندی کا اعلان کرتے ہیں ،قوم نے کہا ٹھیک ہے ، تیرے اوپر اعتماد ہے ، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اور یہ کہ مسلمانوں کا کوئی شخص مدینہ سے مکہ آ گیا ،تو ہم اس کو واپس نہیں جانے دیں گے اور مکہ سے کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ چلا گیا ہم اس کو واپس لائیں گے ، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے ۔

اس پر صحابہ کرامؓ پریشان ہوئے اور اپنی رائے بھی ادب سے پیش کی کہ حضرت ہمارا بندہ یہ واپس نہیں کریں گے ، ہم انکا واپس کرینگے ، آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں ، جو مسلمان ہو کر مدینہ میں آئے گا ، ہم اسکو واپس کر دینگے ، وہ پھر بھی ہمارا بندہ ہے اور اللہ تعالیٰ عنقریب کوئی بہتریں صورت بنا دیں گے اور جو ہمارا بندہ مدینہ سے چلا گیا ، وہ ہمارا نہیں ہے ، اسکو جانے دو ، کیوں اجازت کے بغیر گیا

بہر حال خاموشی ہوتی رہی ، اتنی دیر میں ایک بندہ کا پتہ چلا کہ ایک مسلمان مکہ میں قید کی صعوبتیں جھیل رہا تھا ، ابو جندلؓ یہ آگے آئے اور باپ بھی اس کے اوپر زیادتی کر رہے تھے ، تو ابو جندلؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلح پر ابھی دستخط نہیں ہوئے ، میں آ گیا ہوں ، اگر دستخط ہو چکے ہوتے ، تو پھر مکہ سے مدینہ نہ جاتا ، دستخط نہیں ہوئے ، لھذا مجھے واپس ان کافروں کے حوالہ نہیں کرنا ، یہ بہت تکلیف دیتے ہیں ، بہت مارتے ہیں ، میں اکیلا ہوں ، اب ہم ایک دو ہیں ، ہمیں بہت ستاتے ہیں ، ظلم کرتے ہیں ، مجھے ان کافروں کے حوالہ نہیں کرنا ، اس لئے کہ ابھی صلح مکمل نہیں ہوئی ہے ، مشرکین مکہ کہنے لگے نہیں ، یہ واپس جائیگا مکہ آپ نے بہت سمجھایا ، لیکن وہ نہ مانے کہ میں صلح ہی نہیں کرتا ہوں ، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بات نہیں ، آپ واپس چلے جاؤ کہا حضرت میں مسلمان ہوں ، اسلام کی وجہ سے یہ لوگ مارتے ہیں ۔

Marfat.com

حضرت عمر کی غیرت:

تو ان کی مظلومانہ داستان سن کر حضرت عمر فاروقؓ کھڑے ہوگئے، عرض کی حضرت ہم مسلمان ہیں، ہم نے آپ پر ایمان لایا، ہم حق پر ہیں، آپ نے فرمایا عمر حق پر ہیں، تو حضرت ان کو آپ کافروں کے حوالہ کیوں کرتے ہیں؟ یہ ہمارا بھائی ہے، ہم ان کو نہیں دیتے ہیں، کہا عمر کوئی بات نہیں، بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ کوئی بہتر صورت بنائے گا، بعد میں حضرت ان جملوں پر صدقہ بھی کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے کہ کہیں بے ادبی نہ ہوگئی ہو (سیرت مصطفیٰ جلد دوم: ۳۵۳) کہتے ہیں:

خاموش اے دل بھری مجلس میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

عمر چپ کر جاؤ، حضرت عمر فاروقؓ کو آپ نے خاموش کرا دیا۔ صلح طے ہوگئی، مسلمان واپس مدینہ آگئے۔

دم اور حلق کا حکم:

سب نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہے، نیت کی ہوئی ہے، چادریں باندھی ہوئی ہیں، لبیک پڑھ چکے ہیں، سب کچھ مکمل ہے، اب بغیر عمرے کے واپس جانا احرام سے نکلنا ممکن نہیں، مگر یہ کہ جرمانہ دینا ہے، بیعت ہو رہی ہے، اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی آیت نازل کردی کہ ہمیں آپکی ادا بڑی پسند آئی ہے اور اپنا ضابطہ جب احرام باندھا جائے، تو جو احرام کو بغیر عمرے کی تکمیل کے احرام کھولیں گے، تو قانون یہ ہے کہ اس کو ہدی (دم) دینا پڑے گا، اس قانون سے مستثنیٰ پیغمبر بھی نہیں ہے، صحابہ کرام بھی نہیں ہیں، دیکھو مقام اتنا اونچا ہے کہ پورے قرآن مجید میں اللہ رب العزت یا محمد نہیں فرمایا، ادب کے انداز میں صفات کی صورت میں بات کی اور اپنی شریعت اور ضابطہ ایسا ہے حالانکہ اپنی طرف سے نہیں رکے بلکہ روک دیئے گئے، پھر بھی آپ ﷺ عمرے کا احرام تب کھولیں گے، بال منڈوائیں اور ایک ایک جانور ہر صحابی ذبح کرے، آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا، صحابہ کرامؓ چپ کر کے بیٹھے ہیں

Marfat.com

،آپ ﷺ اعلان فرمانے کے بعد جب خیمے میں تشریف لے گئے ،ازواج مطہرات میں سے ام سلمہ تھیں، صحابہؓ نے گنجے نہیں کئے ،ام سلمہ نے عرض کیا کہ حضور صحابہ کرامؓ بہت پریشان ہیں، ان کے دل دکھے ہیں، ان کے دل زخمی ہیں ،ایک تو عمرہ نہیں ادا ہوا اور دوسرا یہ کہ صلح ایسی ہوئی کہ ہر ہر بات خلاف طبیعت تھی ،سب سے پہلی بات جب حضرت علیؓ کو فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں، تو سہل کہنے لگا کہ جو عرب کا دستور چلا آرہا ہے وہ لکھیں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے وہ لکھیں جب آگے لکھا حضرت علیؓ نے من محمد رسول اللہ ﷺ تو سہل اور مشرکین کہنے لگے ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہوتے تو یہ نوبت ہی نہ آتی ،آپ لکھیں محمد بن عبداللہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں محمد بن عبداللہ اور اللہ کا سچا آخری رسول ہوں، کوئی نہ مانے تو اپنا نقصان ہے ،اے علی لکھ دو کوئی بات نہیں ،محمد بن عبداللہ لکھ دو ،تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ میں لفظ رسول کو نہیں کاٹتا۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم:۳۵۴)

میں رسول اللہ کا لفظ کیسے مٹاؤں، حضرت معذرت چاہتا ہوں، آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا مجھے دے دو بتاؤ آپ تو امی ہیں، عجیب بات آپ نے تین چار لائنیں لکھ دیں کہ ہماری ان کے درمیان جنگ بندی کے اوپر صلح ہو رہی ہے اور میں محمد بن عبداللہ ہوں فرمایا میں سچا اللہ کا آخری رسول ہوں، جو مانے وہ کامیاب ہے، جو نہ مانے وہ رسوا ہو جائے گا، صحابہ کرامؓ پریشان ہیں، آپ نے اعلان کر کے فرمایا، عنقریب اللہ رب العزت ہمیں فتح دیں گے اور عروہ کہنے لگے حضرت یہ جو آپ کے ارد گرد بیٹھے ہیں، اگر قریش آپ پر غالب آگئے، تو یہ ارد گرد بیٹھنے والے سارے بھاگ جائیں گے، یعنی صحابہ کرامؓ اور اگر آپ غالب آگئے تو یہ رہیں گے، آپ نے فرمایا عروہ بیٹھ جاؤ دیکھ لیں گے یہ کوئی سیاسی اجتماع ہے۔

بہر حال یہ تو کئی دن تک بات چیت ہوتی رہی عروہ کہتے تھے کہ مجھے مکہ کی سرداری کی وجہ سے بڑے بڑے بادشاہوں کے ساتھ ملنے کی نوبت آئی ،ان بادشاہوں کے خدام بھی اتنے باادب باصلاحیت بات ماننے والے نہیں ہوتے ، جتنے اس ہستی کے ارد گرد والے لوگ ہیں، آپ نے فرمایا پانی لاؤ، سیکڑوں بھاگ پڑے ،پانی لانے کیلئے آپ نے جب گلاس دیا، تو سیکڑوں اٹھ کھڑے گلاس لینے کیلئے ،عجیب ہیں یہ حیران ہوا، بعد میں یہ کہا کرتے تھے، ان کے

Marfat.com

اردگرد جو ساتھی ہیں نہیں بھاگیں گے، یہ پکے ہیں اور آپ بار بار اعلان فرمارہے ہیں کہ عنقریب ہمیں فتح ملے گی، لیکن جاہلوں کو یہ جملہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہا جارہا ہے۔

حلق کا حکم:

بہرحال جب صلح طے ہوگئی اور آپ ام سلمہؓ کے خیمے میں تشریف لے گئے، تو بتایا کہ میں دو تین دفعہ اعلان کر چکا ہوں، کوئی صحابی حلق نہیں کرواتا، سارے چپ کر کے بیٹھے ہیں، تو ام سلمہؓ نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت آپ پہلے حلق کرالیں اور قربانی ذبح کردیں، اتباع میں سب صحابہؓ کرام کرادیں گے، اب انہیں بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ کیا ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ چنانچہ جیسے آپ نے حلق کرلیا، سر صاف کروایا، جو عمرے کی تکمیل کے بغیر ہوا، جب حلق فرمایا زلفوں کی تقسیم کی، تو سب صحابہ کرام خود شروع ہوگئے حلق کرانے اور ذبح کرانے۔

صحابہؓ کرام فرمایا کرتے تھے ام سلمہؓ تمام ازواج مطہرات میں سے بڑی سمجھ دار تھیں، اتنا اچھا مشورہ دیا کہ فوراً مسئلہ حل ہوا، چنانچہ رسول اللہ واپس ہوئے، طے ہوا اگلے سال عمرہ کریں گے، تین دن رہیں گے، کوئی اسلحہ نہیں لائیں گے، فلاں نہیں ہوگا، سب کچھ مانا جارہا ہے، واپس آگئے۔

سورۃ الفتح کا نزول:

واپسی میں ایک مقام پر آپ نے پڑاؤ ڈالا، تو پوری سورۃ فتح رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی، فرمایا

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ﴾ پارہ: ۲۶، الفتح: ۲۱

اے نبی! ہم عنقریب آپکو فتح مبین عطاء کرنے والے ہیں یعنی مکہ فتح ہوگا اور اس صلح میں بعض ساتھیوں سے بے ادبیاں ہوگی، انکے جذبات ایمان کی وجہ سے تھے، ہم نے انکی اس طرح کی باتیں معاف کردی ہیں۔

Marfat.com

﴿ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴾

اور اللہ تعالیٰ بہت بڑی مدد و نصرت آپکے ساتھ کرنے والے ہیں؛ چنانچہ واپس تشریف لا رہے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو آپ سمجھا رہے ہیں، جو فتح مبین ہے عنقریب اللہ رب العزت نے مکہ مکرمہ ہمارے حوالے کر دینا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ فرمایا کرتے تھے، مجھے سورت فتح کے نزول کے بعد صلح حدیبیہ کی برکات سمجھ میں آئی تھیں، تو اس سورت کا نام سورۃ فتح رکھ دیا، تو مجھے سمجھ آ گئی کہ اس صلح میں بہت بڑی فتح کا ذکر ہے۔

ابو جبیر کا واقعہ:

چنانچہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے کہ ابو جبیر مکہ سے مسلمان ہو کر وہاں سے بھاگ کر مدینہ میں آ گئے، اب یہ واپس جانے کیلئے تیار نہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو بھائی ہماری انکے ساتھ صلح میں یہ بات طے ہے، آپ انتظار کریں، صبر کریں، عنقریب اللہ تعالیٰ فتح دینے والے ہیں، سب کچھ ہو جائے گا، اتنے میں دو بندے مشرکین مکہ کے مدینہ میں پہنچ گئے، ہم معاہدے کے مطابق جبیر کو ہمارے حوالے کر دیں، جبیر کو سمجھایا، دلاسا دیا، پریشان نہ ہوں، صبر کریں، وہ روتے رہے، حضرت ان کے حوالے نہ کریں، یہ اس وقت تک مارتے رہیں گے، جب تک دین سے نہ پھر جائیں، یہ تو کافروں کا وطیرہ ہے، قرآن نے کہا یہ اسوقت تک خاموش نہیں بیٹھیں گے، جب تک کہ تمہیں اپنے مذہب سے پھیر کر اپنے مذہب میں واپس نہ لے آئیں، یہود نصاریٰ کا یہ وطیرہ بیان کیا، چنانچہ انکو واپس کر دیا، یہ راستے میں ابو جبیر نے ان میں سے ایک بندے سے تلوار لیکر ان میں سے ایک کو قتل کر دیا، دوسرا مشرک بھاگتا ہوا پھر مدینہ میں آ گیا، حضرت جبیر نے ایک بندے کو قتل کر دیا اور جبیر ادھر ہی ہے اور اب مجھے قتل کر دیگا، آپ نے فرمایا دیکھو میں نے آپ کے حوالے کر دیا، تو اپنی تلوار اس کو دی کیوں ہے، اتنے میں مشرکین مکہ کو بات پتہ چلی، تو بعض کہنے لگے کہ صلح کے خلاف کام ہوا لیکن سرداروں نے کہا کہ صلح کے خلاف نہیں ہوا، آپ نے تو حوالے کر دیا، ابو جبیر جدہ میں ایک سائٹ میں آباد ہو گئے تھے اور مکہ میں جو مسلمان ہوتے تھے وہ ابو جبیر کے پاس آ کر

Marfat.com

رہائش اختیار کر لیتے تھے، ابو جبیر کے پاس آ کر رہ جاتے، وہ ابو جندل جو سھل کے بیٹے تھے، وہ بھی ادھر آ گئے، دوسرے تیسرے حتی کہ مشرکین مکہ نے خود رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا، ابو جبیر بمع اسکے قافلے کو آپ براہ مہربانی مدینہ طیبہ میں بلالیں اجازت ہے، چنانچہ آپ نے انکو بلالیا۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

غزوہ خیبر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ ، وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ أَوْفُوْا عَھْدَہٗ ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِیَاءِ .أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَأْخُذُوْنَھَا فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِہٖ وَکَفَّ أَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ وَلِتَکُوْنَ آیَۃً لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَھْدِیَکُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا﴾. پارہ: ٢٦ . الفتح: ٢٠

قال النبی ﷺ : " اللھم رب السموت وما أضللن ورب الأرضین وما أظللن ورب الشیاطین وما أضللن ورب الریاح وما أرسلن اللھم إنا نسئلک من خیر ھا" . (مسند ابن زیدان: ١١)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمہید:

چھبیسواں پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک دعائیہ جملہ تلاوت کیا ہے، جس کے اندر غزوہ خیبر کا ذکر ہے۔

سن ٦ ہجری میں جب صلح حدیبیہ ہوئی، مشرکین مکہ کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ ہوگیا، اب ایک طرف سے آپ مکمل مطمئن ہوگئے تھے جو آئے دن مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے اور جو اسلام کے خلاف کام کرنے تھے، اس میں رکاوٹیں ہورہی تھی کہ جب

Marfat.com

مشرکین مکہ کے ساتھ صلح حدیبیہ کے موقع پر جنگ بندی پر صلح ہوئی، اس کے بعد آپ کو اس سمت سے اطمینان حاصل ہوگیا، کہ یہ لوگ اب لڑائی کیلئے نہیں آئیں گے، معاہدہ ہوگیا، پھر آپ نے اطراف عالم کی طرف توجہ کی ہے. جس میں سب سے پہلے اصولی بات یہ ہے کہ دعوت اسلام دی جائے، چنانچہ آپ نے بادشاہوں کو صلح حدیبیہ کے بعد سن ۷ ہجری کے اوائل میں بادشاہوں کو دعوت اسلام دی، اسی سن سات ہجری میں غزوہ خیبر بھی وجود میں آیا۔

غزوہ خیبر و بنو قریظہ:

خیبر ایک علاقے کا نام ہے جو مدینہ سے شام کی طرف راستہ جاتا ہے، اب تقریبا یہ سعودی عرب کا آخری علاقہ ہے، مدینہ طیبہ میں مقیم یہودیوں نے آپ ﷺ کو مختلف طریقوں سے تکلیف پہنچائی، جو بھی ان سے ممکن صورت ہوسکتی تھی، ظاہری جسمانی تکلیف کے لحاظ سے بھی اور ذہنی اذیت کے اعتبار سے بھی ہر طرح کی تکلیفیں یہود مدینہ نے پہنچائی، حتی کے یہ مشرکین کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے، جبکہ مدینہ کے یہود کے ساتھ معاہدہ تھا، کہ لڑائی آپس میں نہیں کریں گے باوجود زمانہ عہد کے یہ مشرکین مکہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف تدبیریں کرتے تھے۔

اسی وجہ سے غزوہ بنو قریظہ وجود میں آیا، جو مدینہ طیبہ میں بنو قریظہ یہودیوں کا قبیلہ آباد تھا، پھر یہاں سے یہ یہودی جلاوطن کردیے گئے تھے اور خیبر میں پہلے بھی یہود آباد تھے، تو مدینہ کے یہود بھی جاکر خیبر میں آباد ہوگئے، خیبر میں یہود کا ایک بہت بڑا علاقہ تھا، جو کئی بستیوں پر مشتمل تھا، کئی قلعوں پر مشتمل تھا، ویسے تو مشہور قلعہ خیبر ہے، خیبر پورے اس علاقے کا نام ہے اور اس میں بہت زیادہ قلعے تھے، بستیاں تھیں، علاقے تھے یہود کے، کوئی میدانی علاقوں میں قلعے تھے، کوئی نشیب فراز وادیوں میں اور کوئی قلعے پہاڑ کے اوپر واقع تھے، یہ سب ہی یہود کے تھے۔

مسلمانوں کے خلاف سازش:

یہ مدینہ کے یہود جب خیبر کے علاقے میں آباد ہوگئے، تو وہاں پر تدبیر شروع ہوگئی

Marfat.com

مسلمانوں کے خلاف، اب تو زیادہ اکٹھے ہو گئے ہیں ایک دو یہودی ہوں تو مسلمانوں کے خلاف سازش کیلئے کافی ہوتے ہیں اور یہاں تو بیسوں قلعے ان کے ہیں اور ہزاروں کے تعداد میں ہیں اور سارے اکٹھے ہو گئے ہیں، تو انہیں اس چیز کا احساس نہیں ہوا کہ مدینہ میں ہم نے نقض عہد کیا تھا اور وہاں ہماری جنگ ہوئی، پھر وہاں سے ہمیں نکال دیا گیا، بلکہ خیبر کے علاقے میں ان یہودیوں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے مشورے شروع کر دیے۔

یہود و نصاریٰ کی اصلیت:

بس فرق دو ستو اتنا ہے کہ بیشک اس زمانے میں مسلمان کم تھے، لیکن بیدار تھے، دشمن کے شرور سے آگاہ تھے، اس زمانے سے ہی یہود و نصاریٰ تو مسلمانوں کے خلاف ہیں اور کوئی مانے یا نہ مانے یہود نصاریٰ کو قرآن مجید نے مسلمانوں کا دشمن کہا ہے، ہمارا اس پر ایمان ہے۔

سازشوں کا علم:

جب آپ ﷺ کا ظہور ہوا، مدینہ میں آپ کا قیام ہوا اور پھر انہوں نے اپنی سازشیں شروع کیں، جنگ کی نوبت آئی، یہاں سے یہ جلاوطن ہو کر خیبر میں آباد ہو گئے، پھر بھی یہ آرام سے نہیں بیٹھے، مسلمانوں کو ختم کرنے کی فکر اور مشورے میں لگے رہے اور خوراک کا سامان اسٹور کرنے لگے، اسلحہ جمع کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ کو ان کی باتوں کا علم ہوا، تو آپ نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے سامنے واعظ فرمایا کہ یہ صورت حال ہے کہ مکہ والوں سے جنگ بندی کی بات ہو گی، بادشاہ عالم کو دعوت کے خطوط لکھ دیئے، لیکن یہود خیبر وہ مسلمانوں کے بارے میں گندے نظریہ رکھتے ہیں، وہ مسلمانوں کو ختم کرنے کے مشورے کر رہے ہیں، اس پر پندرہ، سولہ سو صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے اس وعظ نصیحت پر تیار ہو گئے، غزوہ خیبر میں اعلان تھا، اگر کوئی شخص نہیں آنا چاہتا ہے، کوئی بات نہیں، آپ نے اعلان فرمایا اور ساتھ خصوصیت ان لوگوں کو دی، جو میرے ساتھ صلح حدیبیہ میں ساتھ تھے، وہ ساتھ رہیں اور یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی کہ منافقین مدینہ کو خیبر کی طرف ساتھ نہیں لے جانا اور دوسرا کہ جو آنا چاہیے غزوہ خیبر کیلئے تیاری کر کے ہمارے ساتھ آئے، لیکن صلح حدیبیہ والے لوگ ضرور

Marfat.com

آئیں جو بھی گزشتہ سال سن ٦ ہجری میں مشرکین نے عمرہ نہیں کرنے دیا تھا، وہ لوگ ساتھ ضرور آئیں، کیوں کہ آپ ﷺ پر بشارت کی آیت کریمہ نازل ہو چکی تھی فرمایا

﴿ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴾. پارہ: ٢٦، الفتح: ٢٠

کہ اس صلح کے بعد آپ کے ساتھ اے نبی ہم نے بہت بڑے فوائد کا وعدہ کر دیا ہے، جو عنقریب آپ ان دنیاوی فوائد کو حاصل کرینگے اور آپ کے ساتھ یہ بھی وعدہ ہو گیا کہ اب آپکی طرف اور آپکی جماعت کی طرف کوئی دشمن سر نہیں اٹھا سکے گا، اگر اٹھائیگا، تو خود تباہ ہو جائیگا اور ہم نے یہ نشانی چھوڑ دی بعد والے مومنین کیلئے کہ اس جماعت نے نبی پاک ﷺ کا کس درجے میں ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے پھر جماعت کی نصرت و مدد کی فرمایا اور بعد والے لوگوں کیلئے ان کے واقعات کو ایمان کی نشانی کے طور پر چھوڑ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری سیدھی راہنمائی کرتے ہیں۔

قافلہ کی روانگی:

دو (٢٠٠) سو سوار چودہ سو (١٤٠٠) پیدل چلنے والے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کے ساتھ خیبر علاقے کی طرف روانہ ہو گئے یہ سفر بعض حضرات نے لکھا ہے کہ محرم الحرام کے آخری دنوں میں شروع ہوا، امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ذکر کیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اگر اہم مجبوری ہو مسلمانوں کو اسلام کو تو اشہر حرم میں بھی قتال جائز ہے اور اگر ایسی کوئی مجبوری نہ ہو، تو ان مہینوں کا تقدس کا خیال رکھنا مستحب ہے، یہی وجہ ہے کہ امام حسینؓ بھی اشہر حرم میں نکلے تھے، محرم الحرام اشہر حرم ہے اور مشرکین مکہ آپ یہ سوال کرتے تھے

﴿ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ﴾ پارہ: ٢. البقرة: ٢١٧

تو اللہ رب العزت نے فرمایا ٹھیک ہے قتال ان مہینوں میں منع کیا ہے، لیکن شرک اس سے

Marfat.com

بھی بڑا جرم ہے، وہ جو اشھر حرم یا غیر حرم سب میں ممنوع اور حرام ہے، اس کا ارتکاب کرتے ہو، تو یہ سفر خیبر کا محرم کے آخری دنوں میں شروع ہوا۔

بہر حال آپ چند دنوں کے سفر کے بعد خیبر کے علاقے کے قریب پہنچ گئے، جورات کا ابتدائی حصہ تھا، آپ کا یہ معمول تھارات کو حملہ نہیں کرتے تھے اور اجازت بھی نہیں دیتے تھے، صبح کے وقت آپ نے صحابہ کرامؓ کا یہ فرمایا کہ دیکھو اگر آذانوں کی آواز آجائے، تو بیشک یہود آباد ہوں ہمیں بستی سے آذان کی آواز آجائے، اس پر حملہ کرنا جائز نہیں ہے، خواہ اس میں کتنے شر پسند آباد ہوں، تو سب صحابہ کرامؓ کو یہ فرمایا کہ آذان کی آواز کا خیال رکھنا، اگر آذان کی آواز آجائے، تو پھر مجھے بتانا حملے کی اجازت پھر نہیں ہے، چنانچہ کوئی آذان کی آواز نہیں آئی، تو آپ نے فرمایا اب حملہ کریں گے، لیکن پہلے دعوت دیں گے۔

میں جن صفات کا پیغمبر ہوں ان میں میری صفت داعی ہے، پہلے دعوت اسلام دیں گے، بیشک ان کے پاس دعوت پہنچ چکی ہے کہ اتنی دیر میں یہود کے لوگ کدال، بیل وغیرہ لیکر اپنی کھیتی باڑیوں میں کام کیلئے نکل آئے کہ اس میں بعض یہودیوں نے جب دیکھا چونکہ یہ تو مدینے ہی سے بعض جلاوطن ہو کر آئے تھے، آپ ﷺ کو جانتے تھے، تو نعرہ لگا دیا یہودیوں نے "جاءمحمد والخمیس" ویسے تو عربی زبان میں یوم الخمیس جمعرات کو کہتے ہیں، لیکن جنگی اصطلاح میں الخمیس کا ایک خاص معنی ہے کہ پانچ طرح کے فوجی دستے، وہ مختلف معاملوں پر مقرر ہوتے ہیں، جس میں موجود ہوں تو اس کو الخمیس کہتے ہیں جن کو مقدمۃ الجیش، میسرہ، میمنہ، ساقہ اور قلب کہتے ہیں، دائیاں والا قافلہ یا بایاں والا پیچھے والا اور آگے والا درمیان والا تو یہودیوں نے یہ نعرہ لگایا کہ "جاءمحمد والخمیس" یعنی آپ ﷺ مکمل تیاری کے ساتھ ہمارا قلعہ کے قریب پہنچ چکے ہیں، فوجی دستے جتنے ہو سکتے ہیں، وہ سب آئے ہیں۔

چنانچہ اعلان ہو گیا اور آپ نے دعوت دی کہ آپ لوگ میرے ماننے والے بن جاؤ، ہتھیار ڈالدو، تو بس کچھ بھی نہیں ہوگا، لیکن انہوں نے اپنے مضبوط ہونے کا دعویٰ کیا اور اعلان کیا جس پر لڑائی شروع ہوئی اور پہلا قلعہ فتح ہو گیا، دوسرا قلعہ جس کو "قلعہ قموس" کہتے ہیں، چند دن تک لڑائی ہوتی رہی، لڑائی اور محاصرہ کے باوجود کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا تھا کہ اسی موقع

Marfat.com

پر آپ نے فرمایا تھا کہ صبح کے وقت میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا، جھنڈا دوں گا کہ جس کے ہاتھ سے اللہ رب العزت اس قلعے کو فتح کرا دیں گے اور اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ یہ شخص محبت کرنے والا ہوگا، یہ مقصد نہیں تھا کہ وہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ محبت کرنے والا ہے اور دوسرے نہیں، یہ بطور حوصلے کے تسلی کے یہ جملے آپ نے ارشاد فرمائے، چنانچہ رات کو ہر شخص یہ دعا کرتا رہا کہ اللہ کرے کہ صبح رسول اللہ ﷺ وہ جھنڈا مجھے دے دیں کہ میرے ہاتھوں سے وہ قلعہ فتح ہو جائے۔

جھنڈا علیؓ کے ہاتھ میں:

حضرت عمر فاروقؓ بھی دعا میں مصروف ہیں، حضرت ابو بکرؓ بھی دعا میں مصروف ہیں اور صحابہؓ کرام بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے کیلئے مصروف ہیں اور جب صبح ہوئی، منتظر بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا کہ علیؓ کہاں ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضرت ان کی ایک آنکھ زیادہ خراب ہے، آپ نے فرمایا بلاؤ، حاضر ہو گئے کہا کیا وجہ ہے عرض کیا کہ میری ایک آنکھ خراب ہے، جیسے ہو جاتی ہے، بعض دفعہ موسم کے لحاظ سے ہوا کے بدلنے سے، تو آپ نے اپنا لعاب مبارک حضرت علیؓ کی آنکھ پر ملا، جو فوراً ٹھیک ہو گئی۔ چنانچہ آپ نے جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا اور عجیب جملے ارشاد فرمائے۔ فرمایا کہ

اے علی سنو! آپ کی دعوت سے اگر ایک شخص ہدایت پر آجائے، اسلام پر آجائے، تو یہ اللہ رب العزت کو زیادہ پسند ہے، بجائے اسکے کہ بہت سارے لوگ قتل ہو جائیں اور آپ سرخ اونٹ ذبح کر کے اللہ کے راستے میں تقسیم کر دے، اس کا ثواب اتنا نہیں جتنا کہ ایک شخص کو ہدایت کی طرف لے آنا، اسلام کی طرف لے آنا، یہ اللہ رب العزت کو بہت پسند ہے۔

مرحب پہلوان سے مقابلہ:

چنانچہ حضرت علیؓ نے جھنڈا لیا اور جب قلعہ قموص کے قریب پہنچے، تو اندر سے ایک یہودی کا نعرہ آیا، اس نعرہ کا مطلب یہ تھا کہ ہم بڑے جنگجو ہیں، بڑے بہادر ہیں، مرحب نامی لکھا

Marfat.com

سیرت کے کتب میں اس یہودی جنگجو کا ذکر تھا، وہ نعرہ لگاتا ہوا میدان میں آیا۔ (واقعہ خیبر: سیرت مصطفیٰ) کہتا ہے۔

قد علمت خیبر انی مرحب
شاک السلاح بطل مجرب
(سیرت مصطفی جلد دوم: ۴۱۲)

سارے علاقہ خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں ایک مرحب نامی شخص ہوں، بڑا وڈیرا ہوں یہودیوں کا۔ ہروقت اسلحہ پہن کر اپنے وجود پر رہتا ہوں، بڑا بہادر جنگجو ہوں، میں سردار ہوں وڈیرا ہوں اپنی جماعت کا جرنیل ہوں اور انکو اعتماد میں لیکر اعلان کر رہا ہوں۔ اپنے ماتحتوں کو دیکھ کر غرور کرتا ہوں بڑے علاقے میں نے فتح کیے، بہت سارے اقوام سے میرا جنگ جدل ہوا، سب کے جنگ، جدل کے مقابل میں فاتح رہا، غالب رہا، قاتل بن کر رہا، کبھی مقتول اور مغلوب نہیں ہوا، اس کو کیا پتہ کہ کیا ہونے والا ہے، یہ تو موت کا پیغام تو کسی کو نہیں پتہ کہ کب آجائے، لیکن آنا ضرور ہے، کوئی حشر کا انکار کردے، حساب کتاب کا انکار کردے، موت کا انکار کیسے ممکن ہے؟ یہ تو کوئی کافر کوئی دھریہ کوئی مشرک کوئی بت پرست کوئی آتش پرست کوئی بھی مذہب والا ہو، موت سے تو انکار نہیں کرسکتا اور بڑے بڑے بادشاہ اتنا عرصہ حکومت کرکے پھر بھی یہ بتا گئے تھے، یہ شعر لکھ دینا ہمارے ایوان میں، شیخ سعدی نے لکھا ہے بادشاہوں کو نصیحت کرتے ہوئے۔ اردو میں ترجمہ ہوا

نوشیروان کے در پہ لکھا تھا بآب زر
کہ اس منزل غریب کے ساکن کہاں گئے

وہ نوشیروان عادل بادشاہ جنکی عدالت کے بارے شیخ فخریہ انداز میں یہ کہتا ہے

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل است
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیران نماند
خیر کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں بشیر کہ بانگ برآید کہ فلاں نماند

Marfat.com

ترجمہ: نوشیران کا نام عدل، انصاف کی وجہ سے زندہ ہے اگر چہ وہ خود موجود نہیں ہے، اے فلاں خیر کہ اچھے کام کہ اور عمر کو غنیمت شمار کر اور اس اعلان سے پہلے پہلے کہ اعلان ہو جائے کہ فلاں شخص فوت ہو گیا۔

جب مرنے لگا تو کہا میری بڑی حکومت تھی کہی لوگ غرور میں نہ پڑ جائیں کہ بڑا بادشاہ تھا یہ تھا اور وہ تھا تو میری قبر پہ اور گھر میں یہ شعر لکھ دینا۔ لکھا تھا

نوشیروان کے در پہ بطحا تھا بآب زر
کہ اس منزل غریب کے ساکن کہاں گئے

کبھی حکم چلتا تھا ایوانوں میں آڈر چلتا تھا اب کہاں گئے فرماروا آج آڈر کدھر گئے یہ شخص اپنی سرداری کے غرور میں قلعہ قموس سے باہر نکلا اور یہ شعر پڑھتا ہوا۔

دعوت اسلام:

حضرت علیؓ نے نصیحت اور وصیت کے مطابق اعلان کیا اور اسلام کی دعوت دی دیکھو دوستو رسول اللہ ﷺ نبی آخر الزمان ﷺ سچا پیغمبر ہے، یہ آخری شریعت لیکر آئے ہیں، آخری کتاب لیکر آئے ہیں، ہم نے کئی سالوں سے آزمایا ہے، ان کا ہر جملہ سچا ہے، جو یہ فرماتے دے، وہ سچ ہوتا ہے، ابھی جو آپ نے فرمایا کہ پہلے انکو دعوت اسلام دو، یہ مسلمان ہو جائیں، تابع ہو جائیں ،تو اچھی بات ہے، نہیں تو علی آپ کی ہاتھ سے یہ علاقہ فتح ہو جائے گا، اس علاقے کے باشندو سنو! یہ علاقہ فتح ہو جائیگا، میرا کوئی کمال نہیں، کوئی بہادری نہیں، ایک صادق مصدوق میرے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علیؓ یہ جھنڈا لیکر جاؤ، پہلے اسلام کی دعوت دو، مسلمان ہو جائیں، تو کامیابی ان کے لئے بھی اور آپ کیلئے بھی ہے اور اگر وہ مسلمان نہیں ہوتے ہیں، جنگ کیلئے تیار ہیں تو پھر اللہ رب العزت نے یہ فیصلہ کر دیا ہے، کہ حضرت علیؓ کے ہاتھ سے یہ قلعہ فتح ہو جائیگا، تو حضرت علیؓ نے بار باران کو سمجھایا، یہ قلعہ فتح ہو جائیگا، صادق مصدوق ذات سے بشارت دے دی ہے، کامیابی یہ ہے کہ مسلمان ہو جاؤ، لیکن وہ شخص بار بار متکبرانہ انداز میں اشعار پڑھتا رہا، اور اپنا تعارف اشعار کی شکل میں کرواتا رہا ہے۔

Marfat.com

تلوار نیام سے نکل آئی:

تو حضرت علیؓ نے تبلیغ کے بعد دعوت اسلام کے بعد پھر اپنی تلوار کو نیام سے نکال کر لہرایا اور فرمایا۔

أنــا الــذی ســمتــنــی أمــی حیــدره
کــلیــث غــابــاتِ کــریــه الــمنطــره

(واقع خیبر: سیرت مصطفی جلد دوم: ۴۱۳)

سنو قلعہ قموس والو اے قلعہ قموس کا وڈیرا میری بات سن، میں وہ شخص ہو جس نے پرورش کے وظیفے محمد کی گود میں سیکھے، میں دنیا کے عظیم شخص کی گود میں پرورش پانے والا ہوں، میری خوش قسمتی کی بات ہے کہ میری ماں نے میرا نام شیر رکھا۔ شیر کی تعریف یہ ہے کہ جس علاقے میں وہ آجاتا ہے، وہ رہتا ہے، وہ بستا ہے، اس علاقے والے لوگ ڈر جاتے ہیں، مرغوب ہوجاتے ہیں، مرحب تباہ ہوگیا، بس حوصلے ٹوٹ گئے، یہ قلعہ فتح ہوا۔

اور اسکے بعد اب بیسوں قلعے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب ٹھیک ہے جو پہاڑ کے اوپر قلعہ اس پر اب رسول اللہ ﷺ بمع اپنی جماعت کے متوجہ ہوئے اور کئی دن تک محاصرہ رہا آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس علاقے کو فتح کر کے جانا ہے، لڑائی نہیں ہورہی، محاصرہ ہورہا ہے کہ بات مان جاؤ اور جو یہود ہیں جن کو قرآن نے بھی دشمن کہا کہ مسلمانوں کے دشمن ہیں اور محاصرہ ہورہا ہے کہ ہم مارنے والے پیغمبر نہیں، مارنہیں چاہتے بس سرنگوں ہو جاؤ، ہتھیار ڈالدو، بات مان لو، تو چودہ دن تک محاصرہ رہا، توان لوگوں نے درخواست لکھ دی کہ ہم ہتھیار ڈالتے ہیں، ہمیں اس علاقے میں رہنے دیا جائے، ہماری جو پیداوار ہے، اس کا نصف آپکو دیتے رہیں گے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، لیکن جب ہم چاہیں گے، آپ کو یہاں سے ہٹا سکتے ہیں، یہ معاہدہ ہم نے مان لیا۔

چنانچہ جنگ ختم ہوگی اور چند دن وہاں خیبر کے علاقے میں رہے، حالات دیکھتے رہے، کیا ہورہا ہے، انکا کیا طریقہ کار ہے، یہودی لوگ بھی ملتے رہے، اپنی عاجزی وانکساری اور ایک تعلق ظاہر کرتے رہے، ہم تو نہیں لڑنا چاہتے تھے، فلاں لڑاتا تھا، یہ ہوتا تھا، وہ اسی دوران

Marfat.com

یہودیوں نے رسول اللہ کی دعوت کی یعنی آپس میں مل جل گئے، بات چیت ہوتی رہی، انہوں نے اپنی معافی کی ترتیب بیان کی کہ ہمیں فلاں نے کہا تھا، لڑائی کرنا ہم تو نہیں لڑائی کرنا چاہتے تھے، اب آپ ہمارے مہمان ہیں، آپ ہماری دعوت کو قبول کریں۔

گوشت میں زہر:

آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، دعوت قبول ہے، لیکن ان ظالموں نے بکرے کے گوشت میں زہر ملایا تھا، اس دعوت پر آپ بھی اور ایک دو صحابہ کرامؓ بھی بیٹھے تھے، کھانا سامنے لگ گیا آپ نے بھی ایک لقمہ اٹھایا تھا کہ آپ سمجھ گئے فرمایا کہ اس میں زہر کیوں ملایا ہے، لیکن بشر بن براء وہ ایک لقمہ کھا چکے تھے، حضرت ابو بکرؓ ایک لقمہ اٹھایا تھا، آپ نے فرمایا زہر کیوں ملایا ؟کس کے حکم سے ملایا ہے؟ چنانچہ وہ خاتون پکڑی گئی، زینب نامی خاتون تھی، آپ نے اس کو بلایا فرمایا کیا وجہ ہے؟ کیا مشورہ ہوا تھا؟ وہ خاتون کہنے لگی کہ یہ سوچ کر زہر آلودہ کھانا دیا کہ اگر نبی برحق ہے، تو آپ کو اطلاع ہو جائیگی اور اگر یہ جھوٹا نبی ہے، تو زہر سے فوت ہو جائے گا اور جان ہی چھوٹ جائے گی۔ (صحیح بخاری: ۵۷۷۷)

یہ انہوں نے ابھی سیاسی بیان بنالیا تھا، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، میں نے جو لقمہ کھایا کچھ اثر ظاہر ہوا، میں نے معاف کر دیا، حالانکہ یہ علاقہ فتح ہوا، سارا مسلمانوں کے قبضے میں ہو گیا اور پھر زہر بھی ملا کر دیدی گی، آپ نے محسوس بھی کر لی، بندوں نے اقرار کر لیا اور پھر آپ نے فرمایا معاف ہے۔

لیکن بشر بن عراء ابن معرورؓ اسی زہر سے شہید ہو گئے تھے، تو آپ نے بشر کے ورثاء کے حوالے زینب کو کر دیا تھا، اگر آپ ان سے معذرت کرلیں، وہ اگر آپ کو معاف کر دیں، تو پھر ٹھیک ہے، لیکن اگر بشر کے ورثاء آپکو معاف نہیں کرتے، تو پھر اس کے بدلے میں قصاص ہو گا، چنانچہ بشر کے ورثاء نے معاف نہیں کیا تھا، زینب خاتون کو قصاصاً قتل کیا گیا تھا۔

گدھے اور متعہ کی حرمت:

اور اسی موقع پر جو گھر کے پالتو گدھے ہیں، ان کی حرمت کا حکم نازل ہوا، جو ہانڈیوں

Marfat.com

میں پک رہے تھے، آپ نے گرادیا تھا۔ (بخاری: ۴۲۱۶)

اور اسی موقع پر متعہ قدیم زمانے سے لوگ کر کے آرہے تھے کہ جس علاقے میں یہ عرب لوگ جاتے تھے، مہینہ ٹھہرنا ہے یا دو مہینہ ٹھہرنا ہے، ولی کی اجازت کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں عورت سے نکاح کر لیتے تھے، ایک دو مہینوں کیلئے اور پھر بعد میں اس کو طلاق دے دیتے تھے، اس چیز کو بھی آپ نے ابداً ابداً کے لئے حرام قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائیے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

فتح مکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
﴿تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ پارہ: ۴، آل عمران: ۱۴۰
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ". (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب المغازی: ۴۰۳۰)
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

چوتھے پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ دن ہم زمانے پر پھیر پھیر کر لاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک جملہ علم اٹھانے والے صحابی کو فرمایا تھا کہ یہ اعلان کرو، وہ جملہ آپ کے سامنے تلاوت کیا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ آج کا دن معافی کا دن ہے، معاف کرنے کا دن ہے۔

صلح حدیبیہ جو سن ۶ چھ ہجری میں ہوئی، مشرکین مکہ کے ساتھ جنگ بندی تھی اور اس میں بھی کئی عجیب قسم کی شرائط تھیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی طور پر تسلیم کی ہیں، اس کے بعد آپ نے بادشاہوں کو دعوت دی خطوط کے ذریعے اور سن ۷ سات ہجری میں ہی عمرہ القضاء ادا کیا، جیسے شرط طے تھی کہ تین دن ہی مکہ میں رہنا ہے اور عمرہ کر کے واپس چلے جانا ہے، انہیں شرائط

Marfat.com

کے ساتھ آپ نے عمرۃ القضاء ادا کیا، عمرۃ القضاء کے ہی دنوں میں خالد بن ولیدؓ مسلمان ہوئے اور حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے آپ کا نکاح ہوا، واپسی پر مدینہ طیبہ میں رخصتی ہوئی، اوران میں ام حبیبہ بنت ابی سفیان تھی، جن کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے ہوا، یہ امیر معاویہؓ کی بہن ہیں، پھر درمیان میں غزوہ تبوک کی ترتیب بنی، کہ صلح حدیبیہ کی صلح کو توڑنے کے لئے مشرکین مکہ تھے، درمیان درمیان میں اطراف کے قبائل کے ساتھ صلح کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا تھا مشرکین مکہ نے۔

صلح کا اختتام:

جس پر آپ ﷺ کو پتہ چل گیا اور آپ نے مکہ میں پیغام بھجوادیا کہ ان کو جا کر بتادو، کہ نقض عہد تم لوگوں نے خود کرلیا ہے، جو صلح ہمارے درمیان طے ہوئی تھی، سن ۶ ہجری میں صلح حدیبیہ کے مقام پر وہ صلح ختم ہوگی ہے، پیغام رساں نے جا کر مکہ کے سرداروں کو مشرکین کو پیغام سنادیا، اس پر مکہ والے لوگ بہت پریشان ہوئے کہ واقعتاً غلطی تو ہم سے ہوئی ہے اور صلح توڑنے کی ابتداء ہم سے ہوئی ہے۔

تو انہوں نے ابوسفیان جو اس وقت مسلمان نہیں ہوتے تھے، حضرت امیر معاویہؓ کے والد صاحب، ان کو تجدید صلح کیلئے بھیجا، ابوسفیان جو فتح مکہ سے ایک دن پہلے مقام جحیفہ میں مسلمان ہوئے، اور بعض نے لکھا ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، ابھی تک مسلمان نہیں تھے، مشرکین مکہ کی سرداری ان کے حوالے تھی، یہ مدینہ آگئے۔

ام حبیبہ کا دوٹوک جواب:

اور سب سے پہلے اپنی بیٹی کا دروازہ کھٹکایا، ام حبیبہؓ جو رسول اللہ کی بیوی ہیں، زوجہ مطہرہ ہیں، چنانچہ اندر سے ام حبیبہ نے پوچھا کون؟ انہوں تعارف کروایا وہ دروازہ کھول کر ابو سے ملیں، پھر جلدی سے الٹے قدم واپس ہوئی اور بستر لپیٹا، چارپائی پر جو بچھا ہوا تھا، ایک تو والد ہونے کے لحاظ سے غصہ آیا کہ بیٹی نے کیسی بے ادبی کی؟ ملی بھی صحیح نہیں، دوسرا سرداری کا بھی عجیب گھمنڈ ہوتا ہے کہ ایک بڑا آدمی ہوں، بستر مہمان کیلئے بچھانا چاہیے، بچھے ہوئے کو لپیٹ

Marfat.com

دیا، تو اس پر ابوسفیان نے اپنی بیٹی سے پوچھا کہ بستر کیوں لپیٹا ہے؟ تو آگے سے ام حبیبہؓ نے جواب دیا کہ بستر پاک ہے، اس پاک بستر پر سب سے اونچا پاک انسان بیٹھتا ہے، مشرک پلید ہوتا ہے، پاک بستر پر نہیں بیٹھ سکتا، آپ مشرک ہیں، بتوں کی عبادت کرتے ہیں، ان کو عجیب سا دھچکا لگا، کیسی بیٹی اور پھر مجھے یہ باتیں کہہ رہی ہے؟ کہا تم شر والی باتیں کرتی ہو، کہا بات یہی ہے کہ بہت سارے پتھروں کو تم نے معبود بنایا، بت پرست مشرک ہوتے ہیں، وہ پلید ہیں اور یہ پاک بستر ہے، آپ نہیں بیٹھ سکتے۔ (سیرت مصطفیٰ جلد دوم: ۴۶۸)

یہاں سے یہ واپس ہوئے مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ قیام فرماتے تھے، ملاقات کی اجازت چاہی، آپ نے کوئی جواب نہیں فرمایا، پھر کہا میں صلح کی تجدید کیلئے حاضر ہوا ہوں مکہ والوں کی طرف سے، آپ نے کوئی جواب نہیں فرمایا، بعض روایات میں آتا ہے آپ نے چہرہ پھیر دیا، دو تین دفعہ بات کر کے ابوسفیان اٹھ کر چلے گئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے، پھر حضرت عمر کے پاس گئے، پھر حضرت علی کے پاس گئے، کسی نے سفارش کرنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے مناسب نہیں سمجھا، پھر حضرت علی کے پاس گئے کہ کوئی وجہ بتادیں، کوئی طریقہ بتادیں کہ اب کیا کروں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ جب کسی کام کا پکا عزم کر لیتے ہیں، وہ من جانب اللہ ہوتا ہے، اس کے خلاف آپ ﷺ نہیں کرتے، ہماری سفارشیں وغیرہ کچھ کام نہیں آئے گی، لہٰذا واپس چلے جاؤ، کہا کچھ طریقہ کچھ تدبیر کوئی حیلہ تو بتادیں، تو حضرت علیؓ فرمایا کہ مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کر دو، میں مکہ والوں کی طرف سے آیا ہوں صلح حدیبیہ والی صلح کی تجدید کیلئے آیا ہوں، دو تین دفعہ اعلان کرو، چنانچہ ایسے ہی انہوں نے کیا اور واپس چلے گئے، جب مکہ پہنچے مکہ والوں نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے آپ کی تصدیق فرمائی تھی، کہا آپ نے نہیں کی، تو مکہ والے سمجھ گئے کہ اب ہماری صلح والی جو ترتیب چل رہی تھی، وہ ختم ہو گی ہے، پریشان ہو گئے۔

حاطب بن ابی بلتعہ کا خط:

اور ادھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے اعلان فرمادیا کہ مکہ کیلئے تیاری کرو، اسلحہ کیساتھ مکہ مکرمہ کی طرف جانا ہے، تیاری کرو، یہ تیاری شروع ہوگئی، جو دس ہزار صحابہ کرامؓ

Marfat.com

پر مشتمل تھی، اس جماعت کے پاس جو اسلحہ موجود تھا، وہ لیا ہے ساتھ کہ اسی دوران حاتم بن ابی بلتعہؓ سے غلطی ہوگی تھی کہ خط مکہ والوں کی طرف لکھ بھیجا، کسی خاتون کو دیکر کہ یہ پروگرام ہے رسول اللہ ﷺ کا آپ لوگوں کے بارے میں اپنا انتظام کرلو، آپ کو بطور وحی کے یہ پتہ چل گیا کہ یہ ہوا ہے آپ نے حضرت علیؓ کو ایک اور صحابی کو بھیجا، فلانے مقام پر ایک خاتون ہوگی، اس کے پاس خط ہے، اس سے زبردستی وہ خط لیکر واپس آجاؤ، چنانچہ اسی مقام پر وہ عورت ملی ،انہوں نے کہا، وہ خط دے دیں، اس نے نہیں دیا، حضرت علیؓ نے کہا کہ ہم تلاشی لیں گے۔

تو اس عورت نے اپنی مینڈیوں سے وہ خط نکال دیا، وہ جاسوس خاتون چلی گئی، اگر اسے گرفتار کرنا چاہتے، تو کر لیتے، اسلام عورت کی قدر کرتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ جلد دوم: ۳۴۷)

یہ حضرات واپس آگئے، خط میں یہی بات لکھی تھی کہ خیال رکھنا یہ پروگرام ہے رسول اللہ ﷺ کا۔ آپ ﷺ نے حاتم بن ابی بلتعہؓ کو بلایا کہا آپ نے یہ خط لکھا ہے کہا، حضور لکھا ہے اور عرض کیا کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے میری درخواست سن لیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا بولو کہا حضرت کوئی وجہ نہیں ہے، صرف ایک وجہ ہے کہ میرے بچے وہاں ہیں، اللہ نے فتح ہی دینی ہے، میں نے کہا میں ان مشرکین پر احسان کرلوں کہ وہ میرے بچوں کا خیال کریں گے، حفاظت کریں گے، میں ایمان والا ہوں، اسی طرح کا ایمان ہے، جیسے میں ہجرت کر کے آیا ہوں، بس غلطی ہوگئی، بعض صحابہ کرامؓ ناراض ہوئے، کچھ جذبات بھی سامنے آگئے، کہ ہم اس کو ختم کردیتے ہیں، آپ نے فرمایا نہیں، بدر کے شرکاء میں سے ہیں اور اللہ رب العزت نے بدر کے شرکاء کیلئے فرمایا ہوا ہے، ان کی غلطیاں معاف ہیں، فرمایا ایک عربی شاعر نے

وَاِذَا الْحَبِيْبُ اَتٰى بِذَنْبٍ وَّاحِدٍ

جَاءَتْ مَحَاسِنُهٗ بِاَلْفِ شَفِيْعٍ

جب کسی اپنے محبوب سے زندگی کے لمحوں میں ایک خطا ہوجائے، تو اس کی ہزاروں نیکیاں اس کی سفارش کیلئے آجاتی ہیں، یہ میرا جانثار صحابی ہے، بدر کے مجاہدین میں سے ہیں، بیشک اس سے غلطی ہوگئی، لیکن اس کی بہت ساری خوبیاں اس کی ایک غلطی کی معافی کی سفارش کرتی ہیں

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ .

Marfat.com

قرآن کا دعویٰ ہے کہ انسان کی نیکیاں انسان کی برائیوں کو بھگا دیتی ہے، مٹا دیتی ہے معاف کر دیا۔

لشکر کی روانگی:

چنانچہ دس ہزار کا لشکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا، مکہ کے قریب آپ نے ایک مقام پہ پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا، ابھی دو چار میل مکہ دور ہے اور فرمایا کہ علیحدہ علیحدہ تقسیم کر کے سب خیمے لگا دو، ہر خیمے کے سامنے چراغ جلا دو، میری بیس سالہ زندگی کے ظالم وہ اس سیلاب کو دیکھ لیں گے کہ یہ کس لئے آئے ہیں، تیرہ سالہ مکہ کی زندگی ہے اور آٹھ سال یہ ہوگی اکیس سال زندگی ہوگئی، بعثت کی نبوت کی، یہ ظالم ظلم ہی کرتے رہے، یہ دیکھ لیں گے۔

ابوسفیان کی آمد:

،تو پھر ابوسفیان متکلم بن کر آیا، ان کے ساتھ کوئی اور بھی تھا، جب ملاقات ہوئی حضرت علیؓ سے ،تو حضرت علی نے فرمایا دوست سچے حقیقی ہمارے رشتہ دار بن جاؤ صحیح رشتہ دار بن جاؤ ،ویسے تو رشتہ دار ہو، لیکن نظریات مختلف ہیں، ہم علاقہ ہیں، نظریات مختلف ہیں

حضرت علیؓ حضرت ابوسفیان کو لیکر جا رہے ہیں، راستے میں حضرت عمرؓ نے دیکھا، تو کہا اس کو روکو، حضرت علیؓ نے فرمایا صبر کرو، ابوسفیان نے کہا اسلام سمجھ آ گیا ہے، اسلام میں داخلے کیلئے حاضر ہوا ہوں کہا کلمہ پڑھو انہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کہا ابوسفیان ہمارا نمائندہ اعلان کرے گا صبح مکہ میں

"مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فھو امن "(مسلم: ۴۶۴۵)

تم ایمان لائے ہو اور جو تمہارے گھر میں داخل ہو گیا، ہم اس کو بھی معاف کریں گے، تو ابو سفیان عرض کرنے لگا، حضرت مکہ کی آبادی بہت ہے، میرا گھر چھوٹا سا ہے، وہ نہیں آئیں گے لوگ، کہا جو حرم میں داخل ہو گیا، مسجد حرام میں ہم اس کو بھی معاف کر دیں گے، کہا حرم بھی چھوٹا مکہ کی آبادی بڑی ہے، تو آپ نے فرمایا جس نے اپنے دروازوں کو بند کر دیا، ہم ان کو بھی معاف کر دیں گے، اپنے گھروں میں رہیں، بس باہر نہ نکلیں، کہ صبح کے وقت حضرت رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت سعد بن معاذؓ کو جھنڈا دیا اور حضرت سعد کو کہا چلتے جائیں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو فرمایا آپ ہماری اونٹنی کے ساتھ ہو جائیں، جب ہم مکہ میں داخل ہوں گئے کہ مکہ سے ہجرت کی نیت سے نکل رہے تھے، تو آپ ساتھ تھے، آج ہم مکہ میں داخل ہو رہے ہیں، فاتح بن کر تو آپ ابوبکر ساتھ ہونا، لیکن سواری میں میرے ساتھ بلال زید بن حارثہؓ ہوں گے، یہ فاتح ہے، یہ بتانے آیا ہے، کہ اسلام غلاموں کا احترام کرتا ہے۔

جداگانہ اندازِ فتح:

میری اونٹنی پہ سوار بلال ہوگا اور زید بن حارثہ ہوگا، آپ میری اونٹنی کے ساتھ ہوں گے، یہ تاریخ رقم کرنی ہے، جب مکہ سے نکلے تھے، تو ابوبکرؓ ساتھ تھا جب مکہ میں داخل ہوئے، تو بھی ابوبکرؓ ساتھ ہیں، لیکن سواری میں میرے ساتھ غلام ہوں گے کہ یہ دنیا کی تاریخ کو بتانا ہے کہ شاہانِ عالم سے اس بادشاہ کا انداز جدا ہے۔

چنانچہ مکہ میں داخل ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے مجھے مکہ میں لڑائی کی اجازت دی گئی تھی، نہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے اجازت تھی، نہ میرے بعد قیامت تک کیلئے کسی کے واسطے مکہ میں لڑائی کی اجازت ہے اور ادھر اعلان فرمایا۔

"مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَانَ اٰمِنًا"

آج اس سردار کے گھر میں میرے سارے دشمن بھی داخل ہو جائیں، تو وہ مامون ہیں، جو سردار بدر میں میرے مقابل میں آیا، جو سردار تمہارا احد میں مقابل میں آیا، جو سردار تمہارا احزاب میں میرے مقابل میں آیا، وہ سردار آج میرا غلام بن چکا ہے، اب اس کی غلامی کی یہ فضیلت ہے کہ اس کے گھر میں جو داخل ہو جائے گا، امن پائے گا، آپ نے یہ اعلان فرما دیا

سعد بن معاذ کا نعرہ:

اور ادھر خوشی کے ساتھ حضرت سعد بن معاذؓ نے نعرہ لگا دیا، سعد اونچی آواز کے ساتھ اسلامی جھنڈا لہرا رہے ہیں اور نعرہ لگا رہے ہیں، جیسے مجاہدین میں جذبات ہوتے ہیں، نعرہ کیا لگاتے ہیں کہتے ہیں۔

Marfat.com

"اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَہ". (صحیح بخاری: ۴۰۳۰)

آج کے دن ہم انکو بتانے آئے ہیں جو ہمارے پیغمبر کے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے، جنہوں نے سمیہؓ کو دولخت کر دیا تھا، ہم ان کو انتقام کی آگ میں جھونکنے آئے ہیں، جو میرے پیغمبر کو تبلیغ کرتے ہوئے لہو میں نہلا دیتے تھے، ان کو بتانے آئے ہیں آج بدلے کا انتقام کا سزا کا دن ہے اور ہم محمد کے جانثار آئے ہیں، ان ظالموں سے بدلہ چکانے کیلئے جنہوں نے میرے پیغمبر کو اکیس سالہ دور میں تیرہ سال مکی اور آٹھ سال مدینہ کے دور میں ستایا ہے، ان ستانے والوں کو آج بتانے آئے ہیں۔

نبی علیہ السلام کا نعرہ:

یہ نعرہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا کہا سعد رک جاؤ، کیا نعرہ لگا رہے ہو، یہ پیغمبر بدلہ لینے والا نہیں ہے، ہم بدلہ لینے کے لیے نہیں آئے ہیں، بعض روایات میں آتا ہے کہ سعد سے لیکر کہا علی آپ جھنڈا لے لو اور نعرے کا لفظ میں بتاتا ہوں یہ کہو یہ نعرہ لگاؤ۔

"اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَرْحَمَہ". (صحیح بخاری: ۴۰۳۰)

آج کے دن اس پیغمبر کی شفقتوں کو پھیلانے کا دن ہے، رحم کرنے کا دن ہے، معاف کرنے کا دن ہے، درگزر کرنے کا دن ہے اور عفو کرنے کا دن ہے، انتقام کا دن نہیں ہے، انتقام اور بدلے کا دن نہیں ہے، معاف کرنے کا دن ہے۔

آپ ﷺ حرم میں داخل ہو گئے پہلے بتوں سے صاف کیا حرم کو اور پھر بلال کو فرمایا بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر آذان بلند کرو، اللہ اکبر اللہ اکبر آج اللہ کا نام بلند کردو، حضرت بلالؓ نے بیت اللہ کے چھت کے ایک کونے پر کھڑے ہو کر آذان دینا شروع ہو گئے تو ابو محذورہؓ نقل اتارنے لگے بچے تھے آپ نے فرمایا یہ بچہ کون ہے اس کو بلاؤ چودہ پندرہ سال کا بچہ کون ہے؟ ہاتھ پھیرا آواز اس کی خوب صورت تھی، آپ نے فرمایا اب پڑھو ان کلموں وہ پڑھ نہیں سکتے تھے، ابو محذورہؓ مسلمان ہو گئے آپ نے سکھائے انہوں نے پڑھے، یہی وجہ ہے کہ ابو محذورہؓ کی آذان میں ترجیع ہے شہادتین دو مرتبہ پھر دوسری شہادتین دو مرتبہ یعنی چار چار مرتبہ شہادتین کو پڑھا گیا تو ابو محذورہؓ کو مؤذن بیت اللہ بنا دیا، فتح مکہ کے موقع پر آپ نے

Marfat.com

مؤذن مقرر کیا، یہی پھر مؤذن رہے حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک ترجیع سنت ہے وہ ابومحذورہؓ کی آذان کی وجہ سے امام ابوحنیفہؒ نے آذان بلال اختیار کی ہے جو آپ سنتے رہتے ہیں۔

تو آپ مکہ میں داخل ہوئے حرم میں بیت اللہ شریف میں دعا مانگی اور جب باہر تشریف لائے، تو سارے لوگ جمع ہیں، علاقہ بھرا ہوا ہے اور آپ سے ملاقات کی، درخواست کی، سب گرفتاری کے حکم میں آچکے ہیں، عملاً گرفتار نہیں کیا گیا ہے، لیکن سب ہتھیار ڈالے بیٹھے ہیں، تو کہنے لگے حضرت آپ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کریں گے، ہم نے آپ کو بہت ستایا آپ کو بہت دکھ پہنچائے، آپ پر بہت ظلم کئے، آپ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کریں گے، آپ نے فرمایا تم خود جانتے ہو، مجھے بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ کروں گا؟ خود جانتے ہو، کہنے لگے آپ بھی اچھے بھائی ہیں اور ایک اچھے بھائی کی طرح پیش آئیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ جب مکہ میں داخل ہورہا تھا، تو میرے سامنے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کی بات بار بار دماغ میں آرہی تھی، بھائی حاضر خدمت ہو گئے کنویں میں ڈالنے والے بھائی آج بادشاہ مصر کے دروازے پر حاضر خدمت ہو گئے اور قسمیں کھا کر کہنے لگے۔

﴿لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ﴾ .پارہ:۱۳.
یوسف:۹۲

اللہ کی قسم ہم سے غلطی ہوئی، آپ کی بے ادبی ہوئی، آپ سے زیادتی کر بیٹھے، کنویں میں ڈال کر اور اپنے بوڑھے باپ کو جھوٹی کہانی سنائی، آج آپ ہم پہ غالب ہیں اور ہم خطا کار ہیں جو آپکا ارادہ ہے کرلیں ہم گناہ گار ہیں، تو حضرت یوسفؑ نے بتایا

﴿لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ﴾. پارہ:۱۳. یوسف:۹۲

سزا کی بات تو جدا ہے، انتقام کی بات تو بہت دور ہے، جیلوں کی سلاخوں میں بند کردینے کی بات تو بڑی بعید ہے، میں تو گزشتہ کہانی تمہارے سامنے دھراؤں گا بھی نہیں، جب میں معاف کردوں گا اپنے بھائیوں کو، تو میرا رب بھی میرے بھائیوں کو معاف کردے گا، اس لئے

Marfat.com

کہ اس کی شان یہ ہیکہ وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

اب حاضر خدمت ہو رہے ہیں سارے، وہ حضرت حمزہؓ کا قاتل بھی آرہا ہے، وحشی بھی آرہا ہے، وحشی اسلام میں داخل ہو رہا ہے، ابوسفیان کی بیوی ہندہ بھی آرہی ہے، معافی مانگ رہی ہے، جب آپ باہر گلیوں میں نکلے، تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ دروازے کھول دو، باہر آجاؤ، دیکھو کون آیا ہے؟

یہ عمامہ کی سجاوٹ یہ جبین روشن
یہ قباء عربی یہ نیچا دامن
مردہ بھی دیکھے تو کرے چاک گریبان کفن
اٹھ چلے قبر سے بے تاب اور زبان پر سخن
مرحبا مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دیکھو تو نادانو! دروازے بند کیوں کرتے ہو، کوئی آدم خور بادشاہ تو نہیں آیا، کوئی انسانوں کا خون پینے والا بادشاہ تو نہیں آیا، یہ اللہ کا رحمۃ للعالمین پیغمبر آیا ہے، یہ تو معاف کرنے کیلئے آیا ہے۔

مشرکین مکہ نے تو میرے پیغمبر کو بھی معاف نہیں کیا میرے پیغمبر کے کتنے صحابہ کو ان مشرکین نے قتل کیا تھا، پھر ان قاتلوں کو بھی جب گرفتار ہو کر سامنے لایا گیا، اعلان ہو رہا ہے

﴿لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾. پارہ:۱۳. یوسف:۹۲

میں پرانی کہانی دھراؤں گا بھی نہیں، میرے چچا کو تم نے مارا ہے، میرے ساتھیوں کو تم نے شہید کیا ہے، مجھے اکیس سالوں میں زخموں کے اندر مبتلا کیا ہے، میں یہ گزشتہ کہانی دھراؤں گا بھی نہیں، سب کو معاف کر دیا۔

علامہ جامیؒ نے منظر پیش کیا ہے:

کہ منم بے دل بجمال تو عجب حیرانم

Marfat.com

الله الله چه جمالش بدیں کل عجبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداد نظر
اے قرشی ، ہاشمی ، اے مکی مطلبی

ہم سنتے تھے کہ ہمارا پیغمبر جمال والا ہے، ہم پڑھتے تھے کتابوں میں کہ ہمارا پیغمبر حسن والا ہے، ہم پڑھتے تھے سیرت کے اوراق میں کہ ہمارا پیغمبر بڑی شفقت اور تبسم والا ہے، آج دیکھ لیا ہم نے فتح مکہ کے دن جب قاتل گرفتار ہو کر آئے، تو معاف کر دیا۔

یہ کیسا پیغمبر ہے؟ کیسی شفقتوں والی صفات والا ہے، یہ کیسا محبوب رب العالمین کا ہے اور محبوب الناس بھی ہے، ہم تو حیران ہو گئے، کوئی اپنے ظالموں کو پکڑ کر معاف کر کے گلے لگاتا ہے، ہماری عقل حیران ہے کہ یہ کن صفات کا حامل پیغمبر ہے کہ سب کو معاف کر دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق اور فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ......﴾

Marfat.com

غزوہ تبوک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ ، وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ أَوْفَوْا عَھْدَہٗ ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِیَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِھِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَکَرِھُوْٓا اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ. قُلْ نَارُ جَھَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا. لَوْ کَانُوْا یَفْقَھُوْنَ﴾ التوبۃ: ۸۱

قال النبی ﷺ: "یا کعب ابن مالک ابشر بخیر یوم مر علیک منذ ولد تک امک". (سیرۃ مصطفی جلد دوم: ۶۱۴)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

دسواں پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا بشارت والا جملہ تلاوت کیا ہے جسکے اندر غزوہ تبوک کا ذکر ہے یہ غزوہ سن ۹ ہجری میں مقام تبوک رومیوں کے مقابلے میں وجود میں آیا ہے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ خوش ہو گئے وہ لوگ جو غزوہ تبوک میں آپکے ساتھ نہیں گئے تھے مخالفت کی انہوں نے آپکے حکم کی بے عذر نہیں گئے پھر عذر پیش کر کے اپنے آپ کو بچایا یہ منافقین ہیں اور بعض منافق دوسرے منافقوں کو یہ کہنے لگے۔ لاتنفروا فی الحر۔ گرمیوں کے موسم ہے اسمیں جہاد کیلئے نہ جاؤ اے نبی آپ فرما دیجئے۔

Marfat.com

قل نار جهنم اشد حرا لو كانو يفقهون

یہ دنیاوی گرمی کوئی چیز نہیں ہے اخروی گرمی جہنم کی آگ یہ بہت سخت ہے کاش کہ لوگ سمجھ جائیں فرمایا اس دنیا میں رہتے ہو تو ہنسو تھوڑا اور رویا کرو زیادہ اور آخرت میں ہر شخص کو اپنے اعمال کے مطابق اجر ملے گا یہ اس آیت کریمہ کا مفہوم ہے جو آپکے سامنے تلاوت کی ہے۔

حضرت کعبؓ کا واقعہ

ایک صحابی حضرت کعب بن مالکؓ ہیں رسول اللہ ﷺ نے انکی توبہ قبول ہونے پر بشارت دی۔

ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك

خوش ہو جاؤ اتنے خوش ہو جاؤ اس دن سے کہ جس دن تمہاری توبہ قبول ہوئی جس دن آپکو آپکی ماں نے جنا ہے اس دن کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہو جاؤ کہ توبہ قبول ہو گی مغفرت ہو گی اللہ راضی ہو گئے ہیں یہ سب سے بڑا خوشی کا دن ہے یعنی جب سے تم پیدا ہوئے ہو اس وقت سے لیکر آج تک تم اتنے خوش نہیں ہوئے جتنی خوشی اللہ تعالی تمہاری توبہ قبول کر کے دے رہا ہے، غزوات کی ترتیب چل رہی تھی اور مقصود اس سے بھی مسلمانوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا اسوحسنہ بیان کرنا ہے۔ اہل اسلام میں کچھ بیداری اور کچھ ایمانی اقدار کو زندہ کرنے کا جذبہ پیدا کرنا مقصد ہے آج کی گزارشات میں غزوہ تبوک کے موقع پر جو آپکے فرمان اور ارشادات ہیں اور جو آپ کا سفر روم کی طرف ہوا وہ بیان کرنا مقصود ہے میں نے کئی دفعہ عرض کیا ہے مدینہ طیبہ میں جن لوگوں نے منافقت کی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ ناکام ہوئے۔ اور منافق کی پہچان بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں ہے ایک ہے وہ منافق کہ جس نے نفاق کی رسول اللہ کے زمانے میں کیا وہ کافر ہے ایک وہ ہیکہ جسکی عادتیں منافقوں والی جیسے حدیث میں بیان فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں ایک حدیث میں فرمایا چار علامتیں ہیں یہ جھوٹ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے امانت میں خیانت کرتا ہے لڑائی کے وقت بہت سخت پیش آتا ہے یہ علامات نفاق ہیں ایسے شخص کو منافق کا لقب دینا جائز نہیں ہے علامات نفاق ہیں حدیث میں آتا ہے انکو دور کر دو جسکو لقب منافق کا ملا وہ منافق مدینہ ہیں اور وحی کے ذریعے

Marfat.com

سے آپ ﷺ کو انکی نشاندہی کردی گئی تھی وہ بلکل کافر تھے صرف مسلمانوں کے درمیان میں آتے تھے کہ ہم بھی آپکے ہیں ہم بھی مسلمان ہیں مقصود کچھ اور ہوتا تھا اندر سے بلکل کافر تھے بلکہ مال کو حاصل کرنے کیلئے کچھ فوائد حاصل کرنے کیلئے اور کچھ نقصانات سے بچنے کیلئے وہ اپنے اسلام کو ظاہر کرتے تھے منافقین نے شاہ روم کو خط لکھا کہ مسلمانوں کا جو نبی ہے وہ فوت ہوگیا ہے جھوٹی خبر لکھی اس پر روم کے بادشاہ نے فوراً اپنے جرنیلوں کو بھلایا کہ اس سے بہتر کوئی موقع نہیں اب مسلمانوں کو ختم کرنا آسان ہے خط آیا ہے عرب عیسائیوں کا ان عجم عیسائیوں کی طرف کہ مسلمانوں کے نبی وفات پاگئے ہیں شام کے کچھ قبطی تاجر وغیرہ مصر کے شام کے قبطی تاجر مدینہ طیبہ میں تیل کے کاروبار کیلئے آیا کرتے تھے خصوصاً عرب اکثر اس وقت بھی زیتون کا تیل کھاتے تھے سالن وغیرہ میں اب بھی یہی عادت ہے۔

شام کے تاجروں کا مدینہ آنا

اسوقت بھی شام کے زیتون کے تیل کو پسند کیا جاتا تھا اور اب بھی سودی عرب میں شام کا تیل دستیاب ہوتا ہے تو شام کے قبطی تیل والے تاجر مدینہ میں آیا کرتے تھے انہوں نے مدینہ میں آکر خبر دی کہ یوں عیسائی عربوں نے رومیوں کو خط لکھا ہے وہ آپ کے خلاف جہاد کی تیاریاں کررہے ہیں آپ ﷺ نے اس بات کی تحقیق کی تو واقعتاً ایسا تھا مسجد نبوی میں آپ نے جمع ہونے کا حکم دے دیا، فرمایا کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر جہاد سے پیچھے نہیں رہ سکتا سخت آرڈر تھا آپ نے تشکیل دے دی عبد اللہ ابن مکتومؓ آذان دینگے اور نماز پڑھائینگے حضرت علی گھر کے کام کرینگے یوں چار ساتھیوں کو مدینہ کے انتظام سپرد کردیئے اور سب صحابہؓ نکلیں اور اپنی اپنی سواریوں کا بندوبست بھی کریں اور جہاد کی فضیلت بیان فرمائی ایسے ہی جہاد میں مالی امداد پر بیان اور وعظ نصیحت فرمائی کہ جس شخص نے ایک مجاہد کیلئے سامان تیار کردیا تو اتنا ہی ثواب ملے گا گویا کہ اس نے جہاد کیا جتنا اس مجاہد کو ثواب ملے گا اتنا ہی سامان مہیا کرنے والے کو بھی اتنا ثواب ملے گا یہی وہ غزوہ ہے جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ گھر کا سارا سامان لے کر آئے تھے حضرت عمر فاروقؓ نصف لائے تھے اور سوچ رہے تھے کہ میں سب سے زیادہ لیکر آیا ہوں یہی وہ غزوہ ہے کہ جس پر حضرت عثمان غنیؓ نے تین سو اونٹ اور ایک

Marfat.com

ہزار دینار رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیئے تھے اور آپ ان دیناروں کو یوں ہلا رہے تھے اور فرما رہے تھے ماضر عثمان بعد ھذا۔ کوئی چیز اسکے بعد عثمان کو نقصان نہیں دے سکتی ہے جنت کیلئے رکاوٹ نہیں ہے اتنے خوش ہو گئے تھے چنانچہ تیاری ہو گی سخت گرمیوں کا موسم میں تھا اور مدینہ طیبہ میں اول تو ان دنوں میں بارش بھی کم ہو رہی تھی لیکن جو فصل تھی وہ سب پک گئی تھی تیار فصل ہے وہ سب کے سب کو حکم ہے کہ چلو جہاد کے لئے جبکہ کھجوریں پکی ہوئی ہیں اب بھی مدینہ طیبہ میں بڑا کاروبار کھجوروں کا ہے بہت بڑے بڑے باغ ہیں میلوں پر مشتمل اس وقت بھی مدینہ طیبہ میں کھجوریں زیادہ ہوتی ہیں بعض کھجوروں کی پیداوار دوسرے علاقے میں ہوتی ہے لیکن جو عجوہ کھجور ہے جسکی فضیلت میں آپ نے فرمایا تھا عجوۃ مدینہ۔ کہ مدینہ کی عجوۃ کہ وہ زہر سے بھی محفوظ کریگی، تحقیق کے مطابق مدینہ کے عجوۃ کھجوروں کی گھٹلیاں دوسرے ملک میں لگانے کی کوشش کی گی وہ پودا جب نکلا تو عجوہ کھجور کا نہیں تھا عام کھجور بنی ہے عجوۃ مدینہ ہی کے ساتھ خاص ہے سات دانے کھانے کی بہت فضیلت ہے یہ ایسی چیز ہے کھانی چاہئے جنکی فضیلت بھی ہے چند چیزیں ان مقدس مقامات کی بہت اچھی ہیں ثنا کی عجوہ مدینہ زمزم تو اب کھجوروں کی فصل تیار ہے دیگر فصل بھی تیار ہوئی ہے اور گرمیوں کا سخت موسم ہے سخت تیز گرمی ہے ایک عرصہ سے بارش بھی نہیں ہو رہی ہے غربت بھی بہت ہے آپ ﷺ نے سامان جمع فرمانا شروع کیا تیاری ہو گی اب روانہ ہونا ہے تو کچھ صحابہ کرامؓ حاضر خدمت ہوئے عرض کیا حضرت ہم جانا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس سواری نہیں ہے پیسے نہیں ہیں کہ سواری خرید سکیں توشہ راہ نہیں ہم جانا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس بھی سواری نہیں ہے تو وہ واپس ہوئے رو رہے تھے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اللہ کے راستہ میں نہ جا سکے۔ قرآن مجید نے فرمایا۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ (سورۃ توبہ ۹۲)

آپکے پاس چند صحابی آئے تھے آپ سے درخواست کر رہے تھے لتحملھم کہ آپ انکو سواری دیں

Marfat.com

قلت لا اجد ما احملکم علیه

اور آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے جو تم کو دوں

تولوا اعینھم تفیظ من الدمع

وہ واپس ہوئے انکی آنکھیں غم سے برس رہی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے

ان لا یجدوا ما ینفقون

ہائے افسوس کہ کاش کے ہمارے پاس آج مال ہوتا ہم بھی اللہ کے راستے میں دیتے خود سواری خرید کر ساتھ جاتے اللہ تعالیٰ نے انکا غم اور یہ دکھ فضیلت کے ساتھ قرآن میں بیان فرما دیا ایک تو یہ آیت بن گی دوسرا راستے میں ایک صحابیؓ کے دل میں بات ڈالدی کہ ان سے پوچھو کہ رو کیوں رہے ہیں چنانچہ ایک ساتھی ارستے میں آئے پوچھا کیوں رو رہے ہو کیا وجہ ہے کہا یہ وجہ ہے رونے کہا کوئی بات نہیں ہے میں آپکو اونٹ خرید کر دیتا ہوں چنانچہ انہوں نے اونٹ خرید کر انکی سواری کا انتظام کیا یہ قافلہ روانہ ہوا آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ہمارے بارے میں یہ کیسے سوچا ہے کہ مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے حق ختم ہونے کیلئے نہیں آیا باطل ختم ہونے کیلئے آیا ہے ہر دور میں باطل ختم ہوا ہے چار سو سال فرعون کی حکومت تھی کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوا اسی خیال میں تو وہ کہنے لگا۔ انا ربکم الاعلیٰ، اور کتنے نیک لوگوں کو اس نے قتل کیا اور کھڑا کر کے دیوار کے ساتھ میخیں لگا دیتا تھا جسکو سورۃ فجر میں بیان کیا ہے کہ کیلیں لگاتا تھا بس اللہ رب العزت بھی دیکھتے ہیں نیک لوگوں پہ جو آزمائش امتحان ہے انکو آخرت میں نواز اجا رہا ہے اور وہ ابدی زندگی ہے اور ایسے ظالم کو دنیا میں اور ڈھیل دیتے ہیں کہ کر لو لیکن آخر تم مٹ جاؤ گے۔

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

باطل کی فطرت میں ہے مٹ جانا اگرچہ باطل والے لوگ ظلم کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم غلط تھے تو عذاب ابھی تک نہیں آیا لیکن وہ تو بڑی حلیم ذات ہے یہ قافلہ روانہ ہوا اور ایک ایک صحابی پر آپ کی نظر تھی سخت آڈر تھا کوئی نہیں رہ سکتا سب سے پہلا غزوہ بہت فضیلت والا تھا اسمیں اختیار کی بات دی غزوہ بدر میں جسکا جی چاہتا ہے آئے سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک

Marfat.com

یہ بھی بہت فضیلت کا حامل تھا اوراس میں آ ڈر تھا کہ کوئی پیچھے نہیں رہ سکتا سب نکلو راستے میں مختلف مرحلوں میں سے گزرہوا ایک جگہ میں پڑاو ڈالا ۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں میرا اونٹ کمزور تھا یہ درویش صحابی ہیں تو انہوں نے دو تین چار دن اسکو چارہ ڈالا یہ کچھ صحیح ہو جائے پھر سفر کروں گا پھر خیال آیا یہ پتہ نہیں کب ٹھیک ہو گا اسکو چھوڑ و انہوں نے سامان لیا اکیلا شام کی طرف جو راستہ جاتا ہے اسکی طرف سفر شروع کر دیا بعض نے لکھا ہے کہ اونٹ بھی ساتھ تھا دور سے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ دیکھو ابوذر غفاری آرہا ہے جب قریب آئے تو آپ نے فرمایا۔ یا اباذر تجی ء فردا وتعیش فردا وتموت فردا وتحشر یوم القیامۃ فردا۔ اے ابوذر آئے بھی اکیلے ہو تو کل اس دنیا میں اکیلے رہو گئے اکیلے ہی مرو گئے اور اکیلا ہی تمہارا حشر ہو گا میدان حشر میں حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں انہوں نے ایک درویشانہ فتویٰ دیا مدینہ سے باہر امیر المومنین نے ٹھکانہ دیا زبذا مقام میں اور وہی پہ وفات ہوگی کوئی کفن دفن تجہیز تکفین کیلیے بھی رجل میسر نہیں تھا ایک قافلہ سفر سے واپس آرہا تھا ان میں عبداللہ بن مسعودؓ بھی تھے وہاں سے گزرہوا تو ابوذر غفاریؓ کی روجہ باہر کھڑی تھی کہ صحابی رسول کی وفات ہوگی اسکو کوئی دفن کفن کرنے والا نہیں ہے چنانچہ پھر انہوں نے کفن دفن کا انتظام کیا تھوڑا سا جب آگے سفر جاری ہوا تو ایک شخص پیچھے سے گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا آپ ﷺ سے کہا کہ ابوخیثمہ آرہا ہے جب قریب آئے تو پوچھا کہ دیر کیوں ہوئی کیا وجہ ہے کہا حضرت دیر ہوئی میں نے سمجھا کہ تھوڑی دیر آرام کر لیتا ہوں پھر چلا جاؤں گا لیکن جب میں دن کو چھپر میں نیچے ریت ڈال کر پانی ڈال کر ٹھنڈا کر کے آرام کرنے لگا لو سے بچنے کیلیے گرم ہوا سے بچنے کیلیئے تو میرے دل نے مجھے جھجھوڑا کہ جس ہستی پر تو نے کلمہ پڑھا وہ گرم لو میں سفر کریں اور تو چھپر کے نیچے آرام کر کے سوئے ہو بس اس بات نے مجھے جلدی سے آپ کی طرف روانہ کر دیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ مقام تبوک کی طرف جارہے ہیں جواب تقریبا سعودی عرب کا آخری حصہ ہے۔

Marfat.com

قوم ثمود کی بستی سے گزر

تو راستے میں قوم ثمود کی بستی سے گزر ہوا آپ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا جلدی سے گزرنا ہے نگاہیں نیچے کرنی ہیں استغفار کے ساتھ گزرنا ہے اور اپنے سروں پر کپڑا اوڑھ لو اس شکل میں گزرنا ہے اور کوئی شخص اکیلا ادھر ادھر نہ جائے جماعت کی شکل میں جائے تو کسی نے کہا حضرت وہ تو آٹا بھی گوندھا ہے فلاں بھی ہوا آپ نے فرمایا ان لوگوں کی صفات جانوروں کے ساتھ ملتی تھی جانور کو سمجھاؤ تو بات نہیں مانتا انسان کو سمجھایا جائے تو مان جاتا ہے یہ آٹا جانوروں کو کھلا دو اور فرمایا وہ کنواں تھا جس کنوئیں کی باری اللہ رب العزت نے حضرت صالح علیہ السلام کو بتائی تھی کہ ایک دن اونٹنی اس سے پانی پیئے گی ایک دن اور جانور پیئیں گئے اور اس قوم نے اس اونٹنی کو جو اللہ رب العزت کی علامت تھی اسکو تکلیف دی تھی اور مارا تھا جس کی وجہ سے ان پر عذاب آیا چنانچہ اس جگہ سے جب آپ گزر گئے وہ علاقہ معذب جب ختم ہوا تو آپ نے پڑاؤ ڈالنے کے بعد فرمایا ادھر ادھر تلاش کرو کہیں پانی ہے کہا حضرت ایک چشمہ ہے اس میں تھوڑا سا پانی ہے فرمایا ٹھیک ہے جاتے ہیں وہاں دعا کی اور ہاتھ سے تھوڑی سی ریت کو ہٹایا وہ چشمہ ایسا جوش مارتا ہوا جاری ہو گیا معجزانہ طور پر سب قافلہ مستفید ہوا حضرت معاذؓ کے ساتھ آپکی بہت دلچسپی تھی، آپ نے ارشاد فرمایا معاذ یہ ہوگا معاذ وہ ہوگا فرمایا معاذ اگر تمہاری زندگی نے وفا کی تو اس جگہ میں دیکھنا بہت سرسبز شادابی ہوگی یہ چشمہ کبھی خشک نہیں ہوگا تاریخ نے لکھا ہے وہ چشمہ اب بھی اسی طرح سرسبز شاداب ہے مقام تبوک میں آپ پہنچ گئے اسی دوران اس چشمے کے قریب اس قافلے کی اونٹنی گم ہوگی تو ایک منافق نے اعتراض کیا کہ ادھر سے تو یہ خبریں دیتے ہیں آسمانوں کی اور ادھر سے اپنی زمین پر جو اونٹنی گم ہوگئی ہے اسکا پتہ نہیں اس جملے کو غور سے سنو دوستو ادھر تو آسمانوں کی خبر دیتے ہیں کہ وحی آتی ہے اور ادھر سے انکو زمین میں گم ہوئی اونٹنی کا پتہ نہیں۔

منافق کا طریقہ

علماء نے لکھا ہے نیک لوگ علماء طلباء مدارس قرآن مبارک کے خلاف بہت ہی انداز میں

Marfat.com

اعتراضات کی بات کرنے والے منافق ہیں صبر تحمل سے کام لینا چاہیے میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے کہ چار سو سال فرعون کمبخت کی حکومت تھی تو یہ کیا بات ہوسکتی ہے ایک کافر کی اتنی لمبی حکومت ہوجائے وہ حق پر ہوتا ہے اور ایک عالم دین باطل ہوتا ہے یہ باطل کہنے والے مدارس کو مساجد کو علماء اور طلباء اور دینی اقدار کو وہ خود منافق ہیں اپنے ایمان کی تجدید کریں اور اگر کوئی محفل گرم کرنے کی بات نہیں ہوئی تو اپنے دفتروں دوکانوں کو مساجد کے خلاف علماء کے خلاف بات کرکے اپنی محفل کو چمکاتے ہو کیسا ایمان رکھتے ہو تم تاریخ اسلام کے واقف نہیں ہو کیسے کیسے دور آئے اہل حق پہ امام مالکؒ نے جب اموی عباسی خاندان سلمان بن عبدالملک کے خلاف فتویٰ دیا کہ مجبوراً بیت نہیں ہوسکتی اعلانیہ طور پر سامنے آؤ اور یہ کہو ہم بادشاہ بن رہے ہیں ہمیں کون ووٹ دیتا ہے کون ہماری خلافت کو مانتا ہے بیعت کو کون مانتا ہے جب اسنے اپنا خلیفہ دمشق سے مدینہ میں منصور کو بھیجا تو اسنے امام مالکؒ پر بڑا ظلم کیا زخمی کردیا اور کدھے پر بیٹھا کر مدینہ کی گلیوں میں گمایا کہ فتویٰ دینے والا کا یہ حشر ہوتا ہے جب اسکا پتہ سلمان ابن عبدالملک کو پتہ چلا اتنا گیا گزرا بادشاہ بھی نہیں تھا تقریبا کچھ اچھا بادشاہ تھا وہ حاضر خدمت ہوا اپنے اس خلیفہ کو پکڑ کر امام مالک کے قدموں میں بٹھا دیا کہا مالک جو سزا دیتے ہو اسکو دیدو میرا کوئی حکم ایسا نہیں تھا بعض دفعہ بادشاہوں کے حکم اتنے سخت نہیں ہوتے نیچے والے زیادہ خیر خواہ ہوتے، امام مالکؒ نے کہا میں اسکو معاف کرتا ہوں کیوں معاف کرتے ہو سلمان نے کہا کہا اس لیے معاف کرتا ہوں کہ یہ رسول اللہ کے خاندان کا فرد ہے اسکی قدر لازم ہے اسلئے معاف ہے تو لوگ بڑے ارام سے یہ کہتے ہیں مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا جو مسلمان مخالفت کرتے ہیں کیا اسلام تمہارا نہیں ہے صرف مولوی کا اسلام ہوتا ہے کیا عوام کا اسلام نہیں کہ وہ اسلام کے خلاف باتیں کرتے ہیں عالم کے خلاف بات کرنا اسلام کے خلاف بات کرنا ہے مدارس کے خلاف بات کرنا اسلام کے خلاف بات کرنا ہے آپ پڑھو غیبت کے موضوع پر گفتگو فرمایا کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے لیکن سب سے بڑا گناہ غیبت ہے کہ جو ایک عالم دین کے خلاف ہو۔ ورثۃ الانبیاء۔ یہ علماء اسی دور میں رہتے ہیں ان سے کوئی غلطی ممکن ہے انبیاء سے غلطی نہیں ہوسکتی ہے عوام کا کیا حق ہے وہ علماء کی بدنامی اور مدارس کی بدنامی کریں۔

Marfat.com

معجزے کا ظہور

اس شخص نے جملہ کہا منافق نے رسول اللہ ﷺ پر آپ کا دل ہل گیا فوراً وحی آ گئی۔اے نبی بتا دو انکو فلانے درخت کے ساتھ آپکی اونٹنی کی رسی اٹکی ہوئی ہے وہاں اونٹنی کھڑی ہے جا کر وہا ل سے پکڑ لیں رسول اللہ نے اسی وقت بتا دیا کہ فلاں وادی میں جاؤ فلاں کیکر کے درخت کیساتھ اونٹنی کی رسی الجھی ہوئی ہے اونٹنی کو پکڑ کر لے آؤ چنانچہ لے آئے اور اسی جگہ پہ آپکی بات نہ ماننے میں ایک شخص علیحدہ جدا ہوا اسکو ہوا نے اٹھایا پتہ نہیں کہاں پھینکا بڑے عرصے بعد مدینہ طیبہ میں آیا ایک اور یوں ہی جدا ہوا تو اسکا سانس گھٹ گیا لیکن فوراً حاضر خدمت کر دیا گیا اس مریض پر آپ نے دم کیا تو اس نے شفاء پائی مقام تبوک میں رسول اللہ پہنچ گئے ادھر ادھر جب خبر مشہور ہو گی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے جانثاروں کے ساتھ پہنچ چکے ہیں انسان مکلّف کس چیز کا ہے جو اسکے پاس ہے اس چیز کا ہے جب اسلام کے خلاف بات ہو پیغمبر کے خلاف بات ہو قرآن حدیث کے خلاف بات ہو ایک ایمان والے کے پاس جو کچھ ہے وہ حاضر خدمت کر کے یہ عرض کر دے کہ یارب میں اور یہ چیز آپ کے حوالے ہیں فیصلہ آپ کے قبضہ میں ہے میری اتنی ہی طاقت ہے ادھر لاکھوں میں فوج اور ادھر کچھ صحابہ کرامؓ جو ہزاروں میں ہیں بیس دن کا قیام رہا لیکن کسی کو کوئی ہمت نہیں ہوئی آگے آنے کی اور قبائل جو سن رہے تھے رومیوں کے بادشاہوں کی باتیں وہ حاضر خدمت رسول اللہ ﷺ ہو گئے کہ حضرت ہم سے غلطی ہو گی کچھ مسلمان ہو گے کسی نے اپنے ساتھ صلح ناموں کے دستخط کروا لئے حضرت آپ ہمارے پاس ایک رقعہ چھوڑ جائیں اور اس میں صلح لکھدیں ہم آپکے اور آپ کے ماننے والوں کے خلاف نہیں لڑینگے آپ دستخط کر کے رقعہ رکھ جائیں تو ہمیں امن مل جائیگا چنانچہ رسول اللہ واپس ہو گئے وہاں سے جانے کے وقت کچھ منافقین نے مدینہ کی ایک طرف مسجد بنائی تھی اور مقصود تھا اس مسجد بنانے کا رسول اللہ ﷺ کو لائینگے اچانک انکو ختم کر دینگے یا کبھی کوئی مشورہ اور سازش کرنی ہوئی ادھر بیٹھ کر سارے مشورہ کر لیں گے جانے کے وقت رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ دوگانہ ادا کر دیں برکت ہو جائیگی ہماری مسجد میں آپ نے فرمایا ہم ابھی مصروف ہیں واپسی پر دیکھا جائیگا وعدہ نہیں فرمایا قلندر ہر چہ گوید دیدہ

Marfat.com

گو یدہ۔ واپسی پر دیکھا جائے گا واپسی پر آپ پر وحی آ گئی

اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًام بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ. وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى. وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۰۷) لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا. (التوبة)

ان لوگوں نے جو مسجد بنائی ہے مسلمانوں کے درمیان تفریق کرنے کیلئے اور قسمیں کھا کھا کر آپ کے پاس آئینگے اور یہ کہیں گے.

ان اردنا الی الحسنیٰ

اس مسجد کی تعمیر سے ہمارا مقصود صرف اور صرف نیکی ہے .

واللہ یشھد انھم لکاذبون

اللہ قسمیں کھا کر بتا رہے ہیں آپ کے سامنے یہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں

لا تقم فیہ ابدا

اس مسجد میں آپ کو جانے کی اجازت نہیں اس میں دوگانہ پڑھنے کی اجازت نہیں اسمیں کھڑا ہونے کی بھی اجازت نہیں ہاں مسجد میں جانا چاہتے ہیں۔ مسجد نبوی کے علاوہ آپ کسی اور مسجد میں جانا چاہتے ہیں تو۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ. فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (التوبة: ۱۰۸)

مسجد قبا کی فضیلت

ایک اور مسجد ہے آپکی مسجد نبوی کے علاوہ اسی مدینہ کے قریب جسمیں آپ نے سب سے پہلے نماز ادا کی تھی جسکو مسجد قباء کہتے ہیں وہ مسجد بھی بڑی برکتوں والی ہے اور اسکے مکین بھی بڑے عمدہ اور پاکیزہ ہیں جسمیں دوگانہ پڑھنے سے عمرے کا ثواب ملتا ہے تو آپ نے صحابہ کرامؓ کو بھیجا کہ اس مسجد ضرار کو جلا دو اور فلانے فلانے جو اسکے بانی ہیں انکے گھروں کو بھی جلا دو چنانچہ کچھ حصہ جلا دیا گیا کچھ حصہ بطور عبرت کے رکھ دیا گیا آج تک اسی طرح موجود ہے اسی کے قریب دوسری مسجد بنادی گی لوگ وہاں نماز پڑھتے ہیں اور اسکو نشان عبرت کے

Marfat.com

طور پر دیکھا جاتا ہے یہ وہ مسجد تھی جو

تفریقا بین اللہ ورسولہ وللمومنین

اللہ اور رسول اور مومنین کے درمیان تفریق کیلئے بنائی گئی تھی اور عزت اور ادب والے بھی بہت تھے۔ چنانچہ آپ ہجرت کر کے آئے تو ان بچیوں نے اشعار پڑھ کر استقبال کیا تھا انہیں اشعار سے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا گیا اور کسی مہمان خصوصی کا استقبال گیت کے ساتھ جب اچھا گیت ہو یہ آج بھی عربوں میں رواج ہے۔ فرمایا۔

طلع البدر علینا من ثنیا ت الوداع

وجب الشکر علینا مادعا للہ داع

اینما المبعوث فینا جئت بالامر المطاع

سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۶۱۱

یہ کیسا چودھویں کا چاند ہے وہ تو صرف روشنی دیتا ہے یہ روشنی کے ساتھ اطاعت بھی دیتا ہے میری باتوں کو مانوں تم چاند اور ستارے بن جاؤ گئے ہدایت کے چنانچہ طلع البدر علینا۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں آگئے کہا جو لوگ نہیں گئے تھے انکو بلاؤ کچھ منافقین نے جھوٹے عذر پیش کیئے آپ نے رخصت کر دیا کچھ واقعتاً مسلمان معذور تھے انکو بھی معاف کر دیا تین صحابہ کرامؓ آئے کہا حضرت کوئی عذر نہیں تھا قصوروار ہیں معذرت چاہتے جن میں کعب بن مالکؓ ھلال بن امیہؓ اور مرارہ بن ربیعؓ، کعب بن مالک ان میں سے جوان تھے، حضرت کوئی عذر نہیں غلطی ہو گی سستی ہو گی آپ معاف فرمادیں پھر اللہ رب العزت ہمیں معاف کرینگے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے جاؤ جب تک اللہ معاف نہیں کرینگے ہمارے ساتھ بات نہیں کرنا صحابہ کرامؓ کو فرمایا انکے ساتھ بات نہیں کرنا کعب کہتے دوسرے تو بوڑھے تھے وہ گھروں میں ایک کونے میں مقیم ہو کر بیٹھے گئے میں کبھی کبھی مجلسوں میں آیا کرتا تھا نماز بھی پڑھتا تھا جب رسول اللہ ﷺ دوسری طرف دیکھتے تھے تو میں آپ کا چہرہ دیکھ لیتا تھا لیکن جیسے میری طرف دیکھتے تھے تو آپ اپنی آنکھوں کو ایک سمت کی طرف کر لیتے تھے مجھے نہیں دیکھتے تھے میں دیکھ رہا ہوتا تھا اور پھر آپ نے چند دنوں بعد فرمایا کہ یہ بیویوں سے بھی جدا ہو جائیں

Marfat.com

خاندان والے بھی ان سے نہیں مل سکتے ہیں کوئی میرا ماننے والا بھی ان سے کلام نہیں کر سکتے ہیں جب تک فیصلہ عرش سے نہ آجائے حضرت کعب کہتے ہیں وہ تو بوڑھے بزرگ تھے ویسے بھی ان کو بیویوں کی ضرورت نہیں تھی میں بالکل نوجوان آدمی تھا میں نے بیگم سے کہا کہ امی کے گھر چلی جاؤ اور اللہ اللہ شروع کر دیا مجھے رونا اس بات پر بہت آتا تھا کہ اسی زمانے میں مر گیا تو کوئی میرا جنازہ نہیں پڑھے گا اور اگر آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے بعد میں میری توبہ بھی ہو گی تو یہ صحابہ تو کبھی بھی مجھ سے راضی نہیں ہونگے میرے اتنے گہرے ساتھی تھے میں حیران ہو گیا وہ بھی کنارہ کشی کر گئے۔

بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد

سراھی چوں شود خالی جدا پیمانہ میگردد۔

جب سختیاں آتی ہیں تو گہرے یار بھی بیگانے بن جاتے ہیں اور جب گھڑے میں سراہی میں پانی نہ ہو تو لوگ اسکے ڈھکن اور پیالے کو پھینک دیتے ہیں کہ پانی نہیں تجھ میں تو پیالے کو کیا کرنا ہے بوقت تنگدستی سب جدا ہو گئے اب کعب اکیلا روتا ہے اسکے گھر کا چھت ہے اور اللہ رب العزت کے آسمان کا چھت ہے پچاس دن گزر گئے میرے گہرے ساتھی بھی مجھے سلام نہیں کرتے۔ بڑے افسوس کی بات ہے پچاس دن گزر گئے۔

وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض

بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا من لجا اليه ثم

تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم. التوبة: ١١٨

پچاس دن گزر گئے ان تین درویشوں کے رونے پر کعب، مرارہ اور ہلال اللہ رب العزت نے وحی بھیجی کہ جب انہوں نے یہ ٹھان لی کہ میرے علاوہ انکا کوئی جائے پناہ نہیں ہے تو میں نے انکی توبہ قبول کر لی اور آپ ﷺ پر وحی بھیج کر اطلاع دے دی اے پیغمبر میں نے بھی انکو معاف کر دیا آپ بھی انکو معاف کر دیں جب آیت نازل ہوگی اللہ رب العزت نے معاف کیا اور سچ پر اتنی بڑی فضیلت ملی حضرت کعب کہا کرتے تھے جتنی بھی اللہ نے زندگی دی کبھی جھوٹ نہیں بولنا سچ میں بہت مقام ہے آپ ﷺ نے حضرت کعبؓ کو فرمایا کہ تمہیں پیدائش سے اب

Marfat.com

تک اتنی بڑی خوشی نصیب نہیں ہوئی ہو گی جتنی آج آپ کی توبہ کی قبولیت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں صحیح عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (یہ تمام موضوع سیرت مصطفیٰ جلد اول: ۶۰۱ غزوہ تبوک سے لیا گیا ہے)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

Marfat.com

حجۃ الوداع......اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ . أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ. فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ. ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾ پارہ: ۵، سورہ نسآء: ۵۹

قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ''لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق''. (مشکوۃ شریف جلد سوم: ۸۲۸

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

پانچویں پارے کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی اطاعت کرو اگر تمہارا کسی معاملہ میں تنازع ہو جائے تو اس تنازع کو دور کرنے کے لئے اللہ کی کتاب کا سہارا لو نبی پاک ﷺ کی حدیث سے اس تنازع کو دور کرو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اس میں اچھائی ہے کہ اپنے

Marfat.com

تنازع کا حل شریعت سے تلاش کرو اس سے تنازع بھی دور ہوگا اور محبت بھی قائم رہے گی جناب نبی پاک ﷺ کا جو فرمان تلاوت کیا اس کا مفہوم یہ ہے کہ اولی الامر کی اطاعت کرو اپنے سے بڑوں کی اطاعت کرو لیکن ان امور میں کہ جن میں اللہ کی مخالفت نہ ہو اگر اولی الامر شریعت کے خلاف کوئی حکم دیتے ہیں تو اس میں ان کی اطاعت نہ کرو لیکن اگر وہ مباح چیزوں کا حکم دیتے ہیں شریعت کے مطابق حکم دے رہے ہیں تو ان کی اطاعت واجب ہے جناب نبی پاک ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے اندر یہ حکم فرمایا کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

اولی الامر کون ہیں

اولی الامر کی بہت سی تفسیریں ہیں بعض حضرات نے اولی الامر سے فقہاء محدثین، علماء، صحابہ کرام بھی مراد لیے ہیں اور مفسرین کی ایک جماعت نے اولی الامر سے حکمران بھی مراد لیے ہیں کہ جو تمہارے حکمران ہیں جو تمہارے بڑے ہیں اگر وہ کوئی حکم دیں تو ان کی پیروی کرو لیکن شرط یہ ہے اولی الامر کا حکم اللہ اور اللہ کے رسول کے خلاف نہ پھر ان کے امر کی اطاعت کی جائے گی اسی خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا لوگو اپنے امیر کی بات کو سنو، اطاعت کرو اگر چہ تمہارا امیر حبشی غلام بنا دیا گیا ہو جو ظاہری اعتبار سے بہت کالا ہو موٹے ہونٹوں والا ہو تب بھی تم اس کی پیروی کرو اس کی بات کو سنو، اگر حبشی غلام اللہ کی کتاب نافذ کر رہا ہو نبی پاک ﷺ کی احادیث کو بیان کرتا ہو تو آپ نے غلام کو نہیں دیکھنا کہ وہ ہمارا بادشاہ بنا دیا گیا ہے بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب نافذ کر رہا ہے نبی پاک ﷺ کا فرمان ہمیں سنا رہا ہے اس کی اطاعت کرو لیکن تمہارا امیر تمہارا بادشاہ تمہارے ادارے کا افسر تمہیں خلاف شریعت اگر کوئی حکم دیتا ہے کہتا ہے نماز نہ پڑھو روزہ نہ رکھو میرے لئے چوری کر کے لاؤ شام کو اتنے پیسے جمع کر کے لاؤ جدھر سے بھی لاؤ رشوت لو یا کسی پر ظلم کرو یہ خلاف شرع باتیں کہہ رہا ہے اگر امیر کی ان باتوں کو مانا جائے گا تو اللہ کی نافرمانی ہوگی تو لہذا اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی اجازت نہیں ہے۔

Marfat.com

کن امور میں امیر کی اطاعت واجب ہے

ان امور میں امیر کی اطاعت واجب ہے جو مباح ہیں اور قرآن وحدیث کے مطابق ہیں، تو حبشی غلام بھی اگر تمہارا امیر بنا دیا جائے تمہارا بادشاہ بنا دیا جائے تو اس کی اطاعت کرو۔ (محسن انسانیت ۱۰۱) جب اللہ کے احکام کو تمہارے درمیان نافذ کر رہا ہو ہمیں دیکھنا ہے کہ ہمارے سامنے احکام کون سے لا رہا ہے آپ دیکھیں اس حکم میں کتنا بڑا سبق دیا ہے امت کو آپ ﷺ نے ہدایت دی ہے تاکہ بادشاہوں اور باشندوں میں لڑائی نہ ہو اگر تمہارے اوپر اللہ کی کتاب کو نافذ کر رہا ہے بنی کے فرمان کو نافذ کر رہا ہے تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اگر وہ کسی اور کے اصول ضابطے نافذ کر رہا ہے تو پھر اطاعت نہیں ہے یہاں اتحاد کا درس دیا ہے تاکہ امت میں وحدت رہے امیر کوئی بھی ہو تم دیکھو کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے مطابق تم پر حکومت کر رہا ہے تو اس کی اطاعت کرو۔

دجال کے فتنے سے ڈرانا

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ ہر نبی اپنے دور میں دجال سے ڈراتا رہا ہے پہلے جتنے انبیاء آئے دجال سے ڈراتے رہے اور اس کی پناہ تم بھی مانگتے رہو کہ اللہ اس کے فتنوں سے ہمیں حفاظت میں رکھے۔ (محسن انسانیت ۹۹)

وہ ایسے ویسے کارنامے دکھائے گا کہ عام ضعیف ایمان والا شخص اس سے متاثر ہو جائے گا اس کو بڑا سمجھنے لگ جائے گا حتی کہ اس کو اللہ ماننے لگ جائے گا وہ بڑے بڑے کارنامے دکھائے گا اس کا وہ استدراج اور جادو ہوگا کہ جس کے ذریعے سے وہ نظر بندی کر کے لوگوں کو کئی کارنامے دکھائے گا کئی سارے مناظر دکھائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی پناہ چاہو اور اس کے دور سے حفاظت چاہو یہ ایک امتحان ہے اور اس میں کمزور مومن ناکام نہ ہو جائے گا لیکن ایک علامت یاد رکھنا کہ دجال کی ایک دائیں آنکھ نہیں ہوگی انگور کے دانے کی طرح ہوگی اس کو نظر نہیں آ رہا ہوگا اور اس کی بے ڈھنگی شکل ہوگی لہذا یاد رکھنا یہ تمہارا معبود نہیں ہوگا (محسن انسانیت اور اور انسانی حقوق :۹۹) یہ دجال ہے تمہیں فتنے کے اندر مبتلا کرے گا

Marfat.com

اور یہ بہت بڑی علامت ہے کہ جسے انسان پہچان سکتا ہے اور فرمایا کہ ہمارا رب انسان نہیں جو یوں ہی پھرتا رہے جس کی یوں آنکھیں ہوں یوں ناک ہو یوں دنیا میں رہتا ہو ایسا ہمارا معبود نہیں ہے ہمارا معبود تو وہ ہے جو عرش کا رب ہے اور عرش پر کما ہو شانہ جلوہ افروز ہے زمین و آسمان کا رب ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا دجال کو پھر تمہارے سامنے قتل کیا جائے گا جب جہاد شروع ہو گا یہ علامت بتائی، بات یہ ہے کہ ہر نبی نے دجال سے پناہ چاہی ہے اور اس کی شرارتوں سے آگاہ کیا ہے۔ جناب نبی پاک ﷺ نے بھی آگاہ کیا، بات یہ ہے دوستو کہ ایک ہمارے سامنے قرآن حدیث کی ہدایات ہیں جو روشن ہدایات ہیں آج خلاف دین چیزیں آرہی ہیں جو متاثر کر رہی ہیں اور اس حد تک پروپیگنڈے ہو چکے ہیں کہ یہ مسلمان کیا چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد حساب و کتاب ہو گا میدان قائم ہو گا نیکوں کو حوریں ملیں گی جنت ملے گی یوں باغات ہوں گے یوں نہریں ہوں گی یوں محلات ہوں گے یہ سب ایسی فضول کہانیاں ہیں دیکھو دنیا میں ہمارے پاس آجاؤ یوں باغات بھی ملتے ہیں یون نہریں بھی ملتی ہیں یون حوریں بھی ملتی ہیں جنت اس کو بنالو یہی جنت ہے اور جو کمزور ایمان والے ہیں جس نے اپنا ایمان نہیں بنایا

انہوں نے دین کب سیکھا رہ کر شیخ کی خدمت میں
پڑھے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

وہ ان کے چکر میں آجاتے ہیں، وہ تو دنیا کمانے کے چکر میں پڑے رہے کہ روزینہ کمانا ہے کاروبار کرنا ہے یہ اچھی چیزیں ہیں لیکن دوستو یہی چیزیں نہیں ہیں کہ دنیا میں رہ کر صرف کاروبار کرنا ہے صرف دنیا کمانی ہے اور اسی کو درست کر کے رکھنا ہے نہیں، مسلمان کے ذمے یہ بھی لازم ہے کہ ضروریات دین کو سیکھے اور سمجھے اور مکروفریب کے جو طوفان آئیں ان کا مقابلہ معلوماتِ اسلامیہ کے ذریعے کر سکے اور ویسے ہی یہاں کوئی شخص نابینا بن کے رہا تو آخرت میں بھی نابینا بنا کر اٹھایا جائے گا اور گمراہ ہو گا اللہ فرمائیں گے کہ تمہیں ہم نے حواس خمسہ دیئے تھے اعضاء رئیسہ دیئے تھے دل و دماغ اور آنکھیں دی تھیں تو ان سے کیا سمجھا تھا ہمارے پیغمبروں کی تعلیمات کو نہیں سیکھا قرآن وحدیث کو نہیں سمجھا، ان کے مطابق اپنے عقائد

Marfat.com

کو بنانا ہے اور اپنے اعمال کو بنانا ہے اور آخرت کے اوپر یقین رکھنا ہے اور حساب وکتاب پر یقین رکھنا ہے اور یہ سارے دجالی فریب کاریاں ہیں یہ اسلام سے دور کرنے والے پروگرام ہیں بھلے میڈیا کے ذریعے سے یا کسی اور ذریعے سے لائے جا رہے ہوں یہ سب دجالی کرتب ہیں اور کمزور ایمان والے شخص اس سے متاثر ہو جاتے ہیں اور پھر ان کے سب سے بڑے ورکر بن جاتے ہیں مسلمانوں کے خلاف باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ تمہارے پاس دو روشن دلیلیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو گے پکڑے رکھو گے ان کے ساتھ رشتہ رسمی نہیں حقیقی بناؤ گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک ہے کتاب اللہ اور دوسری ہے حدیث رسول اللہ ﷺ۔ (محسن انسانیت:۹۹)

قرآن وحدیث میں جو بات ہے اس کے اوپر آمنا وسلمنا اور اس کے مطابق زندگی گزارنی ہے جہاں غلطی ہو جائے کوئی گناہ ہو جائے تو اللہ کے دروازے کھلے ہیں انسان توبہ واستغفار کرے۔ تو بات یہ ہے دوستو ہمیشہ وہ شخص گمراہ ہوتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

صراط مستقیم کیا ہے

قرآن مجید میں ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(۵) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (۶)

سورۃ فاتحہ میں بیان کیا اے اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر تو نے انعام کیا وہ کون لوگ ہیں آپ تفسیر پڑھیں وہ انبیاء ہیں صلحاء ہیں، علماء ہیں اولیاء ہیں محدثین ہیں، قطب ہیں ابدال ہیں، ان کا راستہ جو انعام یافتہ ہیں اے اللہ نیک لوگوں کے راستہ پر چلا،

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآ لِّيْنَ(۷).

ان لوگوں کے راستے پر نہ چلا کہ جن پر تیرا غضب ہوا غضب ان لوگوں پر ہوا جو دین میں تاویلیں کر کے شریعت کی ناجائز چیزوں کو جائز کرتے رہے حیلے بہانے کر کے تو المغضوب بن گئے اور جہالت کی وجہ سے رسم ورواج کے پیچھے چلے گئے الضالین بن گئے گمراہ انسان تب

Marfat.com

ہوتا جب علم نہ ہو تو پھر آ س پر کسی بھی قسم کی کوئی بات کی جائے تو وہ جاہل ہے اس لئے متاثر ہو جائے گا لیکن اگر اس کے پاس اسلامی تعلیمات موجود ہیں علماء صلحاء اولیاء اور محدثین کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو پھر یہ اتنا جلدی گمراہ نہیں ہوگا اگر اس سے کوئی بات کرے گا اگر اس کو سمجھ نہیں بھی آئے گی تو فوراً اپنے امام صاحب سے پوچھے گا کہ یہ کیسی بات ہے تو یہ ضروری ہے دوستو اپنی ظاہری جان کی حفاظت اور اپنے ایمان کی حفاظت اور اعمال صالحہ کی حفاظت تب ہو سکتی ہے جب انسان کے پاس علم ہو اور اگر علم نہ ہو جہالت ہو تو پھر گمراہی کا خطرہ ہے اب جتنے بھی کرتب ہو رہے ہیں یہ سب گمراہی کے ہیں اسلام کے خلاف ہیں یہ دجالی فریب ہیں اور ادھر قرآن نے کہا۔

اسلام کیا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ. اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (پارہ: ۲، سورہ بقرہ: ۲۰۸)

اے مسلمانو کوشش کرو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ صرف نماز پڑھ لی تو اپنے آپ کو بہت اعلیٰ شخص اور اعلیٰ درجے کا مسلمان سمجھنے لگ گیا یہ کافی نہیں اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور کیسے داخل ہو جاؤ گے نبی پاک ﷺ کی سیرت کو سامنے رکھو آپ کی ہر ادا کو ہر وضع قطع کو ہر فرمان کو خواہ گھر کی زندگی سے متعلق ہو یا بازار کی زندگی سے متعلق ہو خواہ ملک چلانے کے لحاظ سے ہو یا دفتر چلانے کے اعتبار سے یا عبادت کے اعتبار سے یا حضر کے اعتبار سے ہو یا سفر کے اعتبار سے اقامت کے اعتبار سے یا مسافری کے اعتبار سے تمام چیزوں میں اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھو۔

ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً

آدھا تیتر آدھا بٹیر اچھی چیز نہیں ہوتی وہ تیتر بھی اپنے ساتھ نہیں ملائیں گے کہ یہ کوئی اور نسل کا ہے اور جب وہ اکٹھے بیٹھے ہوں گے تو کہیں گے کہ یہ ہماری چیز نہیں ہے اور بٹیر بھی اپنے ساتھ نہیں ملائیں گے آدھایوں آدھایوں اس سے نقصان ہوگا

ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً

Marfat.com

دورنگی چھوڑ یک رنگ ہوجا
یا سراسر موم ہو یا پھر سنگ ہوجا

درمیانی حالت کیا ہے آدھی شریعت کولیا ہوا ہے اور آدھا یہود و نصاری کولیا ہوا ہے تو پھر یہ کیسی صورت ہوگی جب آخرت میں قرآن اعلان کرے گا کہ وامتاز وا الیوم ایھا المجرمون: جدا ہو جاؤ اس گروہ سے یہ اللہ والے بیٹھے ہیں یہ تو نبی والے بیٹھے ہیں یہ اللہ اور اللہ کی اطاعت والے بیٹھے ہیں تم لوگ یہاں سے جدا ہو جاؤ تو اس وقت وہ کہاں جائے گا جس نے آدھا یہود و نصاری کولیا ہوا ہے اور آدھا اپنی شریعت کو، نہ شریعت کے گروہ میں جائے گا کیونکہ ان کی بھی پوری اتباع نہیں ہے،

وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ (پارہ: ۲۳ یاسین: ۵۹)

میدان حشر میں اعلان ہوگا کہ اس جماعت سے جدا ہو جاؤ جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع نہیں کی تھی جنہوں نے اللہ اور اللہ کے حبیب کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اپنایا وہ مجرم ہیں۔

شیطان کا گمراہ کرنے کا طریقہ

اَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ. اَفَاَنۡتَ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِ وَكِيۡلًا

(پارہ: ۱۹، فرقان ۴۳)

اے مسلم کبھی آپ نے دیکھا اس شخص کو کہ جس نے اپنا الہ اپنی خواہش کو بنایا ہوا ہے جس نے اپنی زندگی گزارنے کیلئے اپنا معبود اپنی خواہش نفس اور رسم و رواج کو بنایا ہوا ہے الم اعہد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین، اے بنی آدم ہم نے تمہیں بتایا نہیں کہ شیطان کی پیروی نہیں کرنا یہ تمہارا واضح دشمن ہے یہ کھلم کھلا دشمن ہے تمہیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے دور کر دے گا اور پھر ہنسے گا خوش ہوگا کہ میں نے امت محمدیہ کو گمراہ کر دیا ہے تو بات یہ ہے دوستو کہ اسلام قرآن وحدیث کا نام ہے اس کے مقابلے میں جو بھی چیز ہو خواہ یہود و نصاری ہوں خواہ ہمارا نفس اور خواہش ہو خواہ رسم و رواج ہوں کوئی بھی چیز قرآن وحدیث کے خلاف ہو تو وہ شیطانی پیروی ہے اسی کو قرآن نے کہا الم اعہد الیکم یا بنی ادم اور چودھویں

Marfat.com

پارے میں بتایا کہ جو نیک لوگ ہوں گے ان پر اس کا بس نہیں چلے گا شیطان کا بس نہیں چلے گا کوئی نیکی آڑے آجاتی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض دفعہ کوئی ایسا حادثہ پیش آجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بچالیتا ہے تو انسان کہتے ہیں کہ ہاتھ کا دیا ہوا کام آگیا ایسے ہی نیکی کام آجاتی ہے اور شیطان کے وار سے انسان بچ جاتا ہے ورنہ ہر کسی کو شیطان گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے قرآن کہتا ہے

اِنَّہٗ لَیۡسَ لَہٗ سُلۡطٰنٌ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ (پارہ: ۱۴، نحل ۹۹)

جو نیک لوگ ہوتے ہیں ان پر اس کا بس نہیں چلتا جو اللہ کو ماننے والے ہیں اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہیں پکے ایمان والے ہیں جو ذکر واذکار میں رہتے ہیں عبادت میں رہتے ہیں۔

محافظ فرشتے

تو وہ ہر وقت ایک نورانی جماعت کے احاطے میں رہتے ہیں بہت سے ایسے فرشتے ہیں جو انسان کے ساتھ متعلق ہیں کوئی حفاظت والے کوئی منکر نکیر کوئی حادثے سے بچانے والے یہ کیوں رہتے ہیں، جب انسان نورانی ہوتا ہے تو پھر اس کے ساتھ معقول جماعتیں بھی مزید فرشتوں کی اللہ تعالیٰ ایسے انسان کے ساتھ لگا دیتے ہیں تو ان پر شیطان کا بس نہیں چلتا اور سنت رسول پاک ﷺ یہ اتنی بڑی دولت ہے گناہوں سے بچانے کے لئے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ سنت کی برکت سے اللہ کتنی عزت عطاء کرتے ہیں قلبی سکون عطاء کرتے ہیں اور گناہوں کے وار سے بھی اللہ بچالیتے ہیں۔

کن پر شیطان کا بس چلتا ہے اور کن پر نہیں چلتا

فرمایا کہ نیک لوگوں پر اس کا بس نہیں چلتا،

اِنَّمَا سُلۡطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ یَتَوَلَّوۡنَہٗ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ بِہٖ مُشۡرِکُوۡنَ (۱۰۰) (پارہ: ۱۴، نحل ۱۰۰)

Marfat.com

شیطان کا بس ان پر چلتا ہے جو شیطان کی بات مانتے ہیں دوستی لگاتے ہیں پھر اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ظاہر ہے کہ جب انسان گناہ کی طرف جاتا ہے تو پھر گناہ گناہ کو کھینچتا ہے پھر اور طرف لے جاتا ہے جب انسان نیکی کرتا ہے تو یہ نیکی انسان کو اور نیکی کی طرف دعوت دیتی ہے۔

نیکی کی قبولیت کی علامت

بعض صوفیاء نے یہ لکھا ہے کہ نیکی کی قبولیت کی علامت یہ ہے جو نیکی کی ہے دوبارہ اس نیکی کی توفیق مل جائے تو سمجھو پہلی والی نیکی قبول ہوگئی نیکی کی کشش ہوتی ہے کہ اور نیکی کو لے کر آئے پھر ظاہر ہے کہ اس کے دوست بھی نیک بنیں گے اور یہ خود نیک ماحول ڈھونڈے گا پھر اللہ کی طرف سے فرشتے بھی آجائیں گے اس کی حفاظت کرنے کے لئے اور گناہوں سے بچانے کے لئے۔

خطبہ حجۃ الوداع

تو جناب نبی پاک ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کے فرمان نقل کر رہا ہوں اسی میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تکبر بڑائی غرور میں یہ سب مٹا کر جارہا ہوں کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں بڑائی صرف اللہ رب العزت کی ذات کو زیبا ہے اور اللہ کی مخلوق کو عاجزی زیبا ہے دیکھو نماز کے اندر رکوع اور سجود فرض کیے اور حدیث میں آتا ہے جناب نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ انسان اللہ کے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اور سجدہ سب سے زیادہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے (رواہ مسلم) دیکھو جھکنا ہے اور کیسے جھکنا ہے کہ اپنی ناک اور پیشانی جو سب سے زیادہ عزت والی چیز ہے اس کو نیچے رگڑ دینا ہے سب سے زیادہ اللہ کے قریب انسان سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ نے جھکنے کے لئے سجدہ کرنے کے لئے اپنے علاوہ کسی کے سامنے اجازت نہیں دی ہے اور جناب نبی پاک ﷺ کے سامنے اگر کوئی جھکتا تو آپ ﷺ منع فرمادیتے کہ ایسا نہ کرو ایسا نہ ہو کہ آہستہ جھکتے جھکتے پھر عبادت شروع ہو جائے اللہ نے نبی پاک ﷺ کا دنیا میں اسوہ حسنہ دے کے بھیجا آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت

Marfat.com

کرو اس کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کو بناؤ لیکن جب جھکنے کا ٹائم آئے گا تو اللہ وحدہ لاشریک ذات کے سامنے ہی جھکنا ہے اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے جھکنے اور سجدہ کرنے کی اجازت نہیں عاجزی انسان کے ساتھ اچھی لگتی ہے اور اللہ کو پسند ہے عاجز کون ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مان کر چلے وہ عاجز ہوتا ہے اور جو انکار کر رہا ہے وہ تکبر کر رہا ہے ،حضرت آدم علیہ السلام کے احترام کی خاطر ان کی عظمت کی خاطر ان کو مسجود ملائکہ بنایا جب تو اللہ نے حکم دیا کہ سجدہ کرو فرشتوں نے سجدہ کیا اور شیطان نے سجدہ سے انکار کر دیا قرآن کہتا ہے کہ اس نے انکار کر دیا اللہ کی بات کو نہیں مانا تکبر کیا۔ شیخ سعدی کہتے ہیں کہ ،تکبر عزازیل را خوار کرد شیطان نے تکبر کیا مردود ہوا اور رہتی دنیا تک اس پر لعنت ہوتی رہے گی ہمیشہ لوگ اسے ملعون کہتے رہیں گے اور جب غلطی ہو جائے تو سنت بھی یہی ہے کہ جب کوئی غلطی ہو جائے تو انسان یہ کہے کہ شیطان نے مجھ سے غلطی کرا دی ہے معافی ضرور مانگنی چاہیئے آپ کی معافی شیطان کے ذمے نہیں ہے غلطی ہم سے ہوئی کہ شیطان نے غلطی کرا دی انسان کمزور ہے لیکن یہ بات کہ شیطان نے غلطی کرائی ہے تو معافی بھی وہ ہی مانگے گا نہیں معافی ہم نے مانگنی ہے کہ کیوں اس کی بات مانی ہے تو جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا تکبر اور غرور مال و دولت کے لحاظ سے ہو نسب کے لحاظ سے ہو یا کسی اور وجہ سے ہرگز جائز نہیں اللہ کو عاجزی پسند ہے۔ فرمایا

مَن تواضعَ للہِ رفعَہُ اللہ (مسند شھاب الجزاء الثالث، الباب الثانی: ۳۲۰)

عاجزی ظاہری اعتبار سے بھی ہو الفاظ کے اعتبار سے ہو اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات ماننے والا وہ عاجز ہوتا ہے۔

تکبر نہ کریں

پندرھویں پارے میں قرآن مجید نے فرمایا

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا. اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (پارہ: ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷)

Marfat.com

زمین میں اکڑ اکڑ کر نہ چل اس لئے کہ متکبرانہ انداز سے نہ تو تو زمین کو چیر سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتا ہے۔ عاجز بن تیرے داتا کو عاجزی پسند ہے۔ وہ عاجز بندوں سے خوش ہوتا ہے اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے، تو دوستو علماء تصوف نچوڑ لکھتے ہیں کہ جو شخص عاجز ہے وہ بات ماننے میں کبھی حیلہ بہانہ نہیں کرے گا اور جو متکبر ہے وہ شریعت کی بات ماننے میں حیلے بہانے کرتا ہے وہ کوئی تاویل بھی درمیان میں لائے گا یہ پرانے زمانے کی بات ہے اب نیا دور آیا ہے یہ اسلام بھی اپنی طرف سے نیا لانے کی کوشش کرتے ہیں روشن خیال اسلام لانے والے خود تاریکیوں میں ڈوب گئے۔

اپنی نسبت تبدیل نہ کریں

جناب نے حجۃ الوداع میں فرمایا کوئی شخص اپنے والدین کی نسبت کو تبدیل نہ کرے کوئی غلام اپنے آقا کا نام ہٹا کر اور کسی مشہور آقا کی طرف عزت بنانے کی خاطر اپنی نسبت نہ کرے کہ وہ میرا مولی ہے کوئی غلام بھی ایسا نہ کرے بس جس غلام کو جس آقا نے آزاد کیا ہے اسی کی طرف نسبت کرے خواہ وہ خاندان کے اعتبار سے کمزور ہو یا اونچا ہو، افغانستان سے کچھ لوگ ہجرت کر کے دہلی پہنچے کوئی عام پیشہ کرتے تھے جب دہلی پہنچ کر دیکھا کہ اکثر سید ہیں تو انہوں نے بھی اپنے ساتھ شاہ صاحب لگا دیا تو پیچھے سے کچھ عرصہ بعد ان کو کوئی ملنے گیا اور وہ ان کا نام پوچھتے رہے اور وہ ملے ہی نہیں ظاہر ہے نام بدل گیا قوم بدل گئی سید بن گئے کچھ دنوں بعد لوگوں کو سمجھ آیا کہ جو افغانستان سے آئے ہیں وہی ہوں گے، تو فرمایا کہ خاندان کو تبدیل نہ کرے اپنے آقا کی نسبت کو تبدیل نہ کرے اور اگر کوئی ایسا کرے گا اس پر لوگوں کی لعنت ملائکہ کی لعنت ہمیشہ ہوتی رہے گی اور اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوگی۔ جس نے اپنی نسبت کو تبدیل کیا۔

جھوٹے خواب بنا کر بیان نہ کرے

یہی وعید ہے اس شخص کے بارے میں جو جس نے خواب کوئی نہیں دیکھی لیکن لوگوں کے سامنے خواب بیان کرتا رہتا ہے کہ فلاں بزرگ خواب میں آئے فلاں پیغمبر خواب میں آئے

Marfat.com

فلاں ہدایت ہوگئی تا کہ لوگ پیر صاحب کی صحیح عزت کریں خوابوں میں بزرگی بتا رہا ہے اچھا خواب آئے تو اچھی بات ہے سعادت کی بات ہے ایک اچھی علامت ہے لیکن اگر خواب نہ آئے بلکہ خود گھڑ گھڑ کہ بیان کرتا ہے لوگوں کے سامنے عزت بنانے کیلئے تو فرمایا کہ اس شخص پر تمام لوگوں کی اور تمام فرشتوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور کوئی عبادت بھی قبول نہیں ہوگی جو جھوٹے خواب بیان کرتا رہتا ہے لوگوں کے سامنے عزت بنانے کیلئے۔

اتفاق ضروری ہے

اور جناب نبی پاک ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ اے لوگو آپس میں اتفاق سے رہو اتحاد سے رہو تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں (محسن انسانیت:۱۰۱)

اور اگر آپس میں لڑنے لگ جاؤ گے تو پھر دشمن تمہارے اوپر حملہ آور ہو جائے گا اور پھر وہ قابض ہو جائے گا اور غالب ہو جائے گا۔ایک طویل حدیث ہے کہ ایک دور آئے گا تمہارے اوپر دشمن غالب ہو جائے گا تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا ہم تھوڑے ہوں گے یا اسلحہ نہیں ہوگا فرمایا سب کچھ ہوگا لیکن جو کام کی چیز ہے وہ نہیں ہوگی حب الدنیا مال و دولت کی محبت آجائے گی حب جاہ آجائے گی بس حیلہ بہانا کرتے رہو گے یہ افغانستان کو مار رہے ہیں ہمیں تو نہیں مار رہے ڈرون حملے سرحد میں ہو رہے ہیں اسلام آباد میں تو نہیں ہو رہے یہ دنیا کے ساتھ محبت ہوگی اپنے جاہ اور عہدے کے ساتھ محبت ہوگی مسلمان ایک تھے اب لڑایا جا رہا ہے دوستو ہم دشمنان اسلام کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور جب ہم آپس میں لڑیں گے تو ہمارا رعب ختم ہو جائے گا اور دشمن ہمارے اوپر غالب آجائے گا۔

اتفاق کیسے آئے گا

فرمایا

وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ(پارہ:۱۰، سورہ انفال:۴۶)

اے ایمان والو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو کبھی آپس میں باہم تنازع ہو جائے تو

Marfat.com

صبر کرو۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (پارہ: ۱۰، سورہ انفال: ۴۶)

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور یہ وہ ہدایت ہے کہ مسلمان طاقت ور تب تک رہیں گے جب آپس میں اتفاق میں رہیں گے خلافت عثمانیہ کا ٹوٹنا اور بعد میں چھوٹے ملکوں کا بننا یہ بھی ہماری طاقت کو کمزور کرنے کے لئے پروگرام تھا اور اب بھی جو ایک ایک ملک پر حملہ ہوتا ہے وہ ہمارے مامے لگتے ہیں اگر کسی ملک کا بادشاہ ظالم ہو یا جو کچھ بھی ہو تو یہ ہمارے کیا لگتے ہیں جو ہمارے ملک پر آ کر حملہ آور ہو رہا ہے اسلئے کہ انہیں پتہ ہے کہ دوسرے ملک والے مسلمان بزدل ہیں یہ کچھ بھی نہیں کریں گے یہ نہیں اٹھیں گے یہ اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت سے دور ہیں انہیں غیرت ایمانی نہیں جھنجھوڑے گی یہ نہیں جاگیں گے۔

دشمن کیسے ڈرے گا

قرآن نے کہا کہ جو تمہیں زیر کرنے کی کوشش کرتا ہے تمہیں دبانے کی کوشش کرتا ہے وہ کافر تمہاری سرحدوں پر حملہ آور ہوتا ہے اطمینان سے ساتھ نہیں رہنے دیتا تو ان کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا قرآن نے کہا ان کو وہیں روکو دشمنان اسلام کو اپنے ملک میں داخل مت ہونے دو قرآن کہتا ہے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ (پارہ: ۹، سورہ انفال: ۲۲)

اور ایک جگہ فرمایا

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (پارہ: ۱۰، سورہ انفال ۵۵)

یہ بدترین جانور ہیں جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کو نہیں سمجھا دوسرے مقام پر فرمایا یہ بدترین جانور ہیں وہ گونگے ہیں اور بہرے ہیں اور وہ بے عقل ہیں جنہوں نے قرآن وحدیث کو نہیں سمجھا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں اور تم ان کے چیلے بن کر پھر رہے ہو ان کو سلام کرتے ہو ان کے سامنے عاجزیاں کرتے ہو جھکتے ہو اللہ اور اللہ کے سامنے

Marfat.com

اتنے نہیں جھکتے جتنے اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں کے سامنے جھکتے ہو قرآن نے ان کو بدترین جانور کہا ہے دیکھو وہ تو سننے والے تھے مشرکین مکہ دیکھنے والے تھے ان کے پاس عقل بھی تھی قوت بھی تھی طاقت بھی تھی سب کچھ تھا قرآن کہتا ہے وہ گونگے تھے بہرے تھے بے عقل تھے نابینے تھے اس لئے کہ ان نگاہوں سے جن کو دیکھنا تھا عقیدت کی نظروں سے ان کو تو دیکھا نہیں کانوں سے جو حق سننا تھا وہ نہیں سنا کچھ اور سنتے رہے اور اس زبان سے جو حق بولنا تھا وہ حق نہیں بولا کچھ اور بولتے رہے ان اعضاء سے جن کی تائید کرنی تھی ان کی تائید نہیں کی بلکہ شیطان کی تائید کرتے اور سنتے رہے تو ہم نے جو یہ اعضاء دیے یہ حواس خمسہ دیئے تو جن کو سمجھنا تھا ان کو نہیں سمجھا تو کیا مقصد ہوا ان حواس کا ہماری نظر میں یہ گونگے ہیں بہرے ہیں اندھے ہیں بے عقل ہیں۔

اللہ کا شکر ادا کرو

مسلمانو اسلام پر اللہ کا شکر ادا کرو نبی پاک ﷺ کے امتی ہونے کا شکر ادا کرو کہ اللہ نے کم از کم کسی حد تک تو اپنے دین کے ساتھ اپنے حبیب کے ساتھ جوڑ رکھا ہے صم بکم عمی فھم لا یرجعون میں نہیں بنایا لیکن اسی حد تک نہیں رہنا آگے بڑھنا ہے اطاعت میں بھی تابعداری میں بھی نیکی اور پرہیزگاری میں بھی اعمال صالحہ بجالانے میں بھی گناہوں سے بچنے میں بھی آگے بڑھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کتنا رحیم ہے کتنا مہربان ہے کہ گناہ ہو گیا کتنا بڑا گناہ بھی ہو گیا صدق دل سے معافی مانگو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے انسان سمجھتے ہیں کہ ہم گناہ گار ہیں ہمارا ماحول ایسا ہے کہ ہم شریعت میں پورے داخل ہی نہیں ہو سکتے، اللہ سے صدق دل سے معافی مانگو اور آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ شریعت کے مطابق زندگی گزارنی ہے اعمال وعقائد بنانے ہیں تو بس اللہ کے ولیوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

بندہ نیک کیسے بنتا ہے

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

اور یہ جو حیلے بہانے ہیں یہ جو سستی ہے بعض لوگوں کی باتیں سنتے ہیں تو دل، دماغ دین کی

Marfat.com

بات مانتا ہے لیکن عمل نہیں کر سکتے رکاوٹیں بن جاتی ہیں ان رکاوٹوں کو ہی ختم کرنا ہے تب ہی تو مقام ملتا ہے جب رکاوٹیں ہی نہیں تو پھر اشرف الملائکہ کیسے ہوا فرشتوں سے بلند و بالا انسان تب ہے جب کہ تمام رکاوٹون کو ختم کر کے دینی دار بن رہا ہو فرشتوں کو تو کوئی رکاوٹ ہی نہیں ہے، اتباع ہی ہے شق ثانی ہے ہی نہیں کہ کوئی انکار ہو جائے کوئی سرکشی ہو جائے کوئی گناہ ہو جائے انسان تو دونوں مادوں سے مرکب ہے، خیر اور شر اور دونوں کا مقابلہ ہے اور کمال اس میں ہے کہ جب بندہ کو کوئی غلط خیال آیا اواس کے مطابق عمل نہیں کیا کوئی گندی ترکیب دماغ میں آئی اس کے مطابق عمل نہیں ہوا کوئی سستی آرہی ہے نیکی میں تو اس سستی کو دور کیا جارہا ہے اور نیکی کو بجالایا جارہا ہے پھر تو اشرف الملائکہ ہے اور اگر کچھ بھی نہیں کرتا جیسے ہورہا ہے کررہا ہے جیسے خیال آرہا ہے جیسے رسم ہے جیسے رواج ہے پھر یہ اشرف الملائکہ نہیں ہے اشرف الملائکہ تب ہے جب اللہ اور اللہ کے رسول کی کامل اطاعت میں آجائے، دوستو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اللہ نے ہمیں اپنا ماننے والا بنایا ہے اپنے آخری نبی ﷺ کا امتی بنایا ہے، صم بکم عمی فھم لا یرجعون نہیں بنایا، لیکن اس میں آگے بڑھنا ہے۔

حقوق ادا کریں

خطبہ حجۃ الوداع میں جناب نبی پاک ﷺ فرما رہے ہیں کہ سب کے حق میں نے بتا دیئے ورثاء کے حق بھی میں نے بتا دیئے (محسن انسانیت: ۱۰۲) اب کسی وارث کے لئے وصیت نہیں ہے وارث کو وراثت میں خود حصہ ملے گا وارث کیلئے وصیت نہیں ہے وصیت ان کے لئے ہے جو وارث نہ ہو وہ بھی ثلث مال کے اندر اندر بعض لوگ منہ بولا بیٹا بنالیتے ہیں اپنے گھر میں رکھتے ہیں پالتے ہیں تربیت کرتے ہیں تعلیم دیتے ہیں ٹھیک ہے ثواب ہے۔

متبنیٰ کا حکم

لیکن یاد رکھو وہ بیٹا نہیں بنتا اور وہ وارث بھی نہیں ہوتا اور اگر بیٹیاں جوان ہیں وہ اس کیلئے غیر محرم ہے وہ بیٹا نہیں آپ خدمت کررہے ہیں پال رہے ہیں پرورش کررہے ہیں تعلیم دلا رہے ہیں اس کی شادی کرا رہے ہیں ثواب ہے لیکن وہ بیٹا نہیں ہے وارث نہیں ہوگا وہ محرم

Marfat.com

نہیں غیر محرم ہے ہاں اس منہ بولے بیٹے کو وراثت میں کچھ حصہ دینا چاہتے ہیں تو وراثت میں تو حصہ نہیں ہے ثلث مال میں وصیت کر سکتے ہیں اور وارث کیلئے وصیت جائز نہیں ہے، اور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو میں اب جا رہا ہوں اور تمہاری کامیابی اس میں ہو گی کہ میری جو باتیں تم سن رہے ہو ان باتوں کو سیکھو اور ان کو سمجھو کسی پر ظلم نہ کرو کسی کی عاریۃً چیز لی اس کو واپس کر دو اس زمانے میں لوگ اونٹنیاں یا گائے بکریاں دودھ کے لئے لیتے تھے ابھی گاؤں دیہاتوں میں کسی کی دو تین گائیں ہیں تو ایک کسی غریب کو دیتے ہیں دودھ کیلئے، یہ گائے لینا جائز ہے ٹھیک ہے ہمدردی ہے ثواب ہے لیکن زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ اس طرح کرتے تھے، اس کے بعد وہ اونٹنی واپس ہی نہیں کرتے تھے کہ یہ تو ہماری ہے اب بھی عدالت میں سچ ثابت کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے تو اس زمانے میں تو کوئی عدالت ہی نہیں تھی عدالت تو ان وڈیروں کی تھی۔

امانت کو واپس کرو

تو فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ اونٹنی کو واپس کرنا ہے جب اس کا دودھ ختم ہو جائے وہ امانت جس کی ہے اس کو واپس کرو (محسن انسانیت: ۹۹) اور فرمایا کہ سب کا حق بیان کر کے جا رہا ہوں تم آپس میں ہو بھائی بھائی لیکن ایک دوسرے کی چیز نہیں اٹھا سکتے ہو بغیر اجازت کے ساتھ ایک دوسرے کی چیزیں لے سکتے ہو اور کوئی بیوی اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کر سکتی حتی کہ اللہ کے راستے میں بھی نہیں دے سکتی بعض حضرات نے اس حد تک لکھا ہے کہ کوئی بیوی اپنا مال بھی خرچ کرنا چاہتی ہے تو شوہر سے مشورہ کرنا مستحب ہے وہ منع نہیں کرے گا بلکہ خوش ہو گا۔

ان باتوں پر عمل کیسے ہو

رسول اللہ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع میں معاشرتی مسائل بہت ہیں حقوق بہت ہیں حقوق العباد کہ ایک دوسرے کا خیال کرو فرمایا

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ

Marfat.com

تَسْمَعُوْنَ (پارہ: ۹، سورۂ انفال: ۲۰)

اے ایمان والو اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کی اطاعت کرو سن بھی رہے ہو پھر بھی منہ موڑ رہے ہو سن بھی رہے ہو اور پھر بھی عمل نہیں کر رہے ہو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تمہاری کامیابی اس میں ہی ہے اے مسلمانو

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ (پارہ: ۹، سورہ انفال: ۲۱)

ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے باتیں سنیں بھی نہ سننے کی طرح دوستو جب باتیں سنیں جائیں تو ان کو دل میں جگہ دینی چاہئے مسلمانو دل میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے علاوہ کس کو جگہ دے بیٹھے ہو اللہ پاک جو ہمارا خالق ہے، اس کو دل میں بٹھاؤ۔

سکون کیسے آئے گا

رحمتِ دوعالم ﷺ ہمارے پیغمبر ہیں اسوہ حسنہ انہوں نے ہمیں دیا ہے پیاری پیاری تعلیمات دی ہیں ان کے علاوہ کن کی محبت کو دلوں میں لے کر بیٹھے ہو اغیار کی محبت سے دل ویران بن گئے بستیاں ویران ہوگئیں گھر برباد ہوگئے اللہ اور اللہ کے حبیب کے چراغ جب اپنے دلوں میں مکمل جلاؤ گے جگہ دو گے تو گھروں میں بھی سکون آئے گا اپنے وجود میں بھی سکون آئے گا ماحول میں بھی سکون آئے گا عالم برزخ میں سوال و جواب کے وقت بھی سکون آئے گا میدان حشر میں بھی اعلان ہوگا کہ انکو جنت والی جماعت میں لے جاؤ یہ میرے محمد کے امتی آرہے ہیں اپنے نبی کی بات کر رہا ہوں کہ جس پر سابقہ تمام انبیاء نے بھی ایمان لایا جو نبی میرا اور آپ کا ہے پورے عالم کا نبی ہے جس نبی کو اللہ نے امام الانبیاء بنایا اس نبی کی بات کر رہا ہوں جس نبی کو اللہ نے آخری شریعت دی آخری امت دی آخری کتاب دی ہے اور معراج کرا کر اپنا دیدار کرا کر دنیا والوں کے لئے اپنا گواہ بنا دیا درندے بھی اتنے ظالم نہیں ہوتے جتنے کہ وہ لوگ تھے لیکن جب اس نورانی ہستی کی نورانی تعلیمات کی چمک پڑی مکہ کے جاہلوں پر تو وہ سارے نبی کے پروانے ہوگئے

Marfat.com

محمد ﷺ وہ گم گشتہ قوموں کا ہادی
وہ عالم میں علم و عمل کا منادی

ایک صحابی مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جہاد کی تیاری ہو رہی تھی نام لکھے جا رہے ہیں دو وفد تشکیل دیے جا رہے ہیں اس صحابی نے نبی کو اپنا نام لکھوا دیا آپ ﷺ نے اس مجاہد کا نام لکھ لیا اور ساتھ وہ مجاہد یہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے حبیب ﷺ میرے والدین نے مجھے اجازت نہیں دی ہے اس کے باوجود میں جہاد کے لئے آیا ہوں اس نے سمجھا کہ یہاں پر تو اور شاباش ملے گی بڑی اونچی قسم کی دعائیں ملیں گی اس لیے کہ والدین نے اجازت نہیں دی تب بھی آ گیا ہوں رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا

ارجع فاذهب جاهد فيهما

جاؤ واپس چلے جاؤ جہاد میں نہ جاؤ اپنے والدین کی خدمت کرو تمہیں جہاد کا ثواب ملتا رہے گا حدیث میں آتا ہے کہ ایک مسلمان بازار میں آیا اور چوتھے کلمے کا ورد کر لیا تو امت مسلمہ کا محمدی اپنے نبی کا ماننے والا چاہنے والا امتی جتنی دیر بازار میں رہے گا فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے وہ

نہ دنیا پرستی نہ رہبانیت ہے
شریعت بداماں کہ روحانیت ہے

دنیا کو دل میں نہیں لانا دل میں اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کو بسانا ہے دنیا ضرورت کے لئے استعمال کرنی ہے، اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ......﴾

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع......دوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفَوْا عَھْدَہٗ ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَاءِ.اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ پارہ:٦ .سورہ مائدہ:۳
قَالَ النَّبِیُّ ﷺ :"نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا وضعھا".(رواہ احمد:۴۱۵۷)
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمہید

سورہ مائدہ چھٹے پارے کی ایک آیت اور نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ آج کے دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور نعمت کو مکمل کر دیا ہے اور تمہارے لیے اللہ نے دین کو پسند کیا ہے آخری شریعت جو نبی پاک ﷺ کو عطاء کی گئی ہے وہ تمہاری ہدایت کے لئے اللہ نے پسند کی ہے جناب نبی پاک ﷺ کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ نضر اللہ عبدا سمع مقالتی ،خوش وخرم ہو تروتازہ ہو وہ شخص کہ جس نے میری بات سنی میری حدیث سنی میرے فرمان کو سنا اور پھر اسکو یاد کیا جیسے سنا تھا پھر ان لوگوں تک اس حدیث کو پہنچایا کہ جس نے مجھ سے نہیں سنا تھا، یہ آیت جو آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ

Marfat.com

میدان عرفات میں نازل ہوئی جب آپ ﷺ جبل رحمت کے قریب تشریف لے گئے اور وہاں پر ایک لمبی اجتماعی دعا کروائی تھی اس موقع پر آپ اونٹنی پر سوار تھے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ ہم جو دین آپ پر نازل کررہے تھے وہ آج مکمل ہوگیا ہے دین کی تکمیل ہوگئی ہے کئی صحابہ کرام اس آیت کو سن کر رونے لگ گئے حضرت عمر فاروق سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں یہ آیت نازل ہوئی یہ تو خوش خبری ہے تو آپ نے فرمایا کہ خوش خبری ہے اس آیت کے مفہوم کے اعتبار سے یہ آخری شریعت کو عطاء کی گئی ہے لیکن اللہ کا قانون ہے کہ جب کوئی چیز مکمل ہوجائے تو پھر وہ مکمل کرنے والے کو صاحب شرع کو اللہ تعالی اٹھالیتے ہیں آپ ﷺ کو جس مقصد کے لئے اللہ تعالی نے دنیا میں بھیجا تھا نبی پاک ﷺ نے اس مقصد کو پورا کردیا ہے اب آپ ﷺ کے دنیا سے جانے کا وقت قریب آگیا ہے میں اس لئے رو رہا ہوں کہ آپ ﷺ کی مفارقت کا سامنا ہوگا یہی بات ابوبکر صدیق کے متعلق بھی ہے کہ وہ رونے لگ گئے تو ان سے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں تو فرمایا کہ جب دین مکمل ہوگیا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا سے سفر کرنے کی خبر دی جارہی ہے، اس غم میں رو رہا ہوں یہ خطبہ حجۃ الوداع دوستو انسانی حقوق کا منشور اعظم ہے ایک ایک چیز آپ ﷺ نے حقوق العباد کے متعلق عقائد سے متعلق عبادات سے متعلق رہن سہن سے متعلق حکمرانوں سے متعلق باشندوں سے متعلق بیان کی ہے فرمایا اے انسانو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو شریعت کی بات سنو اور وسمجھو اور پڑھو اور اس پر عمل کرو اس میں تمہاری نجات ہے کہ قرآن حدیث سیکھو اور سمجھو اسی میں تمہاری کامیابی ہے اس کے مطابق اپنا عقیدہ اور اپنا عمل بناؤ کہ تمہاری عزت واحترام ہر شخص پر اس طرح واجب ہے جیسے اس شہر کا احترام تم سب پر واجب ہے ،ذی القعدہ ، ذی الحجہ، محرم اور ایک مہینہ بعد میں آتا ہے جس کو رجب المرجب کہتے ہیں ان کا احترام جس طرح تم پر واجب ہے ایسے ہی مسلمانو ایک دوسرے کا احترام تم پر واجب ہے اور فرمایا کہ آج جمعہ کا دن یوم عرفہ ہے صحیح تاریخ ۹ ذی الحجہ ہے جس طرح اللہ تعالی نے پیدا کیا تھا اس دنیا کو اور اس دنیا کو دن عطاء کیے تھے تاریخ عطاء کی تھی لیکن لوگوں نے تغیر تبدل کردیا تھا آج جمعہ کا دن ہے ۹ ذی الحجہ ہے میدان عرفات ہے عند اللہ بھی۔ آج ۹ ذی الحجہ ہے

Marfat.com

اس سے پہلے لوگوں نے تغیر وتبدل کر دیا تھا جس کو قرآن مجید نے دسویں پارے میں بیان کیا ہے،

﴿اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾پارہ:۱۰، سورہ توبہ:۳۷

کچھ لوگ مشرکین مکہ اس طرح کرتے تھے کہ محرم تو محترم مہینہ ہے اور اس میں لڑائی نہیں کرنی ہے احترام کرنا ہے ڈاکے نہیں ڈالنے ہیں چوری نہیں کرنی ہے لیکن سامنے اگر کوئی ایسا واقعہ آجاتا ہے لڑائی کا یا اسی طریقے سے بدعہدی کا تو وہ کہتے تھے کہ یہ محرم نہیں ہے اس دفعہ محرم بعد میں آئے گا یہ ربیع الاول ہے ظاہر ہے وہ سارے چوہدری تھے ظالم تھے لوگ ان سے ڈرتے تھے کہ اگر کوئی بات کی تو ماریں گے یوں آہستہ آہستہ وہ تاریخ ہی ختم ہوگئی اب جس مہینے کو سمجھا جاتا ہے کہ یہ شعبان کا مہینہ ہے تو ہوسکتا ہے کہ اصل میں وہ شعبان کا مہینہ نہ ہو کیونکہ انہوں نے مہینوں کو آگے پیچھے کر دیا تھا تو فرمایا کہ اب وہ مہینے وہ تاریخ اپنی جگہ پہ آگئی ہے لہٰذا تمہارے اوپر واجب ہے کہ اشہر حرم کا احترام کرو مگر یہ کہ اگر اس مہینے میں تمہارے اور دشمن کے درمیان لڑائی ہو جائے کوئی دشمن حملہ کر دے تو پھر آپ بھی جواب دیں مجبوری ہے دفاع کرنا لازم ہے لیکن ابتداء بالقتال ان مہینوں میں کرنا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ اس خطے میں شیطان اپنی عبادت سے تو مایوس ہو چکا ہے اس کی عبادت نہیں ہوگی بت خانے اور شرک وغیرہ نہیں ہوگا لیکن دیگر امور میں تمہیں گمراہ کرنے کی کوشش ضرور کرے گا اس کی باتوں میں نہ آنا قرآن وحدیث کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوطی سے رکھنا کامیاب رہو گے میں ایک حج میں تھا تو مسجد نبوی کے امام صاحب حضرت عبدالرحمان بن حذیفی مدظلہ نے خطبہ میں ایک مرکزی بات بیان فرمائی کہ دنیاء عالم میں صرف ایک مملکت ایسی ہے جس کو المملکة الموحدة کہا جاسکتا ہے توحید والی حکومت وہ دنیا میں صرف ایک ہی ہے اور وہ سعودی عرب ہے کہ شرک کی یہاں اجازت نہیں ہے کوئی عرس نہیں کوئی میلہ نہیں کوئی جھنڈیاں نہیں کوئی کچھ نہیں ہاں اگر کسی شخص کا عقیدہ شرکیہ ہے اور وہ چھپا ہوا ہے وہ الگ بات ہے لیکن حکومتی سطح پر شرک اور بدعت کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور حکومت اسلامیہ ہے ممکن ہے اسی برکت سے اللہ نے

Marfat.com

ظاہری اعتبار سے بھی نوازا ہے تو فرمایا بعض امور میں تمہیں شیطان گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

عورتوں کا خیال کرنا

فرمایا کہ عورتوں کا خاص خیال رکھو ایک جملے کی وجہ سے شریعت اسلامیہ نے دوسرے گھرانے کی لڑکی تمہاری امان میں دے دی اس کا خیال رکھو اس کے حقوق ادا کرو اس حکم کو مظلوموں کا یتیموں کا عورتوں کا اور غلاموں کا خیال رکھو یہ کئی مقامات پر فرمایا یہ خطبہ حجۃ الوداع ہے لیکن ایک خطبہ مزدلفہ میں بھی ہوا ہے ایک خطبہ منٰی میں بھی ہوا ہے ایک خطبہ حرم پاک میں بھی ہوا ہے بیت اللہ کے قریب اور اہم وصیت نامہ جس میں اہم باتیں بیان فرمائیں وہ مرض الوفات میں بھی آپ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا ان تمام مقامات پر اہم اہم خطبے آپ ﷺ نے دیئے ان میں قدر مشترک کچھ باتیں رہی ہیں ایک توحید کی رسالت کی ایمانکی اور ساتھ یہ کہ عورتوں کے خیال رکھو نماز کا خیال رکھو یہ چیزیں ہیں جو تمہیں دینی کے اوپر استقامت کے ساتھ رکھیں گی اگر نماز اور ان اعمال کو چھوڑ دو گے تو دین سے دور ہو جاؤ گے۔

حدود اللہ کا خیال رکھو

اس لئے فرمایا کہ (الولد للفراش) خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا کہ بچہ ان سے ہوگا کی جن کے بستر پہ پیدا ہوا اور جو شادی شدہ بدکار ہے اس کے لئے پتھر ہیں اور جو غیر شادی شدہ بدکا رہے،

> اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ. وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ:۱۸، سورہ نور:۲)

اگر ان سے غلطی ہو جائے تو سو سو کوڑے ہر ایک کو لگیں گے اور اللہ کی حدود کو نافذ کرنے میں نرم دل نہ ہونا اس سے انسانیت میں حیاء آئے گی معاشرے کے اندر پاکی آئے گی کہ

Marfat.com

جب اللہ کی حدود کی پاسداری کی جائے اور فرمایا کہ چوری نہ کرنا اگر چوری ثابت ہو جائے تو

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً م بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ. وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (پارہ:۶، سورہ مائدہ:۳۸)

اگر کسی نے کم از کم دس درہم چوری کی مال محفوظ لوٹا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس میں لوگ حاضر ہوں تاکہ دیکھیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جا رہا ہے کیوں کہ اس نے چوری کی ہے آئندہ لوگ چوری نہیں کریں گے امن آ جائے گا یہی بات قصاص کی ہے جتنے بھی اللہ نے حدود بیان کیے ہیں ان میں انسانیت کیلئے امن کا پیغام ہے ظاہری طور پر تو سخت نظر آ رہا ہے لیکن تمام جرائم کا سدباب ہو جاتا ہے تمام شرارتی لوگوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اس طرح جرائم نہیں کر پاتے۔

مسلمان کی عزت کا خیال رکھو

اسی میں فرمایا کہ کسی پر تہمت نہ لگاؤ

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا. (پارہ:۱۸، سورہ نور:۴)

کسی کے اوپر تہمت نہ لگاؤ اور اگر چار گواہوں کے ساتھ وہ بات ثابت نہ کر سکا تو بھی وہ تہمت میں آ گیا اب تہمت لگانے والوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی دیکھو کتنا بڑا جرم ہے اور بھی بڑے جرم ہیں لیکن اگر ان جرموں پر سزا ہو گئی اور اس نے توبہ کر لی تو کسی معاملے میں گواہ بن سکتا ہے لیکن کسی انسان کے اوپر تہمت لگائی توبہ بھی کر لی کوڑے بھی لگ گئے لیکن پھر بھی اس کی گواہی قبول نہیں تمام آئمہ کے نزدیک کسی معاملے میں تہمت لگانے والے شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک ایک معاملے میں اس کی گواہی قبول کی جائے گی اور فرماتے ہیں کہ اس میں گواہی ادا نہیں کرنی ہوتی بلکہ گواہی اٹھانی ہے تو اس لئے جائز ہے نکاح میں کہ مجمع میں بیٹھا ہوا ہے اس میں گواہ بن گئے جو تہمت لگانے والے تھے تو نکاح میں تہمت لگانے والوں کی گواہی قبول کی جائے گی باقی کسی معاملے میں تہمت لگانے

Marfat.com

والے شخص کی گواہی قبول نہیں ہوگی اور دیگر آئمہ کے نزدیک نکاح میں بھی گواہی قبول نہیں کی جائے گی

وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا. (پارہ ۱۸:۵، سورہ نور: ۴)

کبھی بھی ان تہمت لگانے والوں کی گواہی قبول نہیں ہوگی اب یہ آخرت کا معاملہ ہے کہ انہوں نے صدق دل سے توبہ کرلی ہے اور اللہ تعالی ان کو معاف کردے گا دنیا میں اصول وضابطہ یہ ہے کہ انسان کا احترام اتنا مقدس ہے کہ اگر کسی انسان کی بلاوجہ بے حرمتی کی بغیر دلیل کے بغیر گواہوں کی اجازت نہیں ہے یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیشہ کیلئے اس کی گواہی کو رد کردیا تاکہ کوئی بھی شخص اس طرح کی حرکت نہ کرے جس میں انسانیت کی توہین اور تحقیر لازم آتی ہو یہی فرمایا کہ بیت اللہ شریف کو گرانا بہت بڑا جرم ہے، لیکن بیت اللہ کو گرانے سے بڑا جرم یہ ہے کہ کسی انسان کی توہین اور تحقیر کرنا۔

نجات کا طریقہ

کامل نجات کا راستہ وہ ہے جو نبی پاک ﷺ نے فرمایا

من سکت نجا (رواہ مسلم)

جو شخص خاموش ہوگیا وہ کامیاب ہوگیا جب ایسا چرچا ہورہا ہو ایسی باتیں ہورہی ہوں اس میں شریک نہیں ہونا چاہیئے جب تحقیق نہ ہو خواہ مخواہ غیبت کے زمرے میں آئیں گے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے فرمایا کہ غیبت نہ کرو یہ اپنے بھائی کے گوشت کھانے کے حکم میں آتا ہے،

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ. (پارہ ۲۶:۵، سورہ حجرات: ۱۲)

کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا جو تمہارے بھائی فوت ہوگئے ہیں ان کا گوشت کاٹ کر کھانا پسند کرتے ہو ظاہر ہے پسند نہیں کرو گے تو پھر کسی اپنے بھائی کی پشت پیچھے غیبت بدنامی نہ کیا کرو بے شک وہ عیب اس میں ہو تب بھی بلاوجہ اپنی مجلس کو گرم کرنے کے لئے دوسروں کے سامنے عیوب بیان کرنا یہ غیبت ہے اور اگر ان کے اندر عیوب نہیں ہیں اور بغیر تحقیق کے ہم باتیں کررہے ہیں تو یہ تہمت کے حکم میں ہیں تو یہ دونوں گناہ کبیرہ ہیں۔

Marfat.com

چہرے پر نہ مارنا

فرمایا کہ کسی کے منہ پر طمانچہ نہ مارو اگر ضرب لگانی بھی ہو تو منہ پر مارنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ انسان کے منہ کو چہرے کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور کتنا پیارا بنایا ہے قرآن نے قسمیں کھا کھا کر انسانیت کے حسن تخلیق کے اوپر کلام کیا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (پارہ: ۳۰، سورہ تین: ۴)

کہ دیکھو ہم نے انسان کو کتنا پیارا بنایا ہے اس سے پیاری کوئی چیز اللہ کے ہاں نہیں، انسانوں میں سب سے پیارے نیک لوگ ہیں پھر صحابہ پھر انبیاء اور سب انبیاء میں سب سے پیارا امام الانبیاء ﷺ کو اللہ تعلیٰ نے بنایا ہے، تو چہرے کے اوپر مارنے کی اجازت نہیں ہے اور اسی میں فرمایا کہ غیبت کی اجازت نہیں ہاں اتنی گنجائش ہے کہ اگر کسی شخص کے نقصان سے دوسروں کو بچانا ہے تو اس کے افسر سے یا اس کے استاد سے یا گھر کے کسی بڑے سے اس کے عیوب بیان کر سکتے ہیں کہ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں تو یہ غیبت نہیں ہوگی یہ اصلاح کے لئے ہے اور اس پر ثواب ہے جب مقصد یہ ہو۔

ایمان آخری نبی ﷺ پر

فرمایا کہ دیکھو سنو اور میری بات یاد رکھو میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

انا خاتم النبین لا نبی بعدی ولا کتاب بعد کتابی ولا شریعة بعد شریعتی ولا امة بعد امتی،

کہ سنو میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا میرے بعد کوئی شریعت نہیں ہے یہ آخری شریعت ہے اور یہ آخری کتاب ہے اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی ظاہر ہے جب کوئی نبی نہیں آئے گا تو کتاب کس پر نازل ہوگی اور آخری امت ہو تم تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی امتیں بدلتی ہیں انبیاء کے بدلنے سے جب نبی نہیں آئے گا تو امت

Marfat.com

بھی نہیں ہوگی، ہاں امت کی پھر دو قسمیں ہیں

(۱) امت ناجی

(۲) امت ناری

امت ناجی وہ ہے کہ جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی بات کو مانا ہے وہ نجات پانے والی امت ہے، اور جس امت نے اللہ اور اللہ کے رسول کی بات کو نہیں مانا انکار کیا وہ ناری امت ہے اور جس نے کچھ مانا اور اعمال میں کمزور رہا ہے تو کسی حد تک سزا ان کو بھی ہوگی اللہ پاک کے اپنے فیصلے ہیں اللہ کا اعلان ہے کہ شرک معاف نہیں ہے باقی میں جس کو چاہوں گا جیسے چاہوں گا معاف کر دوں گا فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے قرآن مجید نے بائیسویں پارے میں اس کو صراحتا بیان کیا ہے فرمایا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ. وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (پارہ: ۲۲، سورہ احزاب: ۴۰)

تم آدمیوں میں سے کسی آدمی کا یہ میرا آخری پیغمبر والد نہیں ہے۔

آپ ﷺ کی نرینہ اولاد

اس لئے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو نرینہ اولاد عطاء کی تھی وہ اللہ نے آپ ﷺ کی زندگی میں اپنے پاس بلالی تھی حضرت ابراہیمؓ بھی حضرت طاہرؓ بھی حضرت طیبؓ بھی عبد اللہؓ بھی اور ان میں سے کسی کا لقب ابو القاسمؓ ہے ان سب کو آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں اللہ تعالی نے اپنے پاس بلا لیا تھا اور چار بیٹیاں ہیں جن کی شادیاں بھی ہوئیں، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ جب ابرہیم کی وفات اٹھارہ مہینے کے بعد ہوئی تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ آپ کا لخت جگر ایسی حالت میں ہے کہ لگتا یوں ہے دنیا سے رخصت ہو رہا ہے آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے دیکھا کہ اپنے بیٹے کی روح قبض ہو رہی ہے رحمت دو عالم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کیوں جاری ہو گئے سائل کا مطلب یہ تھا رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مرنے والے کا یہ حق ہے کہ اس کے جو رشتے دار ہیں وہ

Marfat.com

روئیں اس کے لئے اور صرف آنکھوں سے آنسو بہا سکتے ہیں میری شریعت میں غم وحزن سے منع نہیں کیا گیا ہے لیکن گریبان پھاڑنے کی اجازت نہیں ہے ماتم کرنے کی اجازت نہیں ہے میری شریعت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب خوشیاں ملیں گی تو اللہ کا شکرادا کرو اور جب اللہ کی طرف سے غم آجائے تو صبر کرو ماتم میری شریعت میں جائز نہیں ہے فرمایا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی سنو میری بات میں اللہ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ولا کتاب بعد کتابی ولا شریعۃ بعد شریعتی ولا امۃ بعد امتی، بس میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کا یہ اللہ کا نبی والد نہیں یہ تمہارا پیغمبر ہے روحانی باپ ہے ایک وقت آئے گا کہ یہ دنیا سے رخصت ہو جائے گا یہ اعلان ہو رہا ہے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری شریعت کی دعوت قیامت تک جاری رہے گی اور کسی نبی کی دعوت وتبلیغ جاری نہیں رہے گی۔

تبلیغ کرنے کا حکم

تم میں سے جو باتیں سن رہے ہیں وہ ان کو یاد کریں محفوظ کریں اور پھر ان لوگوں تک پہنچائیں کہ جنہوں نے آج خطبہ حجۃ الوداع میں یہ باتیں نہیں سنیں دوستوں صحابہ کرامؓ دنیا میں گھومے کہاں کہاں تک گئے دیکھو آپ کے سندھ میں کابل میں مراکش میں تمام دنیا میں صحابہ کرام نبی پاک ﷺ کے پیغام کو لے کر پہنچے اور یہی ہو رہا ہے آج بھی،

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (پارہ: ۴، سورہ ال عمران: ۱۱۰)

تمہیں اللہ نے تمام امتوں میں سے بہترین امت بنا کر بھیجا ہے جتنی امتیں اللہ نے بھیجی ہیں آدم سے لے کر مجھ تک تمام امتوں میں اے صحابہ کی جماعت تمہیں اللہ نے سب سے اونچی امت بنا کر بھیجا ہے کیوں اونچی امت بنا کر بھیجا مال ودولت زیادہ ہے حسن زیادہ ہے یا عرب ہو اس لئے یا کوئی اور وجہ فضیلت ہے قرآن نے دوستو وجہ فضیلت بیان کی

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (پارہ: ۴، سورہ ال عمران: ۱۱۰)

Marfat.com

میرے آخری پیغمبر کی تم اونچی امت ہو میرے نبی کا پیغام لے کر دنیا میں پھیل جاؤ جو اچھا کام کر رہے ہیں انہیں خوش خبری سناؤ اور جو برا کام کر رہے ہیں انہیں برائی سے روکو اچھائیوں کا حکم دو اور برائیوں سے روکو اس لئے تم تمام امتوں سے بہترین امت ہو اور سنو سب نبی اپنی اپنی امت کی کثرت پر فخر کریں گے میدان حشر میں اور میں بھی اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا لیکن یاد رکھنا میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا لیکن جب تم حوض کوثر کے قریب آؤ تو تم اپنی کسی بداعمالی کی وجہ سے مجھے پریشان نہ کرنا میری سنت کو تھامے رکھنا توحید و رسالت پر اپنا ایمان پکا رکھنا اپنے اعمال اپنے طریقہ کار کو جو میں اسوۂ حسنہ کی شکل میں چھوڑ کے جا رہا ہوں اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

حوضِ کوثر کیا ہے

دیکھو حوض کوثر بہت بڑا ہے میں مثال کی صورت میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ بصرہ سے لے کر یمن تک کا جو علاقہ ہے اتنا بڑا حوض کوثر ہوگا میرے قریب خلفاء راشدین ہوں گے عشرہ مبشرہ ہوں گے سب صحابہ کرام ہوں گے مجھے اللہ مقام محمود میں اونچی جگہ پر اذن عطاء کرے گا میں آپ لوگوں کو دیکھ رہا ہوں گا لوگ میرے قریب آرہے ہوں گے حوض کوثر سے پانی پینے کے لئے اور اس آسمان ستاروں کی طرح حوض کوثر کے قریب چاندی کے پیالے چمکتے ہوئے ہوں گے جس نے مجھ سے حوض کوثر سے پانی پی لیا تو اس کو میدان حشر میں پیاس نہیں لگے گی جہاں سورج ہی سورج ہوگا سایہ نہیں ہوگا لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے لیکن جس کو میرے ہاتھ سے حوض کوثر کا پانی نصیب ہوگیا اس کو پسینہ نہیں آئے گا میدان حشر اس کے لئے موسم بہار بن جائے گا حساب کیلئے اس کو آسانی ملے گی بغیر حساب کے اللہ تعالی ان کو جنت الفردوس عطاء کرے گا۔

حوضِ کوثر سے روک دیا جائے گا

لیکن یہ ضروری ہے کہ میرے بعد بدعات کی ایجاد نہ کرنا میرے بعد دین میں نئی نئی چیزیں ایجاد نہ کرنا توحید و سنت اور آخرت پر کامل ایمان رکھنا اپنی زندگی اور معاشرت کو میرے اسوہ

Marfat.com

حسنہ کے مطابق گزارنا پھر تم خوش نصیب بنو گے جب میرے پاس آؤ گے اور میں تمہیں حوض کوثر سے پانی پیش کروں گا یہ اعزاز میدان حشر میں رسول پاک ﷺ کو تمام انبیاء پر نصیب ہوگا اور شفاعت کا اذن بھی نصیب ہوگا۔

نمازی کا چہرہ پہچانا جائے گا

سب سے پہلے رسول پاک ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرمایا کہ سنو نماز نہ چھوڑنا (محسن انسانیت ۹۹) کفر او اسلام میں فرق کرنے والی چیز وہ نماز ہے دیکھو نا ساروں کے چہرے اسی طرح ہیں جیسے کافروں کے ہیں پہلے زمانے میں لباس سے کوئی پہچان ہو جاتی تھی کہ یہ مسلمان جا رہے ہیں اگر کوئی غیر مسلم کی طرح لباس پہنتا تھا تو مدینہ طیبہ میں حضرت عمر فاروقؓ اسے سزا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مسلمانوں کی طرح لباس پہنو جو تمہارا اپنا لباس ہے اس میں رہو تا کہ چلتا ہوا جو بندہ آ رہا ہے تو وہ پہچان سکے کہ اس کو سلام کرنا ہے مسلمانوں کی لباس عزت کی خاطر غیر مسلم پہنتے تھے اب مزید تشریح کی ضرورت ہے آج مسلم اپنی عزت بنانے کی خاطر اپنے نبی ﷺ کے لباس کو چھوڑا ہوا ہے غیر مسلم کے لباس کو اختیار کیا ہوا ہے مجبوری کی حد تک تو جواز بنتا ہے چھٹی کے دن بھی لوگ چار روپے والی پتلون پہن کر پھر رہے ہوتے ہیں اس دن کون سی مجبوری ہوتی ہے وہ مستعمل غیر مسلم کی پتلون تمہیں کیا خبر اس میں کیا کیا کام ہوئے ہوں گے سب سے بڑا کام اس کے کفر کا ہے تم اتنے غریب ہو گئے ہو کہ تمہارے پاس اتنا رزق حلال نہیں کہ اس سے اپنے لیے لباس لے سکو اسلام کے لباس میں اللہ نے شان و شوکت رکھی ہے اس میں وقار ہے اس میں عزت ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دوستو کہ نبی پاک ﷺ کی سنت کے مطابق جب ہوگا تو اس میں ثواب ہی ثواب ہے خواہ کوئی عزت کرے یا نہ کرے عزت عند اللہ و عند الرسول تو ہوگی۔

عزت کیا ہے

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین سب سے بڑی عزت والے اللہ ہیں اور اس کے بعد عزت والے انبیاء ہیں پھر اس کے بعد عزت والے وہ ہیں جو انبیاء کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ان

Marfat.com

کو اللہ نے عزت عطاء کی ہے عزت ہو اللہ کے ہاں اللہ کے حبیب کے ہاں اللہ کے نیک بندوں کے ہاں فرشتوں کے ہاں اغیار کے ہاں عزت وہ کیا عزت ہے وہ تو خود عزت میں نہیں ہیں ہمیں کیا عزت عطاء کریں گے تو بات یہ ہے دوستو نبی پاک ﷺ خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہیں کہ نماز کا خیال رکھو نماز پابندی سے ادا کرو دوستو نماز بڑی اونچی چیز ہے ظاہری اعتبار سے بھی بہت فوائد رکھتی ہے اور روحانی اعتبار سے بھی بہت فوائد ہیں جو شخص پانچ وقت نماز پڑھنے کی کوشش کرتا ہیں

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ.

(پارہ: ۲۱، سورہ عنکبوت: ۴۵)

نماز بے حیائی سے برائی سے روکنے کا سبب بن جاتی ہے جس کی نماز صحیح ہوتی ہے خشوع وخضوع کے ساتھ ہو تو اس سے گناہ چھوٹتے جائیں گے اور جب گناہ نہیں چھوٹتے تو اس نماز میں خشوع وخضوع ابھی نہیں ہوا، ابھی مقبول نماز نہیں ہے علماء نے لکھا ہے ہ نماز میں خشوع خضوع نماز باجماعت سے ہوتا ہے وقت کے ساتھ ادا کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔

نماز میں خشوع خضوع کیسے آئے گا

اور ظاہری تمام آداب اور سنن کا لحاظ رکھ کر جو شخص نماز ادا کرتا ہے اس کو پورا روحانی خشوع وخضوع بھی عطاء ہوتا ہے اور جس کا ظاہری اعتبار سے لباس سنت کے مطابق نہ ہو اس کو کیا خشوع خضوع نصیب ہو گا اس حد تک نمازی بھی ہیں کہ وہ ایک پتلون کہ یہ کسی آنٹی نے جرمن سے بھیجی ہے وہ پہن کر آجاتے ہیں شرٹ پہن کر آجاتے ہیں جس کے آگے بھی اور پیچھے بھی تصویر بنی ہوتی ہے جس سے اپنی بھی اور دوسروں کی بھی نماز خراب کرتے ہیں یعنی مسلمان نے اپنے دین کے ساتھ کتنا اجنبی والا رشتہ قائم کر رکھا ہے کہ ضروریات دین بھی نہیں پتہ اور پھر اتنا مہنگائی کا دور آگیا کہ میرے یہ بلیوا ریا والے ساتھی بیچارے ٹوپی بھی نہیں خرید سکتے الا ماشاء اللہ، دوستو ظاہری سنت کو اپناؤ تو اندر بھی سنت آئے گی ظاہری آداب کا خیال رکھو تو اللہ پاک نماز میں خشوع خضوع عطاء کریں گے اور جب نماز میں خشوع خضوع ہو گا تو باقی سب گناہ چھوٹتے جائیں گے جب نماز صحیح نہیں تو پھر اور گناہ کیسے چھوٹیں گے۔

Marfat.com

تمام ارکان اسلام کا خیال رکھو

فرمایا کہ روزے رکھو جب کہ فرض ہو جائیں۔ جب زکوۃ فرض ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کرو خوشی کے ساتھ جب تمہارے اوپر فرض ہو جائے اور حج ادا کرو جب تمہارے اوپر فرض ہو جائے اور یاد رکھو مجھ سے مناسک حج سیکھو پھر بعد میں جو لوگ حج کریں ان کو مناسک حج سکھاؤ مناسک حج مشکل ہیں ضرور انسان سے غلطی ہو جاتی ہے نہ چاہتے ہوئے بھی غلطی ہو جاتی ہے اس میں ایسی پیچیدگیاں ہیں، خذ وا عنی مناسککم، مجھ سے مناسک حج سیکھو اور پھر اس ترتیب پر بعد میں لوگوں کو سکھاؤ اپنے امیر جو نیک ہیں ان کی اطاعت کرو اور صدقہ ادا کرو یہ مصیبت کو دور کرنے کا سبب بنتا ہے صدقہ زنگ کو دور کرتا ہے مصائب اور پریشانی کو دور کرتا ہے صدقہ اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے صدقہ دیا کرو دو تین دفعہ فرمانے کے بعد فرمایا۔

صدقہ کی فضیلت

ابھی میرے سامنے سارے صدقہ ادا کرو کہ میں تمہارے صدقے پر میدان حشر میں اللہ کے سامنے گواہ بن جاؤں پھر صحابہؓ نے وہاں صدقہ دینا شروع کیا اور جب صدقہ ہوا تو فرمایا کہ اگر تم ان احکام کی پابندی کرو گے مثلاً نماز کے پابند روزے کے پابند زکوۃ خوشی کے ساتھ ادا کرنی ہے اللہ کا دیا ہوا مال ہے حج کرو گے اور یوں مجھ سے مناسک حج سیکھو گے بس میں ضمانت کے ساتھ کہتا ہوں ادخل الجنۃ بسلام، سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے سلامتی کے ساتھ کہ جب ان چیزوں پر پابندی سے عمل کرو گے۔

اہل بیت کا خیال رکھنا

اسی خطبہ حجۃ الوداع میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کا خیال رکھنا یاد رکھو جو میرے اہل خانہ میں سے جو اہل بیت دنیا میں جہاں ہوں گے۔ (محسن انسانیت: ۱۰۳) ان کو پہچاننے کا ایک فارمولا دے رہا ہوں کہ میرے اہل بیت جو سید ہیں وہ

Marfat.com

کبھی قرآن وحدیث سے جدا نہیں ہوں گے قرآن کے ساتھ ان کا رشتہ پکا ہوگا اور ان کا خیال رکھنا اور ان کا احترام کرنا اور اگر جہاں کہیں سید ہو اور آپ کا دل مطمئن ہو تو زکوۃ کے علاوہ سید کا احترام کرنا اور سید کو پیسے یوں دینا کہ سید اوپر سے اٹھائے الید العلیا خیر من الید السفلی اگر سید محترم ہے سرکار دو عالم ﷺ کے خاندان کا ہے تو وہ ہم سے محترم ہے مقدس ہے اس کا احترام ہمارے اوپر واجب ہے کئی لوگ مسجد میں یا دفتر میں پیسے دینے آتے ہیں تو یوں دیتے ہیں ایک ساتھی کو میں نے کہا کہ آپ اتنے تکلف سے یوں پیسے دے رہے ہیں مدرسہ میں مسجد میں الید العلیا یہ میں اللہ کو پیسے دے رہا ہوں زکوۃ دے رہا ہوں تو آپ اوپر کے ہاتھ سے اٹھائیں میرا ہاتھ نیچے رہنا چاہئے ہم نے اللہ اور اللہ کے رسول پاک ﷺ کو خوش کرنا ہے اور ہمیں جو کچھ بھی ملا ہے نبی پاک ﷺ کے واسطے سے ملا ہے یہ اچھی امت ملی یہ اعزاز نصیب ہوا اچھی کتاب ملی اغیار نے ہر دور میں اسلام کو مٹانے کی کوشش کی کبھی افغانستان میں کبھی پاکستان میں اور کبھی کسی دوسرے ممالک میں لیکن یہ خود مٹتے جائیں گے دوستو اسلام مٹنے نہیں آیا فرمایا

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(پارہ: ۱۵، سورہ بنی اسرائیل: ۸۱)

اب حج ہو گیا اب طواف کے لئے حضور ﷺ مسجد حرام میں تشریف لے آئے طواف زیارت ہو گیا سعی ہو گئی حلق ہو گیا۔

آپ ﷺ کے سر کے بال مبارک

حلق کرنے کا بعد سرکار دو عالم ﷺ نے ایک صحابی کا نام لیا کہ وہ آجائے پھر ایک اور صحابی کا نام لیا کہ وہ آجائے تو جب وہ صحابی آگئے تو سر مبارک کے نصف بال ایک صحابی کو اور نصف مال دوسرے صحابی کے حوالے کر دیئے صحابہ کرام سمجھ گئے کہ ہمارے پاس جو آپ ﷺ کے بال آئے انہیں سنبھالنا ہے محفوظ رکھنا ہے بعض صحابہ کرامؓ نے دو دو تین تین بال اپنے پاس برکت کے لئے رکھ لیے۔

Marfat.com

حضرت خالد بن ولیدؓ کی فضیلت

پھر ایک دور میں جب خالد بن ولید سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ خالد کیا بات ہے جس معرکے میں جاتے ہو فتح ہو جاتی ہے دنیا یہ کہنے لگی کہ خالد جس جہاد میں شریک ہوگا اس کو فتح نصیب ہوگی آپ کو اللہ کے حبیب نے بھی سیف اللہ کا لقب دیا اللہ کی تلوار، خالد کیا بات ہے کیا گر ہے آپ کے پاس کہ ہر معرکہ میں اللہ آپ کو فتح نصیب کرتے ہیں حضرت خالد بن ولید نے اپنی ٹوپی اتاری اور ٹوپی میں سے چند بال نکال کر اپنے ساتھیوں کو دکھانے کیلئے ہاتھ ہلایا اور فرمایا کہ دیکھو یہ بال اللہ کے رسول ﷺ کے ہیں جو میری ٹوپی میں رکھے ہوئے ہیں ان بالوں کا واسطہ دے کر میدان جہاد میں اتر جاتا ہوں کہ اے میرے رب آپ کے حبیب کے ان بالوں کا واسطہ ہے ان بالوں کے واسطے سے دعائیں کرتا ہوں (سیر صحابہؓ حالات خالد بن ولیدؓ) تو اللہ تعالی مسلمانوں کو مجاہدین کو فتح نصیب کرتے ہیں، یہ اعلان ہو رہا ہے حرم پاک میں۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا.

(پارہ:۱۵، سورہ بنی اسرائیل: ۸۱)

وہ شفیق جو غیروں کو اپنا بنالیں رحمت دو عالم ﷺ بتا کر جا رہے ہیں اغیار تمہیں مٹانے کی کوشش کریں گے تمہاری کتاب کو نیست و نابود کرنے کی میری سنتوں کی مٹانے کی مسلمانوں کو کالعدم کرنے کی لیکن میں اعلان کر کے جا رہا ہوں قرآن کی آیت بتا رہا ہوں کوئی مسلمانوں کو نہیں مٹا سکے گا میرے ماننے والوں کو نہیں مٹا سکے گا ایک کو شہید کریں گے تو دنیا اور شہادت کے لئے تیار ہو جائے گی حق غالب ہو کر رہے گا پھیل کر رہے گا بس کبھی کبھی اعمال بد کی وجہ سے مسلمانوں پر مشکلیں آئیں گی،

وہ مشفق جو غیروں کو اپنا بنالے
وہ ہادی جو بھولوں کو رستہ دکھا دے
محبت کے یوں جس نے دریا بہائے
دل ان کا بھی جیتا جو سر لینے آئے

Marfat.com

حضرت عمر فاروقؓ گھر میں آئے ہیں بہن تلاوت کررہی ہے غصہ ہو گئے مارنے لگ گئے ادھر ابوجہل کا یہ اعلان ہو رہا تھا کہ جو رسول اللہ ﷺ کو قتل کرے گا اس کو سو اونٹ انعام ملے گا سو اونٹوں کے لالچ میں۔

حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت

حضرت عمر فاروقؓ آرہے ہیں رحمت دو عالم ﷺ کو قتل کرنے آرہے ہیں اور ادھر رحمت دو عالم ﷺ غلاف کعبہ پکڑ کر دعا کر چکے ہیں اللھم انصر الاسلام بالعمرین عمر ابن الخطاب وعمرو ابن ھشام، (سیرت مصطفیٰ: اسلام عمر جلد ا) اے اللہ اسلام کی مدد کر دو عمروں میں سے ایک عمر مجھے دے دے یا عمر بن خطاب دے دے یا عمرو بن ھشام اور یہ تلوار لہرا کر آرہا ہے حضرت حمزہ سرکار دو عالم ﷺ کو بتاتے ہیں کہ اللہ کے حبیب عمر آرہا ہے جلال میں آرہا ہے خطرہ یہ ہے کہ کوئی حالات خراب نہ ہو جائیں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا جی عمر کو آنے دو اگر اس کا ارادہ غلط ہو اقتل کا ہوا تو اس کی تلوار سے اس کو ماردیں گے میں اللہ کے گھر کا غلاف پکڑ کر دعا کر چکا ہوں انشاء اللہ عمر جب قریب آئے گا غلام بن جائے گا عمر قریب آ گیا جیسے قریب آتا گیا دیکھتے ہی عاجزی کی شکل اختیار کرتا گیا اور جھکتا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر تمہارا کیا ارادہ ہے کیوں آئے ہو عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کے غلاموں میں داخل ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں،

محبت کے یوں جس نے دریا بہائے
دل ان کا بھی جیتا جو سر لینے آئے

دوستو رسول اللہ ﷺ کے راستے میں ایک بوڑھی عورت مشرکین مکہ کی پابندی سے کانٹے بچھایا کرتی تھی جب رحمت دو عالم ﷺ نے اس کو غیر حاضر پایا تو پوچھا کہ آج کل کانٹے نہیں بچھائے جارہے معلوم نہیں کیا ہو گیا اس کو جب لوگوں نے بتایا کہ وہ بوڑھی بیمار پڑی ہوئی ہے تو رسول اللہ ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے وہ ششدر رہ گئی معذرت کرنے لگی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے عاجزی اور انکساری کی شکل میں یہ درخواست کرنے لگی میں اپنی ماضی کی معافی چاہتی ہوں اور مستقبل کے لحاظ سے آپ کے غلاموں میں شامل ہونا چاہتی

Marfat.com

ہوں۔

محبت کے یوں جس نے دریا بہائے
دل ان کا بھی جیتا جو سر لینے آئے

رسول پاک ﷺ کی تہجد میں رونے کی وجہ

حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ سرکار دو عالم ﷺ سے عرض کرنے لگی کہ اے اللہ کے آخری پیغمبر سرکار دو جہاں ﷺ آپ اتنا تہجد میں کیوں روتے ہیں اتنے بے چین کیوں ہیں اے میرے رسول ﷺ آپ اتنا روتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں اتنا روتے تھے کہ جس طرح آگ کے اوپر ہنڈیا رکھ دی جائے اور جب وہ ابلتی ہے جوش مارتی ہے تو اس سے جو آواز آتی ہے اسی طرح کی آواز آتی تھی جب آپ ﷺ تہجد کے وقت روتے تھے اورام المومنین حضرت عائشہؓ پوچھتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اتنا کیوں روتے ہیں آپ امام اانبیاء ہیں آپ خاتم النبیین ہیں آپ دو جہانوں کے سردار ہیں جنت کی کنجی آپ کے پاس ہے اللہ نے آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے آخرت میں مقام محمود عطاء کرے گا اللہ آپ کو شفاعت کا اذن عطاء کرے گا دنیا میں اللہ نے آپ کو خوب نوازا اور آخرت میں بھی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پارہ: ۳۰، سورہ ضحیٰ: ۵) آخر میں بھی اللہ آپ کو اپنے امتیوں کی سفارش کے لئے اتنا دے گا کہ آپ اپنے رب سے خوش ہو جائیں گے، سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ روتا اس لئے ہوں کہ میں میدان حشر میں جب میرے سامنے میری گناہ گار امت ہوگی وہ کہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں نہ ڈال دی جائے

خوشی اپنی غیروں کے حق میں بھلا دی
دیا درد جس نے اسے بھی دعا دی

اللہ ہمیں دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق عطاء فرمائیں آمین۔

......وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ......

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع......سوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ. وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ(۸) هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ(۹) ﴾پارہ: ۲۸، سورہ صف
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: " ائبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون "(الدعاء للطبرانی: ۷۷٦)
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

سورۃ صف اٹھائیسویں پارے کی دوآیت کریمہ تلاوت کی ہیں جن کامفہوم یہ ہے کہ کافر لوگ بے دین لوگ اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اوراللہ تعالی اپنے نور کو مکمل کر کے پھیلانا چاہتا ہے اور کافرلوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں کہ اللہ کا نور پھیلے،ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق: اللہ وہ ہے کہ جس نے اپنے آخری پیغمبر کو ہدایت دے کر بھیجا ہے اس پر کتاب نازل کی ہے اس کو دین حق دیا ہے

Marfat.com

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

تا کہ یہ آخری شریعت آخری دین تمام ادیان باطلہ کو ختم کر دے اور یہ غالب آ جائے اگر چہ اس کو مشرک لوگ پسند نہیں کرتے۔

جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے جب حجۃ الوداع سے آپ واپس آ رہے ہیں تائبون ہم توبہ کرنے والے ہیں، توبہ کر کے آ رہے ہیں عابدون ہم اللہ کے عبادت گزار بندے ہیں ساجدون لربنا ہم رب کے سامنے سجدہ کرنے والے ہیں حامدون ہم اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنے والے ہیں صدق اللہ وعدہ اللہ نے جو میرے ساتھ وعدے کیے تھے وہ سچے کر دکھائے ونصر عبدہ اور اللہ اپنے بندے کی ہر موقع پر مدد کرتا ہے وھزم الاحزاب وحدہ اور اللہ نے تمام اسلام کے خلاف جو لشکر تھے ان کو مغلوب بنا دیا اور ان کو شکست دے دی آج کی گزارشات میں خطبہ حجۃ الوداع کی جو باتیں رہ گئی تھیں گذشتہ جمعہ پر ان کو ذکر کرنا ہے اور آپ نے اس سفر میں یعنی حجۃ الوداع کے سفر میں جو اہم اہم باتیں بیان فرمائیں ان کو ذکر کرنے کا ارادہ ہے۔

حجۃ الوداع

حجۃ الوداع آپ ﷺ کا تاریخی سفر تھا جس میں آپؐ نے ہر طرف سے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جمع ہوں اور مجھ سے مناسک حج سیکھیں یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد آپ کے ساتھ شریک رہی مدینہ سے بھی اور اطراف مدینہ سے بھی جہاں بھی مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے پوری کوشش کی شریک ہونے کی اور آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنیکی۔ (سیرۃ مصطفیٰ جلد دوم: ۵۴۳)

اس سفر میں عظیم بات یہ ہے کہ ایک بات بھی جو اس سفر میں پیش آئی خواہ اسلامی دنیا کو اس کی ضرورت تھی یا ایک عادت کے متعلق پیش آئی اس سفر میں ہر ہر بات صحابہ نے نقل کی ہے کوئی بات نہیں رہی اس حد تک بات ذکر کی گئی کہ ہم جب جا رہے تھے تو ہمیں راستے میں ایک جگہ سانپ بھی ملا اور وہ چھپ گیا اب یہ بات ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی سفر میں پیش آتی رہتی ہیں ایسی باتیں تو اور یہ بھی ذکر کیا کہ ہم جا رہے تھے تو ہمیں شکار بھی ملے چونکہ ہم احرام

Marfat.com

میں تھے اس لئے شکار نہیں کیا اور یہ بھی ذکر کیا کہ کوئی اور شکار کر کے لے آیا نہ آپ ﷺ نے نہ احرام والے ساتھیوں نے شکار کیا نہ اس کو کہا تھا نہ اس کو اشارہ کیا تھا نہ دلالت کی تھی نہ تمنا کی تھی غیر محرم شخص نے شکار کر کے ایک ٹانگ بھون کر آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دی اس میں کئی مسائل نکلتے ہیں محرم خود شکار نہیں کر سکتا نہ اشارہ کر سکتا ہے نہ دلالت کر سکتا ہے اور نہ ہی تمنا کا اظہار کر سکتا ہے کہ شکار ادھر سے یوں گزرا ہے لیکن اگر کوئی غیر محرم شکار کر کے پیش کر دے تو کھانا حلال ہے ہر ہر چیز کو اس میں ذکر کیا گیا ہے کیوں کہ اس میں آپ ﷺ کا اعلان تھا کہ جو موجود ہیں وہ سیکھیں اور جو موجود نہیں ہیں ان تک پہنچائیں یہی وجہ ہے کہ جو خطبہ حجۃ الوداع وہ خطبہ ہے اس میں بہت سارے صحابہ کرام راوی ہیں بعض کو کچھ باتیں یاد رہیں اور بعض کو کچھ دوسری باتیں یاد رہیں، اور پھر محدثین نے ان تمام باتوں کو جمع کیا اور کہا کہ یہ خطبہ حجۃ الوداع ہے۔

سب مسلمانوں کو شرکت کی دعوت

رسول اللہ ﷺ نے اس سفر میں فرمایا کہ میرے ساتھ زیادہ سے زیادہ شریک ہو جاؤ مجھ سے باتیں سیکھو پھر لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ کفر یہ چاہتا ہے اور چاہتا رہے گا،

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ. وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (پارہ: ۲۸، سورہ صف ۸)

کفر تو ہمیشہ یہ چاہتا ہے اور چاہتا رہے گا کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں لیکن اللہ یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ اپنے نور کو مکمل کریں گے اور پھیلا کر رہیں گے اگرچہ کافر لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں ان کی ناپسندیدگی سے اس نور کا پھیلنا رک نہیں سکتا جیسا کہ کوئی سورج کو ناپسند کرے تو سورج تو نہیں بجھے گا اور نہ ہی اس کی روشنی کم ہوگی بات یہ ہے اللہ نے جو دین حق کی روشنی نبی پاک ﷺ کو عطاء کی ہے کافر اس کو بجھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے جیسے چمگادڑ سورج کو پسند نہیں کرتا تو کیا سورج بے نور ہو جاتا ہے دنیا سورج کو ناپسند کرے تو سورج بے نور نہیں ہو سکتا ایسے ہی میرے آخری پیغمبر کو ان کی تعلیمات کو ان پر نازل ہونے والی ہدایت کو لوگ مٹانے کی کوشش کریں گے لیکن یہ نور مٹنے کے لئے نہیں آیا یہ پھیلتا رہے گا۔

Marfat.com

روشنی کیا ہے

یہ فرمایا یہ نور ہدایت یہ وحی اسلام کی سب باتیں یہ نور ہیں نبی پاک ﷺ کی زبان اطہر سے نکلنے والے سب فرمان نورانی ہیں ان کو آج تک کوئی بھی نہیں مٹا سکا اور نہ ہی مٹا سکے گا فرمایا

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ. وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ (پارہ: ۲۸، سورہ صف: ۸)

ہم نے اس آخری نبی ﷺ کو دین دے کر بھیجا ہے اپنی کتاب دے کر بھیجا۔

تمام ادیان منسوخ کر دیئے گئے

ادیان باطلہ کو منسوخ کیا اور یہ دین تمام ادیان پر غالب ہو کر رہے گا۔ کس طرح ادیان باطلہ منسوخ ہوئے جو آسمانی تھے گویا کہ کتابیں جن پر نازل ہوئیں ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہیں اور جو ہیں ہی ادیان باطلہ خود ساختہ ایجاد کیے ہوئے تھے آتش پرست سورج پرست بدھ پرست وہ بھی سارے دین غلط تھے وہ بھی ختم کر دے گا اور جو سابقہ ادیان ہیں ان کو منسوخ کر دیا گیا کچھ جاہل لوگ کہتے ہیں کہ جی کہ سارے مذہب برابر ہیں تعلیم سب کی برابر ہے جس کا جو دل چاہتا ہے وہ کرے ہرگز ایسا نہیں ہے یہ کفر یہ جملہ ہے۔

دینِ حق صرف اسلام ہے

دین حق صرف اسلام ہے، اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (پارہ: ۳، آل عمران: ۱۹)

دین اللہ کے ہاں صرف اسلام ہے اپنے اپنے دور میں پہلے کتابیں تھیں وہ منسوخ ہو گئیں ختم ہو گئیں اس کی ذلیل واضح موجود ہے کہ آج کسی کے پاس قرآن وحدیث کے علاوہ کوئی آسمانی علم محفوظ نہیں یہی وجہ ہے اس کے ختم ہونے کی منسوخ ہونے کی مٹ جانے کی کالعدم ہو جانے کی اور اس دین نے ہمیشہ رہنا ہے یہ محفوظ ہے اور آپ دیکھیں کہ کتنی حوصلہ شکنی ہوتی رہی دین والوں کی ہر دور میں دین کا پرچم بلند کرنے والوں کی دین کو پھیلانے والوں کی دین کو پڑھنے پڑھانے والوں کی ہر دور میں الا ماشاء اللہ دو چار دور اچھے گزرے ہیں اس دنیا کی

Marfat.com

چودہ سو سالہ تاریخ بیان کر رہا ہوں لیکن دین تو پھیل رہا ہے نبی پاک ﷺ کی ایک ایک ادا کو لوگ بیان کرنا فخر سمجھتے ہیں امتی سننا فخر سمجھتے ہیں ان کو اپنے دل و دماغ مین جگہ دینا سعادت سمجھتے ہیں اس پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی نجات سمجھتے ہیں یہ

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْن

(پارہ ۲۸:۵، سورہ صف ۹)

کافر کرتے رہے اور کہتے رہیں گے۔ انہوں نے کوشش کی اور کتنی ان کی کوشش کامیاب ہو سکی ایک نبی پاک ﷺ تھے جب نبوت کا اعلان ہوا تو آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا اور جب حجۃ الوداع ہوا اور خطبہ حجۃ الوداع دیا اور حج کیا تو ڈیڑھ لاکھ فرزندان اسلام نے آپ کے ساتھ حج کیا اور بہت سارے لوگ سواری کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے حج میں شریک بھی نہیں ہو سکے تھے یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

آپ ﷺ کے ساتھ حج کا ثواب

کچھ خواتین حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ہم تو ناکام ہو گئیں ہم خسارے میں رہ گئیں دنیا نے آپ کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی آپ کے ساتھ حج میں شریک ہوئے لیکن اپنی کوتاہی کی وجہ سے حج میں شریک نہ ہو سکیں محروم رہ گئیں تو نبی پاک ﷺ نے اس وقت یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان المبارک میں عمرہ کرے گا اس کو میرے ساتھ حج کرنے کا ثواب ملے گا تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ خصوصیت ان عورتوں کے لئے ہے یا آپ کے ماننے والے سب اس میں داخل تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ماننے والے جو بھی رمضان المبارک میں عمرہ کریں گے ان سب کے لئے یہ فضیلت ہے کہ ان کو میرے ساتھ حج کرنے کا ثواب ملے گا نبی کریم ﷺ کی ایک ایک بات کو صحابہ کرام نے نقل کیا خواہ وہ جہاد کی باتیں تھیں یا دیگر سفر کی۔

ایک سفر میں بظاہر سانپ کی حاضری

ایک صحابی عرض کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں

Marfat.com

پڑاؤ ڈالتے ہیں آرام کرتے ہیں جب ہم آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ ہماری طرف آرہا ہے تو ہم نے اپنے تیر کمان کس لیے کہ اس کو ماریں گے یہ ہمیں نقصان پہنچائے گا لیکن نبی کریم ﷺ نے اس کو مارنے کی اجازت نہیں دی اس کو مارنے سے منع فرمادیا میں بتارہا ہوں کہ ہر ہر بات جو اس سفر کی تھی گھر کی تھی یا باہر کی تھی امت کے لئے ء چونکہ وہ اسوہ حسنہ تھی اس مبارک اور مقدس جماعت نے نبی پاک ﷺ کی ہر ادا کو ہر فرمان کو ہر حالت کو بیان کر دیا کہ امت کے لیے اس میں سبق ہے، تو میں بتارہا تھا کہ اس سانپ کو مارنے سے نبی پاک ﷺ نے منع فرمادیا تو صحابہ کرام رک گئے اور وہ سانپ لمبا ہو کر نبی پاک ﷺ کے کان کے ساتھ اس نے منہ لگالیا صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئیں اور ادھر سے آرڈر بھی ہو چکا ہے کہ اس کو مارنے کی اجازت نہیں ہے پریشان ہیں لیکن چپ کر کے بیٹھے ہیں مار بھی نہیں سکتے تھے اتنے میں سانپ نے کچھ بولنا شروع کیا پھر آپ ﷺ نے کچھ بولنا شروع کیا اس کے بعد وہ واپس ہوا اور جب وہ واپس ہوا تو ہم نے اس کو دیکھنا چاہا لیکن وہ نظر ہی نہیں آیا ہم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جہاں ہم نے پڑاؤ ڈالا ہے اس جگہ پر مسلمان جنات آباد ہیں یہ ان کا قاری صاحب ہے جو ابھی سانپ کی شکل میں آیا تھا اس نے مجھے آکر کہا کہ فلانی سورت میں نے مدینہ طیبہ میں آپ کی شاگردی میں سیکھی تھی لیکن اس میں مجھے چند آیتوں کے بارے میں شک ہے وہ میں آپ کو سناتا ہوں اگر ان میں کوئی غلطی ہے تو اصلاح فرمادیں اس نے وہ سورت سنائی اس کی دو تین آیتیں اس کو بھول گئی تھیں میں نے وہ یاد کروادیں تو وہ چلا گیا، جن کو سانپ کی شکل بننا آسان ہے اور انسان کی شکل میں آنا اس کے لئے مشکل ہے انسان کی شکل بن سکتا ہے اللہ پاک کا نظام دیکھو کہ اگر جن کو انسان بننے میں کوئی تکلیف نہ ہوتی درد نہ ہوتا تو آئے دن کوئی نہ کوئی مسئلہ بنا رہتا اللہ نے انسان کے کئے کیسی اچھی بات رکھی جن میں انسان کی شکل بننے کی صلاحیت رکھی لیکن اس میں تکلیف بھی رکھ دی تا کہ وہ ہر روز آگے پیچھے آکر انسانوں کو ڈراتا نہ رہے بتانا یہ مقصد ہے۔

Marfat.com

سانپ کی اقسام

نبی پاک ﷺ کی ہر بات کو صحابہ کرام نے لیا یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے وہ حدیثیں جمع کی ہیں کہ فلانے رنگ کا سانپ آ جائے تو پہلے یہ کہو کہ اگر یہاں سے جانا چاہتا ہے تو چلا جا اگر وہ نہیں جاتا تو پھر اس کو مارو اور اگر وہ چلا جاتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اس جنس میں سے نہیں تھا بلکہ جن تھا۔

مسلمان کون ہے

اسی خطبہ میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ هل انبئكم من المسلم : کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ بتائیں تو فرمایا کہ

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده

کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے کبھی بھی کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچی ہو مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس کے اندر یہ درد ہو کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤں بلکہ فائدہ پہنچاؤں جناب کا فرمان ہے کہ

خير الناس من ينفع الناس

لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی فکر میں لگا رہتا ہے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ مومن کیا ہوتا ہے فرمایا

المؤمن من امنه الناس على اموالهم وانفسهم

(محسن انسانیت: ۱۰۲)

فرمایا کامل مومن وہ ہے کہ جس سے دیگر مسلمانوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں یہ مومن کامل کی علامت ہے کہ ان کی عزتیں محفوظ رہیں امانت رکھی جائے تو وہ بھی محفوظ رہے مال اور جان بھی محفوظ رہے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ مجاہد کون ہے۔

Marfat.com

مجاہد کون ہے

فرمایا

المجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله

مجاہد وہ شخص ہے جو اللہ کی بندگی میں کوشش کرتا رہتا ہے اس میں جہاد بالقتال بھی آ گیا وہ بھی اللہ کی اطاعت میں ہے جہاد بالقلم بھی آ گیا جہاد باللسان بھی آ گیا عبادت بھی آ گئی تلاوت بھی آ گئی ذکر واذکار بھی آ گئے گناہوں سے بچنا بھی آ گیا یہ سب جہاد کی ہی قسمیں ہیں اور فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ

مہاجر کون ہے

مہاجر کون ہے اصلی مہاجر اور حقیقی مہاجر بتاتا ہوں

المهاجر من هجر سیئات ماحرم الله علیه

مہاجر وہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو گناہوں سے جدا کر دیا ہو ایک مہاجر تو وہ ہے جو دارالحرب سے دارالاسلام میں آیا اس کی بھی بڑی فضیلت ہے اور ایک وہ مہاجر ہے جس نے اپنے آپ کو گناہوں سے دور رکھا اور اللہ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا اس سے چھٹکارہ حاصل کیا او جن چیزوں کو اللہ نے حلال اور طیب قرار دیا اس کے ساتھ جڑ گیا یہ مہاجر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان خوبیوں میں کامل ہو گیا اسلام بھی اس کا کامل ہو گیا اور ایمان بھی اس کا کامل ہو گیا ہجرت بھی اس کی کامل ہو گئی۔

لمبی دعا کس کے لئے تھی

اور اسی خطبہ حجۃ الوداع میں جب آپ ﷺ میدان عرفات میں خطبہ دے رہے تھے لمبی دعا تھی جبل الرحمہ کے قریب کئی صحابہ کرام زمین پر کھڑے تھے اور کئی اپنی سواریوں پر بیٹھے تھے اور آپ ﷺ لمبی دعا کر رہے تھے اس دعا کا لب لباب امت کے لئے مغفرت کا سوال تھا یا رب جو میری امت موجود ہے اس کی مغفرت اور جو میرے بعد قیامت تک میری امت

Marfat.com

آئے گی اس کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں آپ ﷺ کبھی ہاتھوں کو لمبا کرتے اور کبھی سکیڑ لیتے تھے تھک جانے کی وجہ سے، صحابہ کرا منقل کرتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ہاتھوں کو لمبا کرنے کی وجہ سے دیکھتے تھے آپ ﷺ ہاتھوں کو ہلا ہلا کر امت کی مغفرت کا سوال کرتے تھے یا رب ہم محتاج ہیں تو ہی دینے والا ہے اور عطاء کر دے صحابہ کرام اس فکر میں لگ گئے کہ اتنی لمبی بات ہوگئی آپ ﷺ نے پانی طلب نہیں کیا اور نہ ہی کوئی اور چیز کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ ﷺ کا روزہ ہو میدان عرفات میں یہ بات پھیلی۔

دودھ کس نے پیش کیا

تو ام فضل بنت حارثہ یہ ایک صحابیہ ہیں اس نے فوراً اونٹنی کا دودھ نکالا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچایا آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ دودھ نوش فرمایا سب صحابہ کرامؓ کے دلوں میں جو سوال تھا کہ اتنی لمبی بات ہوگئی لیکن آپ ﷺ نے نہ پانی مانگا اور نہ ہی کچھ روزہ تو نہیں تو پوری امت کے حاجیوں کو سبق مل گیا۔

عرفہ کا روزہ

کہ میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا حاجی کیلئے سنت ہے۔ اور غیر حاجی کیلئے روزہ رکھنا سنت ہے۔ کہ اس میں ایک آنے والا سال اور ایک گذشتہ سال کا ثواب ملتا ہے اور تمام گناہوں کی معافی کی فضیلت ہے جب میدان عرفات والے دن ۹ ذوالحجہ کو جب روزہ رکھا جائے جس جس علاقے میں جہاں جس دن ۹ ذوالحجہ ہے اس دن کی یہ فضیلت ہے۔

جو جیسے فوت ہوگا ایسے ہی میدان حشر میں اٹھایا جائے گا

اسی دوران ایک صحابی اپنی سواری سے گرے اور فوت ہوگئے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی آپ ﷺ تشریف لائے اس کے غسل کا انتظام کیا فرمایا انہیں دو چادروں میں کفن دیا جائے اور اس کے پاؤں سر اور چہرے کو ننگا رکھا جائے جنازہ ہوگیا وہیں قبر بنائی گئی اور دفن کر دیا اور اس کے بعد آپ ﷺ نے دعا کرے اور ایک جملہ ارشاد فرمایا

Marfat.com

هکذایحشر یوم القیامۃ (حجۃ الوداع: میدان عرفات)

یہ میرا صحابی ان دو چادروں میں ملبوس میدان حشر میں اٹھے گا اور لبیک اللھم لبیک پڑھتا ہوا اٹھے گا جو آدمی میدان عرفات میں فوت ہو رہا ہے یہی میدان حشر ہے یہ میدان عرفات کل قیامت کے دن میدان حشر ہوگا اور اسی سے یہ صحابی اٹھے گا رحمت دو عالم ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں ھکذا یحشر یوم القیامۃ ملبیا: اسی طرح انہیں چادروں میں تلبیہ پڑھتا ہوا یہ میرا صحابی میدان حشر میں اٹھے گا اور سنو جو شخص بھی جس نیکی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوگا اسی نیک کی حالت میں میدان حشر میں اٹھایا جائے گا۔کوئی نماز میں فوت ہوتا ہے کوئی حج میں فوت ہو رہا ہے میدان حشر میں یہی نیکی کرتا ہوا اٹھے گا اور اللہ رب العزت کے سامنے حاضر ہوگا اعلان ہو جائے گا کہ یہ اس وقت جب نیکی کرتا ہوا فوت ہوا تھا آج میدان حشر تک اس کی یہ نیکی لکھی جاتی رہی اب اعلان ہو رہا ہے کہ اس کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کر دیا جائے۔

تم گواہ بن جاؤ

اسی سفر میں میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو خطاب کیا مجھ سے بھی آخرت میں پوچھ ہوگی کہ میں نے پیغام پہنچایا اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی جو لوگوں کو سنائی ہے توحید و رسالت کی دعوت دی ہے اور میرے بارے میں آپ سے اور آپ کے بارے میں مجھ سے پوچھ ہوگی کہ کیسی بات انہوں نے مانی تھی تو میں گواہی دوں گا کہ یارب میں نے اپنی زندگی میں یہ سرمایہ تیار کیا ہے یہ اچھی جماعت تیار کی ہے اور اللہ نے اس جماعت کے لئے اعلان کر دیا ہے رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی ساری جماعت سے راضی ہے سب صحابہ سے اللہ راضی اور خوش ہیں اور یہ اللہ سے خوش ہیں، جب اللہ آپ سے پوچھے گا کہ میرے نبی نے کیسی تبلیغ کی کیسے وعظ ونصیحت کی تو صحابہ کرام بیک زبان ہو کر بولے کہ اے اللہ کے رسول ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے رسالت کا حق ادا کیا اور نصیحت کرنے کا بھی حق ادا کیا امانت پہنچانے کا بھی حق ادا کیا اور اللہ کے دربار میں آپ کے لئے جزائے خیر کی دعا بھی کرتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

قال انتم تشهدون ان لااله الاالله وان محمد اعبده ورسولله والجنة حق والنار حق والميزان حق والصراط حق والساعة حق،(خطبة حجة الوداع)

کیا گواہی نہیں دو گے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور اس کا آخری رسول ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے میزان حق ہے پل صراط حق ہے قیامت کا وقوع حق ہے کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے صحابہ کرام نے عرض کیا قالو بلی نشهد بذالک کیوں نہیں اے اللہ کے حبیب ﷺ ہم یہ بھی گواہی دیں گے رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ پھر داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ جنت میں۔

حج میں کئی خطبے دیئے

حجۃ الوداع میں کئی خطبے ہوئے منی میں خطبہ ہوا میدان عرفات میں خطبہ ہوا سب سے پہلے خطبہ حرم میں ہوا منٰی میں جانے کا طریقہ سکھایا پھر میدان عرفات میں ہوا، جو یہ فریضہ انجام دے رہے تھے وہ حضرت ربیعہ بن امیہ تھے ان کی آواز اونچی تھی یہ دہرا دہرا کر لوگوں تک بات پہنچاتے تھے اور لوگ اپنا ہاتھ اونچا کر کے ان کو ظاہر کرتے تھے کہ آواز آ رہی ہے منی کے ایک خطبہ میں حضرت علی نے آپ ﷺ کے خطبے کو دہرایا لوگوں تک پہنچایا۔

منٰی کا معجزانہ خطبہ

منٰی میں ایک خطبہ عجیب وغریب ہوا خطبہ جمرہ عقبٰی کے قریب ہوا کنکریاں مانے والی جگہ صحابہ کرام اپنے خیموں میں تھے کوئی قریب کوئی دور کوئی اپنے کاموں میں اپنی اپنی جگہ پہ تھے اور یہ خطبہ ایسا معجزانہ کلام تھا کہ درمیان میں کسی اونچی آواز کرنے والے شخص کی ضرورت نہیں پڑی جہاں جہاں کوئی صحابی تھا وہاں وہاں اس کو آواز پہنچی یہ معجزہ تھا نبی پاک ﷺ کا، دوستو رسول اللہ ﷺ وہ پیغمبر ہیں کہ جن کے امتی ہونے کی خواہش سابقہ انبیاء نے بھی کی آپ ﷺ سرکار دو جہاں ہیں امام الانبیاء ہیں خاتم النبیین ہیں رحمت دو عالم ہیں جیسے اللہ نے ہمیں اور نعمتیں عطاء کیں یہ نعمت بھی ہماری صلاحیت اور ہماری محنت کے بغیر عطاء کی ہے کہ اللہ

Marfat.com

نے ہمیں آخری امت پھر آخری نبی کا امتی بنایا۔

میدانِ حشر میں ایک امتی کی حالت

میدان حشر میں حضرت آدم علیہ السلام دیکھ رہے ہیں کہ فرشتے ایک آدمی کو جہنم میں لیکر جارہے ہیں اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پہچان لیں گے کہ یہ آخری پیغمبر کا امتی لگتا ہے اس کو فرشتے جہنم میں لے کر جارہے ہیں حضرت آدم علیہ السلام حضور ﷺ کو اطلاع دیں گے کہ آپ کا امتی جہنم میں لے جایا جارہا ہے آپ ﷺ دیکھیں گے فرشتوں کو روکیں گے کہ اس کو نہ لیکر جاؤ کیا بات ہے فرشتے عرض کریں گے کے اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اللہ کے حکم کے پابند ہیں ہم اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتے ہم نہیں رک سکتے ہم لے کے جارہے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ سے درخواست کریں گے کہ یارب چہرے کی چمک سے میرا امتی لگتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ میں جب میدان حشر میں حوض کوثر پر موجود ہوں گا تو اپنے امتیوں کو ان کے اعضاء وضو سے پہچان لوں گا کہ پانچ وقت کی نماز کسی امت پر فرض نہیں ہوئی تو یہ جب پانچ وقت وضو کر کے نماز ادا کر رہے ہیں تو ان کے چہرے کی چمک سابقہ امتوں کی چمک سے زیادہ ہوگی میں میدان حشر میں اپنے امتیوں کو چہرے کی چمک سے پہچان لوں گا کہ یہ میرا امتی جارہا ہے یارب اس کو معاف کردیں اللہ تعالی فرمائیں گے کہ اے میرے حبیب اس کی نیکیاں نہیں ہیں گناہ والا پلڑا بھاری ہے نیکیاں کم ہیں تو رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے کہ اے رب العزت میں آپ کے سامنے درخواست کرتا ہوں کہ دوبارہ میزان قائم کیا جائے میرے سامنے اس امتی کے اعمال تولے جائیں، اللہ اکبر دوبارہ تولے جائیں گے رسول اللہ ﷺ ایک کاغذ اعمال صالحہ والی سائیڈ میں رکھ دیں گے اور وہ سائیڈ بھاری ہو جائے گی جنت کا فیصلہ ہو جائے گا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جائے گا کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ نے یہ کاغذ کون سا رکھا کہ اس کے اعمال صالحہ والی سائیڈ بھاری ہوگئی رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے کہ اس نے میری طرف درود پاک کا نذرانہ بھیجا تھا اور وہ میرے پاس پہنچ گیا تھا میں وہ پیش کرنا بھول گیا تھا اسی کی برکت سے اللہ نے اس کی مغفرت کردی۔

Marfat.com

منافق کا واقعہ

مدینہ طیبہ میں ایک منافق شخص نے دعوی کیا کہ فلاں شخص کے پاس جو اونٹ ہے وہ میر اہے اور اس بات پر میرے پاس دو گواہ بھی ہیں تو یہ صحابی عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ اونٹ میرا ہے بس یہ مدعی بن گیا اور وہ گواہ بن گئے اب میں کیا کرسکتا ہوں ایک درخواست ہے اگر قبول ہو تو آپ مجھے حکم دیں میں اس اونٹ کو حاضر کرتا ہوں آپ پر اللہ کے فضل وکرم ہیں کئی جانوروں نے آپ سے کلام کیا ہے آپ اس اونٹ سے خود پوچھیں ہوسکتا ہے کہ میرا رب مجھے میرا حق دلا دے اور وہ اونٹ خود ہی بتا دے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اس اونٹ کو لے آؤ وہ صحابی اونٹ کو لے آئے آپ ﷺ نے پوچھا کہ بتا اونٹ تیرا مالک کون ہے (اللہ اکبر) حدیث میں آتا ہے کہ اس اونٹ نے اتنی فصاحت اور بلاغت سے کلام کیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ میرا مالک ہے جس کے پاس کوئی گواہ نہین پھر اس منافق سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں دعوی کیا جب کہ اونٹ کہہ رہا ہے کہ میں اس کا ہوں تو اس نے کہا کہ ہم نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ اگر کامیاب ہوگئے تو اونٹ مل جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

پھر اس صحابی سے آپ ﷺ نے پوچھا کہ آپ کو کس نیکی کی وجہ سے یہ بہادری آئی کہ آپ نے کہا کہ اس اونٹ سے پوچھ لو اونٹ خود بتا دے گا تو اس صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس جب بھی کوئی وقت ضروری عبادات اور ضروری کام سے فارغ ہوتا ہے تو میں آپ کے اوپر درود وسلام پڑھتا رہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس درود شریف کی برکت ہے کہ اونٹ نے تمہارے حق میں بات کی ، حدیث میں آتا ہے کہ یہ جانور بھی یہ اعضاء بھی ایک دن یہ ساری چیزیں بندے کے خلاف گواہی دیں گی یا حق میں ، فرمایا آئندہ بھی اس کا خیال رکھنا اس کو چارہ وقت پہ ڈالنا اور صحیح ڈالنا اور آپ کی جو نیکی ہے اس پر آئندہ بھی پابندی سے عمل کرتے رہنا کثرت سے درود وسلام میرے اوپر بھیجتے رہنا اور تمہاری آخرت کی نجات اسی کے اندر ہے۔

Marfat.com

آخری خطبہ میں علامات قیامت بیان فرمائیں

ایک خطبہ طواف زیارت کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے اور بیت اللہ شریف کا جو کڑا ہے اس کڑے کو پکڑ کر بھی آپ ﷺ نے خطبہ دیا ہے اور لوگوں کو فرمایا کہ سنو جب نماز فوت ہو جائے گی لوگ نماز کے پابند نہیں رہیں گے ایک وقت آئے گا کہ لوگ تعیش کی پیروی کریں گے سنو جب تمہارے حکمران نالائق ہوں اور بدکردار ہوں تو اس وقت تم قیامت کا انتظار کرنا سرخ آندھیوں کا انتظار کرنا اس وقت خیانت عام ہو جائے گی امانت اٹھ جائے گی قتل وقتال عام ہو جائے گا مسلمان مسلمان کا دشمن ہو جائے گا تلوار اندر آجائے گی مسلمانوں کا گلہ کاٹتی رہے گی تو اس وقت قیامت کا انتظار کرنا ایسی علامتیں اپنے دور میں نہ آنے دو کہ نماز ضائع ہو یا خواہشات کی پیروی میں لگ جاؤ۔

کامیاب شخص کون ہے

کامیاب وہ شخص ہے کہ جس نے اپنا سب کچھ قرآن وحدیث کے تابع کیا ہوا ہے اور وہ یہ کوشش نہیں کرتا کہ قرآن وحدیث کو اپنی خواہشات کے تابع بنائے حیلے بہانے کر کے تاویلیں کر کے قرآن وحدیث کو تابع نہیں کرتا خود کو اپنی خواہشات کو اپنی تمنا کو اپنی صلاحیت کو قرآن وحدیث کے تابع کیا ہوا ہے وہ شخص کامیاب ہے یہی وہ بات ہے دوستو کہ آپ ﷺ نے اونٹنی کے اوپر طواف زیارت بھی کیا اور اونٹنی کو حکم تھا کہ بیت اللہ شریف میں مطاف میں حاجت نہیں کرنی یہ اونٹ بھی بات مانتے تھے۔

عذابِ قبر کیوں

یہی تو وجہ ہے کہ ایک جگہ سے جب گزر ہوا رسول پاک ﷺ ایک سواری پر سوار تھے وہاں کوئی قبرستان تھا سواری ڈری تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے اس کے لئے دعا کر دیتے ہیں اور سنو عذاب قبر کو جن وانس کے علاوہ تمام اشیاء باخبر ہو جاتی ہیں اس میں جانور بھی باخبر

Marfat.com

ہو جاتے ہیں اور جب آپ ﷺ حج سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام نے ایک ایک بات نقل کی رسول اللہ ﷺ نے حلق کرنے والے معمر بن عبداللہ عدوی کو بلایا کہ میرے سر کے بالوں کو استرے سے صاف کرو پھر بالوں کو صحابہ کرام میں تقسیم کیا یہی وجہ ہے کہ آج تک بعض لوگوں کے پاس سند کے ساتھ بال مبارک موجود ہیں اور ان کی برکات بھی ہیں۔ اللہ ہمیں دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (یہ تمام موضوع محسنِ انسانیت سے مطالعہ کیا گیا ہے)

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ......﴾

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع...... چہارم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ أَوْفَوْا عَھْدَہٗ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِیَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ (۲۰) اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ (۲۱)﴾ پارہ: ۲۲، یاسین: ۲۱

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "الایمان من رضی باالله ربا وباالاسلام دینا و بمحمد رسولا". (صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۳۴)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمہید

سورۃ یٰسین کی ایک آیت کریمہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک تلاوت کیا ہے اس کے اندر اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مومن بندے کے تعریف فرمائی مومن بندکون ہوتا ہے اور اس کو پھر ایمان لانے کے بعد کیسی زندگی گزارنی ہے کہ وہ اپنے ایمان میں اضافہ محسوس کرتا ہے اور جو ایسے اعمال ہیں کہ جن سے ایمان میں ضعف اور کمزوری آتی ہیں ایسے اعمال سے بندہ بچتا ہے اور کون سے کام ہیں مومن بندے کے کہ اس کے بجالانے سے یہ استقامت علی الدین مظبوطی کے ساتھ دین کے اوپر قائم رہے گا کہ کیسے

Marfat.com

امور بجا لانے ہیں قرآن وحدیث کے کئی مقامات پر قرآن وحدیث نے ایسے بندوں کا تعارف کروایا ہے اور قرآن مجید نے ان بندوں کا یا احادیث مبارکہ نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے تاکہ ایمان والے بندے اس کا تذکرہ سن کر اپنا مراقبہ کریں جائزہ لیں کبھی لادینی طاقتیں بھی ان ایمان والوں کو پریشان کرتی ہیں۔ تو ایمان والے نے کیا کرنا ہے اھل ایمان پر مسائل کا آنا پریشانیوں کا آنا ایمان اور دین کے لحاظ سے دکھ درد آنا یہ اللہ رب العزت کی شروع سے سنت چلی آرہی ہے۔

کیا ان لادینی ہواؤں کے جھونکوں میں اس نے کھو جانا ہے یا اس ایمان والے بندے نے ان طاغوتی جھونکوں میں استقامت کا مظاہرہ کرنا ہے پکا مومن ہو جانا ہے اس لیے قرآن حدیث نے ایسے واقعات کو بیان کیا ہے سورۃ یسین جو بڑی فضیلت والی سورت ہے ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سورۃ یسین ہے اور لفظ یسین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ہے امام بخاریؒ نے اس پر کئی باب قائم کیے یعنی اس لحاظ سے کہ اس سورت کا مقام اور بلند ہو گیا ہے اس کا نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی نام سے گنا گیا ہے، دوسرے رکوع میں بنی اسرائیل کے تین پیغمبروں کا ذکر ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ. اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ

(پارہ: ۲۲، سورہ یسین: ۱۳)

پہلے دو آئے پھر اللہ رب العزت نے ایک تیسرے کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا کہ لوگوں کو سمجھائیں توحید ورسالت کا درس دیں تاریخ نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب کہ ایک پیغمبر کا نام صادق۔ دوسرے کا نام صدیق۔ اور تیسرے کا نام شمعون علیہم الصلوۃ والسلام ہے۔ کوئی بھی نام ہو تین کا ذکر سورۃ یسین میں آیا ہے یہ سمجھانے لگے اور سمجھانے کے باوجود ان کی بات کو نہ مانے بلکہ مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ یہ ہوتا ہے بے دین لوگوں دین والوں کی مذاق بناتے ہیں جب یہ بار بار سمجھانے لگے مد مقابل کے لادینی طاقت والے اپنے لوگوں کو سمجھانے لگے یہ جو تمہیں باتیں کہتے ہیں انکی باتوں میں نہ آنا یہ ترقی میں رکاوٹ ہیں عجیب بات ہے دوستو پندرہ سو سال ہو گئے اسلام کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یہ بنی اسرائیل یہودی کے نبی

Marfat.com

تھے حضرت موسیٰ کے بعد کے پیغمبر ہیں وہ لادینی طاقت سے نمٹ کر لوگوں کو سمجھانے لگے وہ کہنے لگے کہ ان کی بات کو نہ ماننا یہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے کیا کھاؤ گے کیسے رہو گے ان کو نماز روزے اور توحید کی ہی بات آتی ہے ہم نے تو دنیا کے ساتھ چلنا ہے اور دوسری بات کہنے لگے ان لوگوں کی وجہ ہمارے علاقے پر نحوست ہے۔

لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ (پارہ: ۲۲، سورہ یٰسین: ۱۸)

ہم سنگسار کردیں گے پتھروں سے تم کو ہلاک کردیں گے۔

اسلام کی بات نہ ماننے والے ہمیشہ رہے ہیں

ان اللہ کے پیغمبرون نے کہا ہم کوئی آپ سے پیسے نہیں لے رہے ہیں ایک اچھی بات کہتے ہیں اور اسی علاقے میں ایک شخص رہتا تھا جس کو جزام کی بیماری تھی تو لوگوں نے اس کو شہر سے نگال دیا وہ شہر کے ایک کونے میں رہنے لگا لوگ ان سے نفرت کرنے تھے وہ بھی بت پرست تھا بڑی عمر کا تھا اور لوگوں نے اس کو دور کونے میں چھوڑ دیا کہ تمہاری وجہ سے ہمیں بیماری لگ جائے گی تو اللہ رب العزت نے ان دو پیغمرون کی تائید کے لیے تیسرا پیغبر بھیجا اور اس نے بھی وہی دعوت تبلیغ کی اتفاق سے ان نیک لوگوں پیغمبروں کی ملاقات اس شخص سے ہوگئی جو بیماریوں کی وجہ سے کونے میں رہتا تھا لوگوں نے اس کو دور کردیا اور اس سے تبلیغ کی بات ہوئی بھائی کس کی عبادت کرتے ہو تم کس کو پکارتے ہو اس نے بتایا کہ یہ میرے معبود ہیں میں ان کی عبادت کرتا ہون تو ان سے اپنی بیماری کی شفاء کی درخواست کرتا ہوں ان پیغمبروں نے بتایا کہ بت تو کچھ نہیں کرسکتے نہ سن سکتے ہیں نہ پہچان سکتے ہیں نہ نقصان دے سکتے ہیں۔ صُمٌّ م بُكۡمٌ عُمۡیٌ

کہا میں بھی یہ سوچتا رہتا ہوں کہ ستر سال میری زندگی ہے اور میں ان معبودوں کو پکار رہا ہوں شفاء بھی نہیں ملی ان اللہ کے برگزیدہ ہستیوں نے اس حب نجار کو کہا۔

دعوت الی اللہ ضروری ہے

دیکھو اللہ وحدہ لاشریک ذات کی عبادت کرو اس پر ایمان لے آؤ اور ایک تو ہم دعا کریں

Marfat.com

گے وہ درست کرنے والا ہے اور دوسرا یہ کہ تم سے جتنی غلطیاں ہوئی ہیں وہ معاف ہو جائیگی اللہ کے متقی بن جاؤ تو آچھی بات ہے میں تنگ ہوں اس بیماری سے علماء نے لکھا ہے کہ اس شخص میں ایک خوبی تھی یہ سخی بہت تھا یہ کافر تھا مشرک تھا لیکن سخی بہت تھا اور یہی ادا اللہ رب العزت کو پسند آ گئی اور اس برکت سے اللہ کوئی ذریعہ بخشش کا بنا دے تو ایمان کا درس سنا کہتا ہے میں ایمان لاتا ہوں ایمان لے آیا تو سب پیغمبروں نے سب سے مل کر دعا کی اللہ رب العزت نے اسی وقت اس کو شفاء عطاء فرمائی اور اس کی بیماری دور ہوگئی یہ یہاں سے چلے گئے اور قوم کو سمجھانے لگے یہ اللہ کے نیک بندے قوم مخالف اور دھمکیاں دے رہی تھی شہر سے نکال دیں گے سنگسار کر دیں گے جلا دیں گے مت ہمیں ایسی تبلیغ نہ کرو لیکن اللہ کے نیک بندے تو تبلیغ کرتے ہیں وہ کسی کے اس طرح کے ظلموں سے ڈرتے نہیں ہیں انکو اللہ کی طرف معرفت حاصل ہوتی ہے حتیٰ کہ قوم نے پروگرام بنا لیا ان لوگوں کو ختم کرتے ہیں تو یہ شخص یہاں سے ڈورتا ہوا گیا قوم کو سمجھانے کے لیے۔

شفا پانے والا مبلغ بن گیا

جس کو قرآن نے فرمایا۔

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى.

ایک شہر کے کنارے سے ایک مومن بندہ دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا

قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ(۲۰) اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ(۲۱) پارہ: ۲۲، سورہ یاسین

ان پیغمبروں کی بات کو مانو اے میری قوم ان میں خوبی یہ ہے کہ سچ بولتے ہیں اور اجرت نہیں لیتے بولنے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور خود بھی نیک ہیں جو ان کا قول ہے وہی ان کا عمل ہے اچھائیوں کے خوگر ہیں اور تڑپتی ہے ان کے دل میں وہی آگ کہ دوسرے بھی اچھے بن جائیں اے قوم ان کو جگہ دو ان کو نہ ستاؤ یہ درویش ہیں بوریا نشین ہیں ان کے دلوں سے اللہ اور رسول کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور قوم کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا

یٰقَوۡمِ لَکُمُ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ظٰہِرِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَمَنۡ یَّنۡصُرُنَا مِنۡ م بَاۡسِ اللّٰہِ .(پارہ: ۲۴، سورہ مومن)

اے قوم اے وڈیر والے وزیر اعظم اور صدر والے مملکت کی بھاگ دوڑ اپنے ہاتھ میں رکھنے والو

یٰقَوۡمِ لَکُمُ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ظٰہِرِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ

یہ ظاہری حکومت ہے تمہارے قبضہ میں ہے

فَمَنۡ یَّنۡصُرُنَا مِنۡ م بَاۡسِ اللّٰہِ

اللہ کے ولیوں کو جب ستاؤ گے تو عذاب الٰہی آجائے گا اس کا قہر جب جوش میں آگیا کہ تم اس کے نیک بندوں کو ستاتے ہو اللہ اور اللہ کے رسول کے درس دینے والوں کو پابند سلاسل کرتے ہو

فَمَنۡ یَّنۡصُرُنَا مِنۡ م بَاۡسِ اللّٰہِ

جب اس کا عذاب آجائے گا کون بچائے گا تم کو تمہاری حکومت بھی ختم تمہاری صدارتیں بھی ختم تمہارے آگے پیچھے گارڈ بھی ختم دوڑتا ہو وہ شخص دور سے آیا اور لوگوں نے کہا کہ یہ بڑا سفارشی ہے ان ملاؤں کا ان اللہ کے پیغمبروں کا اسکو وزارت سے معزول کرو، یہ پرانی باتیں کرتا ہے اسکو وزارت سے معزول کردو یہ بنیاد پرستوں والی باتیں کرتا ہے یہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے مصیبت سا بن گیا یہ کون ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کا سفارش کرنے والا آگیا ہے اسکو ختم کرو تاکہ آئندہ نیک لوگوں کی گرفتاریاں آسان ہو جائیں تو پھر کوئی چھڑانے کے لیے نہ آئے اس کو پہلے گرفتار کرلو قوم جو ان پیغمبروں کو سزا دینا چاہ رہے تھے جلانے کا تباہ کرنے کا پہلے اس شخص کو تباہ کرنا شروع کیا اور بڑی بے دردی کے ساتھ مارا علامہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے دوڑ دوڑ کر آتے تھے اور اس کو پاؤں سے روندتے تھے اور یہ بھی عجیب اللہ کا نیک بندہ تھا جب تک ہوش میں تھا تو کہتا تھا

یا رب اھد قومی فانھم لایعلمون.

Marfat.com

اے میرے رب یہ مجھے مارتے ہیں میری قوم کو ہدایت دے۔ دین کو یہ جانتے نہیں ہیں کہ میں کون ہوں میں نے کس پہ ایمان لایا کس کی محبت کو میں نے دل میں بٹھایا کس معبود حقیقی کو میں نے اپنا معبود سمجھا۔

یا رب اهدقومی فانهم لایعلمون.

میری قوم کو سمجھ دے دے یہ جانتے نہیں میں کیا جانتا ہوں لیکن ظاہری کروفر ملک کی تباہ کر دیتی تھی تو اللہ رب العزت نے عالم برزخ کے قانوں کے لحاظ سے کہا قیل ادخل الجنتہ اس کو جنت میں پہنچادو اور وہ عالم برزخ میں جا کر کیا کہنے لگا عجیب اللہ کا نیک بندہ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا

صدیق کی پہچان

کہ دنیا میں تین صدیق گزرے ہیں جو انبیاء کے بعد صداقت پر فائز تھے ایک شخص ہے حبیب نجار لوگ روندرہے ہیں اور یہ کہہ رہا ہے کہ میری قوم جانتی نہیں مین کیا کہہ رہا ہوں۔

اور دوسرے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور تیسرے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والے شمعان نام لکھا ہے انہوں نے بھی ایک ایسا کارنامہ کیا ہے کہ دوڑ کر آیا اور موسیٰ کو خطرے کی خبر دی بعض حضرات نے فراست کے لحاظ سے حضرت شعیب کی بیٹی کو بھی لکھا ہے۔

یہ تین صدیق ہیں جو اتنے اونچے مقام پر فائز تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ جو صداقت کا لقب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس پر ایک خاص واقعہ ہے بہر حال لوگون نے حبیب نجار کو شہید کر دیا اور اللہ نے حکم دے دیا کہ اس کو جنت میں پہنچاؤ اور وہاں جا کر کیا کہنے لگا۔

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ (پارہ: ۲۳، سورہ یاسین: ۲۶)

ہائے افسوس میری قوم میرے مقام کو جان لیتی

بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (پارہ: ۲۳، سورہ یاسین ۲۷)

یہی تو مومن بندے کی منزل مقصود ہے اللہ راضی ہو جائے مغفرت مل جائے تو وہاں بھی

Marfat.com

قوم کی خیر مانگ رہا ہے کوئی کمزور ایمان ہو کہ جب مل جائے اچھا ہمیں جنت مل گئی جو ہماری بات نہیں مانتا تھا بیڑا ان کا غرق ہوگا جہنم میں جائیں تباہ ہو جائیں وہ یہ افسوس کر رہا تھا کہ کاش کہ اب بھی میری قوم جان لے ایمان کیا ہے پیغمبروں کی بات ماننے میں کتنا مقام ہے تو چلو کوئی بات نہیں مجھے سزا دی میں شہید ہو گیا تو ایک مقام میں پہنچ گئے اللہ رب العزت نے ہدایت اور سمجھ دی ہے مومن بندہ بڑی چیز ہے بڑی طاقت ہے۔

مومن بہت قوی ہوتا ہے

مومن بندے کے بارے میں ایک حدیث حدیث قدسی ہے کہ اللہ رب العزت نے جب زمین کو پیدا فرمایا تو زمین ہلنے لگی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرشتوں کو دیکھ کر فلاں فلاں مقام پر پہاڑوں کو رکھ دو فرشتے حیران ہو کر رک گئے اور جب امر ہوتا ہے ہلتی ہے عرض کیا ہے فرشتوں نے اے اللہ رب العزت پہاڑ بڑے مضبوط ہیں پہاڑوں سے زیادہ مضبوط کیا ہے فرمایا وہ دیکھ لوہے سے توڑتے ہیں پتھروں کو پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ اے اللہ رب العزت لوہے سے بھی کوئی چیز زیادہ مضبوط ہے فرمایا کہ آگ ہے جلا دیتی ہے نرم کر دیتی ہے۔ فرشتے کہنے لگے اے اللہ رب العزت آگ سے بھی زیادہ کوئی مضبوط چیز ہے کہا جی ہاں پانی ہے اور پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے آگ بجھ جاتی ہے۔ پھر سوال کیا اے اللہ رب العزت پانی سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز ہے فرمایا ہوا ہے سخت چیز ہے ہم نے بہت ساری قوموں کے اوپر جب عذاب کا امر نازل کیا فرشتوں کو فوج کو نہیں بھیجا ہوا کو حکم دیا ہوا پانی کو بہا کر دور لے جاتی ہے۔

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (پارہ: ۲۹، سورہ الحاقۃ: ۷)

سب نیست و نابود ہو گئے جیسے حدیث میں آتا ہے کہ بس چیخ آئی فرشتے نے چیخ دی ختم ہو گے فرشتوں نے عرض کیا کہ اے اللہ ہوا سے بھی کوئی سخت چیز ہے فرمایا سنو بات ہوا سے بھی سخت چیز میری تمام کائنات سے زیادہ سخت چیز ہے اور وہ میرا مومن بندہ ہے جو سب سے زیادہ مضبوط اور قیمتی ہے سب بڑا متقی ہوتا ہے سب پر حاوی ہے ظاہری اعتبار سے تو حاوی دیکھ لیا کہ سب چیزوں کو تابع بنا لیا اللہ رب العزت نے اس میں صلاحیت رکھی انسان کے اندر اور تمام چیزیں اس کی تابع ہو گئی اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ وہ مومن بندہ ان تمام چیزوں

Marfat.com

پر حاوی ہے یہ جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کریں اور اس کا بائیاں ہاتھ بھی نہ جانتا ہو۔

ایمان کا ذائقہ کیا ہے

ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ شخص ایمان کا ذائقہ چکھ لیتا ہے محسوس کرتا ہے جو اس بات پر خوش ہوتا رہتا ہے کہ الحمد اللہ میرا معبود اللہ رب العزت ہے رضیت باللہ ربا یہ شخص اپنے ایمان کا ذائقہ محسوس کرتا ہے جو اس بات پر خوش ہے کہ میرا معبود حقیقی اللہ رب العزت ہے اللہ کا فضل کرم ہے مجھے سچا مومن مسلمان بنایا ہے اور دوسرا اس کے ساتھ وبالسلام دینا اور اپنے نبی محمد ﷺ ہونے کے لحاظ سے راضی ہے اور ایمان ہے اور اس وجہ سے خوش ہے کہ الحمد اللہ اللہ نے کتنی پیاری شریعت عطاء کی ایک صحابی پر یہود نے طنز کے طور کہا کہ تم کیسے پیغمبر پر ایمان لائے ہو وہ تمہیں روٹی کھانے کا طریقہ بھی بتاتا ہے اور ہاتھ دھونے کا طریقہ بھی بتاتا ہے سونے کا طریقہ بھی بتاتا ہے اس نے کہا ٹھہر جاؤ یہ کیا بات ہوئی ہمیں اپنے پیغمبرؐ سے سب تعلیمات ملی ہیں حتیٰ کہ بیت الخلا میں جانا اور بیٹھنا استنجاء کرنا اور وہاں سے باہر نکلنا یہ تعلیم ملی ہے تم کھانے کی بات کرتے ہو یہ شخص اسلام پر اس لیے خوش ہیں کہ میرا دین ہے اس کے مطابق میں چلتا ہوں اور اسلام ایسا مذہب ہے کہ دیناوی دینی اعتبار سے کوئی مشکل مسائل انسان کو درپیش ہوں تو اس کا حل اسلام کی تعلیمات میں موجود ہے۔ من رضی اللہ ربا و بالاسلام دینا و محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے رسول پر خوش ہے۔

ابو خازن کا شکر کرنے کا عجیب طریقہ

حضرت ابو خازنؒ ان کے حالات زندگی میں آتا ہے کہ اپنے آپ کو خطاب کر کے کہتے تھے اے ابو خازنؒ اللہ رب العزت میدان حشر میں ندا لگائیں گے کہ سب چور جمع ہو جاؤ تو ابو حازن ان میں بھی جمع ہو جائے گا پھر جب حشر میں حساب کے وقت صدا لگے گی کہ سب ڈاکو ایک طرف جمع ہو جاؤ یہ ابو حازن تو ان میں بھی کھڑا ہو جائے گا۔ تو پھر سودیوں کو کھڑا کیا جائے گا تو ان میں بھی کھڑا ہو جائے گا کون سا گناہ ہے اپنے آپ کو خطاب کر کے کہتے تھے اے ابو حازن جو تم نے نہیں کیا اور میدان حشر میں جس گناہ کے نام لے کر گنہگاروں کے لیے یہ گناہ تم

Marfat.com

نے کیا الگ کھڑے ہو جاؤ لیکن تیرے گناہ اتنے ہیں کہ ان سب گناہگاروں کے گروہوں میں تو تم نے کھڑا ہونا ہے لیکن اللہ رب العزت نے تجھے ایمان کی دولت اس برگزیدہ ہستی کے وسیلے سے عطا کی ہے۔ کہ سارے گناہ معاف ہوگے اور تو صحابی رسول بنا ایمان پر راضی اللہ پر راضی دین پر راضی ایک حدیث میں آتا ہے کہ میدان حشر میں جب بھی حساب کتاب ہوگا میزان پر ایک شخص کے اعمال تولے جائیں گے اور اس کے نیک اعمال کا پلا باری ہوا یعنی وہ جنتی ہے۔

تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سنو یہ دین ایسی تعلیمات کے ساتھ آیا ہے کہ جہنم جن پر واجب ہو چکی ہوتی ہے وہ جنت کے مستحق ہو جاتے ہیں جو دین کے متبع ہو کر اس دین کے ساتھ اپنے آپ کو لگا لیتے ہیں۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ (پارہ: ۲۴، سورہ مومن: ۲۸)

بہت مشکلات میں اس نے اپنے ایمان کو بچایا دیکھو دوستو قرآن حدیث کے احکام پر عمل کرنا اتنا مشکل نہیں ہے کہ اگر کسی دین والے کی تائید کریں اور ہم کو سزاء موت ہو جائے بیشک مشکلات ہیں اور ان مشکلات میں پھر کامیابیاں ہیں استقامت علی الدین ہر بات ہر پہلو سونا جاگنا اٹھنا کاروبار سوچ کہ بندے نے کیا کرنا ہے آئے دن اسلام کے خلاف باتیں آتی رہتی ہیں کل پرسوں ایک اخبار پر سے نظر گزری اس میں لکھا تھا کہ نماز نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں ویسے لوگوں نے اپنی طرف بنالیا ہے قرآن وحدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہں ملتا عام آدمی جس کو دین کی معلومات کم ہوں یا دینِ والے لوگوں کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا کم ہو تو وہ اخباری بیان کو اپنانے لگ جاتا ہے۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا کو دنیا میں سفر کر نہ سکا

یہ آج کا مومن یہ روشن خیال یہ ترقی کی راہ میں جہازوں کو اڑانے والا علماء تحقیق نے لکھا ہے کہ عقل سے ظاہر کا ادارک ہو جاتا ہے سورج چل کر جا رہا ہے روشنی ہو جائے گی روشنی نظر آ رہی ہے اس کا تعلق صرف نگاہ کے ساتھ ہے عقل سے مظاہر کا اِدراک ہوتا ہے کوئی چیز ہے جس

Marfat.com

سے حقائق کا ادراک ہوتا ہے وہ دل میں چھپی ہوئی ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک مومن بندہ ایک چمڑے کے اندر قرآن مجید کی آیت کو محفوظ کر لیتا ہے اس چمڑے کو آگ میں ڈال دو آگ نہیں جلائے گی۔ علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد حافظ قرآن ہے حافظ حدیث ہے پورا قرآن اور کچھ احادیث یاد ہیں اس کو دل والے کمرے کے اندر یعنی اوپر چمڑے کی جلد ہے جہنم اس چمڑے کو نہیں جلائے گی سب سے بڑے شارح حدیث میں حافظ حجر اسقلانی فرماتے ہیں تو مومن بندہ بہت ہی بڑی چیز ہے لیکن عقل کو اس کے تابع کرنا ہے اگر اس کو عقل کے تابع کر دیا تو عقل ہمیشہ گمراہ کرتی ہے۔

یورپ کا نمائندہ عقل سے کام لیتا ہے اور شریعت کی محبت سے اس کا دل خالی ہے اور عقل صورت مار ہے۔ یعنی عقل تو سانپ ہے یہ ڈس جاتی ہے عقل کو تابع فرمان کر نہ سکا یہ بوریا نشین کے پاس آتا، خانقاہ میں جاتا، تبلیغی جماعت میں جاتا، ان مقامات میں جاتا تو عقل اس کے دل کے تابع ہوتی، اغیاروں کے پاس گیا، ان کی صورتوں کو دیکھنے کے لیے تو دل کو عقل کے تابع بنا دیا جس سے نقصان ہوگا

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا کو دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کی خم پیچ میں الجھا ایسا
کہ اپنے لئے فیصلہ نفع، ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعون کو گرفتار کیا
اپنی زندگی کی شب تاریک کو سحر کر نہ سکا

اللہ ہمیں سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے

واخرو عوانا الحمدالله رب العلمین

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع......پنجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ . مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُاللّٰهِ. اَلَآاِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾ پارہ: ۲. سورہ بقرہ: ۲۱۴

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "عجبا الامر المومن وان اصابته السراء فشكره فكان فهو خيرٌ له اصابته الضراء فصبره فكان فهو خيرله". (رواه مسلم)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

دوسرے پارے کی آیت کریمہ اور رسول ﷺ کا ارشاد پاک تلاوت کیا ہے جسکے اندر اہل ایمان کو مصیبت اور پریشانیوں میں حزن میں غموں میں استقامت کا حکم ہے کہ اہل ایمان اسلام کے جو احکام ہیں ہدایت ہیں ان کو مظبوطی سے تھامے رکھیں پکڑے رکھیں خواہ حالات کیسے ہی ہوں

Marfat.com

فرمایا

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ پارہ:۳.سورہ بقرہ:۲۱۴

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ویسے ہی اللہ کی رضا مل جائے گی اور تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور کوئی الام پریشانی مصائب دکھ تمہارے اوپر نہیں آئیں گے جیسے پریشانیاں سابقہ امتوں پر آئی تھیں ایسے مصائب آئینگے

﴿مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا﴾ پارہ:۳.سورہ بقرہ:۲۱۴

مصائب بیماریاں دکھ اور غم ان پر آئے اسلام اور ایمان پر استقامت کے ساتھ رہے اللہ کی مدد مانگتے رہے اللہ کی مدد قریب ہوتی ہے اور رہوتی ہی اہل حق کے ساتھ ہے اہل باطل تو اللہ کے حریف ہیں

اللہ کے مخالف ہیں اہل باطل تو اللہ کے خلاف جنگ کرنے والے لوگ ہیں تو ان کے ساتھ اللہ کی مدد نہیں ہوتی اہل حق کے ساتھ ہی ہوتی ہے اور قریب بھی ہوتی ہے یہ آیت کریمہ کا مفہوم ہے جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلیم کی تلاوت کی فرمایہ کہ آپ نے کہ مومن کی عجیب شان ہے سچے مومن کا عجیب معاملہ کامل ایمان والے شخص کا عجیب معاملہ ہے کہ ایک انسان پر دو طرح کی حالتیں ہوتی ہیں راحت کی حالت اور پریشانی کی حالت اگر اس کو راحت پہنچے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ تو اس کو ثواب ملتا ہے اور اگر کوئی پریشانی آگئی دکھ آگیا غم آگیا بیماری آگئی تو صبر کرتا ہے تب بھی اس کو ثواب ملتا ہے۔ دو ہی حالتیں ہوتی ہیں۔ وان اصابتہ السراء خوشی ملی سکون ملا بس اس نے شکر ادا کر لیا ہمارے نعمت کا اس نے حق ادا کر لیا شکر کیا تو ہم راضی ہو گئے مزید اور اس کو شکر کرنے پر ثواب بھی دے دیا آخرت کا ذخیرہ ہو گیا دنیا میں اس کو نعمت دی یہ فائدہ دنیاوی ہوا اس کو جب اس نعمت پر شکر کیا تو پھر ہم نے اس کو آخرت میں بھی نعمت عطا کر دی اس نیکی کے بدلے میں اس نے ہماری قدر کی اور شکر کیا ہے

وان اصابتہ الضراء

Marfat.com

مومن کے دکھ اور پریشانی عین راحت ہے

اور دکھ یا پریشانی آئی خواہ شخصی اعتبار سے یا عالم کفر سے کسی طریقے سے اہل ایمان پر مصیبت پریشانی آگئی پھر بھی اس نے اپنے سامنے قرآن وحدیث کے اصول رکھے ہیں انہی کے مطابق صبر کر رہا ہے اللہ سے نجات مانگ رہا ہے تو اس کو ثواب مل رہا ہے آخرت میں حصہ مل رہا ہے ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے۔ وہ بیمار تھے کچھ ان کے جاننے والے ان کی بیمار پرسی کرنے گئے تو وہ بڑھے خوش تھے حالانکہ بیماری بڑی سخت تھی لیکن بڑے خوش خندہ پیشانی ہنس مکھ چہرے کے ساتھ بڑے آرام وسکون میں نظر آرہے تھے تو کسی نے پوچھا حضرت آپ بڑھے خوش ہیں کوئی پریشانی اور غم آپ پر نہیں ہے بیماری کی وجہ سے تو اس اللہ کے نیک بندے نے جواب دیا وہ بہت عمدہ جواب ہے ہمارے لیے نصیحت کے واسطے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہوں معصیت میں مبتلا نہیں ہوں مصیبت میں مبتلا ہوں صبر پر اللہ نیکی عطا کر رہا ہے تو خوش ہوں معصیت میں مبتلا نہیں ہوں مایوسی اداسی میں مبتلا نہیں ہوں، اور جو شخص بے صبری کرتا ہے تو فرشتے اسکا گناہ لکھ لیتے ہیں آخرت میں توبہ کے بغیر چلا گیا تو عذاب ہوگا میں مصیبت میں مبتلا ہوں بیماری اور مصیبت اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر ہمیں صبر کرنے کا حکم ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ انعام عطا فرماتے ہیں اور اس طرح اگر گلا شکوہ ہوگیا تو بیماری تو ہے ہی تو گلے شکوے کی وجہ سے گناہ ملتا ہے اور بعض دفعہ ایسا جملہ گلے شکوے کا انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے وہ مصیبت تو گلے شکوے سے دور نہیں ہوگی لیکن اور نقصان ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت حباب بن ارتؓ حضرت سفیانؓ بن عبد الثقفیؓ ایک مشہور صحابی ہیں راوی حدیث بھی ہیں حضرت حباب بن ارتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلیم کو میں نے دیکھا کہ بیت اللہ کے ساتھ بیٹھے ہیں یا کسی جگہ پر تھوڑے سے چہرے پر پریشانی کے اثرات نظر آرہے ہیں مکہ مکرمہ کی زندگی کی بات ہے یہ سارہ معاشرہ ہی مخالف تھا وہ تیرہ سالہ دور ہی غم، حزن کا تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہی اونچا ہے کوئی مکی مسلم اپنے اسلام سے ذرہ سا بھی ڈھگمگا یا نہیں یہ کیسے لوگ ہوتے ہیں کہ ابھی تو کفر تھا ضلالت اور گمراہی تھی ڈاکے کی زندگی تھی بت پرستی تھی شراب نوشی تھی ظلم وستم تھا اور شہادت کا کلمہ پڑھا پوری

Marfat.com

زندگی کا کایا پلٹ گیا کتنی مدت خرچ ہوئی ریاضت پر کتنا وقت خرچ ہوتا ہے اس شخص کے دل کو کتنی مدت گزری ہے حضرات صحابہ کو ایمان بنانے پر مدت خرچ نہیں ہوئی، بنانے پر آج صبح ایمان لایا اور اونچا مقام مل گیا اور ہمارا یہ حال ہے اتنے سال بخاری پڑھائی جائے گی حدیث پڑھائی جائے گی تفسیر حدیث پڑھائی جائے گی ایک مسلم شخص کو واعظ نصیحت سن کر جوانی کے بال نہیں آئے تھے کہ بڑھاپے کہ سفید بال بھی اب نظر آنے لگے لیکن اس کے ایمان کی حالت وہ نہیں بنی جو صحابہؓ کے ایمان کی تھی ابھی ایمان لایا پورا نظام بدل گیا کوئی شخص صحابہ کو ایمان کی اس لکیر سے صراط مستقیم سے ہٹا نہیں سکتا تھا ظلم کر سکتا تھا ریت پر لٹا سکتا تھا زنجیروں میں جکڑ سکتا تھا چیر سکتا تھا سب کچھ کر سکتا تھا لیکن جو ایمان کی کیفیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حلقہ مجلس میں ملی اس سے ذرہ برابر ہٹا نہیں سکتا تھا تو حباب بن ارتؓ کو اپنے اوپر بھی ظلم وستم بہت برداشت کرنے پڑے صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے غم بھول جاتے تھے جو ایک تازہ غم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر آج ہو گیا اپنے غم اتنے یاد نہیں تھے مصیبت اور پریشانی اور دکھ اتنا یاد نہیں رہتا تھا پھر صبح ہوئی تو ایک ایمان والے شخص کی خبر ملی کی فلانے کو فلانی گلی میں مشرکین مکہ مار رہے ہیں کہ تم لا الہ الا اللہ کیوں کہتے ہو

لا الہ الا اللہ نہ کہو صرف اللہ کہو اور ان بتوں کا بھی ذکر کرو اس وجہ سے مارا جا رہا ہے یہ پریشانیاں ہر روز سن سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت حبابؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ رب العزت کا وعدہ ہے کہ مدد آتی ہے اھل ایمان پر تو مدد کیوں نہیں آرہی، ہر روز غم پریشانیاں اھل حق کو دی جاتی ہیں، گرفتار کیا جا رہا ہے جو ظلم ان سے ہو سکتا ہے کر رہے ہیں، تو حضرت اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ ہے ابھی مدد آئی تو نہیں ہے آپ نے ابھی تک مدد کے لیے دعا نہیں کی آپ دعا کر دیں ہے اللہ کے رسول دعا فرما دیں اللہ مدد کے فیصلے کر دے۔

اھل ایمان پر مصائب ہر دور میں آئے ہیں

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ سہارے کے ساتھ بیٹھے تھے یوں ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اور جلال کی صفت غالب آگئی فرمایا

Marfat.com

حباب سنو پہلے بھی اھل ایمان پر مصائب پریشانیاں ایمان کی وجہ سے آئی تھیں اس درجہ تک پہلے والے لوگوں پر مصیبتیں آئی تھیں کہ اھل باطل نے ان کو پکڑ کر آرے کے زریعے دوٹکرے کر دیا لیکن وہ آرے پر چرتے گئے لیکن لا الہ الا اللہ کا ترانہ پڑھتے رہے سنو حباب ایسے مسلم اللہ کو ماننے والے گزرے ہیں کہ ان ظالم بادشاہوں نے کچھ اھل باطل کے ظالم وڈیروں نے لوہے کی کنگھیاں بنوائی تھیں اور اھل حق کے جسم پر زور زور سے پھیر پھیر کر ان کا گوشت نوچتے رہے اھل باطل اپنے ظلم سے اہل حق کو ڈرانا چاہتے تھے کہ جن کے جسم سے گوشت نوچہ جارہا ہے لا الہ الا اللہ کا ترانہ چھوڑ دیں۔ ہماری بات ماننے لگ جائیں لیکن وہ لوہے کی کنگھیوں سے اپنے جسم کا گوشت نوچواتے رہے لیکن لا الہ الا اللہ کا ترانہ بھی ساتھ گاتے رہے اور اسلام کو ایمان کو نہیں چھوڑا فرمایا۔

غم کی جاگیر وراثت میں ملی ہے مجھ کو
میں اپنی جاگیر میں رہتا ہوں نوابوں کی طرح

اھل باطل کو اندازہ ہے کہ ہر دور میں اھل حق کا وظیفہ رہا ہے کہ ہر دور میں اپنے حقیقی معبود کے ترانے کو نہیں چھوڑتے غم کی جاگیر وراثت میں ملی ہے مجھ کو میں اپنی جاگیر میں رہتا ہوں نوابوں کی طرح مظلوم بن رہا ہوں فرعون نہیں بن رہا موسیٰ بن رہا ہون فرعون نہیں بن رہا ابراھیم بن رہا ہوں نمرود نہیں بن رہا میں محمد رسول اللہ اور ان کے ماننے والوں کی جماعت میں داخل ہو رہا ہوں۔

ابولہب نہیں بن رہا تو حباب سنو پہلے والے لوگوں پر بڑے ظلم ستم کیے گئے وہ دل گرا نہیں بیٹھے حق کے ساتھ مضبوطی سے رہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی

سنو ایک دور پھر امن کا ایسا بھی آئے گا کہ دمشق اور بصرہ سے اکیلا ایک شخص چلے گا بیت اللہ کا طواف کرے گا اس کو صرف ایک اللہ رب العزت کا خوف ہوگا ایک حدیث میں عدی کو خطاب کر کے فرمایا کہ صنعا سے خوبصورت زیور سے آراستہ لڑکی مکہ کا سفر کرے گی اسے کوئی میلی نظر نہیں دیکھے گی اتنا امن کا دور ہوگا راستہ سب پر امن ہو جائے گا کیوں کہ فتح اھل حق کی

Marfat.com

ہوتی ہے مصیبت تو ہوتی ہے یہ مصیبتیں ہی رنگ لاتی ہیں تو پریشان نہ ہو جاؤ۔

مسلمان کمزور کیوں ہو گا

ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو ایک دور ایسا آئے گا کافر لوگ مسلمانوں کو تنکوں کی طرح ختم کریں گے تنکوں کو ختم کرنا آسان ہوتا ہے کافر لوگ تمہیں خشوخشات تنکوں کی طرح کاٹیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا

ونحن قليلون

ہم اس وقت تھوڑے ہوں گے کہ ہمیں کافر لوگ کاٹتے چلے جائیں گے فرمایا نہیں تعداد کے اعتبار سے تم تھوڑے نہی ہو گے تعداد تمھاری زیادہ ہو گی کافر تمھیں جیسے دل چاہے گا مارے گا اور کاٹے گا تو عرض کیا حضرت پھر کیا وجہ ہو گی جب ہم زیادہ بھی ہوں گے اور پھر بھی کافر لوگ ہمیں کاٹیں گے ختم کردیں گے تو فرمایا تم زیادہ ہو گے لیکن دنیا کی محبت کو اپنے دلوں میں بٹھالیا ہو گا

بے دنیا کی محبت نقصان دے گی

حب الدنيا راس كل خطيته (رواه البيهقى)

دنیا کو اپنا محبوب بنالیا ہو گا اپنے کو بچانا سعادت سمجھے گا اور ساتھ پڑوسی بھوکا ہو گا اس کا حال بھی نہیں پوچھا ہو گا ہو گے تو تم زیادہ لیکن کافر تم کو تنکوں کی طرح کاٹیں گے اور وجہ یہ کہ دنیا کے ساتھ تمھیں محبت زیادہ ہو جائے گی غور کرنا ضروری ہے کہ ہم ایسی حالت میں سفر کر رہے ہیں کہ مال جمع کرنے کی فکر لگی ہوتی ہے اور مسلمان جدھر بھی مظلوم ہے ہمیں اسکی کوئی فکر نہیں ہے تو یہ ہی

حب الدنيا راس كل خطيته (رواه البيهقى)

دنیا زیادہ ہو جائے گی اور اپنی ہی روزی کی فکر میں رہے گی اور اپنے مسلمانوں کو پیتا کٹتا جیلوں میں بند سنتا دیکھتا رہے گا کوئی چوں نہیں گزرے گی کیونکہ دنیا کی محبت دل میں آچکی ہو گی۔

Marfat.com

ہلاک کون ہوں گے

حضرت ابوذر غفاریؓ مشہور صحابی ہیں کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا حرم میں مطاف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے تو بات ہو رہی تھی فوراً آپ صحیح بیٹھ گئے اور تین مرتبہ ایک جملہ ارشاد فرمایا۔ ھلک الاکثرون ھلک الاکثرون اکثرون ہلاک ہو گئے اکثرون ہلاک ہو گئے چہرہ انار کی طرح سرخ ہو گیا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلیم اکثرون کون لوگ ہیں کون ہلاک ہو گئے تو فرمایا کی اکثرون میری امت کے وہ لوگ ہیں جو دنیا کے مال و متاع کے ساتھ محبت کریں گے اور اسی کو جوڑنے کی فکر کریں گے پھر ہلاک ہو جائیں گے انہیں دین کی بات شریعت کی بات جو ان کی طرف توجہ ہے وہ اوامر اسلام جو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں اس امر کی طرف ان امتیوں کو توجہ نہیں ہوگی اپنے مال و متاع کو جمع کرنے گن گن کر رکھنے اور انہیں حفاظت کرنے کی فکر ہوگی وہ اکثرون ہلاک ہو گئے دوستو فکر کرنی ہے یہ حدیث رسول یہی حالت بتا رہی ہے کہ ہم اپنی حالت پر نظر ڈالیں شخصی اور ماحولاتی زندگی پر نظر ڈالنی ہے کہ ہم کتنے اسلام کے مطابق ہیں اور کتنے دور ہیں۔

ایک اجنبی شخص کا آنا

صحابہ عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص آ رہا تھا ظاہری حالت اس کی ایسی لگتی ہے

من اھل نجد جیسے نجد کے لوگ ہوتے ہیں گنگریالے بال بڑھے ہوئے تھے، لمبا قد سرمائی رنگ بارعب قسم کا آدمی لگ رہا تھا

نسمع دوی صوتہ ولانفقہ

یہ آ رہا ہے ہم مجلس رسول میں بیٹھے ہیں نسمع دوی صوتہ ولانفقہ کچھ گنگنا رہا ہے جیسے کہ بعض لوگوں کو گنگنانے کی عادت ہوتی ہے

گنگنانے کی آواز آ رہی ہے اور سمجھ نہیں سکے کہ یہ کیا کہا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا

دلنی قولا فی الاسلام ان اعمل ادخل الجنتہ

Marfat.com

اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں مجھے کوئی ایسی نصیحت کر دیں کہ اس پر عمل کروں تو اللہ کی رضا مل جائے اور جنت میں پہنچ جاؤں دیکھو آج ہم بھی مسلمان ہیں ہماری تڑپ بھی دیکھو مجھے کوئی ایسی نصیحت فرما دیں اور اس نصیحت پر عمل کروں آپ کی اور رب کی رضا مل جائے تو جنت میں چلا جاؤں۔

جنتی ہونے کا کام

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تعبدالله ولا تشرک به شیا تقیم الصلوة توتی الزکوة وتحج البیت ان استطاعت (مشکوة شریف)

اللہ کے ساتھ عبادت میں عقیدہ میں کسی کو شریک نہ بنانا اور نماز کا پابند بن جانا کبھی ناغے اور رخصت کی گنجائش نہ ڈھونڈنا اللہ تمھیں استطاعت اور صحت دے تو سالانہ روزے رکھو، اور جب مالدار بنا دے تو سالانہ خوش ہو کر زکوۃ ادا کرو اور جب حالات موافق ہوں اور مال و دولت بھی آ جائے تو اس کے گھر کو دیکھنے چلے جانا یعنی حج کرنا یہ نصیحت ہے میرے صحابی یہ میری نصیحت ہے کہنے لگا اور بھی کچھ نصیحت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا

لا غیرھا الا ان تطوع فرمایا نفل پڑھ سکتا ہے وہ شخص کہنے لگا

والله لا ازید هذا ولا انقص

اللہ واحدہ لاشریک ذات کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں ان باتوں میں نہ کمی کروں گا اور نہ ان میں اضافہ کروں گا اسلام کی جتنی باتیں ہیں جتنی رکعتیں ہیں جو نماز ہے جو ترتیب ہے اس کے مطابق کام کروں گا اپنی طرف سے اس میں اضافہ بھی نہیں کروں گا اور نہ ہی کبھی دل چاہتا ہے سوتا رہوں نماز ہی نہ پڑھوں ایسا نہیں کروں گا وہ جا رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم نے بشارت دی فرمایا

من سره ان ینظر من رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا الوجل (مشکوة شریف)

اے میری جماعت جس شخص کا دل یہ چاہتا ہے کہ جنتی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے یہ جنتی جا

Marfat.com

رہا ہے اسلام پہ استقامت کے ساتھ عمل کرنا چاہیے یہ دکھ درد تو ہوتے رہتے ہیں جب ایمان آ جائے پھر دکھ درد نہیں لگتا ہے جب اندر کچھ نہ ہو تو کانٹا بھی چبھ جائے تو دکھ ہوتا ہے

جلتا ہے جنکا خون چراغوں میں رات بھر
ان غم زدوں سے پوچھ کبھی قیمت سحر

جنہوں نے اسلام کو اپنے سینے سے لگایا اپنی اولادوں کو ذبح کرا دیا اسلام کے چراغوں کو تیل کے بجائے اپنی جانوں کے نظرانوں کو پیش کر کے خون تیل کی جگہ پر دیا۔

جلتا ہے جنکا خون چراغوں میں رات بھر
ان غم زدوں سے پوچھ کبھی قیمت سحر

رات کی تنہائی میں اللہ وواحدہ لاشریک ذات کے سامنے یہ نیک بندے سر سجود ہوتے ہیں انکو کیا کیف ملتا ہے ان مصیبتوں میں جو اسلام کی وجہ سے آئی ہیں ان غم زدوں سے پوچھا کر اسلام کی قدر کیا ہے اسلام کی دولت کتنی بڑھی ہے۔

بادشاہ کو نصیحت

بنوں امیہ کا بادشاہ ابو جعفر منصور مشہور بادشاہ ہے ہماری تاریخ میں بنوامیہ، بنوعباس کی ایک عجیب داستان گزری ہے کچھ عابد مشہور علماء اور زاہدوں کی ایک جماعت ابو جعفر منصور بادشاہ کو ملنے گئے اجازت چاہی اس زمانے میں بادشاہ ملنے کی اجازت دے دیتے تھے تو اندر پہنچ گئے بڑا جلیل قدر بادشاہ تھا بادشاہیت کمال کی تھی تاریخ نے لکھا ہے کہ ایسا بارعب شخص تھا کہ بہت سے لوگوں کو بات کرنے والے اس کے سامنے جاتے تھے تو بات بھول جاتے تھے ایسا بارعب شخص تھا تو یہ علماء زھداء نیک درویش لوگوں کو خیال آیا مولانہ طارق جمیل مدظلھم کی طرح چلو آج بادشاہ کو بھی تبلیغ کر دیتے ہیں یہ بھی اللہ تعالی کا عجیب انسان ہے اللہ تعالی ہمارے علماء واسلاف کی علم وحکمت اور صحت اور عمر دراز نصیب فرمائے کہ حق بات ہر جگہ پہنچاتے ہیں اور یہ اس جماعت کا شیوہ ہے دوستو علماء دیوبند کا ہمیشہ سے یہ شیوہ رہا ہے بات کو برملا کہنا ہے کچھ لوگ بک جاتے ہیں جھک جاتے ہیں مصلحت کا شکار ہو جاتے ہیں

اس پیر کو میں کیا کروں اس کے مریدوں کو میں کیا کروں اس کے جینے کو میں کیا کروں

Marfat.com

جب حق بات اس کے منہ سے نکلتی ہی نہیں ہے اس سے ایک نیک طالبعلم ہی بہتر ہے کہ جس کے ممبر ومحراب سے حق کی سدائیں بلند ہوتی ہیں

تو وہ درویش اور علماء ابوجعفر بن منصور کو ملنے گئے تو وہ بڑا خوش ہوا بادشاہ نے بھی سوچ اپنے مطابق سوچی ہے کہ یہ میری حمایت کا اعلان کرنے آئے ہوں گے کہ میں ٹھیک آدمی ہوں اوران درویشوں کو کیا لگے بہرحال بڑا خوش ہوا مشہوری ہو جائے گی کہ علماء مجھے ملنے کہ لیے آئے ہیں جو پورے اھل اسلام کا مکھن ہیں پورے مسلمانوں کی نظریں جن علماء کے اوپر ہیں وہ مجھے ملنے کے لیے آئے ہیں آپ کی مشہوری ہو جائے گی انہوں نے کہا بادشاہ مختصر سی بات ہے آپ کا وقت بھی قیمتی ہے اور ہمارا وقت بھی قیمتی ہے اللہ اللہ کرنا۔

عالم دین کو اللہ کے علاوہ کسی سے ڈر نہ ہو

اے بادشاہ سلامت اس رات کو سوچو جس رات کے بعد صبح نہیں ہوگی یعنی قبر کی رات کو سوچو اس میں کیا جواب دو گے میدان حشر میں جب اللہ رب العزت جلوہ افروز ہوں گے حساب کتاب شروع ہوگا تو وہ میدان حشر کا ایسا دن ہوگا کہ رات نہیں ہوگی قبر کی ایسی رات ہو گی کہ دن نہیں آئے گا بادشاہ پریشان حیران ہو کر بیٹھ گیا اور انہوں نے کہا اسلام علیکم ہم نے جو ایک بات سمجھانی تھی اللہ ہم سب کو ہدایت دے واپس ہوئے تو دوستو اسلام کی مٹھاس اندر لے کر آؤ پھر دکھ نہیں رہے گا وہ راحت بن جائے گی۔

جفاء جو عشق میں ہوتی ہو وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت کا کچھ مزہ ہی نہیں

• جب صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے فتوحات کی دولت سے نوازا قیصر وکسری کے خزانے جب قدموں میں آ گئے تو اللہ کی یہ درویش جماعت راتوں کو رونے لگی اے ہمارے معبود حقیقی ہماری قربانیوں کا بدلہ تیرے نبی کی ساتھ جہادوں کا بدلہ مشرکین مکہ کہ ظلم سہنے کا بدلہ کہیں ہمیں دنیا میں تو نہیں مل گیا ہمیں کچھ مصیبتیں دے دیں کفار کے ساتھ برسرپیکار جہاد کی دولت دیں کچھ فقر و بھوک دین اس راحت میں بھی ہم آپ ہی کے ہیں

مصیبت عین راحت ہے اگر ہو عاشق صادق کوئی

Marfat.com

پراونے سے پوچھے تو جلنے میں مزہ کیا ہے

کیوں جل جاتے ہو۔

اہل حق ہر دور میں رہے

مولانا صاحب بادشاہ کے سامنے ڈٹ جاتے ہو مانتے نہیں کیا بات ہوئی کہ وہی بات جب اہل حق جب کسی ظالم بادشاہوں کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں تو انہیں کوئی دکھ نہیں ہوتا وہ پروانہ جب اپنی عشق کی منزل کو طے کرتا ہوا آگ میں جل جاتا ہے تو کوئی دکھ نہیں ہوتا۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی یہ قبائل ہیں اس زمانے کے قبائل بڑے اونچے لوگ ہوتے تھے آج کل کے قبائل بھی اچھے ہیں اللہ ہم سب کو دین کے اعتبار سے اچھا بنادے۔

بڑا عمدہ سوال

سفیان بن عبداللہ ثقفی حاضر خدمت ہوئے سوال کر رہے ہیں کہنے لگے

قلت یا رسول اللہ قل لی قولا لااسل عنہ احدا بعدک

،(مشکوۃ شریف)

اے اللہ کے رسول ایک بات پوچھتا ہوں اور اس کا جواب آپ ایسا فرمادیں کہ آپ کے بعد پھر اس سوال جواب کی مجھے کسی سے ضرورت نہ پڑے

قل لی قولا لااسل عنہ احدا بعدک

آپ نے فرمایا قل امنت باللہ ثم الستقم

یہ وظیفہ پکا بنالو کہہ دو ہم اللہ رب العزت پر ایمان لائے اور پھر اس پر استقامت کے ساتھ ڈٹ جاؤ پھر اسلام لانے کے بعد اور راستہ نہ ڈھونڈ و اسلام جب لے آتے ہو تو اسلام میں اپنے لیے ہدایت تلاش کرتے رہو

قیمتی بول

احسن الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی

Marfat.com

محمد ﷺ (رواہ البخاری)

بہترین کتاب قرآن ہے اور بہترین رہنما حدیث ہے۔اس کے علاوہ اور کیا تلاش کرو انہوں نے کیسے کیسے وقت گزارے کیسے دکھ اور حزن کیسی پریشانیاں ان کے اوپر آئیں اور کتنے مشکل دور میں انہوں نے اسلام کو اپنے ساتھ رکھا۔

استقامت علی الدین بڑی دولت ہے

استقامت میں ہی دوست و مقام ہے

دکھ درد سب لوگوں پر آتے ہیں اسلام کی وجہ سے آئیں تو یہ غنیمت کی بات ہے مانگنا نہیں چاہئے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہیے لیکن اسلام کی وجہ سے انسان پر کوئی پریشانی آجاءے تو یہ پیغمبرانہ سنت ہے انبیاءؑ کا طرز ہے صحابہ اکرام پر جو پریشانیاں آتی ہیں سب اسلام کی وجہ سے آئی ہیں ان پر پریشان نہیں ہونا چاہئے

سورۃ احزاب پڑھ لیا کرو

فرمایا

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (الاحزاب: ۱۰)

اے مسلمانوں کی جماعت جب تمھارے اوپر سے بھی دشمن آگیا دشمن مدینہ کے سامنے سے بھی آگیا اور تمھاری آنکھیں خوف و حزن کی وجہ سے کھلی کی کھلی رہ گئیں اور دل غم کی وجہ سے حلقوں پر آگئے لیکن جب تم نے اتنے غم و حزن کیوجہ سے میرے نبی کا ساتھ نہیں چھوڑا تو پھر میری طرف سے مداد کی جماعتیں نازل ہونے لگیں استقامت ہو تو جب فیصلے مدد کے آتے ہیں آج ہم نے یہ سوچا کہ اللہ کی مدد کیوں نہیں آتی۔

جب کوئی پریشانی آجائے تو سورۃ الم نشرح پڑھ لیا کرو اور بتایا کرو کہ تکلیف کے بعد آسانیاں آجاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع...... ششم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ . أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ پارہ: ۲۴ .سورہ حم سجدہ: ۳۰

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: " قل امنت بالله ثم استقم ". (رواہ مسلم)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

چوبیسوں پارے کی آیت کریمہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک تلاوت ہے اسکے اندر اھل ایمان کو ایمان پر عمل صالح کے اوپر استقامت کے ساتھ عمل کرنے کا حکم دیا ہے یہ سورۃ حم سجدہ ہے اس سورۃ کی ابتدائی آیات میں یہ ذکر ہے جو کفار نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام کو تکلیفیں دیں ایمان لانے پر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ایمان لانے کے بعد استقامت کے ساتھ ایمان پر رہنا ہے استقامت سے مراد ہر ایمان والا اسلامی تقاضوں پر پابند ہو کر عمل کرے۔ فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضوں پر استقامت سے عمل کرتا ہے تو پھر اسکی دنیاوی زندگی کامیاب بھی اور اخروی زندگی بھی پر سکون ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

استقامت کیا ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اپنے ساتھیوں نے پوچھا تھا کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا کا کیا مطلب ہے جن لوگوں نے ایمان لایا اور پھر کہہ دیا ہمارا رب اللہ ہے تو پھر استقامت کے ساتھ رہے تو استقامت کے ساتھ رہنے کا کیا مطلب ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ ایمان والوں کہ ایمان کے بعد ایسا مضبوط موحد ہونا چاہیے کہ زندگی میں کبھی شرک نہ کرے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ استقامت کی تفسیر کیا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا فرمایا حضرت عمر فاروقؓ نے استقامت کا معنی یہ ہے کہ ایمان لے آؤ اور صراط مستقیم پر چلو جو تمہیں قرآن و سنت سے راہ ملی ہے اس پر استقامت کے ساتھ صراط مستقیم پر عمل کو۔

حضرت عثمانؓ سے سوال

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمانؓ سے بھی۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا

کا ترجمہ پوچھا گیا کہ استقامت کا معنی کیا ہے حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور پھر ایمان لانے کے بعد اوامر کو بجالانا اور نواہی سے بچنا۔

حضرت عبداللہؓ سے سوال

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ حضرت عکرمہؒ یہ مشہور مفسرین ہیں ان سے

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا

اور امر کو بجالاؤ اور معصیت سے اپنے کو بچاؤ دین پر عمل کرو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اور معصیت سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تو وہ شخص کامیاب نہیں ہے امام رازی مشہور مفسر ہے تفسیر کبیر اس کے زمانہ میں وجود آئی۔ جس وقت رافضیوں اور متزلہ کا ایک بہت بڑا فرقہ اٹھا تھا اور اس نے اسلام پر عجیب و غریب فلسفانہ انداز میں اعتراضات کیئے تو امام رازی رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اس انداز میں قرآن مجید سے ان کے سوالوں کا جواب دیا۔

امام رازیؒ سے سوال

امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ کی تفسیر بیان کی ہے کہ وہ چیزیں ہیں جو انسان کو انسان کامل بناتی ہیں ایک علم یقین اور دوسرا اخلاص کے ساتھ عمل کرنا جب دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو اس سے انسان کامل بن جاتا ہے جس پر فرشتے بھی ناز کرتے ہیں اور جس کو یہ لقب ملا ہے اشرف المخلوقات دو چیزیں ہیں جو انسان کو انسان کامل بناتی ہیں

(۱) ایک ہے علم یقینی

(۲) اور دوسرا ہے اخلاص کے ساتھ جب دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو پھر وہ شخص کامل انسان ہوتا ہے نجات پانے والا انسان ہوتا ہے علم یقین نہیں ہے سوائے علم وحی کہ باقی تجربات ہیں ہنر ہیں وجدانیات ہیں توہمات ہیں دن بدلتے رہتے ہیں حقیقی علم قرآن حدیث کا ہے اور کوئی علم علم یقینی نہیں ایک محقق کی تحقیق دوسرے محقق کی تحقیق کو رد کر سکتی ہے یا وہ خود ہی اقرار کرے گا میری تحقیق ناقص تھی علم یقینی علم وحی ہے قرآن حدیث کا علم ہے اس کو پڑھے سمجھے اور پھر اللہ کی رضا کی خاطر اس پر عمل کرے۔ یہ عمل صالح ہے جب یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو یہ شخص کامل انسان بنتا ہے جو شخص اخلاص کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو لیکن دل نے چاہا مشرق کی طرف منہ کر کہ نماز پڑھو اور عمل اس کا اخلاص کے ساتھ ہے لیکن علم یقینی کے مطابق نہیں ہے تو کارآمد نہیں ہے اور علم یقینی ہے لیکن عمل اس کے مطابق نہیں ہے عمل اس کا رسم ورواج کے مطابق ہو گیا ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہے تو یہ دونوں چیزیں جمع ہوں گی تو پھر

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ

فرشتوں کا آنا

فرشتے کب نازل ہوں گے؟ مختلف تفاسیر ہیں ان میں ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ دنیا میں اس نیک بندے کے ساتھ فرشتے نازل ہوں گے اور عالم برزخ قبر میں اس کے پاس فرشتے

Marfat.com

آئیں گے میدان حشر میں حساب کتاب کے وقت فرشتے اس کے پاس آئیں گے اور یہ کہیں گے لاتخافوا والاتحزنوا

ڈرومت غمگین مت ہواللہ پاک کی رضا کے مطابق تم نے زندگی گزاری ہے پریشانی نہ کرو۔

فرشتوں کی جماعت

ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ان فرشتوں کے علاوہ کراما کاتبین کے علاوہ بھی فرشتے انسان کے ساتھ ہوتے ہیں ایک تو حفاظت کے فرشتے جسکو قرآن مجید نے فرمایا

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ م بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ.

(پارہ:۱۳، سورہ رعد:۱۱)

ہمارے حکم سے کچھ فرشتے انسان کی مدد اور ان کی حفاظت کے لیے لگے ہوئے ہیں يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ہمارے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کو وباؤں سے حوادثات سے بچاتے ہیں اس کے علاوہ دو فرشتے اور ہیں جو اس کو ترغیب دیتے رہتے ہیں نیک بن جاؤ اچھا بن جاؤ جتنے لوگ مر گئے تم بھی مر جاؤ گے آخرت کا خیال کرو ہر انسان سوچے کہ کبھی کبھی دل میں آجائے بعض دفعہ کافر کے دل میں آتا ہے پھر ڈھونڈنے لگ جاتا ہے راہ ہدایت کو وہ کہاں سے ملے گی تو کیا مسلمانوں کے دل میں ایسی کیفیات نہیں آئیں گی، کیوں نہیں مسلمانوں کے دل میں یہ خیال آتا کہ نیک بن جاؤ کیوں چوری کرتے ہو کیوں غلط کام کرتے ہو اور وہ انسان ان فرشتوں کی بات ماننے لگ جاتا ہے نیک بن گیا جب قبر میں منکر نکیر سوال جواب کرنے آئیں گے تو اس سے پہلے وہ دو فرشتے اسکے پاس آتے ہیں غم کی ضرورت نہیں ہے پریشان نہ ہونا جو سوال جواب ہو اس کا جواب دے دو پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے اور جب قبر سے اٹھایا جائے گا تو سب دنیا پریشان ہوگی اور وہ دو فرشتے اس کے پاس آگئے کہ پریشان نہ ہونا ہم تمھارے ساتھ ہیں۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ.

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

Marfat.com

ایک اللہ کو اپنا معبود حقیقی ماننا اور پھر اسلام کے مطابق اپنی زندگی کو بنائیں۔

آزمائش انبیاء پہ

ایک حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سب سے زیادہ آزمائش سخت مصائب انبیاء علیھم السلام پر آتی ہیں

ثم الامثل فالا مثل (سنن ترمذی، کتاب الزھد: ۲۳۹۸)

پھر اسکے بعد جتنا کوئی ایمان والا ہوگا جتنا جس کا ایمان ہے اس کے مطابق اس کے اوپر آزمائش آئے گی اور وہ آزمائش والا شخص اس امتحان میں شریعت کو سامنے رکھ کر اس کا حل نکالتا ہے یا خلافت شریعت کام کرنے لگ جاتا ہے اور یہ آزمائش بیماری کی صورت میں ہو یا فاقہ کی صورت میں کبھی کوئی کلمہ حق کہنے کی صورت میں کبھی زیادہ مال کی صورت میں آزمایا جاتا ہے تو فرمایا کبھی پریشانی آتی ہے مصائب آتے ہیں اور کبھی ایمان سے پھرنے کی باتیں ہوتی ہیں کہ ایمان سے باز آجاؤ اس موقف سے ہٹ جاؤ یا ہماری بات مان جاؤ ہر طرح کے خیال آتے ہیں تمام صورتوں میں انسان کو دین پر استقامت کے ساتھ قائم رہنا چاہیئے کہ اللہ رب العزت اور اللہ کے رسول کی اس معاملے میں تعلیمات کیا ہیں انبیاء علیھم السلام کے مصائب قرآن مجید میں بیان کیے ہیں صحابہ کرامؓ کی پریشانیاں اور مصائب کو ذکر کیا گیا۔

امام اعظم ابوحنیفہ پہ آزمائش

بنوامیہ کا دور ختم ہو رہا تھا بنوامیہ کے آخری خلیفہ نے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے سرخرو ثابت کرنے کے لیے علماء کو آپنے ساتھ لگانا چاہا کہ میری تعریف کرو میں اچھے کام کر رہا ہوں واعظ نصیحت کر رہا ہوں اس وقت جن کے پیروکار زیادہ تھے وہ نعمان ابن ثابت یعنی امام ابوحنیفہؒ ہیں ان کو اپنے ساتھ ملالو اور کوئی بھی ترتیب کرلو اس امام صاحب کو حکومت کا عہدہ پیش کرو، کہ آپ قبول کرلیں امام صاحب نے کہا اہلیت نہیں ہے کوئی تو عہدہ قبول کرلو، امام صاحبؒ کہنے لگے میرے اندر صلاحیت نہیں ہے کہ آپ کے اتنے پیروکار ہیں کتنے آپ کے ماننے والے ہیں آپ حدیث سناتے ہیں سمجھانے میں اہلیت تو ہے آپ کے اندر تو کہا جو

Marfat.com

میرے اندر اہلیت ہے تو میں وہ کام کر رہا ہوں لیکن ظالم کا شریک بن کر اس کا مددگار بن کر اس کا سپاہی بن کر کام کرنے کی اھلیت میرے اندر نہیں ہے تم نے جو خلافت اسلامیہ کے اوپر ظلم کے پہاڑ گرائے ہیں اور گرا رہے ہو میں اگر تمھارے ساتھ شریک ہوگیا تو میں ایک ظالم کا مددگار بنوں گا آخرت کی سزا بھگتنے کا اہل نہیں ہوں امام کی شان میں کسی نے کیا خوب کہا۔

اعذ ذکر نعمان لنا ان ذکرہ

ھوالمسک ما کررتہ یتضوء

(شرح جامی)

کبھی اپنے تذکروں میں کبھی اپنی گفتگو میں کبھی اپنی مجالس میں اپنے امام اعظم کا تذکرہ کیا کرو ان کے احوال زندگی کو پڑھا کرو جن کے آپ پیروکار ہو جن کی فقہ کو ماننے والے ہو تم ان پر مصائب کی واقعات اپنے درس وتکلم میں لاؤ جب اس شخص کا اپنی مجلسوں میں تذکرہ کرو گے مثل مشک کے پھیلے گا۔

امام صاحب کو جیل میں ڈالا

امام صاحب نے بادشاہ کی بات نہی مانی اور قاضی نہیں بنے بادشاہ نے کہا اس کو جیل میں ڈال دو چنانچہ جیل میں ڈال دیا اور پھر بھی وہ لالچ دے رہے تھے کبھی کس صورت میں کبھی کس صورت میں اس زمانے میں کنوئیں والی جیلیں ہوا کرتی تھی اس کے اندر کئی سال رہے پھر اس بادشاہ کا انتقال ہوگیا وفات ہوگئی اب دوسرے خلیفہ کا دور آگیا اس نے سوچا کہ عوام کو ساتھ ملانا ہے عوام کو اپنے ساتھ ملانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ علماء کو بڑھے عالم کو اپنے ساتھ ملا لیں عالمی میڈیا میں بیٹھ کر تائید کردے گا تو اس کی تعریف سے بات بن جائے گی امام صاحب کو رہا کر کے ایک احسان کیا ہے اور کچھ دنوں کے بعد پھر بلایا کہ آپ کے ساتھ مشورہ کرنا ہے کہا کیا مشورہ ہے کہا مشورہ یہ ہے کہ ہماری حکومت کا عہدہ قبول کرلو امام صاحب نے کہا آپ لوگوں کو چند دن ہوئے ہیں حکومت شروع ہوئی ہے اور ظلم اس درجے میں شروع کردیا ہے کہ میں ظالم کا ساتھی نہیں بنتا سمجھانے کے باوجود کچھ یوں ترغیب کچھ یوں فضائل حتی کہ چند شاگردوں کو تیار کر کے امام ابوحنیفہ کو پاس بھجا کہ کچھ فائدہ ہو جائے گا تم اگر حکومت سے

Marfat.com

جدا رہو گے تو کوئی نا اہل آجائے گا آپ آجائیں کچھ اسلام کا فائدہ ہو جائے گا امام صاحب نے کہا ہرگز نہیں ایسی سفارش مت لے کر آؤ امام صاحب نے عہدہ قبول نہیں کیا۔

امام صاحب کو دوبارہ جیل میں ڈالا گیا

پھر بادشاہ نے امام صاحب کو جیل میں ڈال دیا اور کوڑے بھی لگائے گئے پہلی بھی جیل اور دوسری بھی جیل پھر بھی کہا ہم آپ کو کوئی عہدہ دیتے ہیں آپ کو معاف بھی کرتے ہیں امام صاحب نے کہا ہرگز نہیں پھر امام کو کہا یہ شربت کا پیالہ پیو کہا نہیں پیتا ہوں پھر چند کارندوں نے دبا کر زبردستی آپ کو شربت کا پیالہ پلایا یہ زہر پلائی گئی ہے اور جسکے بعد امام ابوحنیفہؒ دنیا سے رخصت ہو گئے یعنی جیل سے جنازہ اٹھا اور پھر بھی بادشاہ کی آگ بجھی نہیں جب پورا علاقہ صف بستہ ہو کر جنازہ کے لیے آگیا تو حیران ہو گیا اسی قرآن نے کہا

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

دین پر آنے کے بعد استقامت شرط اول ہے ہر بندے کو دین سے دوری کے لیئے اس کے مطابق پروگرام بناتے ہیں امتحان عالم کا بڑا ہوتا ہے لیکن اگر طرف سے یلغاریں ہو جائیں یا کفر کے ہمنوا ان کے پیروکار بن جائیں، تو ان کی بات کو لے کر آگے چلتے ہیں اور پھسانے کی کوشش کرتے ہیں بنو عباس کا دور تھا لیکن امام صاحب نہیں مانے۔

بنو عباس کا دور اور امام احمد بن حنبل

ہارون الرشید ایک بزرگ حکمران گزرے ہیں معتزلہ ایک فرقہ ہے جو اللہ رب العزت کی صفات کا منکر ہے اس فرقے نے بڑی کوشش کی ہارون الرشید کو اپنی طرف مائل کرنے کو لیکن کوشش کامیاب نہ ہو سکی بعد میں مامون کا دور آیا کسی حد تک کسی درجے تک یہ لوگ مامون پر کامیاب ہو گئے اور وہ شخص معتزلی ہو گیا، اس نے خلق قرآن کا مسئلہ اٹھایا کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے دیگر تمام مخلوق پر صفت موت طاری ہوتی ہے یہ بھی اللہ کی مخلوق ہے قرآن بھی فنا ہو جائے گا اس پر اس وقت کے علما نے جو ہو سکتا تھا تحریکیں چلائیں، بیانات وعظ نصیحت سے لوگوں کو سمجھایا۔ لیکن معتزلہ نے مامون کو کسی حد تک اپنی طرف مائل کر رکھا تھا۔

Marfat.com

امام احمد پر ظلم

بادشاہ نے اس وقت کے سب سے بڑے امام احمد بن حنبل کے بارے میں حکم دیا کہ امام احمد بن حنبل کو دوسروں کو قتل کر دو وہ قتل کی خبر کے بعد مامون فوت ہو گیا اس کے بعد معتصم کی حکومت آئی اور وصیت لکھ کر گیا تھا مامون میرے جو آڈر جاری ہوئے ہیں ان پر حکم جاری کرنا ہے اس نے امام احمد بن حنبل اور ان کے ساتھیوں کو جیل بجوا دیا۔ جیل بجوانے کے بعد اب ترغیبات شروع ہو رہی ہیں امام نے کہا کہ بات یہ کے اللہ رب العزت قدیم ذات ہے اس کی صفات بھی قدیم ہیں موصوف پر زوال نہیں ہے اسکی صفات پر بھی زوال نہیں ہے یہ ہمارا موقف ہے قرآن اللہ کی مخلوق نہیں ہے۔ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق اس پر زوال نہیں ہے

رہ گئی رسم آذان روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

یہ قرآن اللہ کی مخلوق نہیں ہے امام احمد بن حنبل نے جیل میں یہ بیان دیا بادشاہ نے کہا نکالو باہر معتصم نے جلادوں کو بلایا ہر جلاد نے خوب زور کے ساتھ چند کوڑے مارے کوڑا لگانے والا آتا تھا۔

کوڑے لگنے پر امام احمدؒ کا جملہ

تو امام صاحب کہتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کوڑا لگ گیا اعلان کیا یا رب معتصم کو معاف کیا عجیب بات ہے لوگوں کا اژدھام تھا

لا الہ الا اللہ سبحان اللہ اللہ اکبر

دوسرا جلاد آیا کہا زور سے لگاؤ معتصم کھڑا تھا دوسرے کوڑے پر کہا

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کوڑا لگ گیا یا رب معتصم کو معاف کیا لوگ چیخنے لگے لیکن ظالم بادشاہ کو رحم نہیں آیا پھر دوسرے جلاد کو تیار کیا امام کو موقع ملا کہا

یا معشر الناس ایتونی شیاء من کتاب اللہ وسنت رسولہ

Marfat.com

حتی اقول لی

مارتے رہو جتنا مار سکتے ہو یہ درویش اپنے موقف سے ہٹنے والا نہیں ہے اللہ کی کتاب سے کوئی آیت لاؤ میرے پیارے محبوب ﷺ کی کوئی سنت لاؤ دلائل لاؤ کہ قرآن مخلوق ہے تو ہٹ جاؤں گا اپنے موقف سے۔ ورنہ مارتے رہو۔

تو ظالم کہاں تک ہے

ستمگر تجھ سے امید کرم ہو گی جسے ہو گی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے تو ظالم کہاں تک ہے

ہم قرآن وحدیث سے نہیں ہٹ سکتے فتویٰ یہی ہے تیسرا جلاد آیا کہا زور سے مارو امام نے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ. (پارہ:۲۸، سورہ تغابن: ۱۱)

یہ کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا ہے مگر میرے رب نے میرے مقدر میں یہ لکھا ہے کوئی بادشاہ کوئی دنیا کا فرد کسی فقیر کسی چیز کو نقصان نہیں دے سکتا ہے جو میرے رب نے لکھا ہے وہ مجھے ملے گا پھر کہنے لگے یارب معاف کر دیا معتصم کو تو بھی معاف کر دے اب چونتیس کوڑے لگ چکے ہیں۔

معتصم خلیفہ ہار مان گیا

معتصم نے کہا چھوڑ دو کوئی فائدہ ہی نہیں لوگ جمع ہو گئے پھر ملنے لگے اب بادشاہ نے کہا ان لوگوں پر لاٹھی چارج کرو یہ مولوی کی تقریر سننے آ گئے ہیں لوگوں نے کہا امام صاحب یہ بادشاہ آپ کو کوڑے مار وا رہا ہے آپ کہتے ہو میں نے معاف کر دیا یہ کیا مسئلہ ہے کہا ایک وجہ میرے خیال میں آتی ہے یہ ظالم بادشاہ ہے اور مجھ پر ظلم کر رہا ہے آخر میں حدیث میں آتا ہے مظلوم ظالم کے دامن کو پکڑ کر کھڑا ہو گا کہ میں مظلوم ہوں معتصم ظالم ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں معتصم کو آخرت میں پکڑ کر کھڑا ہو جاؤں آپ ﷺ کے خاندان کا ہے آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو اس لیے معاف کر رہا ہوں لیکن بادشاہ کا ظلم ٹھنڈا نہیں ہوا کہا جیل کر دو اسی دوران معتصم کی وفات ہوئی۔

Marfat.com

خلیفہ متوکل امام احمدؒ کا معترف ہو گیا

اسکے بعد متوکل آیا اس نے کہا امام کو باہر نکال دو امام نے کہا میرا مؤقف وہ ہی ہے القرآن کلام اللہ غیر مخلوق کہا صحیح مؤقف ہے یہ ہی مؤقف ہے قرآن وسنت کا اور جو اس مؤقف کے خلاف ہیں میں ان کے مؤقف کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اللہ رب العزت نے اسی خاندان سے تائید کروائی اور امام سے کہا آپ بہت کمزور ہو گئے ہو جیلوں اور کوڑوں کی وجہ سے کچھ دن آپ ہمارے پاس رہیں میں آپ کی خدمت کروں گا کہ میں اپنے رشتہ دار حکمرانوں کے ظلم کا ازالہ کرسکوں تو کہا ٹھیک ہے۔

امام صاحب نے ہدیہ قبول نہیں کیا

مصر سے ایک شخص کی کچھ ہزار اشرافیاں آئی ہیں روایت میں ہے وہ امام صاحب کی خدمت میں حاضر کر دیں اور کہا یہ وراثت کی ہیں آپ نے مسلۂ بتایا ہوا ہے کہ وراثت رزق حلال ہوتا ہے مال وصول کرلو کہا دیکھو میں اسی جگہ میں رہتا ہوں اور کھانا نہیں کھایا اپنا جو کھانا آ تا رہا کھاتا ہوں اور جب اس بندے نے کہا یہ اشرافیاں وراثت ہیں رزق حلال ہیں آپ لے لیں کہا بادشاہ کی جگہ میں رہتا ہوں تاریخ میں یہ بات لکھی جائے گی کہ اعوان میں رہ کر بادشاہ سے نظرانہ لیا تھا۔

علامہ رومی کا فرمان

علامہ رومیؒ نے اس بات کو نقل کیا ہے میں فقیر ہوں تنگ دست ہوں ضعیف ہوں

فکر اگر جامد بود ذکر او کن
ذکر را خورشید ایں افسردہ ساز

ترجمہ: اگر دل افسردہ ہے تو اپنے معبود کو یاد کریں غم، حزن دور ہو جائے گا۔ ہمیں پیسے کی ضرورت نہیں ہے

امام احمدؒ نے فرمایا میں صاف جانا چاہتا ہوں۔ خلیفہ کے دربار سے جب اسی کمزوری میں

Marfat.com

باہر نکالا گیا تو کچھ دنوں کے بعد امام حنبلؒ کی حالت خراب ہوگئی بغداد میں اعلان ہوگیا کہ

امام احمدؒ کی وفات

امام احمد بن حنبلؒ کی وفات ہوگئی اور بادشاہ نے ایک بہت بڑے میدان میں جنازے کی اجازت دی پہلی دفعہ تاریخ نے لکھا ہے کہ جنازہ ہوا اس جنازہ گاہ میں دو لاکھ بندے یک دم جنازہ پڑھ رہے تھے بار بار جنازہ اس لیے ہوتا رہا تھا کہ ازدحام زیادہ تھا علامہ رومی فرماتے ہیں ہزاروں لوگ جنازہ کارش دیکھ کر مسلمان ہوگئے۔ الحمد للہ

بآں گروہ کہ از ساغر وفا مستند

امید ما برسانید کہ ہر کجا ہستند

ہے رومی کے خانقاہ میں سبق لینے والو درویشو سنو میری بات

امام احمد بن حنبل جیسا محبت والا شراب پیو نہ جب کلمہ حق کی بات آئے گی خواہ اموی بادشاہ ہو یا عباسی ہو یا جرنیل ہو یا صدر ہو یا جمہوریت ہو یا امریت ہو کلمہ حق کی بات ہوگی اس شراب کو پیو جو امام حنبل نے پیا ہے پھر لوگ نام لے کر یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ اس نیک بندے پر رحمت نازل فرما۔

اللہ ہمیں سہی سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعوانا الحمدالله رب العالمين

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع ...... ہفتم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهُ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ(۱۰) تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۱۱) يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ. ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(۱۲) وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ. وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ(۱۳)﴾ پارہ: ۲۸. سورہ صف
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''اللهم اشهد انى قد بلغت الرسالة''. (مسلم شریف: باب حجة النبی ﷺ: ۴۰۰)
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

سورۃ اٹھائیسویں (۲۸) پارے کی چند آیات کریمہ اور جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک تلاوت کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔

Marfat.com

عمدہ تجارت کیا ہے

فرمایا اے ایمان والو میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاوں جو تجارت تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچالے گی اور وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور جہاد فی سبیل اللہ کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جان لو اس تجارت کی فضیلت تو اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور تمہیں جنت میں داخل کرے گا۔

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ.

اور جنت عدن کی رہائش دے گا بہت بڑی کامیابی ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ دنیاوی اعتبار سے عزت کی دولت نصیب کرے گا فتح سے ہمکنار فرمائے گا اے نبی آپ یہ ایمان والوں کو شخبری سنا دیں جناب نبی پاک صلی اللہ وعلیہ وسلم کا جو سوالیہ جملہ تلاوت کیا ہے یا جب آپ ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع دے دیا اور دیگر مقام میں جو خطبہ دیئے تو اکثر میں آپ نے آخر میں یہ فرمایا کہ اے اللہ آپ میرے گواہ بن جائیں آپ میرے گواہ بن جائیں آپ میرے گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنی زندگی میں نبوت کا ۲۳ سالہ زندگی میں آپ کے احکامات پہنچا دیئے ہیں امت تک خصوصا خطبہ حجتہ الوداع میں آپ صلہ اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا میرے بارے میں تم سے آخرت میں پوچھ ہو جائے تو کیا کہو گے انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ہم گواہی دین گے کی آپ نے ہر طرح کی ہماری خیر خوائی کی ہے ہمیں ہدایت دی ہے ہمیں تبلیغ کی ہے ہمیں آپ نے ایک اچھا مسلمان بنایا ہے ہم ہر طرح کی گوائی دیں گے تو اسوقت دونوں شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف اٹھا کر میدان عرفات میں یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

گواہ بن جاؤ

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد(محسن انسانیت: ۱۰۰)

Marfat.com

اے اللہ آپ ہی میرے گواہ بن جائیں کہ میں نے اپ کی امانت کو لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔

خطبہ حجتہ الوادع کے بارے میں گزارشات عرض کر رہا ہوں اس سفر میں کئی اہم باتیں جو سامنے آئی ہیں اس میں یہ بات بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض کوثر کے بارے میں ارشاد فرمائی کہ تم اچھے عقیدے اور اچھے اعمال کے ساتھ آخرت میں آؤ گے، تو میں تمہارا انتظار کروں گا حوض کوثر پر علماء نے لکھا ہے کہ حوض کوثر کی بہت فضیلت ہے لیکن بعض اعتبار سے آب زم زم حوض کوثر سے زیادہ فضیلت والا ہے،

کئی جنت کی نہریں دنیا میں ہیں

دونوں جنت کی نہریں ہیں پانی جو حوض کوثر کا ہے وہ بھی جنتی ہے اور آب زم زم یہ بھی جنت کی نہر ہے ہے ایک حدیث میں جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دجلہ فرات بھی جنت کی نہریں ہیں جنت ان کا مرکز ہے۔

آب زم زم زیادہ فضیلت والا ہے

آب زم زم سب سے زیادہ فضیلت والا ہے قوی دلیل ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا سفر کرایا گیا تو ایک سونے کی طشت ٹرے جنت سے لائی جبرائیلؑ نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک شق کیا اور دل کو کھولا اور دھویا جس پانی سے وہ آب زم زم تھا اگر حوض کوثر زیادہ فضیلت والا پانی ہوتا تو جبرائیلؑ جنت سے حوض کوثر والا پانی لاتے طشت لا سکتے تھے حوض کوثر والا پانی بھی لاتے اور دوسرے اعتبار سے حوض کوثر والا پانی زیادہ فضیلت والا ہے آخرت کے اعتبار سے لیکن آب زم زم دنیا کے لحاظ سے زیادہ فضیلت والا ہے اس کو پی کر دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اندرونی شفاء روحانی شفاء نصیب فرمائے اور ظاہری شفاء بھی نصیب فرمائے کہ اس میں یہ صلاحیت ہے کہ دل کی بیماریوں کو یہ دور کرتا ہے بغض، کینے، کو فلاں فلاں گندے خیالات کو بھی ختم کرتا ہے اور ظاہری جسم کی بیماریوں کو بھی دور کرتا ہے روایت میں آتا ہے جس نیت کے ساتھ جو شخص پیئے گا اس کو وہی نصیب ہوگا کوئی شخص اس نیت

Marfat.com

سے پیتا ہے کہ آب زم زم یا اللہ مجھے طاقت ور بنا دے تو پینے سے قوی ہو جائے گا لیکن اگر نیت اس کے برعکس کر دی کہ مجھے ایسے خیالات آتے ہیں جو اچھے نہیں ہیں مجھے اس کی برکت سے کمزور کر دے تو اس پانی کے پینے سے وہ کمزور ہو جائیں وہ قوت حیوانیہ کمزور ہو جائے گی اور اگر کمزور ہے ناتواں ہے درد ہے بخار ہے کئی بیماریوں کا شکار ہے تو اس پانی کے پینے کے ساتھ نیت یہ کر رہا ہے یا اللہ پاک مجھے شفاء نصیب فرما مجھے طاقت نصیب فرما کمزوری دور کر دے تو یہی نصیب ہوگا۔

ایک خاتون کا تجربہ

ایک سفر میں مصر کی ایک خاتون نے اپنا ایک تجربہ پیش کیا کہ مجھے کینسر تھا وہ عجوہ کھجور کھاتی رہی چالیس دن حج کے سفر میں اور صرف آب زم زم پیتی رہی اور یہی ایک دعا کرتی رہی کہ یا رب اپنے خزانہ غیب سے مجھے شفاء کاملہ نصیب فرما حج کے بعد وہ خاتون کہتی ہے میں نے اپنا خون چیک کروایا تو مجھے ذرہ برابر بھی بیماری نہیں تھی اور اس سے بڑھ کر بھی ایک پانی افضل ہے وہ پانی وہ ہے جو مختلف سفروں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی انگلی سے جاری ہوا کئی مقامات پر مثلاً صلح حدیبیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا گیا تھا پانی ختم ہو گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور اسمیں اپنی انگلی مبارک کو رکھ دیا اور فرمایا کہ سارے اپنی ضرورت کو پورا کرو کہ چشمہ جاری ہو گیا جس شخص کو رسول ﷺ کی انگلی مبارک کے چشمے سے پانی نصیب ہو جائے وہ شخص بھی جنتی ہے مغفور ہے اس کو بھی اعزاز نصیب ہوا ہے تو فرمایا کے بعض اعتبار سے حوض کوثر بھی فضیلت والا پانی ہے آب زم زم سے اور بعض اعتبار سے آب زم زم زیادہ فضیلت والا پانی ہے جناب سرکار دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کی شکل میں جو اپ کی انگلی سے چشمے جاری ہوتے ہیں یہ بہت فضیلت والا پانی ہے۔

قصوی اونٹنی کی فضیلت

کہ جس میں آپ نے سواری کی ہے قصویٰ اونٹنی کے اوپر قصویٰ اونٹنی آپکی تمام اونٹیوں

Marfat.com

میں زیادہ فضیلت والی ہے اس پر کئی دفعہ وحی بھی نازل ہوئی اسی پر آپ نے خطبہ حجتہ الوداع اور دیگر خطبے بھی دیئے یہی وہ اونٹنی جس کو وحی کے ذریعے سمجھا دیا گیا تھا کہ مطاف کے اندر پیشاب پاخانہ نہ کرنا، علماء نے لکھا ہے کہ سفرِ حج میں سواری بھی سنت ہے کہ جو اس وقت کے لحاظ سے تھی اور جواب سواری ہے بعض صحابہ کرامؓ نے چادر کی چھتری بھی پہنائی ہے کہ آپ کو دھوپ نہ لگے بعض دفعہ تو بادل سایہ کرتے رہے جب ضرورت پڑی یہ بھی امت کو سبق دینا ہے کہ حاجی حج کے سفر میں سر کو ننگا رکھے۔

حج کے سفر میں کئی مسائل پیش آئے

لیکن اگر چھتری رکھنا چاہتا ہے تو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت سے ثابت ہے آپ نے خیمے میں آرام کیا منیٰ میں دیگر مقامات پر خیمے میں آرام کیا خیمے میں آرام کرنا یہ بھی سنت ہے اور اس سفر میں دیکھو ایک ایک چیز امت کے لیے بطور حفاظت کے سنت کے سہولت کے وجود میں آئی کہ سینگی لگوائی کہ بندہ خون نکالنے کے لیے سینگی لگوا سکتا ہے وہ حج کے سفر میں احرام کی حالت میں سینگی لگوائی یعنی انجکشن لگوانا پڑ جائے یا خون نکلوانا پڑ جائے تو احرام کی حالت میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے جیسے بہت سارے مریضوں کو احرام کی حالت میں انجکشن لگانا پڑتا ہے۔ شوگر کنٹرول کرتے ہیں دیگر اس طرح کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے اور آپ نے اپنی ذلفون کو احرام باندھنے کے بعد شہد لگا کر و چپکا یا بعضوں نے لکھا ہے کہ ایک خاص خوشبو پانی نما گوند تھی جس سے چپکا یا ہے کہ راستے میں تاکہ بال نہ ٹوٹیں پھر گویا کہ صدقہ واجب ہوتا ہے پراگندا بال ہونا حج کے قبولیت کی دلیل ہوتی ہے۔ لیکن بالوں کو اس نیت سے چپکا لینا کہ زیادہ نہ ٹوٹیں یہ بھی سنت سے ثابت ہے کوئی حرح نہں۔

تو زینت نہیں ہے یہ ٹوٹنے سے بچانے کے لیے آپ نے شہد کو استعمال کیا۔

مدینہ والوں کی میقات

مقام ذالحلیفہ مدینہ طیبہ سے چھ میل کے اوپر ہے جس کو بیر علی بھی کہتے اس جگہ سے احرام

Marfat.com

باندھا اور اس وقت آپ نے فرمایا

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک (سیرة مصطفی)

یہ اونٹنی کے اوپر بیٹھ کر یہ تلبیہ پڑھا اور ساتھیوں کو فرمایا کہ اونچی آواز کے ساتھ پڑھو لگتا یہ تھا کہ پوری فضاء اس تلبیہ کے ساتھ گونج رہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اونچا پڑھو جو اونچا تلبیہ پڑھے گا اللہ کو بہت پسند ہے اور تمھارے ساتھ ساتھ جتنی چیزیں غیر انسان غیر جاندار سن رہی ہیں وہ بھی تمھارے ساتھ لبیک اللھم لبیک پڑھ رہی ہیں اور یہ پتھر اور یہ درخت زمین بھی آخرت میں تمھارے لیے اس حج کے سفر کے لیے گواہ بن جائیں گی۔

مقام جعفہ کیا ہے

اسی سفر میں ایک مقام یہ آپ نے مقام جعفہ پر پڑاؤ ڈالا، یہ ابیار کے قریب ہے جہاں پر بسیں جو مدینہ کی طرف جاتی ہیں اکثر رکتی ہیں، اس جگہ ہوٹلوں میں مچھلی زیادہ ہوتی ہے یہ دلیل ہے مقام جعفہ ابوا کی یہاں پر پڑاؤ ڈالا یہ وہ پہاڑی ہے جس پر نبی پاک ﷺ کی امی حضرت آمنہؓ کی قبر ہے مقام جعفہ کے قریب ہے۔ اللہ اکبر دوستو! صحابہ کرامؓ کا رسول پاک ﷺ کے ساتھ عشق اس درجے میں تھا کہ بعد کی دنیا اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتی جتنا کچھ بھی کر لے، ایک ادنی صحابی کو نہیں پہنچ سکتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی محبت کا انداز

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ جب سفر کرتے تھے مکہ کا تو ان جگہوں پر بیٹھتے تھے جن جگہوں میں جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجب کے لیے تشریف لے گئے حاجت نہیں آتی تھی پھر بھی بیٹھے تھے ساتھیوں نے پوچھا عبداللہ آپ یہ کیا کرتے تھے کہا کہ اس لیے کرتا ہوں کہ اللہ کے حبیب جہاں بیٹھے وہاں میں بھی اقتداء کے لیے بیٹھا ہوں کہ اتنا تو میں بھی کر سکتا ہوں باقی آگے حاجت کا آنا یا نہ آنا یہ میرے بس میں نہیں ہے۔ اسی سفر میں جو ایک اہم بات وجود میں

Marfat.com

آئی کہ آپ نے سو اونٹ ذبح کرنے کے لیے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ یمن سے لے کر آنے کا فرمایا۔

تریسٹھ اونٹ ذبح کیے ہیں جس میں سات اونٹ ایسے تھے جو بار بار آگے آتے تھے کہیں ایسا نہ ہو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ذبح ہونے سے محروم نہ ہو جائیں ان اونٹوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے شعور عطا کر دیا باقی حضرت علیؓ نے ذبح کیے اور ۱۰۰ پورے ہو گئے۔

ابوجہل کا اونٹ

بعض نے لکھا ہے کہ اس سفر میں اور بعض نے لکھا ہے کہ صلح حدیبیہ کے سفر میں ابوجہل کا اونٹ بھی ذبح ہوا جو میدان بدر میں مال غنیمت میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس رکھا تھا اور ازواج مطہرات کی طرف سے آپ نے دو گائے ذبح کیں ہیں ساری آزواج اس سفر میں تھی حضرت فاطمہؓ کو بھی آپ نے ساتھ لیا دیگر بھی حکم ہوا لیکن ازواج کو بھی اس درجے کا حکم تھا کوئی بھی مدینہ میں نہیں رہ سکتی میرے ساتھ ضرور حج پر چلیں انکی طرف سے آپ نے دو گائے ذبح کی ہیں جو حج تمتع اور حج قران میں گویا کہ قربانی کی جاتی ہے اس لحاظ سے۔

بیگم پر حج فرض ہے یا نہیں

علماء نے لکھا ہے کہ شوہر کے ذمہ ہے کہ بیوی کمائی کرنے والی نہ ہو تو شوہر کے ذمہ ہے اگر ذی استعداد ہے تو بیوی کو حج کروائے اور اس کی قربانی کرے اور اس کی طرف سے ذکوۃ دے یا فطرانہ دے یا دیگر جو مالی واجبات بیوی کے اوپر لازم ہوتے ہیں وہ ادا کرے۔ اگر بیوی صاحب حیثیت نہیں ہے کمائی نہیں کر سکتی تو یہ حج کرانا، صدقۃ الفطر ادا کرنا، قربانی کرنا زکوۃ ادا کرنا شوہر کی طرف سے ہو تو شوہر کو دوہرا ثواب ہے۔ ایک بیوی ہونے کا حق بھی ادا کر رہا ہے اور قربت کا حق بھی ادا کرتا ہے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔ حدیث میں آتا ہے جو شخص کسی کو حج کرواتا ہے تو حج کروانے والے کو بھی ثواب اور کرنے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے۔ یہی وہ سفر ہے دوستو کہ سورت مرسلات اور سورت نصر نازل ہوئی۔

Marfat.com

حضرت عمر فاروقؓ کا رونا

حضرت عمر فاروقؓ رونے لگ گئے ساتھیوں نے پوچھا کہ عمر آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ سورۃ نصر نازل ہوئی ہے سورۃ اذا جاء میں ایک ایک چیز کی تکمیل کا پتہ چل رہا ہے

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ(۱) وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا(۲)

آپ دیکھیں گے لوگ اسلام میں فوج درفوج داخل ہو رہے ہیں اب لگتا یہ ہے کہ یہ پیغمبر تکمیل کے لیے آئے تھے ان کے جانے کا وقت آ گیا ہے اس لیے رو رہا ہوں تو بات یہ ہے دوستو

گواہی کی بات کرنا

خطبہ حجتہ الوداع ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بہت سبق دیے اور پھر اپنی گواہی کے طور پر یہ فرمایا

اللھم اشھد اللھم اشھد

کہ اللہ آپ بھی گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنی طرف سے ہر لحاظ سے دین کی بات کو پہنچا دیا ہے اور ایسا پہنچایا ہے کہ ایک معقول جماعت اس دین کو سمجھنے والی اس پر عمل کرنے والے اس کو پھیلانے والی میں نے بنائی ہے اور اسی سفر میں دوستو فرمایا کہ ہر کسی کو اپنا عمل کام آئے گا ۔لاتزر وازرۃ وزرہ اخری کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا جس کا اپنا ایمان ہے عقیدہ ہے عمل صالح ہے وہ ہی اس کو آخرت میں چھڑائے گا اور اسی سفر میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اوپر ایک خصوصی فضل کیا ہے کہ تم میں جو نیک لوگ تھے دعائیں کرنے والے تھے ان کی برکت سے جو گناہ گار تھے ان کی مغفرت بھی ہو گئی اور ان کا حج بھی قبول ہو گیا۔

حج کی قبولیت کی بات

مولانا شیخ الحدیث ذکریاؒ نے فضائل حج میں لکھا ہے کہ ہر حج میں اللہ کا ہی انعام ہے کہ سفر

Marfat.com

میں بہت گنہگار دنیا حاضر ہوتی ہے اس لیے وہ حاضر ہوتی ہے کہ وہ گنہگار ہے اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتی ہے اور اللہ کا قانون ہے اور سنت ہے کہ حج کے اس سفر میں جو مبارک اور نیک برگزیدہ بندے اللہ کے مقرب بندے ہوتے ہیں ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ دوسروں کا حج قبول کر لیتا ہے یہ ہی فائدہ ہے کہ اس میں اللہ کا ایک نیک بندہ آجائے تو سب کا کام ہو جاتا ہے۔

جنازے کی فضیلت

حدیث میں آتا ہے کہ چالیس مومن کسی مومن بندے کی نماز جنازہ ادا کریں تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے کہ ان میں اللہ کا کوئی بندہ ہوگا جس کا جنازہ پڑھا جا رہا ہے وہ اللہ کے ہاں اتنا مغفور ہے کہ اسکی برکت سے جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ جنازہ جسکا پڑھا جا رہا ہے وہ گنہگار ہے لیکن حاضرین میں سے کوئی ایسا اللہ کا بندہ ہے اللہ کا جو نیک بندہ ہے اللہ اپنے دوستوں کا خیال رکھتا ہے پھر ان کی برکت سے اس کی بھی مغفرت ہو گئی۔

شیخ ابوالحسن خرکانی کا واقعہ

شیخ ابوالحسن خرکانیؒ ایک بزرگ گزرے ہیں ان کے پاس غالباً محمود غزنویؒ بادشاہ آئے ملاقات کے لیے بعض نے لکھا ہے کہ اس وقت طلباء جھاڑو دے رہے تھے اور گرد اڑ رہی تھی مدرسے میں طلبہ نے استاد محترم کو بتا دیا کہ بادشاہ سلامت آیا ہے اس وقت کے بادشاہ خانقاہوں میں جاتے تھے آج کل قبروں پر جاتے ہیں اور ہر کسی کو جہاں سے فیض ملتا۔ واللہ اعلم۔ بہر حال بادشاہ آیا اور بیٹھ گیا لوگ حیران ہوئے کہا کوئی بات نہیں ہے یہاں جو صفائی ہو رہی ہے بادشاہ بڑا اونچا آدمی تھا ظرف کی بات ہے مظروف کی بات ہے بادشاہ بھی تو محمود غزنوی ہے، بادشاہ نے کہا بیٹا یہ گرد و غبار اڑنے دو یہ جو مسجد میں لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں خانقاہ میں اللہ اللہ کرنے آتے ہیں ابوالحسن کو ملنے آتے ہیں یہ سب نیک لوگ ہیں ان کے جوتوں کی خاک ہوگی جو اڑ رہی ہے اور یہ ہی خاک اڑتی ہوئی اگر بادشاہ کے اوپر پڑ جاتی ہے تو یہ ممکن ہے کہ نجات کا سبب بن جائے یہ نظریہ تھا ابوالحسن صاحب سے۔ (تاریخ فرشتہ)

Marfat.com

محمود غزنوی کی درخواست

محمود غزنوی ملے اور کہا بعض دفعہ ہمیں فتح میں مشکل پیش آتی ہے کہا میرا یہ کرتا لے جاؤ اور جب کبھی مشکل پیش آ جائے تو یوں دعا کرنا کہ اللہ پاک اس کرتے والے سے راضی ہیں آپ خوش ہیں جس کا یہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے ہمیں فتح نصیب فرما دے ایسا ہی ہوا فتح نصیب ہوئی اور جہاں کہیں مشکل پیش آتی تو یوں ہی دعا کرتے تھے وہ مقصد پورا ہو جاتا تھا، ایک وقت کے بعد پھر ملے جب محمود غزنوی ابوالحسن خرقانی سے تو بتایا کہ حضرت یہ ہوا تھا شیخ نے فرمایا کیا دعا کی تھی کہا یوں دعا کی تھی کہ اللہ پاک اس کرتے والے کو اچھا سمجھتے ہیں یہ نیک ہے تو اس کی برکت سے اس معرکے میں فتح نصیب فرما دے تو اللہ نے فتح دے دی فرمایا کہ دعا میں آپ نے بخل کیا ہے دعا یوں مانگنی تھی کہ اللہ پاک اگر اس بندے سے تو راضی ہے تو اس کرتے کی برکت سے ان کو ہدایت دے تو اللہ ہدایت دے دیتے بعض نے لکھا ہے کہ محمود غزنوی کو خواب آئی تھی اور خواب میں شیخ نے یوں فرمایا تھا۔ (تاریخ فرشتہ)

انجیتی اعمال کیا ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ (پارہ: ۲۸، سورہ صف: ۱۰)

اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جس میں فائدہ ہی فائدہ

تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ (پارہ: ۲۸، سورہ صف: ۱۰)

تمہیں وہ تجارت دردناک عذاب سے بچا لے گی نجات دے گی اور اس تجارت میں نقصان نہیں ہے خسارہ نہیں ہے اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور یہ عذاب سے بچا لے گی جب عذاب سے بچ جائے گا تو جان بھی بچ جائے گی صحت بھی بچ جائے گی عزت بھی بچ جائے گا مکان بھی بچ جائے گا جائیداد بھی بچ جائے گی جو عذاب سے بچ گیا اس کا سب کچھ بچ گیا ساری نعمتیں اس کے پاس ہیں اللہ پاک اور بھی عطا کرے گا وہ کرنا کیا جس سے عذاب سے بچ جائے گا فرمایا

Marfat.com

تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ، تُوۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ (پارہ ۲۸،
سورہ صف: ۱۰)

صحیح معنوں میں اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لے آؤ صحیح معنی میں اللہ والے بن جاؤ اللہ کو جو راضی کر لیتا ہے انسان تو پھر وہ اللہ والا بن جاتا ہے اور پھر اسے اندازہ ہوتا ہے میں جو اللہ سے مانگ رہا ہوں اللہ مجھے عطا کرے گا۔

دریائے دجلہ کا راستہ دینا

صحابہ کرامؓ کا قافلہ جو اسلحہ اور گھوڑے کے ساتھ اور دیگر ضروریات کے ساتھ لدا ہوا تھا مجبوری بن گئی دوستو دریا دجلہ سے گزرنے کی ایک صحابی (جن کا نام سعد بن ابی وقاصؓ ہے: حوالہ سیر صحابہ جلد۲ ص ۱۵۶) نے دعا کی ہے رب العالمین مدینہ چھوڑا اپنا گھر بار چھوڑا اپنا ذاتی کوئی مقصد نہیں ہے دین کی اشاعت تیرے حبیب کی اطاعت میں نکلے ہیں تیرے آخری پیغمبر کے غلام ہیں دین کی اشاعت کے لیے دریا پار جانا چاہتے ہیں ہمیں راستہ عطا کر بس یہ دعا کی دیکھا نہیں ہے کہا دریا نے راستہ دیا ہے یا نہیں ہے یہ نہیں دیکھا بس یہ دعا کر کے حکم دیا کہ دریا میں گھوڑے ڈال دو دریا تخت بن گیا اور کیا کہتے ہیں کہ ایسا تخت بنا فرمایا ابھی

عبداللہ ما بلغنا خفاف اسفل خفاف فابر وما بلغنا اسفل خفاف

ہم نے دجلہ اس انداز میں عبور کیا کہ ہمارے گھوڑوں کے کھروں تک کو بھی پانی نہیں لگا۔

پیالہ دریا میں بہہ گیا

اور سپہ سالار نے اعلان کیا کہ اپنی اپنی اشیاء پر نظر ڈالو اور یہ سمجھ لو کہ تمھارا سامان سارا آ گیا ہے کسی کا دریا کے حوالے تو نہیں ہو گیا سب ساتھیوں نے اپنے اپنے سامان میں نظر ڈالی ایک مجاہد کہنے لگا ہے امیر المومنین میرے سامان سے ایک پیالی دریا میں گر گئی ہے فرمایا کہ اس وقت کیوں نہیں بتایا اسی سپاہی نے عرض کیا ہے امیر المومنین پیالے کی بات نہیں ہے اس کے بغیر بھی گزارا ہو سکتا ہے اس لیے نہیں بتایا کہا ٹھہر جاؤ سپہ سالار نے اس وقت نے امیر المومنین

Marfat.com

نے یہ حکم دیا حضرت سعد بن ابی وقاص نے اے دریا دجلہ ہماری آمانت کو واپس کر دو ادھر دریا دجلہ کی موج اٹھی دوستو پیالہ لے آئی اور پیالہ لے آئی اسوقت کے امیر المومنین کے سامنے رکھ دیا فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (پارہ: ۲۸، سورہ صف: ۱۰)

اے ایمان والو تمہیں یہ بتاؤں اس کی تجارت جو تمہیں اتنا فائدہ دے گی اتنا فائدہ دے گی کہ ایک دردناک عذاب سے بچا لے گی ایک کامیاب تجارت کس طرح ملے گی۔ تومنون باللہ ورسولہ اللہ پر ایمان والے بن جاؤ آخری حبیب کو صحیح ماننے والے بن جاؤ تو پھر اس انداز کی کامیاب تجارت نفع مند تمہیں نصیب ہو گی افریقہ کے جنگلوں میں صحابہ کرامؓ وہاں پہنچ گئے پڑھاؤ ڈالنا چاہتے تھے۔

جنگلوں کے درندوں نے بات مان لی

افریقہ کے جنگلوں میں جو آج بھی پوری دنیا میں افریقہ کے جنگلوں کے درخت بھی آدم خور ہیں افریقہ کے درختوں کے قریب پہنچ جائے گا اعلان لگا ہوا ہے اس درخت کے قریب نہ آنا یہ انسانوں کا خون چوستا ہے اس جنگل میں صحابہ کرامؓ کی جماعت پہنچ گئی اور حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ ہے اس قافلے کا امیر ہیں ابو عبیدہ بن جراحؓ ساتھیوں نے بتایا کہ حضرت اس جنگل کے قریب پڑاؤ نہیں ڈالا جا سکتا اس جنگل میں بڑے ہولناک قسم کے درندے اور جانور رہتے ہیں فرمایا کوئی بات ہے اور مخالفین دیکھ رہے ہیں کہ کیسے دیوانے ہو گئے اس جنگل میں پڑاؤ ڈال رہے ہیں۔

درندوں کو خطاب

اس امیر نے جنگل کے درندوں کو خطاب کر کے کہا اور جنگل کے درندو یہاں سے نکل جاؤ ہم یہاں پڑاؤ ڈالنا چاہتے ہیں اور ہم غلام مصطفیٰ ﷺ ہیں ہم محمد ﷺ کے غلام ہیں ہم ذاتی غرض کے لیے یہاں نہیں آئے ہم اللہ کے دین کو پہنچانے اور پھیلانے کے لیے آئے ہیں

Marfat.com

درندے نکلنا شروع ہو گے جانور نکلنا شروع ہو گئے ہر طرح کے خوفناک جانور اپنے بچوں کو لیکر جا رہے ہیں اور سامنے مخالف جن کے خلاف جہاد کرنا ہے وہ منظر دیکھ رہے ہیں متاثر ہو گئے اور حاضر خدمت ہو گئے کہ جن لوگوں کی باتیں جنگل کے درندے مانتے ہیں تو ہم کیوں نہ مانے ہم ویسے ہی آپ کی اتباع میں آنا چاہتے ہیں۔

اللہ والے بنو

قرآن اعلان کرتا ہے

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

(پارہ:۳، سورہ ال عمران:۷۹)

اے نبی کے ماننے والو اے اللہ اور اللہ کے حبیب کے چاہنے والو کُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ اللہ والے بن جاؤ پھر اللہ تمھارا بن جائے گا نبی کی شفاعت تمھارے لیے ہوگی نبی کا رونا تمھارے لئے ہوگا میدان حشر میں حوض کوثر کا پانی تمہیں نصیب ہوگا مقام محمود میں جب شفاعت کا اذن ہوگا تو تمہارے لیے شفاعت کرے گا اللہ والے بن جاؤ کنتم تومنون باللہ ورسولہ

وہ تجارت نفع مند کیا ہے اللہ کو اپنا معبود مانو اور اس کے حبیب کو اپنا رسول مانو اس کے مطابق اپنی زندگی اسلام کے مطابق بناؤ یہ کامیاب تجارت ہے۔

دین کیسے غالب آئے گا

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(پارہ :۲۸، سورہ صف ۱۱)

اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو جب جہاد کے ضرورت ہو

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(پارہ :۲۸، سورہ صف ۱۱)

یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو اسی میں عزت ہے دوستو ایک ہے اسلامی شریعت قرآن وحدیث دلیل کے ذریعے سے غالب ہونا اور ایک ہے اللہ کے قانون کو عملاً غالب کرنا

Marfat.com

قرآن وحدیث کا دلیل کے ذریعے غالب ہونا یہ اظہر من الشمس ہے یہ تو ہے ہی غالب ادیان سابقہ کی کوئی ایک بات بھی موجود نہیں ہے تحریف ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک بات موجود ہے تھوڑی تھوڑی بات بھی موجود ہے ادیان سابقہ کی بات موجود نہیں تو دلیل کے اعتبار سے اسلام قرآن حدیث غالب ہے اور کبھی بھی فرقہ ضالہ اور کفر دلائل کے اعتبار سے مسلمانوں سے بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں دوسری چیز ہے عملا اللہ کے قانوں کو غالب کرنا یہ مسلمانوں کا کام ہے مسلمانوں کے بادشاہوں کا کام ہے یہ نیک لوگوں کا کام ہے پھر اللہ ان کو پوری دنیا کے اوپر غالب کر کے دکھائیں اور صحابہ کرامؓ نے دوستو غالب کر کے دکھایا لیظہرہ دوستو مسلمانوں کے بادشاہوں سے ان کے ہوٹلوں سے ان کے کروفر سے ان کے اسلحہ سے ان کے ایٹم بمب سے ان کے میزائل سے ذرہ برابر بھی کفر کو ڈر نہیں ہے۔

کفر کو ڈر کس سے ہے

کفر کو اگر ڈر ہے تو صرف مجاہدین اسلام سے ہے جذبہ جہاد سے ہے جذبہ موت سے ہے جس وجہ سے پورا کفر پریشان ہے ہمیں تو پریشان کیا ہوا ہے ہم اپنے اعمال کی وجہ سے پریشان ہیں لیکن سکون کی نیند کفر بھی اپنے گھروں میں نہیں سوسکتا اور ڈر اس کو کیا ہے ہمارے میزائل سے نہیں ہم نے تو صرف تجربہ کے لیے رکھے ہوئے ہیں ہمارے میزائل ایٹم بمب فوج کسی چیز سے کفر کو ڈر نہیں ہے کفر کو جذبہ جہاد سے ڈر ہے مومن کی تکبیر اللہ اکبر سے ڈر ہے جس سے اس وقت بھی وہ ڈرتا تھا اور آج بھی ڈر رہا ہے اور اسی کو کہا

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

تمہاری ریاضت ہوگئی

وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ.

(پارہ ۲۸: ، سورہ صف ۱۱)

یہ تمہارا مجاہدہ ہوگیا

اور یہی دوستو جب شرپسند عناصر مسلمانوں کو اپنی جگہ نہ رہنے دیتے ہوں تو مسلمانوں کے لیے حکم ہے جہاد کا نبی اکرم صلی اللہ وعلیہ وسلم نے کتنے معرکے کیے حالانکہ کفر سکون سے اپنی جگہ

Marfat.com

پر ہو مسلمانوں کو نہ چھیڑیں تو پھر ٹھیک ہے فرمایا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پکے ایمان والے بن جاؤ اللہ اور اللہ کی رضا میں آ جاؤ۔

امام شافعیؒ کا واقعہ

امام شافعیؒ ایک بہت بڑے بزرگ اللہ والے ہیں ائمہ اربعہ میں سے ایک امام ہیں۔ لکھا ہے یہ ایک نائی کے پاس گئے حجامت کروانے کے لیے تو ایسی حالت تھی جیسے سادہ سا نظام تھا حجامت کے بعد کپڑے بدلنے ہوں گے نہانہ دھونہ ہوگا ان کا نمبر تھا تو ایک ظاہری سوٹ بوٹ والا آدمی آ گیا تو نائی بھی تو نائی ہوتا ہے نائی کہنے لگا منسٹر صاحب آپ آ جائیں اور امام صاحب کو کہا آپ کی حجامت میں بعد میں کروں گا امام شافعیؒ سمجھ گئے کہ اس نے ایک عالم دین کو بے وزن سمجھا ہے اپنے شاگرد کو کہا کہ آپ کے پاس کتنے درہم ہیں کہا حضرت تین سو کے لگ بھگ درہم یا دینار ہیں فرمایا سارے اس کو دے دو اس کو کہا کہ یہ ہماری طرف سے ہدیہ ہے حجامت ہم پھر کبھی کروالیں گے وہ کہنے لگا آپ بیٹھیں فرمایا کہ اپنے نظریہ کو درست کرو اپنی نیت کو درست کرو تم نے کیا سمجھا ہے کہ ایک شخص ظاہری طور پر بہت سادہ ہے تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے ہم نے درد دل کیا ہے کھو کہ بہار زندگی کی اللہ کی محبت میں دنیا کی نعش کو الوداع کیا ہے

درد دل کہا ہے

ہم نے درد دل لیا ہے کھو کہ بہار زندگی
ایک گل طر کے واسطے سارے جہاں کو لوٹا دیا

اللہ کی محبت اللہ والوں کے پاس ہوتی ہے لیکن کوئی صاحب نظر سمجھے گا کہ اس کے پاس کوئی چیز ہے جسکے پاس نیکی کچھ نہ ہو تو وہ کس کو کیا سمجھے گا اس کے پاس کیا پونجی کیا سرمایا ہے فرمایا

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ. ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲۸:، سورہ صف ۱۱)

Marfat.com

اللہ پر ایمان لاؤ اور سچے ایمان والے بنو اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ اور غلامی میں جان کے نذرانے دے دو اس درجے کا ایمان ہو جیسے صحابہ کرامؓ نے ایمان لایا۔

ایمان بناؤ

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا.

اے لوگو اگر ایمان کا دعوا کر رہے کہ تمہارا ایمان اس وقت قابل قبول ہوگا جب میرے نبی کی جماعت جیسا ایمان بنالو گے پھر ایمان قبول ہوگا۔

ایک شہزادے کی کہانی

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

مسلمانوں کے حکمرانوں کا کام ہے مسلمانوں کو عزت دینا غیرت کی زندگی دینا نفع کی زندگی دینا آپ نے پڑھا ہوگا شہزادہ فیصل بن فہد دس کھرب ڈالر ہار کر اسی مجلس میں فوت ہو گیا ہے کیا مسلمانوں کو اللہ نے اس لیے پیدا کیا ہے قرآن کہتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

(پارہ:۲۷، سورہ ذاریٰت:۵۶)

ہم نے جن وانس کو اپنی بات کو ماننے کے لیے اپنی اقتدار کے لیے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور آج مسلمان اور حکمران اور شہزادے جوئے میں مصروف ہیں بڑے بڑے ہوٹلوں میں مصروف ہیں بڑی بڑی کاروں میں مصروف ہیں۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اللہ کے راستے میں جب جہاد کے لیے تیار ہو جاؤ گے تو کفر آپ سے ڈرے گا پھر کسی قسم کی غلط نظر سے کوئی نہیں دیکھے گا۔

ان کنتم تعلمون کاش کے تم سمجھ جاؤ پھر یغفر لکم ذنوبکم اللہ تمھارے گناہوں کو معاف کرے گا

Marfat.com

جنتِ عدن کیا ہے؟

ویدخلکم جنت تجری پھر تمہیں باغات میں داخل کرے گا ومسکن طیبۃ فی جنت عدن میں رہائش عطا کرے گا رسول پاک ﷺ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ حضرت جنت عدن کیا چیز ہے جنت عدن ایک موتی ہے جس کے اندر ستر مکانات ہیں اور سرخ یاقوت ہیں پھر ہر مکان میں ستر کمرے ہیں اور ہر کمرہ سبز ذمرد کا ہے ہر کمرے میں تخت ہیں اور اسپر ستر ستر کھانے ہیں اور ہر روز اللہ تعالیٰ جنتی کو عطا کرے گا وہ جنت عدن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے چار چیزیں بنائی ہیں

حدیث میں آتا ہے چار چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائی باقی چیزوں کو اللہ نے فرمایا کن فیکونو وہ وجود میں آگئی۔

ایک جنت عدن ہے جس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔

دوسری چیز قلم ہے جس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔

تیسری چیز عرش ہے جس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔

اور چوتھی چیز یہ انسان آدم ہے۔

خلقتہ بیدی جسکو اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے ایک حدیث میں جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو اللہ سے ڈرنے والا ہے اس کو اللہ جنت عطا کرتا ہے۔

جنت کی اقسام

اور چار طرح کی جنت ہے دو جنتیں چاندی کی ہوں گی اس میں اس طرح کی اشیاء ہوں گی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی اور اس لحاظ سے اس میں نعمتیں ہوں گی سورۃ رحمٰن میں فرمایا

ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا کہ میدان حشر میں اللہ رب العزت کے سامنے حساب کے لیے جانا ہے اور اس آخری نبی رحمت دو عالم کی شفاعت بھی حاصل کرنی ہے ایسے شخص کے لیے بھی جس نے نیکی کی اللہ اور اللہ کے حبیب کی

Marfat.com

بندگی میں جسے اپنی زندگی بنائی۔

یہ چار جنتیں کس کو ملیں گیں

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (پارہ ۲۷، سورہ رحمٰن: ۴۶)

ہمارے سامنے حساب کے لیے کھڑے ہونے کے واسطے ڈر رہا تھا اور اس نے اپنی دنیا میں نیکیاں کمائی اس کو دو نعمتیں ملیں گی

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ (۶۲) فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (۶۳)

مُدْهَآمَّتٰنِ (۶۴) فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (۶۵) پارہ ۲۷، سورہ رحمٰن)

اللہ کے سامنے جو کھڑے ہونے سے ڈر رہا ہے اپنے عقیدے اور اعمال کو درست کر رہا ہے پہلے دو جنتیں ملیں گی چاندی کی ومن دونھا جنتان اور اس کے بعد مزید دو جنتیں سونے کی عطا کر دی جائیں گی اسی میں دار الجلال بھی ہے اسی جنت میں دار الخلد بھی ہے اسی جنت میں دار السلام بھی ہے اسی جنت میں جنت فردوس بھی ہے اسی جنت میں جنت ماوی اور اسی جنت میں مساکن طیبۃ فی جنت عدن ایسی جنت میں عدن بھی ہے جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے لیے ڈر رہا ہے کہ مال کا بھی حساب ہے اوقات کا بھی حساب ہے جان کا بھی حساب ہے عقیدہ کا بھی حساب ہے ہر طرح کی ظلم زیادتی خیر نفع سب کچھ سامنے پیش ہو جائے گا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات کی لمبی دعا سے فارغ ہو کر جا رہے ہیں صحابہ کرامؓ کو فرما رہے ہیں

علیکم السکینہ۔ آہستہ آہستہ چلو مزدلفہ میں جا کر اکھٹی مغرب اور عشاء تاخیر کے ساتھ ادا کریں گے آرام کیا نماز کے بعد صبح ہوئی نماز ہو گی دعاؤں میں مصروف ہوں گے اور دعا کے بعد برحمتک یا ارحم الراحمین کیا۔

مزدلفہ میں مسکرانا

تو مسکرانے لگے حضرت ابو بکر صدیق عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول مسکراہٹ کو وجہ

Marfat.com

سمجھ میں نہیں آئی فرمایا اے ابو بکرؓ میں نے اللہ سے بہت دعا مانگی میدان عرفات میں اپنے امتیوں کے لیے سب دعائیں قبول ہو گئیں لیکن ظالم کے بارے میں اللہ نے قبول نہیں کی آج مزدلفہ کی دعا میں اللہ نے ظالم کی معافی کرنے کی بھی دعا قبول کر لی ہے اس لیے مسکراء رہا ہوں۔

شان میں جس کے نہیں کوئی ثانی

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آخری حبیب یہ سراج منیر امام انبیاء اللہ نے دوستو ہمیں عطا کیا شان میں نہیں ہے جس کا کوئی ثانی رسول

دین فطرت پر ہے جسکی حکمرانی وہ رسول
جس کا ہر تیور ہے حکم آسمانی رسول

ومانیطق عن الھوا ان ھوالاوحی یوحی

میرا آخری پیغمبر کوئی بول نہیں بولتا مگر میری مرضی سے بولتا ہے

جسکا ہر تیور ہے حکم آسمانی وہ رسول
جس نے موت کو بنایا زندگانی وہ رسول
جسکا اک اک سانس ہے قانون الہی وہ رسول
زندگی بھر بن کر رہا جو سپاہی وہ رسول

اللہ تعالی ہمیں دین کی سمجھ عطا اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے

واخرہ دعوانا الحمدللہ رب العالمین

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع ...... ہشتم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ أَوْفَوْا عَھْدَہٗ، اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ، وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِیَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ پارہ:۱۷. سورہ انبیاء:۱۰۷

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ”لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین“. (رواہ مسلم ص: ۲۵۳)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمہید

ستر دیں پارے کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد تلاوت کیا جس کے اندر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمت کا ذکر ہے فرمایا

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پارہ:۱۷. سورہ انبیاء:۱۰۷)

اے نبی ہم نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس آیت کریمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمت کا ذکر ہے جس طریقے سے اللہ رب العزت کی صفت رحمت تمام صفات کے اوپر اور خصوصاً صفت عذاب کے اوپر غالب ہے اللہ

Marfat.com

رب العزت کی رحمت صفت عذاب کے اوپر غالب ہے اسی طریقے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات ہیں ان میں سے آپ کی صفت رحمت وہ غالب ہے زیادہ ہے دیگر صفات کے اوپر جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے اوپر مختلف طرح کے ظلم وستم دشمنان رسول دشمنان خدا کرتے رہے لیکن آپ ان کے لیے رحمت ہی بن کر رہے پوری زندگی میں آپ کے تین یا چار مقام ایسے ہیں جہاں مجبورا آپ نے بددعا کی اوراگر آپ پر زیادتیوں کا اندازہ لگایا جائے وہ تو بہت زیادہ ہیں جو حدیث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے سامنے تلاوت کی اس مقام میں ایمان والوں کو بتایا گیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمت بیان ہوئی ہے کہ آپ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور واقعۃً آپ رحمت تھے اور حدیث میں فرمایا

لایُومِنُ أَحدکُم حَتّی أَکُونَ أَحبَّ اِلَیه مِن والدِہٖ وَ وَلَدِہ وَالنَّاس أَجمعین

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والانہیں ہوسکتا جب تک کہ میں زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اس کے نزدیک اس کے والدین اس کی اولاد اور تمام لوگوں کے مقابلے میں۔

فرمایا اس وقت تک ایمان والے کا ایمان مکمل نہیں ہے جب تک وہ رسول اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ اپنا محبوب نہ بنالے۔ایمان کا ایک مطلق درجہ ہوتا ہے اور ایک ایمان کا اعلیٰ درجہ ہوتا ہے۔

ایمان کے درجات

لاالہ اللہ محمد رسول اللہ اشھد اللہ ان لا الہ اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

اس سے متعلق ایمان نصیب ہو جاتا ہے ایمان کے درجات ہیں ایمان کے مقام ہیں ان مقاموں میں ایک بات یہ ہے کہ تمہارے نزدیک جب میں سب سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں والدین کے مقابلے میں اور اولاد کے مقابلے میں اور تمام لوگوں کے مقابلے میں اور

Marfat.com

اس وقت تک تمہارا ایمان مکمل نہیں ہے یہ محبت رسول کا فرق یوں ظاہر ہوتا ہے کہ سامنے ایک رسم رواج کی محبت آ جائے۔

محبت کا امتحان کیسے ہوگا

ایک سنت کی بات اور اللہ کے رسول کے اسوۃ کی بات آ جائے انسان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو ترجیح دے اور رسم و رواج کو چھوڑ دے اور یہ مطلب محبت رسول اس میں کامل ہے دیگر چیزون کی محبت اتنی غالب نہیں ہے عمرے کی سفر سے پہلے بات ہو رہی تھی خطبہ حجتہ الوداع کے موضوع پر

حجتہ الوداع میں سبق دینا

کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجتہ والوداع وہ ایک باقاعدہ درس و تدریس کی صورت تھی ہر مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔خذ وا عنی مناسلکم کہ مجھ سے باتیں سیکھ لو بعد میں کام آئیں گی جو موجود ہیں وہ سیکھ لو دوسروں کو وہ بتائیں اور پھر آخر میں یہ بتایا تم سے میرے تبلیغ کے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے صحابہ کرامؓ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم گواہی دیں گے کہ آپ بنے حق امانت ادا کیا ہے اس کی حجتہ الوداع کی مناسبت سے آج کی گزارشات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جگہیں بتانا مقصود ہے جن چند مقامات پے مجھے جانا نصیب ہوا وہ عرض کروں گا۔

کامل مسلمان کون

جناب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے لیے فرمان ہے وہ تو یہ ہے۔

المسلم من سلم المسلون من لسانہ ویدہ (محسن انسانیت: ۱۰۱)

کامل مسلمان وہ ہے کہ دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں۔

Marfat.com

کامل مومن کون

المومن من امنه الناس بوائقه (محسن انسانیت: ۱۰۱)
کامل مومن وہ جس سے دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے۔

اصلی مجاہد کون

المجاھد من جاھد نفسه فی طاعته الله
وہ جس نے اپنی کوشش کو اللہ کی بندگی میں خرچ کر دیا۔

حقیقی مہاجر کون

المھاجر مانھی الله عنه جو منھی عنه (محسن انسانیت: ۱۰۱)
سے رک جائے جن سے منع کیا گیا ہے ان سے رک جائے وہ حقیقی مہاجر ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نبوت عطا کی گئی تو شروع میں تین سال تبلیغ شخصی تھی اور خفیہ انداز میں تھی اور یوں ہی حکم تھا کہ اپنے پاس خاص بندوں کو نصیحت کریں اور دعوت الی اللہ دیں اس کے بعد آیت نازل ہوئی۔

اعلانیہ تبلیغ

کہ آپ اعلانیہ تبلیغ کریں اعلانیہ تبلیغ کے ساتھ دشمنی میں اضافہ ہوا دوست کم بنے ہیں ان دوستوں میں جو سب سے پہلے دوست بنے ہیں ان میں حضرت ابو بکر صدیق حضرت علیؓ حضرت خدیجہؓ زید بن حارثہ جو غلام ہیں یہ شروع میں بات ماننے والوں میں سے ہیں دشمنوں میں اضافہ ہوا۔

شعب ابی طالب میں محصور کیا گیا

مختصر یہ کہ دشمنی کی حد اس حد تک پہنچی کہ آپ کے پورے خاندان کو ایک وادی کے اندر

Marfat.com

محصور کر دیا گیا یہ وادی شعب ابی طالب کہلاتی ہے جن حضرات کو اللہ نے ارض مقدس کی زیارت نصیب کی ہے حاجی جو پیدل جاتے ہیں ایک غار سے منی کی طرف وہ غار سے نکلنے کے بعد کا علاقہ شعب ابی طالب کا ہے یہاں تین سال تک محصور ہو کر زندگی گزاری ہے کہ جس میں خرید وفروخت کی پابندی لگادی تھی کہ اپنے پیسوں سے کوئی بھی چیز نہیں خرید سکتے جو صحابہ کرامؓ تھے ایمان لائے تھے وہ بھی آپ کے ساتھ تھے آپ کے خاندان کے لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے یہ ہی وہ وادی ہے کہ صحابہ کرامؓ فرماتے تھے کہ ہم نے درختوں کی جڑیں بھی چبائی حتی کہ ایسی نوبت بھی آئی کہ ایسی چیز بھی چباتے رہے کہ ہم سمجھ بھی نہ سکے یہ کیا چیز چبار ہے ہیں۔

عبداللہ بن عباس کی پیدائش

اس شعب ابی طالب نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ پیدا ہوئے یہ آپ کے چچہ زاد بھائی ہیں اس محصوری زندگی میں پیدا ہوئے امے فضل ان کی امی کا نام ہے یہ حضرت میمونہؓ جو امہات المومنین میں سے ہیں ان کی بہن ہے حضرت عباس کی بیوی ام فضل سے شعب ابی طالب میں حضرت عبداللہ ابن عباس پیدا ہوئے ہیں اور یہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں جن کی گھٹی رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم کی لعاب مبارک سے دی گئی اس پاکیزہ لعاب مبارک کی برکت سے اللہ نے عبداللہ ابن عباس کو صحابہ میں وہ مقام عطا کیا تھا کہ علم وفضل میں سب سے زیادہ اونچے تھے محصوری کی زندگی ختم ہوئی دیمک کھا گئی تھی اس عہد نامے کو جو بیت اللہ کے ساتھ لٹکایا گیا تھا۔

عام الحزن کیا ہے

دادا کا پہلے سے انتقال ہو چکا تھا اب چچا کا بھی انتقال ہو گیا تھا پھر گھر والی کا بھی انتقال ہو گیا تھا حضرت خدیجہؓ کا آپ ظاہری سے اعتبار کمزور ہو گئے اور گھر کے اندر جو انسان کو ایک سہارا نصیب ہوتا ہے اس سے بھی محروم ہو گئے یہی وجہ ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے یہ سال میرے لیے عام الحزن ہے غموں والا سال۔ کہ میری رفیقہ حیات بھی دنیا سے رخصت ہو گئی۔

Marfat.com

چچا کی وفات

ظاہری اعتبار سے جو میرے لیے ایک سہارا تھا حضرت ابو طالب، حضرت علیؓ کے والد بھی فوت ہو گئے قوم نے آپ کو اپنے علاقے سے نکلنے پر مجبور کیا آپ سوچ بچار کی دنیا میں گم ہو کر اس فیصلے پر آ گئے۔

طائف کا سفر

چلو طائف کی طرف جاتا ہوں وہاں کچھ دور کے رشتہ دار بھی ہیں اور ممکن ہے وہ ٹھنڈے علاقے کے لوگ ہیں اور مزاج بھی ٹھنڈے ہوں اور بات مان لیں طائف کا سفر بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر پیدل تھا۔

زید بن حارثہ کا تعارف

آپ کے ساتھ زید بن حارثہؓ آپ کے غلام بھی تھے جو اصلا یمنی قبیلے کو لوگ ہیں ان کی امی ایک دفعہ بچپن کے زمانے میں اپنے ننیال کی طرف سے میکے لے جا رہی ہیں راستے میں ڈاکوؤں نے یہ بچا چھین لیا زید بن حارثہ اور یوں ہی لوگ انسانوں کو غلام بناتے تھے کوئی وہاں سے چھینا کوئی وہاں سے اٹھایا کوئی یوں کیا اور اس طریقے سے آگے بیچ دیا لیکن اصلا نصلا غلام نہیں تھے یوں ڈاکوؤں نے ان کی امی سے چھین لیا تھا ظاہر ہے ایک عورت کیا کر سکتی ہے اور ان کے ساتھ مرد بھی وہ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے طائف کی وادی میں بازار لگتا تھا جس میں انسانوں کو بیچا جاتا تھا اس بازار کا نام سوق عکاذ تھا آج بھی وہ بازار موجود ہے یہاں پر زید بن حارثہ کو بیچنے کے لیے بولی لگی کہ کون اس بچے کو ان داموں میں خرید نہ چاہتا ہے ان ڈاکوؤں نے بیچا یہ بچہ انتہائی باشعور سمجھدار محسوس ہو رہا تھا بولی بڑھتی گئی حتی کہ چار سو درہم تک بولی جا کر رک گئی تو حضرت حکیم ابن حزام نے یہ بچہ خریدا، حکیم ابن حزام یہ کون تھے یہ حضرت خدیجہ کے بھتیجے تھے حضرت خدیجہ ان کی پھوپھی ہیں انہوں نے یہ سوچا اتنا سمجھدار بچہ میں اس کو اپنے پاس رکھ کر کیا کروں گا بہتر ہے کہ جو ہمارے خاندان میں مبارک شخص ہے اس وقت

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت نہیں ملی تھی اس سے پہلے کی بات ہے کہ تو میں اپنی پھوپھی کو ہدیہ کرتا ہوں چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا قافلے آتے تھے اور ادھر سے حج کرنے تو ایک قافلے والوں سے زید بن حارثہ کی بات چیت ہوگئی وہ سمجھ گئے یہ تو ہمارے علاقے کا شخص معلوم ہوتا ہے انہوں نے جا کر حضرت حارثہؓ کو بلایا اس وقت نبوت آ چکی تھی ان کا چچا ان کا بھائی ان کے والد حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے کہ یہ بچہ ہمارا ہے ہمیں دے دیں۔

زید کو اختیار دینا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں ہے کہ اس بچے کو کامل اختیار ہے کہ جدھر جانا چاہتا ہے میرے پاس رہنا چاہتا ہے پسند کرتا ہے پھر میں نہیں جانے دوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زید بن حارثہ سے پوچھا کہ بیٹے کس کو پسند کرتے ہو حضرت زید بن حارثہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ہزار بادشاہوں کو آپ کے غلامی میں قربان کرتا ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس رہنے کو پسند کرتا ہوں

نگاہ ہے فقر میں ہے شان سکندری۔۔۔

کہا اس ہستی کی غلامی میں ہزار سلطنتیں بھی قربان کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب آپ کی مرضی حضرت زید کے والد صاحب حضرت حارثہ کہنے لگے کہ ہم آپ کی خدمت سے ان کو نہیں لے کر جاتے اور وہ بھی مسلمان ہو گئے۔

زید کو متبنی بنانا

حضرت زید ابن حارثہؓ کے ساتھ آپ کو اتنی محبت تھی کہ آپ اپنی گفتگو میں فرمایا کرتے تھے کہ زید کو زید ابن حارثہ نہ کہا کرو بلکہ ان کو ابن محمد کہا کرو اس حد تک محبت تھی کئی سفروں میں زید آپ کو ردیف سواری میں جو دوسرا شخص پیچھے سوار ہوتا ہے اس کو عربی میں ردیف کہتے ہیں کئی سفروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف بنے ہیں۔

Marfat.com

زید کو ساتھ بٹھانا

وہ حضرت زید ابن حارثہ فتح مکہ کے موقع پر وغیرہ وغیرہ کل سینتیس صحابہ ہیں جن کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر ساتھ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا، اٹھتیسویں حضرت جبرائیلؑ سلام براق میں معراج کے سفر میں آپ کے ساتھ سوار تھے اور سینتیس صحابہ ہیں ان میں زیادہ مرتبہ سوار ہونے والے زید ابن حارثہؓ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی دستور کو توڑتا ہوں لوگ غلاموں سے نفرت کرتے ہیں غلاموں کو حقیر سمجھتے ہیں ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے نہیں نہ سواری میں نہ کھانہ کھلانے میں اور میں اپنے غلاموں کو اپنے شانے کے ساتھ بیٹھاتا ہوں اس لیے کے مجھے اللہ نے رحمت للعالمین بنا کر بیجھا ہے یہ زید بن ابن حارثہ ہیں اور یہ وہ صحابی ہیں جو صحابہ کرام کی سفارش بھی کیا کرتے تھے آپ کو ان سے محبت تھی اس لیے کہ اعلان کیا ہوا تھا زید کو زید ابن محمد کہا کرو یہ سفارش کے طور پر بھی استعمال ہوتے تھے۔

زید کو امیر بنانا

نو مرتبہ آپ نے قافلے کا امیر بنا کر بیجا ہے اور وہ شخص بھی انہی کا بیٹا ہے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الفوات میں اس وقت کے جھوٹے نبوت کے دعوی داروں کے خلاف جو جنگی قافلہ آپ نے تشکیل دیا تھا اپنی مرض الفوات میں

اسامہ کو امیر بنانا

اس قافلے کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو آپ نے بنایا تھا یہ اسامہ زید کے بیٹے ہیں۔

ام ایمن کا نکاح

آپ ﷺ کی ایک باندی تھی جو آپ ﷺ کو اپنے والد سے وراثت میں ملی تھی اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہی، ایک مرتبہ مکی زندگی میں آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اللہ کے نبی کی خوشنودی کی خاطر اس جنتی خاتون کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے کون ایسا ہے تو حضرت زید بن حارثہ جو آپ کے غلام ہیں یہ کہنے لگے حضرت میں اس قابل ہوں تو مجھے قبول فرمالیں، آپ

Marfat.com

نے اپنی باندی ام ایمن کے ساتھ حضرت زیدؓ کا نکاح کر دیا جس سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے آپ کو حضرت اسامہؓ سے بہت پیار تھا اور یہی وجہ تھی کی آپ نے مرض الفوات میں حضرت اسامہؓ کو ہی امیر بنایا تھا زید ابن حارثہؓ ہی ہیں جو اپ کے ساتھ طائف کے سفر میں رہے یہ سفر آپ کا پیدل رہا سب سے پہلے آپ قبیلہ بنو ثقیف کے سردار کو ملے یہ تین بھائی تھے تینوں سردار تھے (عبد یالیت)، (مسعود) (حبیب) آپ نے ان سے ملاقات کی،

طائف میں تبلیغ کرنا

اس کے بعد ان کو دعوت الی اللہ دی لیکن کسی نے قبول نہیں کی آج بھی طائف میں محلہ بنو ثقیف کے نام سے مشہور محلّہ ہے جہاں یہ لوگ آباد ہوئے ایک نے کہا بے آدبی میں کہ کیا العیاذ باللہ آپ کے علاوہ اللہ کو اور کوئی نہیں ملا تھا پیغمبر بنانے کے لیے استغفر اللہ دوسرے نے کہا اگر آپ اللہ کے پیغمبر ہیں تو میں بیت اللہ کے غلاف کو پھاڑوں گا تیسرا سمجھدار تھا ایمان تو نہیں لایا لیکن یہ کہا کہ میں آپ کے تبلیغ کے جواب میں کچھ نہیں کہتا اگر آپ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں تو آپ کے سامنے بولنا بے آدبی ہے اور اگر آپ العیاذ باللہ جھوٹے ہیں تو پھر میں آپ سے بولتا ہی نہیں اس لیے میں آگے سے کچھ نہیں کہتا دس دن آپ کا قیام طائف کے اندر رہا ہے راستے کے سفر میں جو قبیلہ آتا تھا اس کو دعوت دیتے تھے لیکن کسی نے بھی دعوت کو قبول نہیں کیا تھا۔

طائف کی مشکلات

قبیلہ بنو ثقیف لوگوں کو دعوت دینے کے بعد اور لوگوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دیتے رہے کوئی بات ماننے کے لیے تیار نہیں تھا حتی کہ لوگوں نے بے آدبی شروع کر دی بد زبانی شروع کر دی گالیاں دینے لگے اور بچوں کو بلا کر آپ کے پیچھے لگایا اور آپ کے اوپر پتھراؤ کیا جو قبیلہ بنوں ثقیف کا علاقہ حضرت زید بن حارثہؓ نے آپ کے لیے ڈھال کا انتظام کیا ہے کہ آپ کی سر کے اوپر کوئی پتھر نہ لگے اس حد تک پتھر مارے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں اور ٹخنوں کے اوپر پتھر لگے آپ کے جوتے مبارک خون سے بھر گئے تھے اور یہی وہ

Marfat.com

جگہ ہے کہ جہاں تھوڑی دیر کے بعد وہ خون خشک ہوگیا پاؤں میں اور پاؤں آپ کے جوتوں کے ساتھ چپک گئے تھے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقام

علماء نے لکھا ہے دوستوں امر بالمعروف ونہی المنکر یہ اتنا مشکل کام ہے کہ دعوت الی اللہ الی رسول توحید رسالت کی عوت یہ اتنا مشکل کام ہے قبول اس وقت ہوتی ہے جب پاؤں میں خون خشک ہوگر پاؤں جوتوں کے ساتھ چپک جائیں یہ حالت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ انتہائی غم حزن کے عالم میں سوچ رہے تھے ذہن میں ایک بات آئی پرانے لوگ ہمارے قبیلے کے کہ ادھر آباد تھے۔

باغ میں پہنچنا

عتبہ اور شیبہ بن ربیع ہیں یہ طائف سے تین کلومیٹر پر ہیں اب تقریباً طائف کا ہی حصہ ہے آپ اس باغ کی طرف تشریف لائے اور مجھے اللہ نے یہ سعادت دی کے میرے قدم بھی اس باغ میں پہنچے جہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ لی دوستو انسان کے اوپر ایمانی رقت کا عالم طاری ہوتا ہے جس ہستی کے ہم نام لیوہ ہیں اسنے دین کی تبلیغ کی خاطر اور امت کی فلاح کے لیے آپ نے کیا کیا قربانیاں برداشت کی پھر انسان کو اپنے اوپر احساس ہوتا ہے کہ یہ اللہ کا ایک خصوصی فضل وکرم ہے ورنہ ہم اس قابل کہاں ہیں کہ اللہ نے اس جگہ پہنچایا جہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم اقدس پہنچے وہاں ایک دیوار تھی اس کے ساتھ آپ ٹیک لگا کر ایک انگور کے بیل کو ہاتھ میں پکڑا اور غم وحزن کے عالم میں ڈوبے جب عتبہ شیبا نے آپ کو اپنے باغ میں آرام کرنے کی پناہ دے دی وہ دیوار آج بھی موجود ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز جو ایک عادل بادشاہ گزرے ہیں۔

طائف میں مسجد کس نے بنوائی

انہوں نے اس جگہ مسجد بنوائی آج وہ مسجد موجود ہے وہاں لوگوں کے نام بھی لکھے ہوئے

Marfat.com

ہیں پتھروں کے اوپر تا کہ میداں حشر میں گواہی دیں بحرصورت نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے ہر وقت کراماً کاتبین آپ کا یہ خیر والا عمل اور ہر شر والا عمل لکھ رہے ہیں جتنی مسجدیں مقدس مقامات پر چھوٹی چھوٹی ہیں مدینہ میں ہیں مکہ میں ہیں طائف میں ہیں اور راستے میں ہیں تمام مساجد میں آپ کی اسوہ حسنہ کی ایک تاریخی بات کو یاد رکھا ہوا ہے یہ تمام مساجد خلافت عثمانیہ نے نے نہیں بنوائی یہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے بنائی انہوں نے ان کو زندہ رکھا وہاں پر بھی مسجد جہاں آپ ٹیک لگا کر کھڑے ہیں اور وہ بیل ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے اور دعا کی اور وہ خاص دعا ہے جو غم حزن سے بھری ہوئی ہے حدیث میں آتا ہے کہ جب جسم ٹوٹا ہوا ہو اور ظاہری تھکاوٹ سے دل ٹوٹا ہوا ہو اور پھر انسان اللہ سے لو لگا لے اس وقت جس شخص کو اللہ یاد آجائے۔

اللہ کہاں ملتا ہے

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں مجھے ڈھونڈنا ہے جو غمگین ہیں جو مصائب میں الجھے ہیں پریشانیوں میں الجھے ہیں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں ایسے ٹوٹے ہوئے دلوں میں بستہ ہوں اگر کوئی مجھے ملنا چاہے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا کی ہے اس ٹہنی کو پکڑ کر اس دیوار کے ساتھ سہارا لے کر ارشاد فرمایا۔

طائف میں دکھ بھری دعا

اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلّة حیلتی وھوانی اعلی
الناس یاارحم الراحمین انت رب المستضعفین الی من
تکلنی الیٰ عدو بعیداھا. (سیرت مصطفیٰ جلددوم: ۲۷۳)

اے اللہ میں آپ کے سامنے اپنی درخواست رکھتا ہوں میں بے بس ہوں کمزور ہوں بے سہارا ہوں اس مقام پے جو آپ سے درخواست کر رہا ہوں لوگوں کے آپ نے حوالے کر دیا ہے یہ بے درد ہیں یہ مکہ والوں سے بھی زیادہ سخت ہیں کس دشمن کے حوالے میری جان کو کر دیا ہے ظاہری جسم کو بھی توڑ دیا میرے دل کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا الھم اشکوا ضعف قوتی وقلت حیلتی اے مظلوم کی دستگیر میرے پاس کوئی حیلہ وسیلہ بھی نہیں ہے کہ میں اپنی جان کیسے بچاؤں

Marfat.com

دعا میں کچھ شکوہ بھی تھا

اور کیسے درندہ صفت لوگوں کے حوالے آپ نے مجھے کر دیا ہے کیا مجھ سے کوئی خطا ہوگئی کہ جس کی میں سزا لے رہا ہوں اگر آپ مجھ سے راضی ہیں اور انہوں نے مجھے پتھر مارے اور مجھے دعوت تبلیغ کی وجہ سے لہولہان کر دیا تو مجھے کوئی پروہ نہیں ہے لیکن آپ ناراض ہیں تو ظاہری پتھر کھا رہا ہوں اور جس کے نام پر پتھر کھا رہا ہوں وہ بھی ناراض ہے تو پھر میں تو ہلاک ہو گیا اے میرے رب آپ کے چہرے کے نور کا واسطہ آپ کو دے کر کہتا ہوں جس نور کی وجہ سے تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اپنے آخری حبیب کی مدد کر امام انبیاء کی مدد کر اپنے آخری پیغمبر کی مدد کر مجھے اس طرح کی ہلاکت کی سے بچالے۔

لاحول ولاقوة الاباللہ العلی العظیم

یہ دعا کی اور یہ منظر وہ عتبہ اور شیبہ دیکھ رہے ہیں عتبہ نے اپنے غلام کو بلایا ادھر آؤ یہ شخص بڑا پریشان نظر آ رہا ہے آپ جاؤ انگور لے جاؤ ان کو دو حضرت عداس جو عنقریب رضی اللہ عنہ بن جائیں گے یہ غلام ہے انگور لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انگور لیا۔

انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

تو عداس کانپ کر کہنے لگا اس علاقے کے لوگ کھاتے وقت اس طرح کے جملے نہیں پڑھتے یہ تو میرے علاقے کے لوگ پڑھتے ہیں آپ نے پوچھا عداس آپ کا علاقہ کونسا ہے، عداس نے کہا میں نینوہ علاقے کا ہوں کیا اچھی بات ہے، میرے بھائی یونس بن متی کہ علاقے کے ہو وہ حیران ہو گیا کہنے لگا آپ ہمارے علاقے کے پیغمبر حضرت یونسؑ کو کیسے جانتے ہیں آپ تو یہاں کے ہیں آپ نے اس کو فرمایا وہ میرا بھائی ہے وہ نبی ہے میں بھی نبی ہوں اس لیے میں اس کو جانتا ہوں۔

عداس غلام کا مسلمان ہونا

جب یہ جملہ آپ نے ارشاد فرمایا تو وہ بے ساختہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹ گیا

Marfat.com

تو جو جگہ جسم کی سامنے آئی کندے آئے پیشانی آئی ہاتھ آیا سینا آیا چومنا شروع کر دیا کہ میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے پیغمبر ہیں اس لیے کہ آپ نے جو جملہ ارشاد فرمایا ہے وہ اللہ کے پیغمبر کے علاوہ کوئی نہیں فرما سکتا ہے یہ منظر عتبہ شیبہ دیکھ رہے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کھائے اور عداس کو عتبہ نے بلایا خیال کرنا لگتا ہے تم اس کے گرویدہ ہو گئے ہو تم اس کی محبت میں گرفتار ہو گئے ہو ایسا نہ ہو تمہیں یہ اپنے دین سے دور کر دے خیال کرنا۔ (سیرت مصطفیٰ جلد اول: ۳۷۵) دوستو جب یہ ایمانی مقام نصیب ہو جاتا ہے دنیا کی سب سے بڑی دولت بھی یہی ہے اور سب سے بڑی بہادری بھی یہی ہے جب یہ نصیب ہو جائے تو پھر کسی سے کوئی ڈر محسوس نہیں ہوتا تو اس نے کہا میں گرفتار نہیں ہوا ہوں اس ہستی نے جو جملہ ارشاد فرمایا وہ نبی کی علاوہ کوئی نہیں فرما سکتا بہرحال یہ مسلمان ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ واپس آ رہے ہیں۔

طائف کی میقات

قرن المنازل ایک میقات ہے طائف کے ساتھ جس کا آج کل بورڈ لگا ہوا پرانی تاریخی نام ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کا نام قرن منازل رکھا تھا ایک وادی ہے بڑی خوبصورت وادی ہے درمیان میں خوبصورت قسم کی مسجد ہے ان سعودی عرب والوں کا ایمان کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مسجدیں اتنی خوبصورت بناتے ہیں کہ دور سے مسجد محسوس ہوتی ہے کہ ایک مسجد سے دوسری مسجد اور اعلیٰ ہوتی ہے کہ یہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے خصوصا میقات کی جو مسجدیں ہیں اس کی لائٹوں کا انتظام اور دور سے وہ خوب منظر لگتا ہے اور یہ درمیان میں قرن منال ہے اور یہ ایک پہاڑی ہے میقات سے طائف آنے والوں کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہاں پہنچے۔

طائف میں جبرائیل کا آنا

آپ دیکھتے ہیں کہ سامنے سے کوئی آ رہا ہے جب قریب آئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں پہچان گیا کے جبرائیل آ رہے ہیں جبرائیل نے مجھے سلام کیا میں نے جواب

Marfat.com

دیا تو جبرائیل نے عرض کیا کہ حضور آپ کی قوم نے طائف والوں نے جو باتیں کی ہیں جو بے ادبی کی ہے وہ اللہ نے سن لی ہے ہم انتظار میں تھے کے آپ بددعا کریں گے آپ نے بددعا نہیں کی ہے تو اللہ نے پہاڑوں والے فرشتوں کو بھیج دیا وہ آپ سے اجازت لینے آرہے ہیں کہ اگر آپ اجازت دے دیں تو ہم ان پہاڑوں کو ملا کر اس قوم کو پیس دیں آپ کے ساتھ انہوں نے ظلم کیا ہے ہمیں آپ کی بددعا کا انتظار تھا آپ بددعا کریں گے تو ہم آئیں گے آپ نے بددعا نہیں کی تو اتنی دیر میں پہاڑوں والے فرشتے بھی نازل ہو گئے آپ سے اجازت چاہی کہ لوگوں نے جو آپ کو توہین کی ہے تو اللہ رب العزت نے سزاء تجویز کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو پہاڑوں کو ملا کر ان کو پیس دیں۔

آپ ﷺ کا جبرائیل کو عذاب کی اجازت نہ دینا

آپ نے فرمایا کہ اجازت نہیں ہے مجھے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ اس قوم نے میری بات نہیں مانی ہے (سیرت مصطفیٰ جلد اول: ۲۷۶) لیکن ان کی نسلوں میں اندازہ ہو رہا ہے مجھے پہچان لیں گے میری بات سمجھ لیں گے اس وجہ سے معاف ہے یہ عملی نمونہ ہے وما ارسلناک الا رحمتہ للعلمین ۔ ورنہ تھوڑی سی انسان پر پر تکلیف آجائے تو انسان کتنا بے قابو ہو جاتا ہے وہاں تو کافر تھے جن کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے کافروں کی طرف سے ایذا اس حد تک آئی ہے ان دو وادیوں کو ہم ملاتے ہیں لیکن آپ نے معاف کر دیا اور یہ ہی اس قرن منازل سے آگے وادی حنین کا علاقہ ہے جہاں پر غزوہ حنین ہوا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقابلہ ہوا اللہ نے فتح دی، مال غنیمت بھی جمع ہوا تھا یہ طائف کا علاقہ ہے اللہ کا نظام ہے ساٹھ میل کے فاصلے پر ہے مکہ سے اور مکہ میں سخت گرمی ادھر ٹھنڈا اور سرسبز علاقہ ہے ہر طرح کے فروٹ سبزیاں ہیں وہاں مویشیاں بھی بہت ہیں ایک ایک صحابی کو ہزاروں بکریاں اور طرح طرح کی مال غنیمت ملی تھی غزوہ حنین کے بعد جب قبیلہ بنو ہوازن سے آپ کا مقابلہ ہوا ہوازن بھاگ گئے ان کے مال غنیمت کو آپ نے اپنے پاس رکھا اور چند دن تک تقسیم نہیں کیا آپ فرماتے تھے کہ مجھے اندازہ ہے یہ بنو ہوازن تائب ہو کر آجائیں گے تو بہ کر لیں تو پھر ان کا مال ان کو واپس کر دیں گے لیکن چند دن تک ان کا انتظار ہوتا رہا واپس نہیں آئے تو آپ نے وہ مال

Marfat.com

غنیمت تقسیم کر دیا اس تقسیم میں آپ نے ایک شہانہ ترتیب اختیار کی کسی کو ہزار بکریاں کسی کو چار بکریاں کسی کو سینکڑوں اونٹ کسی کو کچھ بھی نہیں کسی کو کئی کئی کلو چاندی کسی کو دو سکے چاندی وما ینطق عن الھوی ان ھوا الا وحی یوحی آپ کا ہر فیصلہ ربانی ہے یہی وہ معرکہ ہے مال غنیمت کا وہ تقسیم کرنے کا جو معاملہ ہے اس میں وہ دیہاتی جن کو بدو عربی میں کہا جاتا ہے اب بھی بدو سمجھ میں آتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمٹ گئے تھے ہمیں بھی دو ہمیں بھی دو یا عبداللہ ہمیں بھی دو یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی دو۔

مال کے لئے ایک بدو صحابی کا اصرار کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس میرے اس چادہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے اگر میرے پاس مال ہوتا مکہ میں جو پہاڑی سلسلہ ہوتا ہے وہ صرف دو پہاڑوں کے ساتھ متعلق ہے پہاڑ کا جو مالک ہوتا تو پہاڑ اس کے نام سے مشہور ہو گیا اس کا نام جبل ابوقیس ہو گیا حدیث میں آتا ہے کہ اگر پہاڑوں کے برابر مال مجھے ملتا تو میں تقسیم کر دیتا ذرہ برابر بھی اپنے پاس نہ رکھتا آپ میری چادر کو چھوڑ دو اور حتی کہ آپ کی گردن مبارک پر اس چادر کے کھینچنے کی وجہ سے سرخ داغ بھی بن گئے اور آپ کی چادر جھاڑیوں کے ساتھ الجھ گئی یہی وہ جگہ ہے جو مال غنیمت آپ نے تقسیم کیا شہانہ تقسیم ہوئی ہے اللہ کی طرف سے امر یہی ہوگا کچھ صحابہ کرامؓ نے باتیں کی ان میں نوجوان طبقہ انصار کا تھا انہوں نے باتیں کی ہیں یہ کیسی تقسیم ہوئی ہے ہمیں تو کچھ نہیں ملا ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔

انصار کی فضیلت

انصار کو بلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بھائی آپ نے ایسی باتیں کی ہیں ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے عرض کیا اللہ کے حبیب غلطی سے یہ باتیں ہمارے نوجوانوں کے منہ سے صادر ہو گئی ہیں معذرت چاہتے ہیں ویسے نکل گئی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجیب جملہ فرمایا اور کہا کہ میں مکہ میں پیدا ہوا مدینہ میں مقیم ہوا میں اپنے آپ کو انصاری قبیلہ کے ساتھ تعلق داری کو فخر محسوس کرتا ہوں انصار اتنے اچھے ہیں پھر اس سے بھی اونچا جملہ آپ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا جس سے سارے انصاری صحابہ رونے لگ گئے اور فخر کے ساتھ بعد میں بھی انصاری صحابہ ارشاد فرمایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ انصاری صحابہ جنہوں نے مجھے جگہ دی میرے قبیلے والوں نے مجھے نکالا آپ نے میرے لیے پلکیں بچائی ہیں انہوں نے پتھر برسائے انہوں نے اللہ کے گھر سے نکالا اور آپ لوگوں نے میرے لیے دل کھول دیئے سنو کچھ لوگ اونٹ لے گئے اور کچھ لوگو بکریاں لے گئے اور کچھ لوگ چاندی لے گئے اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ یہ فیصلہ اچھا نہیں ہے۔

انصاری صحابہؓ آبدیدہ ہوگئے

انصاری صحابہ کرامؓ ابدیدہ ہو گئے کہ اللہ کے حبیب اس سے اونچی عنایت نہیں ہے دیکھو دوستو انصار مدینہ کا مقام اونچا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکی زندگی میں ۵۳ سال رہے مدنی زندگی میں دس سال رہے ۶۳ میں آپ کی وفات ہوگئی تو جس علاقے میں ۵۳ سال رہے ان کی زیادہ تعریف نہیں کی اور جس میں دس سال رہے ان کی فضیلت زیادہ ہے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آرام فرما رہے ہیں فرمایا ہر جگہ میں مشکلات آئیں گی دجل آئے گا فریب آئے گا جھوٹ آئے گا لادینی آئے گی دجال آئے گا لیکن مدینہ طیبہ کے علاقے میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا علم عمل دنیا سے اٹھ جائے گا لیکن مدینہ وہ بستی ہے جس سے علم عمل نہیں اٹھے گا جس نے مدینہ میں رہنے کی خواہش کی جو مدینہ میں رہے گا میں اس کی میدان حشر میں سفارش کروں گا یہ فضیلت ہے مدینہ کی لیکن مدینہ میں دس سال رہے ادھر ۵۳ سال رہے۔

آپ ﷺ ہمیشہ سے مدینہ میں ہیں

اس کا جواب محدثینؒ نے دیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات وفات سے پہلے تو دس سال رہے مدینہ طیبہ میں تو آج تک رہ رہے ہیں صدیاں گزر گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں ہیں گزشتہ خطبے میں مسجد نبوی میں امام صاحب مدظلھم نے فرمایا اور عجیب خطبہ ہے جسکو دیکھ سکتے ہیں۔

Marfat.com

مسجد نبوی ﷺ کے امام کا خطبہ

امام صاحب نے رسول پاک ﷺ کی حیات برزخی کے بارے میں خطبہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں حیات ہیں اپنے زاہرین کے صلواۃ والسلام کو سنتے ہیں اوراس کا جواب دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روزہ رسول میں حیات ہیں تو بات یہ ہے دوستو١٠ اسال نہیں وہ تو ہمیشہ مدینہ میں مقیم ہیں اس وجہ سے مدینہ والوں کی اور انصار کی فضیلت زیادہ ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کے سفر کی بات کر رہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طائف میں مسجد

بعد میں حضرت علیؓ کے زمانہ عبداللہ ابن عباس طائف میں مقیم ہو گئے تھے اور آپ کی طائف میں مسجد تھی مدرسہ تھا بہت لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا اتنا اجتماع ہوتا تھا کہ عبداللہ ابن عباس کو ملنا مشکل ہو جاتا تھا تو شاگر اعلان کرتا تھا کہ قرآن سے متعلق جو سوال کرنا چاہتے ہیں پہلے وہ آجائیں پھر حدیث سے متعلق جو سوال کرنا چاہتے ہیں وہ آجائیں پھر اعلان ہوتا تھا جو فقہ سے متعلق سوال کرنا چاہتے تھے وہ آجائیں پھر عربی گرائمر اور قصائد کے اعتبار سے شعر کے اعتبار سے بات کرنا چاہتے ہیں عبداللہ ابن عباسؓ طائف میں ہی مقیم رہے آخر میں وفات کے بعد اسی مسجد کے ایک کونے میں عبداللہ ابن عباس کی قبر ہے بندے کو حضرت عبداللہ بن عباس کی قبر مبارک پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اللہ قبول فرمائے اس وقت طائف کی مرکزی اور عظیم مسجد ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیک لوگوں کی نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واخرودعوانا ان الحمدلله رب العالمين.

(یہ تمام موضوع سیرت مصطفیٰ جلد اول: ۴۷۵ سے لیا گیا ہے)

Marfat.com

موضوع خطبہ حجۃ الوداع......نہم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهُ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ المائدہ : ۳
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ". الموطا: ۱۳۹۵
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

چھٹے پارے کی آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک تلاوت کیا ہے، جسکے اندر آپ ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کا ذکر ہے ،اس سے پہلے غزوات کی ترتیب چل رہی تھی تو ۹ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت حج کیلئے ایک قافلہ روانہ کیا، تو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوبکر کے ساتھ حج کرنے کیلئے بھیجا، خود آپ ۹ ہجری والے حج میں شریک نہیں ہوئے، آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج کیا ہے اور وہ سن دس ہجری میں ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ اکرام کو لیکر حج کیلئے روانہ ہوئے اور بعد میں آپ پر ایک آیت کریمہ نازل ہوئی، دسویں پارے کی
﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

Marfat.com

بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ. وَرَسُوْلُهٗ﴾ التوبہ: ۲

کہ اعلان عام کر دیا جائے کہ مشرکین کے ساتھ اب اللہ اور اس کے رسول کا کوئی تعاون نہیں، براۃ ہے، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اپنے پاس سے سواری دی، کہ جاؤ حضرت ابو بکر صدیق امیر حج بن کر جا رہے ہیں، لیکن یہ اعلان براۃ کا منی مقام پر آپ نے خود کرنا ہے، امیر وہی ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، یہ اعلان میں نے کرنا ہے یا میرے قریبی رشتہ دار نے کرنا ہے، تو میں حج پر نہیں جا رہا، آپ جاؤ، حضرت ابو بکر صدیق کو بھی بتا دینا اور منی پر یہ اعلان خود کرنا ہے، چنانچہ راستے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق کو پالیا، ملاقات ہوگئی، وجہ پوچھی، کہا ٹھیک ہے منی مقام پہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ اعلان ہے، مشرکین جن کے ساتھ ہمارا معاہدہ چل رہا ہے، معاہدہ کی مدت ختم ہونے تک معاہدہ ہے، آئندہ کوئی معاہدہ نہیں، جنگ بندی وغیرہ کا اور جن قبیلوں اور مشرکین سے ہمارا کوئی معاہدہ نہیں ہے، ان سے بھی برأت ہے بس حرم کا خیال رکھا جائے گا اور اعلان کر دو کہ تم لوگ مسلمان ہو جاؤ، یا حدودِ حرم سے نکل جاؤ اور تیسری بات یہ ہے کہ مشرکین کی جو عادت ہے کہ ننگا طواف کرتے ہیں، آج کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام میں داخل ہی نہیں ہو سکتا، چہ جائے کہ وہ ننگا طواف کریں

﴿ان المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا﴾

اس سال تو حضرت ابو بکر صدیق حج کروا رہے ہیں، سب شریک ہو رہے ہیں، اس سال کے بعد کوئی مشرک یعنی مقصد کوئی کافر وہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہو سکتا، کیونکہ میں نے اگلے سال اپنے صحابہ اکرام کے ساتھ حج ادا کرنا ہے، تو سوائے مسلمانوں کے اور کوئی اس اجتماع میں نہ ہو، اس حج میں اعلان کر دیں، چنانچہ یہ اعلان ہو گیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حج سے واپس آگئے، تو رسول اللہ ﷺ نے اگلے سال اپنے حج کا ارادہ فرمایا، اعلان کر دیا اور تمام اطراف میں جتنے علاقے کے لوگ مسلمان ہو چکے تھے، سب کی طرف سفیر بھیج دیئے کہ اس سال میں خود حج کرنے کیلئے جا رہا ہوں، زیادہ سے زیادہ مسلمان حج میں شرکت کرے،

Marfat.com

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو بالکل آخری آخری دنوں میں یمن کا عامل مقرر کیا تھا، بس کچھ ایسے امور ہو گئے تھے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آگئے تھے، تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین سو افراد کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا، وہاں عامل اب بھی مسلمان ہے، باذان جس نے اسلام قبول کیا تھا، آپ نے اسی کو عامل مقرر کیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ جو مسلمان ہو چکے ہیں، جن سے آپ نے صدقات وزکوۃ وصول کرنے، ان سے کریں اور اسلام کی دعوت دیں، پھر بھی آپ کے ساتھ اگر کوئی لڑنا چاہتا ہے، پھر قتال کی اجازت ہے اور حج کا بھی میرا ارادہ ہے، میں حج پر بھی جاؤں گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلدی سے یہ کام نمٹائے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بمع کثیر تعداد اونٹوں کے حج کیلئے یمن سے روانہ ہو گئے، مکہ مکرمہ کی طرف آپ ﷺ نے اعلان کر دیا کہ اس سال میں حج کرنے کیلئے جا رہا ہوں، زیادہ سے زیادہ ساتھی چلیں، حج کیلئے مقام ذوالحلیفہ میں جو مسجد ہے، اس مقام پہ آپ نے احرام باندھا، غسل فرمایا، پھر چادریں پہنیں، خشبو لگائی اور دو رکعت احرام ادا کی، پھر اونٹنی پر سوار ہو گئے اور آپ نے شہد منگوایا آپ نے اپنی زلفوں کے اوپر لیپا، تاکہ راستے پر بال پراگندہ نہ ہوں، صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، آپ کا سر مبارک سفر میں یوں ہی چمکتا رہا، کہ ابھی غسل کر کے آئے ہیں، بال گیلے گیلے کہ آپ نے بالوں کو ٹوٹنے سے بچانے کیلئے شہد لگایا تھا، گویا خوشبو استعمال فرمائی، چادریں پہن لی، نفل ادا ہو گئے اور سواری پر بیٹھ گئے، پاؤں رکاب کے اندر ڈال دیئے بال مبارک درست کر لئے، پھر اونچی آواز کے ساتھ

"لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک إن
الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک"

محرم جب تلبیہ کے الفاظ پڑھ لیتا ہے، تو اس کی نیت پکی ہو جاتی ہے، اس سے پہلے جتنے کام کئے ہیں، وہ احرام کے ضرور ہیں، لیکن ابھی محرم نہیں بنتا، محرم احرام والا شخص تب بنتا ہے کہ جب نیت کے ساتھ یہ الفاظ ادا کر دے، یہاں سے جانے والے ساتھی وہ ایرپورٹ سے احرام باندھ لیتے ہیں، نفل بھی پڑھ لیتے ہیں، لیکن جب قریب پہنچتے ہیں، یلملم کے تو پھر

Marfat.com

تلبیہ اور نیت کرتے ہیں، تب وہ پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں، اس سے پہلے خوشبو لگا سکتے ہیں ، وہ سب کچھ ایسی خوشبو احرام کو لگانا مسنون ہے جسکا داغ نہ ہو، خوشبو تادیر آتی رہے، جب تلبیہ پڑھ لیا، تو اب پابندیاں شروع ہوگئیں، نیت سے پہلے احرام کو خوشبو لگا سکتا ہے۔

یہ سفر آپ کا جاری رہا، حج کے موقع پر کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے خطبے دیئے، آج اصل موضوع رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا آخری خطبہ، جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیان فرمایا ہے، اس موضوع پر گزاراشات عرض کرنی ہیں، چنانچہ راستے میں تمام وفود ملتے رہے، آپ نے کئی مقام میں راستے میں فرمایا کہ بھائی جبرئیل میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ لبیک الھم لبیک اونچی اونچی آواز کے ساتھ پڑھو، تو آپ کے ساتھ جتنے جمادات ہیں، اشجار ہیں، یہ بھی لبیک پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ پوری کائنات احرام والوں کے ساتھ لبیک الھم لبیک یارب حاضر ہوں یارب حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں آپ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، نہ ذات میں نہ صفات میں تیری سب تعریف ہے تیری ہی سب بادشاھت ہے اور تیرے کسی کام میں کوئی شریک نہیں ہے۔

حجۃ الوداع پر لوگوں کی تعداد مختلف لکھنے والوں نے لکھی ہے، جسے اب بھی کوئی بڑا جلسہ ہو، تو کوئی کہتے دس ہزار، کوئی کہتے ہیں بیس ہزار، کیونکہ گنا نہیں جاتا، ایک اندازہ ہوتا ہے، کئی روایات ہیں جو ''خیر الامور اوسطھا'' جس پر زیادہ مفسرین اصحاب سیر گئے ہیں، وہ ایک لاکھ چودہ ہزار کے لگ بھگ، صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم نے آپ ﷺ کے ساتھ حج کیا ہے، آپ کا ہجرت کے بعد یہ ایک ہی حج ہے، جو مدینہ طیبہ میں آپ دس سال اور کچھ مہینے رہے، تو حج کے بعد دو مہینے کچھ عرصہ محرم، صفر اور ربیع الاول کے چند دن گزارنے کے بعد دنیا سے رحلت فرما گئے، مدینہ طیبہ میں جو آپ کے دس سال ہیں، اس میں آپ نے ایک حج ادا فرمایا، یہی حجۃ الوداع ہے، اور اسکو حجۃ الاسلام بھی کہا جاتا ہے۔

اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ میں جب آپ تھے بعد البعثت نبوت کے بعد، تو آپ نے تین حج ادا کیے تھے، یہ آپ کا چوتھا حج ہے اور آپ کے عمروں کی تعداد بھی لکھی ہے، لیکن چار عمروں کے بارے میں اتفاق سے لکھی ہے، اکثر کا رجحان ہے کہ آپ ﷺ نے چار عمرے ادا فرمائے۔

Marfat.com

خطبہ حجۃ الوداع:

بہر حال یہ وفود ہزاروں کی شکل میں مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملتے رہے، یہی وہ ہجری ہے آپ کے حج سے پہلے پہلے سود حرام ہو گیا تھا، اور جب آپ نے حج کی ترتیب شروع کر دی، مسائل لوگ پوچھتے رہے، آپ میدان عرفات میں پہنچ گئے، آپ نے میدان عرفات میں جو خطبہ دیا، یہ خطبہ حجۃ الوداع کا خطبہ کہلاتا ہے، یہ خطبہ پوری اسلامی تعلیمات کا احاطہ کرنے والا خطبہ ہے، اس خطبے میں ایمان بھی اور عقیدہ بھی ہے، معاملات بھی، تمدن بھی، معاشرت بھی، آپس کا رہنا بھی، دوسرے ملکوں کے ساتھ رہنا بھی، کافروں کے ساتھ رہنا بھی، تمام جامع مانع انداز میں اس میں اصول بیان فرمائے ہیں، میدان عرفات میں خطبہ دو مرتبہ ہوا، پھر مختصر سا خطبہ مزدلفہ میں ہوا، پھر اس کے بعد تفصیلی خطبہ آپ نے منی میں دیا، کنکریاں مارنے کے بعد طواف زیارت تمام خطبوں میں کچھ باتیں مکرر بیان ہوتی رہی، پہلا خطبہ جو آپ کا اونٹنی کے اوپر ہے، میدان عرفات میں اس خطبے میں جو سب سے پہلی بات ارشاد فرمائی کہ

کتاب اللہ اور سنت:

اے لوگو! میری بات غور سے سنو، ہو سکتا ہے آئندہ کبھی بھی اس مقام پر میری اور آپ لوگوں کی ملاقات نہ ہو سکے، علماء نے لکھا ہے کہ آپ کو پہلے ہی یہ بتا دیا گیا تھا کہ آپ بس ہمارے پاس آنے والے ہیں، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہو سکتا ہے میرے پاس حج کے بعد قاصد آجائے، اللہ رب العزت کی طرف سے آجائے اور مجھے دنیا آخرت کی طرف سے اختیار دے، تو میں اس آخرت کے گھر کو اختیار کروں، تو میری بات غور سے سنو، ہو سکتا ہے اس ملاقات کے بعد اس جگہ پر پھر کبھی بھی ملاقات نہ ہو سکے، سب سے پہلی بات یہ ہے میں آخری اللہ کا نبی ہوں، رسومات جاہلہ کو میں نے پاؤں کے نیچے روند دیا ہے، تمہارے لئے وہی عقیدہ ہو، جو میرا ہے، اعمال وہ ہوں، جو میرے ہیں، تمام زندگی طریقہ زندگی قرآن سنت کے مطابق ہو اور نجات کیلئے دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں فرمایا

Marfat.com

”تركت فيكم أمرين لن تضلوا ماتمسكم بها كتاب الله وسنتي نبيه“الموطا:۱۳۹۵

دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ،اگر مضبوتی کے ساتھ ان چیزوں کو پکڑ رکھو گے،تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو سکتے ،ایک ہے اللہ کی کتاب ،دوسری میری سنت ہے ،میری احادیث ہیں، میرا قول عمل ہے،تو رسومات جاہلیہ کے مطابق اپنے عقائد اپنے اعمال اپنے اخلاق طریقہ زندگی نہ بنانا،یہ دو چیزیں ہیں،جس کے مطابق عقیدہ اور اپنا عمل بنانا ہے۔

تم آپس میں بھائی بھائی ہو:

پھر فرمایا کہ دیکھو تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو،کسی ایک زبان والے کا دوسری زبان پر کوئی ترجیح نہیں ہے ،کسی خوبصورت سفید کی کالے سے اوپر کوئی ترجیح نہیں ہے ،کسی مال دار غریب کے اوپر کوئی ترجیح نہیں ہے ،کسی آقا کو غلام پر کوئی ترجیح نہیں ہے ،کسی بادشاہ اور رعایا ہونے کی نسبت سے کوئی ترجیح نہیں ہے،کوئی عرب خاندان ہونے سے کوئی ترجیح نہیں ،ترجیح بس یہ ہے:

﴿إن أكرمكم عند الله اتقاكم﴾الحجرات:۱۳

اگر تمہارے پاس تقوی کی دولت ہے،تو تم ترجیح والے لوگ ہو،اللہ اور اللہ کے رسول کے مقرب ہو اور دنیا آخرت کے اعتبار سے اللہ تعالی کی خوشنودگیاں تمہارے ساتھ رہیں گی، تم سب آپس میں ایک دوسری کی عزت جان مال آبرو اس طریقے سے اسکا خیال رکھنا ہے، اسکی عظمت کا خیال رکھنا ہے ،جسا کہ آج کے دن کی عظمت ہے،میدان عرفات کی ،اسکے احترام کا خیال رکھنا ہے،سب نے جس طرح کہ اس شہر کے عظمت سب کو خیال ہے اور اس شہر کی عظمت مسلمانوں کے ذمہ واجب ہے،ایسی ہی تمام مسلمانوں کا آپس میں جان مال عزت آبرو کا خیال رکھنا واجب ہے۔

آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرنا ،ایک دوسرے کی آبرو کو پامال نہ کرنا،عزت کو پامال نہ کرنا، کسی کا مال بغیر اجازت کے استعمال نہ کرنا،یہ دوسری بات اہم ہوئی۔

Marfat.com

سود کی حرمت:

پھر فرمایا کہ دیکھو زمانہ جاہلیت کے اندر سود کے اوپر تمہارے لین دین ہوتے تھے، سود تمہیں معلوم ہے کہ حرام ہو چکا ہے اور سود کی وعید قرآن مجید میں آ چکی ہے

﴿فاذنوا بحرب من الله ورسوله﴾ البقرہ: ٢٧٩

کہ اے ایمان والو! اگر سود سے باز نہیں آتے ہو، پھر اعلان جنگ اللہ رب العزت اور اللہ کے رسول کا سن لو، تم اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ جنگ کر رہے ہو، مقابلہ کر رہے ہو، زمانہ جاہلیت کا سود تفصیل سے بھی عرض کر رہے ہیں مختصر بات یہ ہے، دوستو وہ قرض دیتے تھے، درھم دیتے تھے، دینار دیتے تھے، ان درھموں پر اگر ایک سو دیا ہے، تو ایک سو دس درھم لیتے تھے، اگر وہ ایک سو دس نہیں دے سکے گا، تو پھر وہ ایک سو بیس ہو جائے گا اور اگر ایک سو بیس اس تاریخ تک نہیں دے سکے، تو پھر ایک سو چالیس ہو جائیں گے اور پھر نہیں دے سکے گا، تو دو سو ہو جائیں گے، پھر بھی نہیں دے سکے، تو تمہارا ایک فرد ہمارا غلام ہو جائے گا، پھر بھی نہ دے سکے، تو تمہارے گھر کے دو افراد ہمارے غلام ہو جائیں گے، پھر بھی نہ دے سکے ہو، تمہارا پورا گھرانہ ہمارا غلام ہو جائے گا، یہ زمانہ جاہلیت کا سود تھا، لوگوں کو رقوم کی ضرورت ہوتی تو وہ وڈیروں کے پاس جاتے تھے، ان سے قرض لیتے تھے اور قرض ان وڈیروں کی دینے کی یہ شرائط ہوتی تھیں، جو جامع مانع میں نے آپ کے سامنے بیان کر دی ہیں، میرا خیال ہے کہ اس مسئلے میں آپ لوگ زیادہ سمجھ دار ہیں، تمام تر سود کا کاروبار وہ اسی بنیاد پر گھوم رہا ہے، وہ لوگ وڈیروں سے قرض لینے آتے تھے، انہیں مجبور نہیں کیا جاتا ہے، کہ ضرور آ کر قرضہ لو، وہ اپنی خوشی سے لیتے تھے اور عدم ادائیگی کی وجہ سے وہ پورا گھرانہ غلام بن جاتا تھا، اب اگر کسی کو سود کا مسئلہ سمجھایا جائے، بتایا جائے، تو وہ یہ سمجھتے ہیں، وہ تو زمانہ جاہلیت کا سود تھا، اب یہ اور سود ہے، دوستو تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دل سے سوچنا یہ وہی سود ہے، جو زمانہ جاہلیت کا سود تھا، اس وقت کمپیوٹر نہیں تھے، پیارے کاغذ نہیں تھے، عمدہ قسم کے دفتر نہیں تھے، ائرکنڈیشن قسم کے اور قالین بچھے ہوئے بنک نہیں تھے، وہ بڑے بھی خانہ بدوش قسم کی زندگی گذارتے تھے، اور اسی طرح وہ اپنے گھروں میں رہتے تھے، جیسے کہ جن کو وہ قرضہ دیتے تھے

Marfat.com

،وہ اسی طرح رہتے تھے، سود کی ترتیب بعینہ یہی تھی ،جسکو اللہ توفیق دے دے سمجھ کی اور بچنے کی تو یہ بڑی بات ہے اور جس کے دلوں پر

﴿ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى أبصارهم غشاوة و لهم عذاب عظيم﴾ البقرہ:۷

لوگ سب کچھ سنتے ہیں ،لیکن حق بات کانوں میں نہیں جاتی ،حق بات کے سننے سے محروم ہو گیا، مسلم یہ کیسا مسلم ہے اور تو سب کچھ اس کا دل سوچتا ہے ،لیکن سود یہ نہیں سوچتے ،جب تنہائی میں بیٹھیں تو سوچیں یہ وہی سود ہے اور کوئی سود نہیں کان بند ہو گئے ، ہر کچھ سنتے ہیں ،حق نہیں سنتے ،نگاہ بند ہو گئی ہر کچھ دیکھتی ہے حق کو نہیں دیکھتی ہے زبان بند ہو گئی ہر کچھ بولتی ہے حق نہیں بولتی دل بند ہو گیا ہر کچھ سوچتا ہے حق نہیں سوچتا تو اب ہمارے اوپر عذاب نہیں آئے گا تو اور کیا ہو گا اب بھی علامات قیامت نہیں بنے گی تو اور کیا ہو گا یہ زمانہ جاہلیت کا سود تھا اللہ رب العزت نے اعلان کیا تمام عبادات کے اوپر ثمرات ہیں عقیدہ کے اوپر ثمرات ہیں ثواب ہے نماز روزہ ان تمام چیزوں پر ثمرات ہیں ثواب کی حد بندی نہیں کی اعلان نہیں کیا لیکن ایک چیز کا اعلان کیا جسکے مقدر میں جو رزق لکھا ہے اسکو مل کر رہے گا

﴿الاان نفسا لن تموت حتى تستكمل رزقها فاتقوا الله واجملوا في الطلب فتوكلوا عليه إن الله يحب المتوكلين﴾ مشكوة بحواله شرح السنة وشعب الايمان

اور آپ نے اعلان فرمایا کہ سود کے پیسے میرے چچا عباس بن عبد المطلب نے لوگوں سے لینے ہیں ، چچا کے کسی وقت بھتیجا وارث بھی بن جاتا ہے ،جب قریب کے عصبہ نہ ہوں ، تو دور کے عصبہ وارث بن جاتے ہیں ، میں بھتیجا خاتم النبین ﷺ اعلان کر رہا ہوں ، کہ میرے چچا عباس نے جن لوگوں سے سودی لین دین کے پیسے لینے ہیں ، میں نے سب معاف کر دیا ، میرے چچا نے اب کوئی پیسہ کسی سے نہیں لینا ، چچا کھڑا سن رہا ہے ، کہا صدقت آپ نے صحیح اعلان فرمایا ، معاف ہے۔

Marfat.com

بنو ھذیل کا خون معاف:

آپ نے پھر اعلان کیا تم زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے کو قتل کرتے رہتے تھے اور پھر یہ قتل دور تک چلتا رہتا تھا، بنو حزیل نے میرے خاندان حارث بن عبد المطلب کے ایک شخص کو قتل کیا تھا، میں اپنے خاندان حارث بن عبد المطلب کی طرف سے بنو ھذیل کے خون کو معاف کرر ہا ہوں، آئندہ کوئی آپ سے بدلہ نہیں لے گا، تم بھی اپنے ایک دوسرے ساتھی جسکو قتل کیا ہو، تکلیف دی ہو، کوئی ایذا پہنچائی ہو، دکھ دیا ہو، سب کو معاف کر دو، اعلان کر دو معافی کا، میں نے بھی معاف کر دیا۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم:

اور پھر اسکے بعد اعلان فرمایا کہ سنو لوگوں زمانہ جاہلیت میں اور نا گوارا حوال تھے، ایسی ہی عورتوں کے ساتھ بہت ہی ظلم ستم کیا جاتا تھا اسلام نے عورتوں کو وراثت کا حق دیا شوہر کے پاس آئی تو نان نفقہ اور سکنی کا حق دیا اور اس کو ماں کا درجہ دے کر جنت اس کے قدموں میں رکھ دی اور اگر حیا کے ساتھ دوپٹہ اوڑھ کر پھرتی ہو، گھر کے اندر تو فرشتے بھی رشک کرتے ہیں، ایسی خاتون پر اور جب یہ عفت والی خاتون بن کر کسی کے نکاح میں آجائے، تو یہ اپنے شوہر کو بھی جنت میں بسانے کا سبب بنتی ہے، رشک ملکوت ہوتی ہے، یہ ان عورتوں کے وفود میں ہوگی، جن عورتوں کی سردار جنت میں فاطمۃ الزھرہ رضی اللہ عنہا ہونگی، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا، زمانہ جاہلیت کی طرح ان پر ظلم کے پہاڑ نہ گرانا، آخر میں میاں بیوی کو وصیت کی، آپس میں اتفاق کے ساتھ حسن کے سلوک کے ساتھ اور ایک دوسرے کی رواداری کے ساتھ پیش آنا، ایک دوسرے کے حق میں میاں کے کچھ حق ہیں بیوی پر وہ بیوی ادا کرے اور بیوی کے کچھ حق ہیں، میاں پر وہ میاں ادا کرے۔

میں نے ہر بات پہنچادی:

اور یاد کھو لوگوں میرے پاس جو اللہ رب العزت نے شریعت بھیجی، اسکی ایک ایک بات

Marfat.com

میں نے تم تک پہنچادی، مجھے بتاؤ آخرت میں میدان حشر میں اللہ رب العزت تم سے سوال کریں، کہ میرے پیغمبر نے تم پر تبلیغ کی تھی، تو بتاؤ کیا جواب دو گئے ،تو سارے صحابہ اکرامؓ بولنے لگے کہ ہم سب گواہی دیں گے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے تبلیغ کا حق ادا کردیا تھا،ہمیں ایک بات واضح طور پر سمجھادی تھی،سکھادی تھی،سنادی تھی،بتادی تھی،تو آپ نے پھر انگلی کا اشارہ کیا،آسماں کی طرف اور پھر یہ اعلان کیا

"اللھم اشھد ، اللھم اشھد ، اللھم اشھد"صحیح

مسلم: ۲۹۴۱

کہ اے اللہ آپ بھی گواہ ہو جایئے ، یہ میرے صحابہ سب میری تبلیغ کے اوپر گواہ بن چکے ہیں،حدیث میں آتا ہے کہ میدان حشر میں اللہ رب العزت بالکل آسمان دنیا پر آجاتے ہیں اوراعلان کرتے ہیں

"ھل من مستغفر فاغفرله" سنن ابن ماجه بحواله تقريب التهذيب

آج کوئی ہے اس میدان میں مجھ سے معافی مانگنے والا میں عرش سے اتر کر آسمان دنیا میں آیا ہوں معاف کردونگا

ھل من مستولد فاولده (سنن ابن ماجه بحواله تقريب التهذيب)

کیا ہے کوئی اس میدان میں جو مجھ سے اولاد کا سوالی ہو اسے میں اولاد عطا کردونگا

ھل من مسترزق فارزق له (سنن ابن ماجه بحواله تقريب التهذيب)

کیا کوئی ہے

عرفہ کو عرفہ کہنے کی وجہ:

اس میدان رحمت میں میدان عرفہ میں جس میں بابا نے اپنی بیوی کو پہچانا تھا، اسلیئے اس کوعرفہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ رب العزت اپنے مقبول بندوں کو پہنچان لیتا ہے، اللہ کے مقبول بندے اپنے رب کو پہنچان لیتے ہیں، اس لئے اس میدان کا نام ہی پڑھ گیا، عرفہ یعرفون یہ سب اللہ کے بندے اپنے رب کو پہنچانتے ہیں اور رب اپنے بندوں کو پہنچانتا ہے، ثم استوی علی الارش یدبر الامر وہ رب جو تمام کائنات کے نظم سے فارغ ہو کر عرش پر کماشانہ جلوا افروز ہوئے، آج وہ عرش سے اپنی شان کے ساتھ میدان عرفات میں اترا ہوا ہے اور اعلان کر رہا ہے

ھل من مسترزق فارزق لہ (سنن ابن ماجہ بحوالہ تقریب التھذیب)

کیا تم وزیروں کے دروازے کھٹکاتے ہو جن کی اپنی کوئی قسمت نہیں ہے کبھی دوڑتے ہیں کبھی آتے ہیں کبھی بھیگ مانگتے ہیں ان وزیروں کے دروازہ کھٹکاتے ہو جنکی اپنی کوئی قسمت نہیں ہے شہنشاہ مطلق کا دروازہ کیوں نہیں کھٹکاتے ہو

ھل من مسترزق فارزق لہ (سنن ابن ماجہ بحوالہ تقریب التھذیب)

آج ہے کوئی مجھ سے رزق کا سوالی تو میں رزق کے انبار ساتھ لیکر کے آیا ہوں اللہ رب العزت قریب ہیں اور رسول اللہ ﷺ گواہ بنا رہے ہیں کہ اسی وقت حالت اور ہوگی پیشانی سے پسینہ نمودار ہونا شروع ہوا جب حالت درست ہوئی تو آپ نے فرمایا ابھی جبرئیل علیہ السلام آگئی تھی اور ایک آیت لیکر آئے فرمایا

﴿الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا﴾ المائدہ: ۳

روح الامین آگئے ہیں، امانت کا سردار آیا ہے، چار بڑے فرشتے چاروں میں سے بڑا سردار آیا ہے، جبرئیل امین آئے، روح الامین آئے اور یہ آیت لیکر آئے فرشتوں کی اتنی تعداد ساتھ استقبالیہ کے طور پر آئی تھی، فضا فرشتوں کہ رش کی وجہ سے بھر گئی۔

﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت

Marfat.com

لکم الاسلام دینا

اے میرے پیغمبر میں نے جو دین دینا تھا، جو شریعت دینی تھی، جو اسلام دینا تھا، جو قرآن حدیث کی شکل میں تعلیمات دینی تھی، وہ مکمل کردی ہیں، میں نے اپنی نعمت مکمل کردی، حروف کی شکل میں، قرآن مکمل کردیا، نبوت کی شکل میں آدم سے چلی محمد الرسول اللہ ﷺ کی شکل میں نبوت کی بھی تکمیل کردی ہے، وزحیت لکم الاسلام دینا جتنے پہلے ادیان بھیجے شریعت بھیجی کتابیں بھیجی صحیفے بھیجے وہ سب ہی میرے مقبول صحیفے ہیں، مقبول شریعتیں ہیں، لیکن جس شریعت سے میں بہت خوش ہوں، وہ شریعت ہے، جو میں نے اپنے آخری پیغمبر ﷺ کو عطاء کردی یہ آیت نازل ہوگی یہود کبھی کبھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا کرتے تھے یہ آیت ہماری شریعت میں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے پہلی بات ہے کہ یہ آیت پہلی شریعتوں میں نازل کیسے ہوتی نعمت مکمل نہیں ہوئی تھی نعمت تو آپ پر مکمل ہوتی ہے نعمت کی تکمیل کو بتایا جارہا ہے جو کہ آخری شریعت ہے اس کے بعد کوئی شریعت نہیں تو مکمل یہی ہے اور انا نحن نذلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اور کتابیں بھی اللہ رب العزت نازل کی ہیں کیا صرف قرآن نازل کیا ہے نہیں اور کتابیں بھی اللہ رب العزت نازل فرمائی لیکن ان میں وانالہ لحافظون نہیں فرمایا تو اسکا ایک ہی جواب ہے کہ ان کتابوں کی ضرورت نہیں تھی اس کے بعد اور کتابیں اور شریعت آنی تھی اس کتاب کیلئے وانالہ لحافظون کہنا ضروری تھا کہ اسلئے کہ اس کے بعد میں روشن خیال والے ہر دور میں آنے تھے اسلام کے دشمن ہر دور میں آنے تھے اللہ تو خالق کائنات ہے اس کو تو سب کچھ پتہ ہے کہ کس دور میں کیسا لیڈر پیدا ہوگا کیسا اسلام کا دشمن پیدا ہوگا کیسا علماء کا دشمن پیدا ہوگا کیسا مساجد کا دشمن پیدا ہوگا کیسا مدارس کا دشمن پیدا ہوگا کہ میں اعلان کررہا ہوں کہ اس قرآن کو اس شریعت کو رسول کی حدیث کو ان مساجد مدارس کو ان علماء ان طلباء کو ان دینی تشخص رکھنے والوں کو کوئی نہیں مٹا سکتا ہے وانالہ لحافظون میں انکی حفاظت کرنے والا ہوں اللہ تعالی ہمیں دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

مرض وفاتِ نبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَامت فهم الخالدون﴾ الانبیاء: ۳۴

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی". شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک (باب جامع جنائز)

اللهم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی (بخاری: ۵۶۷۴)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

سورۃ الانبیاء کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کا ذکر ہے، مرض الوفات کو بیان کیا جارہا ہے، حجۃ الوداع سے جب واپس تشریف لائے اور حج کے موقع پر بھی آپؐ نے اشارہ دے دیا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ آئندہ ملاقات نہ ہو اور مرض الوفات کے دنوں سے پہلے پہلے بھی آپ چھوٹی مجلس میں بڑی مجلس میں یوں ذکر فرمادیتے تھے کہ اللہ نے بندہ کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہتے ہو یا

Marfat.com

آخرت میں آنا چاہتے ہو، تو بندہ نے آخرت کو پسند کیا ہے، اس طرح کے ارشادات آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے، جس سے عام صحابہ کرام نہ سمجھ پاتے ،لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگ جاتے تھے۔

سورہ نصر پر صدیق اکبرؓ کا رونا:

یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ جب سورۃ نصر نازل ہوئی کہ لوگ اسلام میں فوج درفوج داخل ہوں گے، اللہ نے اسلام کو فتح دے دی ہے، آپ استغفار فرمائیں، اللہ توبہ قبول کرنے والے ہیں، تو اس سورت کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رویا کرتے تھے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ایک دفعہ کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ تو کہا کہ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کا دنیا سے چلے جانے کا پتہ معلوم ہوتا ہے، اسلام کی تکمیل ہوگی، لوگ افواج کی شکل میں اسلام میں داخل ہوگئے، آپ کی مشن کی تکمیل ہوگئی ہے، جب مشن کی تکمیل ہوجائے، اللہ تعالی اپنی اس ہستی کو دنیا سے اٹھالیتے ہیں۔

اسامہ بن زیدؓ کی روانگی:

اس پر رسول اللہ ﷺ کی حج سے واپسی کے بعد محرم مین آپ کو پتہ چلا کہ یمن کے علاقے سے ایک شخص نے جھوٹی نبوت کا دعوی کیا ہے، تو آپ نے اس کی تحقیق کیلئے چند شخصوں کو روانہ کیا، کیا واقعتا ایسی بات ہے؟ چنانچہ اطلاع ہوئی کہ ایسا ہی ہے، ان دونوں نے اپنے اپنے علاقوں میں نبوت کا دعوی کیا ہے کہ اس مشورے کے ہوتے ہوئے صفر کا مہینہ شروع ہوگیا، آپ ﷺ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت انصاری صحابہ کرام کو مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے نبوت کے داعیوں کے مقابلے کیلئے روانہ کیا، لیکن صفر کے اواخر ہی میں آپ کی طبیعت خراب ہونا شروع ہوگئی، یہ مدینہ طیبہ سے باہر ایک مقام پہ جمع ہوئے، حضرت اسامہ بن زیدؓ بمع اپنے ساتھیوں کے کہ آپ کی صحت کے بارے کچھ پتہ چل جائے، تو پھر سفر شروع کردیں گے۔ (سیرۃ الصحابہؓ)

Marfat.com

مرض کی حالت:

اسی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ جنت البقیع میں تشریف لے گئے، ایک دن بالکل آخری صفر کی تاریخ ہے اور فرمایا کہ صحابہ کرام جو دنیا سے رخصت ہو گئے، ان کی مغفرت کی دعا کرنے گیا تھا، ویسے تو ہر روز ہو ہی رہی ہے، لیکن اب میں جانے والا ہوں، تو خصوصی دعا کرنے جنت البقیع میں گیا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ کو بخار کی کیفیت شروع ہو گئی، سر میں سخت درد اور بخار، لیکن اس دوران آپ ازواج مطہرات کے پاس ہر روز جس جس کی طرف نمبر تھا، جاتے رہے، ایک ہفتہ کی ترتیب تو یوں ہی رہی، کہ بیماری بھی چلتی رہی، بخار بھی تھا، ساتھ نمازوں میں بھی آپ تشریف لاتے رہے، کچھ مختصر وعظ نصیحت اور بیان بھی ہوتا رہا، کل مرض کے ایام چودہ دن ہیں، چودہ دن آپ بیمار رہے ہیں، ان چودہ دنوں میں پہلا ہفتہ تھوڑی تھوڑی بیماری کے ساتھ آپ ﷺ نے نمازوں میں بھی شرکت فرمائی، اور خود نمازیں پڑھائیں۔

اور ازواج مطہرات کی باری کی ترتیب بھی پوری رکھی، جب کہ آپ کیلئے ازواج مطہرات کی باری کی ترتیب فرض اور واجب نہیں تھی، مستحب درجے میں تھی، آپ نے ہمیشہ یہ باری مکمل اور انصاف کے ساتھ ادا کی ہے، باوجود اس کے مستحب درجے کی بات تھی، جب آخری ہفتہ شروع ہوا، تو آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تھے، آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ دیگر ازواج مطہرات کو بلا لیا جائے، حاضر ہو گئیں، فرمایا کہ میری طبیعت صحیح نہیں ہے، مجھے تکلیف ہوتی ہے، ہر روز دوسری دوسری جگہ میں جانے میں تو آپ سب سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں عائشہ صدیقہ کے پاس رہنا چاہتا ہوں بیماری کے دنوں میں، سب ازواج مطہرات نے بخوشی آپ کو اجازت دی اور غم کی وجہ سے پریشانی کی وجہ سے عورتوں کے دل ویسے بھی نرم ہوتے ہیں، پھر وہ وفادار رفیقہ حیات ہوں، جو شوہر کے دکھ کو دیکھ کر یاس کر وہ اپنے غم و حزن کو قابو میں کیسے رکھ سکتی ہیں، روتے ہوئے سب نے اجازت دی، بیماری کے اس ہفتے میں رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں حاضر ہوتے رہے، آپ بیٹھ کر نماز پڑھاتے تھے اور مکبر کی حیثیت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اللہ اکبر کہتے تھے، پیچھے صحابہ

Marfat.com

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز پڑھ رہے تھے۔

نمازیں صدیق اکبرؓ کے سپرد:

کچھ دن بیماری کے ایسے آئے جمعرات کے دن آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کو فرمایا کہ اپنے اباجی سے کہہ دو کہ نماز پڑھایا کرے، حضرت عائشہ عرض کرنے لگی، میرے ابو بہت رقیق القلب اور نرم دل ہیں، آپ کے قریب ہوتے ہوئے آپ کے مصلی پر ہوسکتا ہے کھڑے نہ ہوسکیں، حضرت عمر بہادر ہیں، مضبوط بھی ہیں، جوان بھی ہیں، ان کے لئے آپ ہدایت فرمادیں، آپ نے فرمایا نہیں اپنے ابا سے کہہ دو کہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے ذہن میں ایک دو باتیں اور بھی آئیں کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ رشتہ داری کا خیال ہو رہا ہے، سسر کا خیال ہو رہا ہے، ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس رہ رہے ہیں، انہوں نے یہ بات کہہ دی ہو کہ میرے ابو کو امام بنادیں، میرے ابا ایک درویش آدمی تھے، انہوں نے کبھی کوئی ایسی خواہش و تمنا ظاہر نہیں کی، تو پھر میں نے عرض کیا، تو آپ نے فرمایا نہیں، اپنے ابا سے کہہ دو کہ وہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائیں، مسجد نبوی میں آپ نے کہہ دیا اور حضرت ابوبکر صدیق بغیر قیل قال کے نماز پڑھانے کیلئے تشریف لے گئے اور نمازیں پڑھانا شروع کردیں۔

آپ کی حیات طیبہ میں اصحاب سیر نے سترہ نمازیں لکھی ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائیں اور نہ کبھی خلافت، عہدہ، امارت اور امامت مانگی اور نہ کبھی دل میں خیال آیا ہے نہ ارزو و تمنا اور خواہش پیدا ہوئی ہے، لیکن جب اصحاب بدرین عشرہ مبشرہ اور رسول پاک ﷺ کے سب جانثار جب مجھے ہی کہتے ہیں، تو پھر میں اس کام کو انجام دینے کیلئے اپنے آپ کو تیار کر رہا ہوں، یہ بات حضرت ابوبکر صدیق نے خطبہ خلافت میں ارشاد فرمائی، نہ کبھی خلافت مانگی ہے، نہ امارت مانگی اور نہ کبھی دل میں خیال آیا ہے کہ میں نے امیر بننا ہے اور خلیفہ بننا ہے۔

Marfat.com

آخری خطبہ:

ہفتہ کے دن آپ کی طبیعت کچھ صحیح ہوئی، آپ ظہر کی نماز میں تشریف لائے اور ظہر کی نماز کے بعد آپ نے خطبہ وفات المرض بیان فرمایا، جو ہمارا آج کا موضوع ہے منبر پر تشریف لے گئے، سہارے کے ساتھ اور مرض کے زمانے میں حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما آپ کو سہارا دیکر کندھوں سے مسجد میں لایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ ضعف اور بیماری کی شدت کی وجہ سے آپ کے پاؤں مکمل زمین پہ ٹک نہیں سکتے تھے، یوں جیسے بے جان سے ہوتے ہیں، اس طریقے سے گھسٹتے ہوئے راستے سے آتے تھے۔

اعمال صالحہ اور تقوی کی وصیت:

آپ نے حمد صلوۃ کے بعد فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں تقوے کی اور اعمال صالحہ کی، اس کے ساتھ یکمشت جوڑے رہنا اور مجھے یہ خطرہ قطعاً نہیں ہے کہ تم سارے کے سارے مشرک بن جاؤ گے، شرک میں مبتلاء ہو جاؤ گے، خطرہ مجھے یہ ہے کہ تم میں حب مال آجائے گا، طمع، حرص اور لالچ آجائی گی، تنافس یعنی ایک دوسرے سے دنیا کے معاملے میں آگے بڑھ جانا اور آپس کے اختلاف کے شکار ہو جاؤ گے، پھر لڑو گے، آپس میں ایک دوسروں کو ماردو گے، اس چیز سے مجھے ڈر ہے، کہیں ان فتنوں میں مبتلاء نہ ہو جاؤ، جیسے تنافس دنیاوی اعتبار سے ہے، ایسے تنافس ہے اخروی اعتبار سے، جس کو قرآن مجید نے فرمایا: اور تنافس اخروی مطلوب ہے یعنی نیکی میں دوسرے سے آگے بڑھنا۔

﴿وَفِی ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ المطففین: ۲٦

ہمیں نیک لوگوں کی نیکی بہت پسند ہے، پھر ان کو ہم انعامات سے نوازیں گے، پس چاہیئے کہ نیکیوں میں بڑھنے والے آگے بڑھیں، تقوی اور نیکی اعمال صالحہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا یہ محبوب ہے، دنیاوی اعتبار سے تنافس اور تفاخر کرنا یہ مضموم ہے۔

Marfat.com

انصار کا خیال کیجئے!

پھر فرمایا کہ اے میری جماعت! انصار مدینہ کا خیال رکھنا، ان سے کبھی غلطی ہوگی، کوئی خلاف اولی بات انصار مدینہ سے صادر ہو جائے، تو درگزر کرنا، بس صرف یہ خیال کرنا کہ تمہارے پیغمبر کو انہوں نے ٹھکانا دیا تھا اور تمہارے پیغمبر کے ساتھ مہاجرین جو آئے تھے، ان بے گھروں کو گھر بھی دئے تھے، ان بے خوراکوں کو خوراک بھی دی تھی، ان بے سواریوں کو سواریاں بھی دی تھی، ہر طرح کا انصاری صحابہ کرام نے خیال کیا تھا۔

دنیا و آخرت کا اختیار:

پھر آپ نے فرمایا دیکھو اللہ رب العزت نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہنا چاہتے ہو، تو رہ جاؤ، یا آخرت میں ہمارے پاس آنا چاہتے ہو، خطیرۃ القدس رفیق اعلی یہ جنت الفردوس کا وہ مقام ہے جو مسکن ہے انبیاء علیہم السلام کا، تو اللہ نے بندے کو اختیار دیا، تو بندے نے پھر نظر ڈالی کہ بندہ جو مقصد لیکر آیا تھا، وہ مقصد پورا ہوتا ہوا نظر آتا ہے، تو بندے نے پھر آخرت کو منتخب کرلیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قریب بیٹھے ہیں اور ان کی رونے کی سسکی بن گئی، آپ نے فرمایا ابوبکر ٹھر جاؤ، اپنے نفس پر قابو رکھو، صبر کرو، روتے کیوں ہو؟ جب اللہ اور اللہ کے رسول کی کامل اتباع تمہارے اندر آجائیگی، کوئی تمہیں دکھ نہیں پہنچا سکتا، تم کامیاب ہو اور کوئی نہیں رہا ہے اور نہ کوئی رہے گا، تو صرف ذکر نیکوی رہے گا فرمایا

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾ الانبیاء: ۳۴

اے میرے آخری لاڈلے پیغمبر! اے میرے خاتم النبین محبوب پیغمبر! آپ سے پہلے بھی کوئی دنیا میں آیا اور ہمیشہ کیلئے نہیں رہا، آپ بھی دنیا میں ہمیشہ رہنے کیلئے نہیں آئے، یہ ہمارا اصول ضابطہ ہے، یہ ہمارا قانون ہے کہ جب آپ کے غلام تیار ہو گئے آپ کی جماعت تیار ہو گئی، ہم نے کب اوروں کو دنیا میں بسایا اور آپ کو اپنے پاس بلا رہے ہیں، سب دنیا میں

Marfat.com

آئے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنے اپنے دور میں تبلیغ کا کام کر کے ہمارے پاس رفیق اعلی میں پہنچ گئے، جب غلام تیار ہو گئے، اتباع سنت والے نوجوان اور شیدائی تیار ہو گئے، تو اب آپ ہمارے پاس آجائیں

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے:

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اس میں خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

یہ تو اقبال کہہ گیا اپنی قبر کو منور کرنے کیلئے، یہ ترانے گا گیا اور ایک صاحب دل نے کیا بات کہی

محمد کی غلامی ہے سند ہے آزاد ہونے کی

محمد کی غلامی، اپنے پیغمبر کی غلامی، خاتم النبین کی غلامی، اس مدثر کی غلامی، اس مزمل کی غلامی، اس رحمۃ لعالمین کی غلامی، اس بشیر نزیر کی غلامی، اس معراج والی ہستی کی غلامی بیت المقدس میں امام الانبیاء کی غلامی

محمد کی غلامی سند ہے آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

جب محمد ﷺ کی غلامی اختیار نہیں کرو گے، تو دنیا کے فاسقوں کی غلامی کرنے پڑے گی، یہود و نصاری کی غلامی کرنے پڑے گی، جن کو ایمانیات کا پتہ نہیں، ان کی غلامی کرنے پڑے گی اور اگر تم نے پیغمبر کی کامل غلامی اختیار کر لی، تو پھر تمہیں بادشاہی ملی گی، آزادی ملی گی، فخر ملے گا، سر بلندی ملے گی، سر اونچا ہوگا تمہارا بھی اور جس اسلام کے تم پیرو کار ہو، وہ اسلام بھی بلند ہوگا۔

وفود سے حسن سلوک کا حکم:

پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا دیکھو اے مسلمانوں کی جماعت! جو وفود تمہیں ملنے آئیں، ان سے حسن سلوک سے پیش آنا، رخصت کرتے وقت ان کو ہدیہ بھی دینا، تا کہ وہ خوش

Marfat.com

ہو کر جائیں۔

اور اے مسلمانوں کی جماعت یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے نکال دینا

"اخرج الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارَی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ "افق ۲۴۵ البزار

یہ دوسری حدیث ہے، پہلے آپ نے فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، اس عرب خطے میں اللہ رب العزت نے پوری کائنات پر احسان فرمایا

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ال عمران: ۱۶۴

پوری کائنات پر احسان ہے اللہ تعالیٰ کا، لیکن اہل عرب پر سب سے زیادہ ہے کہ انہیں میں سے اللہ رب العزت نے پیغمبر بنایا، اگر ان عرب نے قدر نہ کی اور عرب کے لوگ شرک پر رہے، یا یہودیت یا نصرانیت پر رہے، تو ان کو جزیرہ عرب سے نکال دو، انہوں نے اللہ کے اس برگزیدہ پیغمبر کی قدر نہیں کی، اس پر ایمان نہیں لایا، اس کی شریعت کو قبول نہیں کیا، تو مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔

علماء تفسیر نے لکھا کہ مقصد مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی بھی دوسرے مذہب والا جزیرہ عرب میں نہیں رہ سکتا اور ایک مقام پہ فرمایا، رہ گئے تو قتل کیا جائے گا، یعنی یا مسلمان ہو جائے یا باہر نکل جائے، یا قتل کیا جائے گا اگر خطۂ عرب میں غیر مسلم بن کر رہا۔

قبر کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت:

فرمایا اے میری جماعت میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میلہ عرس بے ادب ترتیب پر جمع نہ ہونا میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا، جیسے بعض امم سابقہ نے اپنے پیغمبر کے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا، ہاں سلام پیش کرنا ادب سے آ کر درود سلام پیش کرنا، حدیث میں آتا ہے جو میرے پاس آ کر مجھ پر سلام پیش کرتے ہیں، میں اس کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں، جو دور سے سلام پیش کرتے ہیں، اللہ رب العزت فرشتوں کے ذریعے سے مجھ تک سلام پہنچاتے ہیں، کہ فلاں آپ کے امتی نے آپ پر درود سلام پیش کیا ہے۔

Marfat.com

غلاموں سے زیادتی کی ممانعت:

اور پھر فرمایا غلاموں کا خیال رکھنا، ان کے ساتھ زیادتی نہ کرنا، ظلم نہ کرنا، یہ رسول اکرم ﷺ کی غلامی میں آزادیاں مل رہی ہیں، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دفعہ غلطی ہوگئی کہ اپنے غلام کو تھپڑ مارا، آپ نے ڈانٹا، کیوں تھپڑ مارا ہے؟ آپ نے کہا حضرت غلطی ہوگئی، اس صحابیؓ نے عرض کیا کہ اس کی تلافی کیا ہے، کہا تلافی یہ ہے کہ اس کو آزاد کردو، تو اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً آزاد کردیا۔

عورتوں کی رعایت کا حکم:

پھر فرمایا اپنی عورتوں کا خیال کرنا، زمانہ جاہلیت کی طرح عورتوں پر ظلم نہ کرنا، جیسے کوئی زندہ دفن کردیتے تھے، لاوارث کردیتے تھے، وراثت میں حصہ نہیں دیتے تھے اور مشرکین مکہ کے بڑے گندے رواج تھے، عورتوں کے بارے میں۔

صدیق اکبرؓ کی انوکھی فضیلت:

پھر آخر میں فرمایا کہ دیکھو! دنیا میں میرا کوئی محسن نہیں ہے کہ جس کے احسان کا بدلہ میں دنیا میں نہیں دے سکا، جنہوں نے بھی دنیا میں میرے ساتھ احسانات کئے، ان سب کا بدلہ میں دے چکا ہوں، میری امت میں سے صرف ایک شخص ایسا ہے، جس کے احسانات کے مکافات میں دنیاء میں نہ دے سکا، آخرت میں بدلہ دوں گا اور اور وہ ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے احسانات کا بدلہ میں دنیاء میں نہ دے سکا، آخرت میں دوں گا، اللہ سے سوال کر کے اس کو دلاؤں گا۔

اور پھر فرمایا یہ ابوبکر میرا وہ ساتھی ہے کہ جب سب سے پہلے میری نبوت پر میری بیوی نے تائید کی اور ایمان لایا، لیکن اطراف میں کوئی ایمان نہیں لایا تھا، تو یہ وہ شخص ہے حضرت ابوبکر صدیق، جس نے ایمان لایا تھا اور معراج کی بات حاسدین نے جب دوسرے انداز میں پیش کی، تو ابوبکر نے جواب دیا تھا، میرا دوست اگر ایسا کہتا ہے، تو ابوبکر اس کی تصدیق کرتا ہے،

Marfat.com

اورتم کہتے ہو،تونہیں مانوں گا ،تواسی دن سے حضورﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کالقب صدیق رکھا اور پھر فرمایا اگر دنیا میں گہرا محبوب اللہ کے علاوہ کسی کو رکھنے کی اجازت ہوتی اپنا گہرا محبوب ابوبکر کو بناتا ،لیکن محبوب حقیقی میں نے صرف اللہ رب العزت کو بنایا اھل ایمان کے درمیان اخوت بھائی چارگی ھمدردی اس کی اعلی مثال ہے ابوبکر۔

اختتام:

اور پھر فرمایا کہ تقوے کاخیال رکھنا اور اعمال صالحہ کواپنائے رکھنا اور میں ہوسکتا ہے عنقریب چلا جاؤں، دنیا سے رخصت ہوجاؤں، وماعلینا الا البلاغ

اسامہ بن زید کاذکر:

یہ خطبہ رسول اکرمﷺ کاہفتے کے دن ظہر کی نماز کے بعد مرض الوفات میں بیان ہوا،اتوار کے دن کچھ طبیعت زیادہ خراب ہوگی، حضرت اسامہ والہ لشکر جو بھیجا تھا یمن کی طرف ،مسیلمہ کذاب کے مقابلے کیلئے ،وہ ابھی رکے ہوئے تھے،تواسامہ آپ کو ملنے کیلئے آگئے ،آپ کواسامہ سے اوران کے ابو سے بہت پیار تھا،اسامہ کاابوعجیب شخص ہے،جس کے بارے میں رسول اکرمﷺ (اس حسرت پرغورکیاجائے) نے فرمایا تھازید بن حارثہ نہ کہاکروزید بن محمد کہاکرو، یہ میرابیٹا ہے، جب کے غلام تھااورخریدا گیا تھا،تو اللہ رب العزت نے سورہ احزاب کی آیات نازل فرمائی، متبنّی (منہ بولا بیٹا) ہوسکتا ہے،حقیقی نہیں ، یہ زید کے بیٹے ہیں،اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ ملنے کیلئے آئے ، چھوٹی عمر کے ہیں، جوان ہیں،لیکن ان کے علاوہ بڑی بڑی عمر والے صحابہ کرام موجود ہیں،حضرت ابوبکر ہیں ،عمر ہیں ،عثمان ہیں ،علی ہیں ، لیکن آپ نے ان کوامیر نہیں بنایا، یہ بتانا مقصود تھا کہ جس کوامیر بنایا جائے ،اس کی اتباع اھل ایمان پرواجب ہوتی ہے،خواہ عمر میں ،یا علم وفضل میں بڑاہو،یا کم ہو۔

اسامہ آئے ملنے کیلئے ،آپ نے ہاتھ اٹھائے ،اسامہ کے سرکوآپ نے پکڑااورقریب لاکر پیشانی کوبوسہ دیااوریوں فرمایا،لیکن ضعف کی وجہ سے وہ جملہ ارشادنہ فرماسکے،لیکن اتنا اندازہ ہورہا تھا کہ دعادی ہے،اسامہ واپس ہوا،شام کوکچھ طبیعت درست ہوگئی ،حضرت ابوبکرصدیق

Marfat.com

تھے، دوسرے ساتھی بھی تھے فرمایا اسامہ کا لشکر میں روانہ کر چکا ہوں، حالات کچھ ہو جائیں، اسامہ کے لشکر کو واپس نہیں بلانا، اتوار کی شام نماز کو آپ تشریف نہیں لے گئے، لیکن آپ نے پردہ دروازے کا ہٹا کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی امامت میں نماز پڑھتے، دیکھ کر مسکرائے، خوش ہوگئے کہ صحابہ کرام کا ایک اجتماع جن کو میں نے منتخب کیا ہے، صحابہ کرامؓ سب پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں۔

بعض حضرات نے تو یہ لکھا ہے آخری دیدار اپنی جماعت کا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ہم نے ولادت رسول کے موضوع سے آپ ﷺ کی سیرت کا مختصر خاکہ کئی جمعوں میں بیان کیا ہے اور آج وفات رسول ﷺ کو بیان کیا جا رہا ہے کہ ادھر غار حرا میں جبرئیل امین بتا رہے ہے اور آپ فرمارہے بس ما انا بقاری ء میں پڑھا لکھا ہوا نہیں، امی ہوں اور آج جب یہ آسمان ہدایت کا وہ سورج جب دنیا سے جا رہا ھے۔ علم سے دنیا کو بھر کر جا رہا ہے۔

ایک امی ہر دانش کو چمکاتا ہوا آیا:

تو اس سے بڑا کوئی پڑھا لکھا نہیں ہے۔

ان سے بڑا کوئی معلم نہیں ہے۔

ان سے بڑا کوئی مبلغ نہیں ہے۔

ان سے بڑا کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

ان سے بڑا کوئی امام نہیں ہے۔

انسان سے بڑا کوئی انسان نہیں ہے۔

ان سے بڑا اللہ رب العزت کے بعد کوئی شخص نہیں ہے

سب سے بڑے عالم بھی یہی، فقیہ بھی یہی، محدث بھی یہی، مفسر بھی یہی، مرکز وحی بھی یہی فرمایا

اک امی کہ ہر دانش کو چمکاتا ہوا آیا
اک دامانِ رحمت پھول برساتا ہوا آیا
وہ اک نغمہ کہ انسانوں کو چونکاتا ہوا آیا

Marfat.com

وہ اک جذبہ ارمانوں کو بڑھکاتا ہوا آیا
وہ اک نرمی سنگ خشت کے سینوں میں جا اتری
وہ اک شیشہ کہ ہر پتھر سے ٹکراتا ہوا آیا!
وہ اک عظمت کہ مظلوموں کے چہروں میں چمک اٹھی
وہ اک بندہ کہ سلطانوں کو ٹھکراتا ہوا آیا
وہ اک مستی کہ ہستی کو جلا دیتی ہوئے پھیلی
وہ اک عالم ہر عالم پہ چھا جاتا ہوا آیا

وہ کیسا پیغمبر ہے، ادھر تو بول بول رہا، ما انا بقارئ اور ادھر ایک لاکھ سے زائد جماعت کو مفسر بنا کر جا رہا ہے، حافظ قرآن بنا کر جا رہا ہے، مجاہد اسلام بنا کر جا رہا ہے، محدث اعظم اپنی جماعت کو بنا کر جا رہا ہے، ایسا مبلغ ہے، ادھر تو امی ہے اور ادھر رہتی کائنات کو عرش کے علوم کا ذخیرہ دے کر جا رہا ہے، وہ دنیا سے آب وتاب کے ساتھ رخصت ہو رہا ہے، جب مدینہ میں تھے، حیات کے ساتھ غمگین لوگ حاضر ہو کر دیدار رسول کر کے اپنے غموں کا مداوہ کر لیتے تھے، بے سہارا آکر اپنا سہارا سمجھتے تھے، آج آب تاب کے ساتھ یہ گلشن دنیا سے جا رہا ہے فرمایا

ہزار صبح بہار از نگاہ می چہ کدش
کہ جنود سا زلف کہ سیاہ می چہ کدش
چمن چمن گل نسریں زر خص رخر ذار
سبب سبب گل خنداں زرامی چہ قدراست
بہ پیش گاہ جمالش جلال بہ سربسجود
چہ خندہ وچہ تبسم جامی چہ قدراست
صد آفتاب بہ زیر حلیم می رخشند
زدلق فقرچہ گویم کہ مہا می چلدش

میں اس کی خوشبو کو دیکھو، تو حیران ہوتا ہوں کہ یہ کیسا عطر ہے۔

Marfat.com

میں اس کے اخلاق کو دیکھوں، تو حیران ہوتا ہوں یہ اخلاق ہمیں دنیا میں کسی کے نہیں ملے
جب میں حسن کو دیکھوں کہ ایسا حسین کوئی نہیں ملا۔
جب عادل کو دیکھوں تو ایسا عادل کوئی نہیں ملا۔
جب مصلح کو دیکھوں تو ایسا مصلح کوئی نہیں ملا۔
جب کسی مشفق کو دیکھوں تو ایسا کوئی مشفق نہیں ملا۔

ہزار چاند دنیا میں آجائیں ستارے گر کر آجائیں، لیکن میرے پیغمبر کی رخساروں کی حسن کی ایک جھلک کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، یہ آسمان دنیا کا وہ سراج منیر وہ اللہ رب العزت کا بشیر نذیر وہ رحمۃ العالمین اپنی زوجہ مطہرہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالی عنہما کے گود میں سر رکھتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہو

" اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى".

ادھر بیوی مسواک چبا کر دے رہی ہے، مسواک کر رہے ہیں، اللہ رب العزت کے عرش کے طرف دیکھ رہے اور جملہ ارشاد فرما رہے ہیں

"اَللّٰهُمَّ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى". شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک (باب جامع جنائز)

علماء نے لکھا ہے مسواک کی کثرت کرنے والوں کو اللہ رب العزت وفات کے وقت یہ جملے القاء کر دیں گے "انا للہ وانا الیہ راجعون" آپ ﷺ دنیاء سے رخصت ہو گئے، اللہ رب العزت ہمیں آپ ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ......﴾

Marfat.com

کفن دفن تجہیز تکفین رسول اللہ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، اَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ ، وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ ، فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ﴾ العمران: ۱۴۴

قال النبی ﷺ : "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ". امالی ابن شبران: ۱۷۱

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

چوتھے پارے کی آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک جو مرض الوفات میں آپ نے دعائیہ جملہ ارشاد فرمایا ہے، وہ آپ کے سامنے تلاوت کیا ہے، اس آیت کریمہ کا شان نزول غزوہ احد کے موقع پر ہوا، جب ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے، اس پر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حواس اڑ گئے تھے، اس پریشان کن خبر کو سن کر، بعد میں اعلان ہوا کہ یہ خبر جھوٹی ہے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوبارہ اکٹھے ہو گئے اور پھر دشمن پر حملہ ہوا اور اللہ نے فتح نصیب فرمائی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمجھایا اللہ رب العزت نے کہ بیشک وہ خبر جھوٹی تھی کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو

Marfat.com

گئے، یا شہید کر دیے گئے اور آپ لوگ اتنے پریشان ہو گئے، لیکن ایک دن تو یہ خبر سچی ہو جائے گی، تو پھر کیا کرو گے؟ اس لئے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر آئے، وہ سب دنیا سے چلے گئے اور آپ ﷺ بھی ایک مقصد کیلئے دنیا میں آئے، اس مقصد کے بعد دنیا سے چلے جائیں گے، تو اس طرح بے حواس نہ ہو جاؤ۔

نبی کی خبر رحلت پر صبر کا مقام:

آپ ﷺ نے بیان فرمایا تھا کہ جس عورت کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں اور اس نے صبر کیا، کوئی گلہ شکوہ اللہ رب العزت پر نہیں کیا، تو اس کے بدلہ میں اللہ رب العزت جنت عطاء فرمائیں گے، خواتین کے اجتماع سے ایک سوال آیا، کہ کسی کا اگر ایک بچہ فوت ہوا ہو، تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا کسی خاتون کا اگر ایک بچہ بھی فوت ہوا اور اس نے صبر وتحمل کیا ہو اور کوئی گلہ شکوہ نہ کیا ہو، اس کو بھی اللہ رب العزت اس صبر کے بدلہ میں جنت عطاء فرمائیں گے۔

پھر ایک سوال آیا کہ حضرت کسی کا کوئی بچہ فوت نہ ھوا ہو، اس کیلئے کیا حکم ہے؟ تو فرمایا میری وفات کی خبر سن کر جب اہل ایمان صبر کریں گے، تو اللہ اس صبر کی وجہ سے بھی اہل ایمان کو جنت عطاء فرمائیں گے۔

معلوم یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر بھی اہل ایمان کیلئے بڑی آزمائش ہے، تو اس پر اللہ رب العزت نے سمجھایا

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَإِنْ مَاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ﴾ . آلعمران: ۱۴۴

ہم نے اس ہستی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی پیغمبر آئے اور اپنا اپنا کام کر کے دنیا سے چلے گئے، اگر یہ خاتم النبیین ﷺ فوت ہو گئے، یا شہید کر دیئے گئے، تو تم دین سے پھر جاؤ، یاد رکھو کوئی دین سے پھر گیا، تو اللہ رب العزت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، اس کا اپنا نقصان ہے، ہاں ہر معاملے میں جو صبر وتحمل کے ساتھ رہا صابر شاکر رہا، تو اللہ رب العزت ایسے صابروں کو اجر عظیم عطاء فرمائیں گے

تو بات چل رہی تھی رسول اللہ ﷺ کی وفات کی حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی

Marfat.com

گود میں آپ کچھ جملے زبان مبارک سے صادر فرماتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگئے ، یہ خبر جب اہل مدینہ میں پھیلی ، بہت سے سچے عاشق سچے موحد ششدر رہ گئے ، حیران رہ گئے ، یہ کیسے ہوگیا اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو بس ایسے چپ کر کے بیٹھ گئے ، جیسے انہیں کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ادھر موجود ہی تھے ، جب اطلاع ملی ، کہا نہیں ، آپ پر کچھ عالم ملکوتی کے احوال ہیں ، آپ عالم قدسی میں تشریف لے گئے ہیں ، وفات نہیں ہوئی ، حضرت عمرؓ نے کہا منافقین خوش نہ ہوں ، یہ خبر سن کر کہ مسلمانوں کا پیغمبر فوت ہوگیا ہے ، اگر کسی نے یوں کہا میں اسکو مار دوں گا ، آپ عالم قدسی میں تشریف لے گئے ہیں ، ابھی واپس آجائیں گے ، غنودگی طاری ہوگی ، آپ ابھی ہوش میں آجائیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیر کے دن صبح کے وقت ملاقات کر کے اجازت لے کر زمین کی طرف گئے تھے ، یہ خبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچی ، تو آپ واپس تشریف لائے اور حجرہ رسول اللہ ﷺ میں داخل ہوئے ، آپکے چہرہ انور اور پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ فرمایا اے میرے پیغمبر ! بس موت کا ذائقہ ہر کسی نے ایک مرتبہ چکھنا ہے ، پھر موت نہیں آئے گی اور یوں جملے ارشاد فرمانے لگے ، میرے ماں باپ اور میں آپ پر قربان ہوں کہ آپ کی پیاری تعلیمات نے ہمیں بھی مبارک بنا دیا ، آپ کی سنتوں کی نورانی تاثیر نے ہمیں بھی منور کر دیا ، اور بھی چند جملے ارشاد فرمائے تو پھر آپ باہر تشریف لے گئے ، عجیب پریشانی کا عالم بنا ہوا ہے ، حضرت عمرؓ پریشان کے عالم میں وہ بات کہہ رہے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے سب کو بلایا ، صحابہ کرام اکثر تو جمع ہی تھے ، حضرت عمرؓ بھی بیٹھے ہیں ، سارے بیٹھے ہیں اور آپ نے اس وقت ایک خطبہ دیا کہ اللہ رب العزت کا عجیب نظام ہے ، آپ ﷺ کی زندگی کی اشارۃ موت کی اطلاع والی گفتگو میں دوسرے صحابہ نہیں روتے تھے اور ابوبکرؓ آپ رو پڑتے تھے ، کیونکہ بات سمجھتے تھے ، اب ایسے نازک مرحلے میں انہوں نے صبر و تحمل سے کام لیا اور سب صحابہ کرام کو پیغام دیا اور عجیب جملے ارشاد فرمائے فرمایا

" فَمَنْ كَانَ مِنكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّهُ قد مَاتَ ، وَ مَنْ كَانَ مِنكُمْ

Marfat.com

يَعْبُدُ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّهُ حَيٌّ لَايَمُوتُ ". صحيح بخارى: ۴۱۲۲

تم میں سے جوکوئی بھی اللہ رب العزت کی عبادت کرتا ہے، وہ زندہ ہے، اس پر کبھی موت نہیں آے گی اور تم میں سے جوکوئی رسول اللہ ﷺ کی عبادت کرتا تھا، اس کا معبود فوت ہو گیا ہے۔

حضرت فاطمہ کا ہنسنا اور رونا:

اور جمعرات کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ابا جی کو ملنے آئیں، تو آپ انتہائی کمزور تھے کہ دبانا پسند ہورہا تھا، ازواج مطہرات آپکا بازو اور سر مبارک دبا رہی تھی اور آپ کو اس سے آرام ملتا تھا، فاطمہؓ کو قریب بلایا، منہ کے قریب کان کرے، کوئی بات آپ نے ارشاد فرمائی، تو وہ رونے لگیں اور پھر تھوڑی دیر کے بعد قریب بلایا، پھر کان میں کوئی بات ارشاد فرمائی، تو وہ ہنسنے لگیں۔

جب پوچھا گیا، تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ میں دنیا سے اس مرض ہی میں فوت ہو جاؤں گا، بس عنقریب میری وفات ہونے والی ہے اور دوسرے کان میں یہ ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے آخرت میں آپ سے ملاقات کروں گا، یعنی آپ کی بھی جلدی وفات ہوجائے گی اور یہ کہ آخرت میں آپ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی، چنانچہ آپ کی وفات کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہؓ کی وفات ہوگئی۔

آپ کی تجہیز و تکفین:

اب آپ کے غسل کفن دفن کا معاملہ سامنے آیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صبر وتحمل میں ہیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سمجھانے سے تو مشورہ ہوا کہ آپ کے زیب تن لباس جدا کر دیا جائے، یا قائم رہنے دیا جائے، کسی ساتھی نے یہ مشورہ دیا کہ عام اصول کے مطابق جسم مبارک سے جدا کر دیا جائے، ایک غنودگی سی سب حاضرین پر طاری ہوگئی اور غائبانہ آواز آئی کہ جسم مبارک سے لباس جدا نہ کیا جائے، بس اسی پر فیصلہ ہوا، آپکی قمیص اور تہبند کے ساتھ حضرت علی حضرت عباس اور انؓ کے دونوں بیٹے اور حضرت اسامہ بھی واپس آگئے تھے، خبر سن کر ان

Marfat.com

حضرات نے آپ ﷺ کو غسل دیا، غسل میں پانی دینے والے حضرت اسامہ تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ جسم کو ملنے والے تھے، حضرت عباس اور آپکے بیٹے عبداللہ بن عباس کروٹ بدلنے والے تھے۔ سیرت مصطفیٰ

کفن دفن جنازہ کیسے؟

ان مرض الوفات کے دنوں میں (مستدرک حاکم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی کہ) آپ نصیحتیں کر رہے تھے کہ اسامہؓ کے لشکر واپس نہ بلوانا، قافلے والے کوئی وفود ملنے آئیں، انکا خیال کرنا میری سنت کو مظبوطی سے تھامے رکھنا، جیسے ایک دنیا سے جانے والا شخص باتیں کر رہا ہوتا ہے، آپ ایسے ہی مرض الوفات میں فرما رہے تھے، ایک صحابی نے پوچھا کہ حضرت آپ اگر دنیا سے رخصت ہو گئے، تو آپ کو غسل دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا غسل دیں گے۔

کہا کفن پہنائیں گے؟ فرمایا ہاں یمنی چادر کا یمنی تین کپڑوں کا مجھے کفن پہنایا جائے گا۔

کہا آپ کا جنازہ کون پڑھائے گا؟ عجیب بات ہے، بہت سارے لوگ سوال جواب کرتے ہیں، میں نے اسی نکتہ نظر سے کل سے پوری تحقیق مستند کتابوں سے کی، تاکہ ایک مستند بات آپ کے سامنے آئے کہ جنازے کی کیا نوبت آئی؟ کیسے پڑھا گیا؟ کیسے دفن کیا گیا؟ اور کیوں ایسا ہوا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جب مجھے غسل دے لو اور کفن پہنا دو، تو پھر تھوڑی دیر کیلئے میرے حجرے سے باہر چلے جانا، حکم یہ ہے کہ سب سے پہلے میرا جنازہ اللہ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر اس کے وفود کے بعد میکائیل آئیں گے، پھر اس کے وفود کے بعد اسرافیل آئیں گے، پھر آخر میں عزرائیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ میرا جنازہ پڑھیں گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد بڑے صحابہ کرام جنازہ پڑھیں گے، پھر اس کے بعد عورتیں جنازہ پڑھیں گی، پھر بچے جنازہ پڑھیں گے، یہ میری ترتیب ہے جنازہ کی۔

جب غسل ہو گیا، کفن پہنا دیا گیا، تو قبر کی بات سامنے آئی کہ قبر کہاں کھودی جائے؟ جنت البقیع میں ہو؟ بعض صحابہ نے یہ کہا کہ جہاں رسول اللہ ﷺ کا محراب ہے، وہاں بنا دی جائے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ زیادہ پریشانی میں تھے، وہ سب سے زیادہ متفکر تھے جو بڑا ہوتا ہے

Marfat.com

، کام کاج کے اعتبار سے، اللہ اسکو سمجھ زیادہ عطاء فرماتے ہیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ باتیں سنیں، تو حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے، فرمایا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تھا جس جگہ میری وفات ہو، میری روح قبض ہو، میری قبر اسی جگہ بنانا، بس وہیں پر آپ کی قبر ہوگی اور قرآن مجید کا فیصلہ بھی ہے اور نبی پاک ﷺ کا فرمان بھی ہے۔

اور قرآن کا اصول بھی ہے۔ فرمایا:

﴿مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى﴾ طٰہٰ: ۵۵

تمہارا وجود بنانے کیلئے جہاں سے ہم مٹی حاصل کریں گے، اسی جگہ اس امانت کو واپس کریں گے، وفات دے کر میدان حشر میں اسی جگہ سے زندہ کر کے اٹھائیں گے،

اسی روضۃ من ریاض الجنۃ سے رسول اللہ ﷺ کا جسد اطہر کا خمیر لیا، جہاں سے امانتاً وہ مٹی لی، آج وہ امانت واپس کی جا رہی ہے، جب میدان قیامت میں میزان عدل اللہ رب العزت کا قائم ہوگا، اسی روضۃ من ریاض الجنۃ سے رسول اللہ ﷺ کا حشر ہوگا، ساتھ ابوبکر و عمر اور عیسیٰ علیہ السلام ہونگے اور اصول بھی یہی ہے۔

قبر کا انداز:

اب قبر کیسے کھودی جائے؟ قبر کے دو رواج تھے مدینہ میں، زیادہ بغلی قبر کا رواج تھا، مدینہ میں صاف سیدھی سائز میں نہیں کھودتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ مشورہ کیا کہ جو صبح پہلے آجائے گا، قبر کھودنے والوں میں اس کے حوالے کردی جائے گی اور جس نوعیت والی قبر کا ماہر ہوگا، وہی اس کے حوالے کردی جائے گی، صبح جو شخص قبر کھودنے پہنچا، تو وہ بغلی قبر کھودنے کا ماہر تھا، تو حکم ہوا بغلی قبر کھودی جائے، قبر تیار ہوگئی، آپکا جسم مبارک پر کفن پہنا کر رکھ دیا گیا اور اسی ترتیب کے مطابق صحابہ کرام باہر تشریف لے گئے، فرشتوں نے سب سے پہلے جنازہ پڑھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کسی نے پوچھا کہ امام کون ہے؟ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دس دس آدمیوں کی تشکیل کی، کہ جگہ اتنی ہی ہے، تو حضرت علیؓ باہر آئے، پوچھا کہ امام کون ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سمجھایا جو پہلے امام ہمیشہ رہے ہیں، آج وہی

Marfat.com

امام ہیں، بس آپ اپنا جا کہ جنازہ پڑھ لو، آج بھی وہی امام ہیں، چنانچہ یوں دس دس صحابہ کرام جنازہ پڑھتے رہے، منگل کے دن آپ کو دفن کیا گیا، حضرت علی اور حضرت عباس اور آپکے دونوں بیٹوں نے رسول اللہ ﷺ کو قبر مبارک میں اتارا اور پھر نو اینٹیں جو ادھر رکھی جاتی ہیں، وہ رکھی گئیں پھر اوپر مٹی ڈالی گئی اور یہ آیت ساتھ پڑھتے رہے

﴿مِنۡهَا خَلَقۡنَاكُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ﴾ طه:۵۵

آخر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پانی کا چھڑکاؤ کیا، مٹی کی گرد نہ اڑے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سورۃ بقرہ کی اول اور آخر کی آیات پڑھیں، دعا کرتے ہوئے باہر آگئے، حضرت انسؓ نکلے، تو حضرت فاطمہؓ نے پوچھا اپنے پیغمبر پر مٹی ڈال دی ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے فرمایا میرے ابا کا دنیا سے جانے کا غم مجھ پہ ٹوٹا، جو مجھ پر گراں بوجھ کر گیا، اگر یہ گراں بوجھ پہاڑوں پہ گرتا، تو پہاڑ ریت بن جاتے اور دنوں پہ گرتا تو دن راتیں بن جاتے اے نبی کے صحابہ کی جماعت کیا میرے ابا کے وجود پر مٹی ڈال دی ہے، اور انکو ہمیشہ کیلئے اپنی مجلس سے جدا کر آئے ہو۔

صُبت علیَّ مصائب لو انها
صُبت علی الایام صِرن لیالیا

حضرت فاطمہ:

یک بیک تیرا بچھڑنا گرچہ دل پر ہے گراں
کیا تعجب ہے ہوئے بے ساختہ آنسو رواں
تیری جدائی ہے رنج والم

مگر حکم شریعت ہے سر تسلیم خم کیا کریں، جس معبود نے جس خالق نے آپ کو پیغمبر بنایا، اسنے اپنی کتاب میں یہ فرما دیا ہے

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ زمر:۳۰

اے پیغمبر آپ کی شریعت تو تا قیامت رہے گی، آپ کے قرآن کے ترانے بھی ہمیشہ

Marfat.com

رہیں گے، آپ کا ذکر بھی زبانوں پہ ہمیشہ رہے گا، کلموں میں رہے گا، اللہ فرماتے ہیں نماز میں میری تعریف میرے ماننے والے قیام کرتے رہیں گے، رکوع سجود کرتے رہیں گے، لیکن جب تیرے اوپر درود وسلام کی نوبت آئے گی، تو ادب سے تشہد میں بٹھادوں گا، لیکن اصول یہ ہے کہ

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ، وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ الرحمن: ۲۶.۲۵

ہمیشہ جس کا وجود دائمی رہے گا، وہ ایک ہے معبود حقیقی، تیرا نام تو ضرور رہے گا، تیرا پیغام تو ضرور رہے گا، تیری سنت بھی تیرے ماننے والوں میں ہمیشہ رہے گی، آذان مکمل نہ ہوگی مگر تیری شہادت اور ایمان کا اعلان کرنا ہوگا، قرآن میں تیرے تذکرے جاری رہیں گے، کبھی تیری زلفوں کے، کبھی تیری عبادت کے، کبھی تیرے تبسم کے، کبھی تیرے جہاد کے، کبھی تیری وعظ ونصیحت کے، یہ تمام انداز زندہ وجاوید رہیں گے، لیکن ہمیشہ کیلئے وجود کے اعتبار سے زندہ رہنا، وہ صرف میری ذات ہے

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَلَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾

الانبیاء: ۳۵

ذائقہ موت کا ہر جی نے چکھنا ہے، جس پر نہیں آئے گی، وہ ایک ہے، وہ اللہ ہے، احد ہے، الصمد ہے، لم یلد ہے، ولم یولد ہے، اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم، وہ ہمیشہ نظم کو سنبھالتا رہے گا، مدبر کائنات ہے، وہ تدبیر کرتا رہے گا، حی ہے، زندہ اور جاوید، کبھی اس پر موت نہیں آئے گی، کبھی نیند اور اونگھ تک نہیں آتی، لیکن اے پیغمبر! آپ ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوں گے، آپ کو ہمارے پاس آنا ہوگا، سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اب یہ نوبت آ گئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے صدیق ہونے کا جہاں اور مرحلوں میں حق ادا کیا، اس موقع پر بھی سب کو سمجھایا اور حق ادا کیا، حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے ہی میں دفن کر دیئے گئے۔

Marfat.com

روضہ میں قبروں کی ترتیب:

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی، پھر آپ کو بھی سعادت نصیب ہوئی دفن ہونے کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھ کر یہ سعادت حاصل کی، پہلی اور دوسری ھجری کے اصحاب سیر نے قبر کا انداز لکھا ہے، فرض کریں کہ یہ روضہ رسول ہے اور ہم یہاں سے گذر رہے ہیں، سلام پیش کرتے ہوئے، اسکے ساتھ ابوبکرؓ کی، پھر اسکے ساتھ حضرت عمرؓ کی، یوں قبر ہے، جنوب کی طرف سے قبر ہے بڑا سوراخ ہے، جس پر مواجہ لکھا ہوا ہے، اسکے سامنے رسول اللہ ﷺ کا مبارک چہرہ ہے، آپ کی قبر کے پیچھے کمر کے قریب حضرت ابوبکرؓ کا چہرہ ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کمر کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا چہرہ ہے۔

عمر بن عبدالعزیز کی خدمت:

سن دو ھجری کے اوائل میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں طوفانی بارشیں آئیں اور یہ ترتیب بنی، آپ نے روضہ رسول اللہ ﷺ کی چاردیواری کو درست فرمایا، مظبوط بنایا، اس وقت سے لے کر آج تک کوئی کھڑکی اندر جانے کی نہیں، نہ دروازہ، یہ سب بند ہے اور آپ کے حجرے کا جو نقشہ بنایا ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز بڑے بزرگ آدمی اور اللہ والے تھے جدھر سے ہم سلام پیش کرتے ہیں، حجرہ رسول ﷺ کی دیواروں کو کونے دیئے تا کہ بیت اللہ شریف کے ساتھ مشابہ نہ ہو ادھر سے اس طرح ہے، اس کی پچھلی جانب جیسے جائے نماز ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر ایک خلیفہ آیا اس نے مصر سے جالیاں بنوا کر یہاں لگوائیں، پھر اس کے بعد ایک اور خلیفہ آیا، اس نے ایک اور دیوار بنائی۔

پھر اس کے بعد ملک المنصور قلادون نے ایک گنبد علیحدہ لکڑی کا بنوا کر اوپر نصب فرمایا اور ایک بڑی چاردیواری بنائی، جالیاں لگائیں، گیٹ لگوایا، جو کھلتا ہے روضہ رسول اللہ ﷺ کے اندر بھی دیوار ہے، سچی بات یہ ہے کہ یہ بہت اونچا فیصلہ ہوا ہے، ورنہ اھل ایمان کے دل پھٹ جاتے اگر دیکھتے رسول اللہ ﷺ کی قبر کو، تو صبر و تحمل نہ تھا وہ پیغام دیا گیا کہ دنیا و مافیہا کا قیمتی انسان آرام فرما ہے۔

Marfat.com

سن ۶۵۴ھ میں ملک المنصور نے گنبد بنایا، مختلف کلر ہوتے رہے، سلطان عبدالحمید خلافت عثمانیہ والے نے ۱۲سنہ ھجری میں یہ گنبد بنایا، جو آپ دیکھتے ہیں اور پھر گنبد خضرٰی ہوگیا، کہتے ہیں۔

دیکھی ہیں جب سے گنبد خضرٰی کی جھلکیاں
کچھ اور چیز دیکھنے کی ضرورت ہی نہ رہی

صفائی کا نظام:

رہی بات صفائی ستھرائی کے انتظام کی، یہ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ کی کہ ستر ہزار فرشتے ہر دن اور ہر رات رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس پر اترتے ہیں اور وہ اپنے پروں سے رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس کی صفائی کرتے ہیں۔

نورالدین زنگی کا خواب:

یہود و نصارٰی ہمارے ازلی دشمن ہیں، جسکو قرآن کہے، دشمن وہ دشمن ہوتا ہے اور جسکو ہمارے لیڈر کہیں دوست وہ دوست کیسے ہوسکتا ہے، اب ہمارے سامنے دو باتیں ہیں، ایک اپنے لیڈروں کی بات ہے، ایک اللہ کی بات ہے کہ یہ تمہارے دشمن ہیں، رومیوں نے سن ۵۷۱ ھجری میں دو بظاہر بزرگوں کو مدینہ طیبہ میں بھیجا، وہ جنۃ البقیع کے ساتھ ایک گھر کرایہ پر لے کر بیٹھ گئے، بڑے سخی تھے، رات کو کھودائی کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کو لے جانے کا پروگرام تھا، نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو تہجد کے وقت اس وقت بادشاہ تہجد بھی پڑھتے تھے، تہجد کے بعد تھوڑا سا آرام کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے جگایا کہ ان دو شخصوں کو دیکھو، یہ مجھے تکلیف پہنچانے والے ہیں، آپ نے دیکھا گورا رنگ نیلی آنکھیں ہیں، بڑے باشرع ہیں، پھر سو گئے اور پریشان ہوگئے، پھر یہی ہوا مسلمانوں بہت عجیب بات ہے۔ تو وہاں سے سفر شروع ہوا، اپنا وزیر بھی نیک تھا اس کو بلایا، اس نے کہا حضرت آپکا خواب سچا ہے، مدینہ طیبہ چلے گئے، وہاں جا کر اعلان کیا کہ سب کو ہدیہ تقسیم کرنا ہے، سب مسکین جمع ہو جائیں، سارے آگئے، وزیر تقسیم کرتا رہا، بادشاہ ہر کسی کو دیکھتا رہا، سارے مدینہ

Marfat.com

والے ختم ہو گئے، وہ چہرے نظر نہیں آئے، لوگوں نے کہا کہ ایک دو درویش ہیں، اللہ اللہ ہی کرتے رہتے ہیں، وہ ادھر ہی بیٹھے ہیں، وہ نہیں آئے، کہا ان کو بلاؤ، جب وہ آئے، تو ان کو ہدیہ دیا بڑے پارسا اور زاہد۔ بادشاہ نے وزیر کو کہا یہی ہیں، پکڑ لیا، پہلے مانتے نہیں تھے، بعد میں مان لیا، انہیں نور الدین زنگی نے اپنی تلوار سے قتل کیا۔ کہنے لگے فلاں عیسائی حکومت نے بھیجا ہے اور ہم نے یہ لبادہ بنایا ہے ہم عیسائی ہیں اور ہمیں یہ پیسے دیے ہیں کہ خوب سخاوت کرو مدینہ میں رات کو ہم کھودتے ہیں اور ہم اس حد تک پہنچ چکے ہیں، بالکل قریب پہنچ گئے تھے کہتے ہیں کہ آخری دن زلزلہ آیا تو ہم رک گئے، پھر نور الدین زنگیؒ نے سائڈوں میں نیچے جہاں پانی بہہ رہا ہے، وہاں سے اوپر سیسہ کی دیوار بنائی نور الدین زنگی رحمہ اللہ نے اور قرآن مجید نے پہلے بتایا تھا

﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴾ صف: ۸

یہ میرے دشمن میرے پیغمبر یہ آپ کے دشمن یہ یہود ونصاریٰ یہ اہل کتاب یہ اللہ کے نور کو پیغمبر کے نور کو شریعت کے نور کو قرآن کے نور کو یہ مٹانا چاہتے ہیں، اللہ نے اس نور پھیلانا ہے، پھیلایا ہے اور قیامت تک یہ نور پھیلتا رہے گا، میدان حشر سے یہ نور نمودار ہوگا، اگرچہ ہمیشہ سے کافر تعصب سے اپنے دانت پیستے رہے ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں سچی عقیدت رسول اللہ ﷺ کی نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ......﴾

Marfat.com

حوض کوثر......نہر کوثر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفىٰ ، وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ عَلىٰ سَيِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الأَنْبِيَآءِ ، وَعَلىٰ آلِه وَ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَوفَوْا عَهْدَه ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ ، وَخَيْرُ الْخَلائِقِ بَعْدَ الأَنْبِيَآءِ .اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ، فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ، إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾(سورہ الکوثر ۱ تا ۳)

قال النبی ﷺ : ”مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَ مِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ“.(صحیح البخاری:جلد اول ۱۱۴۰)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمُ ، وَنَحْنُ عَلىٰ ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کامفہوم:

قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورت جس کوسورۃ الکوثر کہتے ہیں تلاوت کی اوررسول اللہ ﷺ کاایک ارشاد پاک تلاوت کیا ہے،جس کامفہوم یہ ہے کہ اے نبی! ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے، بس آپ نماز پڑھیں اوراللہ کے لئے قربانی کریں،آپ کادشمن ناکام ہوگا نامراد ہوگا۔

حدیث کامفہوم:

اوررسول ﷺ کا جوفرمان تلاوت کیا ہے، اس کامفہوم یہ ہے کہ میرے گھراورمیرے ممبر کے درمیان والی جگہ جنت کاباغ ہے۔

Marfat.com

اور میرا ممبر میرے حوض پر ہے، یہاں حوض سے مراد ''حوض کوثر'' ہے۔ اس میں رسول اکرم ﷺ کے مقام کا ذکر ہے اور ساتھ ہی اس امت کو آپ کے واسطہ سے جو فضیلت ملی ہے اس کا ذکر ہے۔

جزاء وسزا کا ذکر بھی نعمت ہے:

علماء نے لکھا ہے کہ جیسے مال نعمت ہے، ایسے ہی عزت بھی نعمت ہے، اللہ رب العزت نے اپنے نیک بندوں کے انعامات کا قرآن پاک میں ذکر کیا ہے، یہ بھی نعمت ہے اور نہ ماننے والوں کے لئے جو سزا کا ذکر کر دیا، یہ بھی نعمت ہے، اپنے ماننے والوں کے فضائل اوصاف مناقب بیان کئے، انعام بیان کئے، یہ بھی نعمت ہے، کیونکہ اس سے سلیم الفطرت شخص کو تنبیہ ہوتی ہے اور سزا سے پہلے تنبیہ یہ بھی نعمت ہوتی ہے۔

بعض دفعہ حکومت کا کوئی ایسا قانون اور ضابطہ ہوتا ہے جو چند بندوں کو پتہ ہوتا ہے، عام بندوں کو پتہ نہیں ہوتا اور عام بندوں سے اس ضابطے کے خلاف کوئی کام ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ قانونی گرفت میں آجاتے ہیں، جب انہیں پکڑا جاتا ہے، اور پوچھ گچھ کی جاتی ہے، تو وہ کہتے ہیں ہمیں تو علم ہی نہیں تھا کہ یہ قانون ہے اور حقیقت میں وہ سچے بھی ہوتے ہیں کہ انہیں علم نہیں ہوتا، پس ان سے قانون کے خلاف ہوا اور پکڑے گئے، تو گویا کہ حکومت کی اس میں ناکامی اور کمزوری ظاہر ہوگئی کہ ہر ہر باشندے کو ضابطہ اور قانون کیوں نہیں بتایا، سفارت خانوں میں سامنے لکھا ہوتا ہے، ایجنٹوں سے محفوظ رہیں اور بعد میں اس بورڈ کو گرا دیتے ہیں، جب ایجنٹ بندوں کو دھوکہ دیتے ہیں، پھر بندے شور مچاتے ہیں کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہو گیا ہے، ایجنٹ رقم لیکر بھاگ گیا ہے، ٹکٹ پر مہر تو نہیں لگا سکے، وہ کہتے ہیں بھائی کہ آپ نے ایجنٹوں کو پیسے کیوں دیئے ہیں؟ وہ بورڈ لگا ہوا ہے بعد میں پتہ چلتا ہے، وہ گرا ہوا ہوتا ہے، تو یہ بندے بھی سچے ہوتے ہیں جو بیچارے کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں۔

مکلّف مخلوق کا آخرت میں ایسا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا کہ ہمیں علم نہیں تھا کہ شراب پینے کی یہ سزا تھی، ایمان نہ لانے کی یہ سزا تھی، جوا کھیلنے کی یہ سزا تھی، غیبت کرنے کی یہ سزا تھی، اگر لوگ کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں تھا، یہ عذر آخرت میں نہیں چلے گا، اس لئے کہ تفصیل کے ساتھ

Marfat.com

قرآن پاک نے یہ چیزیں بیان کردی ہیں اور رسول پاک ﷺ کے فرمان نے بیان دیا ہے ،فقہاء امت نے اپنے اپنے الفاظ میں مختلف اعتبار سے تشریحات پیش کردی ہیں، یہ عذر آخرت میں نہیں چلے گا کہ ہمیں علم نہیں تھا۔

پہلے تنبیہ پھر پکڑ:

نیک لوگوں کے اوصاف اوران کے انعام قرآن نے ذکر کئے ، یہ بھی نعمت ہے،لوگوں کی برائیاں ان کے برے اعمال اوران کی سزا بیان کی، یہ بھی نعمت ہے،اس کے ذریعے تنبیہ کردی کہ ایسے برے اعمال سے بچواور یہ اچھے کام کرو، چنانچہ سورۂ رحمٰن آپ پڑھتے ہیں، تلاوت کرتے رہتے ہیں،اس کی ہر آیت کے بعد فرمایا

﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾سورہ رحمٰن ۱۳

اے جن وانس! آپ اللہ رب العزت کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کروگے۔

بعض آیات میں سزا کا بھی ذکر ہے،سورۂ رحمٰن میں اور بعض آیات میں تنبیہ بھی کی گئی،

﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾سورہ رحمن ۱۳

اے جن وانس! آپ اللہ رب العزت کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کروگے۔

واضح احکام کے بعد عذر قبول نہیں:

وقت سے پہلے امتحان سینٹر (امتحان گاہ، دارالامتحان) میں داخل ہونے سے پہلے پہلے وہ سوالات بتادیئے گئے تھے،ان کا حل بتادیا گیا تھا،اب جب مشکل پرچہ آگیا،تو پھر کسی طالب علم کو یہ کہنا کہ امتحان مشکل ہے، یہ اس کا عذر قبول نہیں، وقت سے پہلے بتایا جارہا ہے اور بار بار بتایا جارہا ہے اور قرآن مجید نے رسول پاک ﷺ کونصیحت کرنے کا حکم دیا،اس کو باب تفعیل سے ذکر کیا ہے، یہ بات طالب علموں کی آپ سے قصداً کرتا ہوں کہ آپ کو عربی سیکھنے کا شوق پیدا ہو، باب تفعیل میں ایک خاصہ ہے تکرار کا، بار بار، آج کسی کو سمجھ میں نہیں آئی تو کل آجائے گی،اس سال سمجھ میں نہ آئے،تو اگلے سال آجائے گی،دس سال میں نہ آئے، مکہ کے تیرہ سال میں نہ آئے،تو مدینہ کے دس سال میں آجائے گی،کوئی یہ عذر تو نہیں پیش

Marfat.com

کر سکے گا کہ ہمارے سامنے یہ باتیں بیان نہیں ہوئیں۔فرمایا

﴿فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى﴾سورہ الاعلیٰ: ۹

اے نبی بار بار نصیحت کرتے رہیں۔

﴿فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سورہ الذاریت:۵۵

اس لئے کہ بار بار اچھی باتیں کی جائیں تو اچھے لوگوں کے دلوں میں اتر جاتی ہیں، تو نصیحت مکرر ہوتی ہے اور جمکر رہوتی رہے، تو پہلے ایک ایمان والا پھر دو تین ہو گئے ، پھر ہجرت میں سینکڑوں ہو گئے اور مدینہ جب دارالاسلام بنا تو پھر لاکھوں ہو گئے ، یہ بار بار نصیحت کا تو ہی کارنامہ تھا، تو کوئی عذر آخرت میں یہ نہیں پیش کر سکے گا کہ میرے سامنے تو یہ علم نہیں تھا۔اس لئے فرمایا یہ دونوں نعمتیں ہیں جیسے امیری اور غریبی یہ دونوں نعمتیں ہیں اور دونوں مقام امتحان ہیں غریب عموماً اپنے امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ہلاکت والے:

امیر اکثر اپنے امتحانوں میں ناکام ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ وہ حدیث......آپ تشریف فرما تھے بیت اللہ شریف کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر تو آپ نے فرمایا

هلك الاكثرون ، هلك الاكثرون(صحيح البخاري جلد سوم:۱۵۷۶)

آنکھیں سرخ ہوگئی، چہرہ مبارک سرخ ہو گیا،عرض کیا خدام نے حضرت

من هم الاكثرون ؟الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذاو هكذا(صحيح البخاري جلد سوم:۱۵۷۶)

الاكثرون هم الاسفلون يوم القيمة الا من قال بالمال هكذا و هكذا وكسبه من طيب(سنن ابن ماجه جلد سوم:۱۰۱۰)

فرمایا مال والے ، مال آیا تعیش میں مبتلا ہو گئے اللہ اور اللہ کے رسول کو بھول گئے ،تو مال والے عموماً ناکام ہو جاتے ہیں اور غربت والے اب تو ایسا لگتا ہے وہ غریب ناکام نظر آتے ہیں، ایک دور میں غریب کامیاب ہوتے تھے،جب انھیں ہر طرف سے ناامیدی مایوسی

Marfat.com

نظر آتی تھی تو غریب کو امید کا دروازہ ہر وقت اللہ کا نظر آتا تھا اور غریب اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہوتے تھے، غریب نیک ہوتے تھے۔

جنت میں پہلے داخل ہونے والے:

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ آخرت میں جب اللہ رب العزت میدان حشر میں حساب کتاب کے دن پل صراط سے گزرنے کے بعد جنتیوں کا جنت کے بارے میں فیصلہ کر دیں گے، مجھے اذن ہوگا کہ جنت کا دروازہ کھولیں، مجھے جنت کے مین دروازہ کی گیٹ کی چابی دی جائے گی اور دروازہ کھولنے جاؤں گا، فرشتہ جو جنت کے دروازے پر نگران ہوگا، وہ پوچھے گا آپ کون ہیں؟ آپ کا تعارف کیا ہے؟ تو آپ اپنا تعارف کروائیں گے کہ وہ آگے سے کہیں گے کہ جی ہاں ہمیں بھی ہدایت تھی کہ کسی کے کہنے پر دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں ہے، جب وہ فرشتے نبی پاک ﷺ کو پہچان گئے، تو پھر ان کو دروازہ کھولنے کی اجازت دیں گے، وہی کھولیں گے، اب اس سے چوکیداری کی فضیلت بھی ثابت ہوگی، خواہ بڑے سے بڑا افسر آجائے، اس کو اپنا تعارف کرانا چاہئے اور افسر کو ناراض بھی نہیں ہونا چاہئے، ہماری تلاشی کیوں لیتا ہے؟ ہم سے پوچھ کیوں رہے ہیں؟ دونوں باتیں ہوگئی، آپ تعارف کروائیں، تو فرمایا کہ دروازہ کھولوں گا اور میرے ساتھ جو جنت میں پہلی مرتبہ داخل ہوں گے، وہ میری امت کے غریب لوگ ہوں گے کہ دنیا میں ان کا کوئی مقام نہیں تھا، پراگندہ حال پھٹے پرانے کپڑے ان کا ظاہر پھٹا ہوا تھا، ان کا باطن پھٹا ہوا نہیں تھا، وہ بڑا قیمتی بنایا ہوا تھا، باطن ایمان سے توحید سے رسالت سے سنت سے اچھے اخلاق سے انکا باطن بڑا اونچا تھا ظاہراً غریب تھے، تو سب سے پہلے جنت میں جو میرے ساتھ داخل ہوں گے وہ میری امت کے غریب لوگ ہوں گے اور فرمایا

غریبوں کے لئے خوشخبری:

طوبی للغرباء (مسند احمد جلد سوم: ۱۴۷ ۲)

فطوبی للغرباء (مسند احمد جلد چهارم

Marfat.com

حدیث ۱۸۷۲)(مسند احمد جلد ششم: ۲۴۹۹)

کہ غریبوں کے لئے خوشخبری ہے، دیکھو اسلام کیسا مذہب ہے کہ امیروں کو بھی ہدایات دی اوران کو کامیاب بنانے کے لئے احکام و مسائل بیان کئے اور غریب کو مایوس نہیں کیا، سب سے پہلے جنت میں معیت کے طور پر رسول پاک ﷺ کا ساتھی غریب کو بنا دیا کہ غریب اپنے مقام کو پہچانے اس کے لئے کوئی شرائط نہیں ہے، اللہ کو راضی کرنے کے لئے عمدہ لباس شرط نہیں، عمدہ مکان شرط نہیں ہے، عمدہ صحت شرط نہیں ہے، عمدہ حسن شرط نہیں، عمدہ علاقہ ملک شرط نہیں ہے، عمدہ تعلیم شرط نہیں ہے، عمدہ غذا شرط نہیں ہے، عمدہ دل شرط ہے، وہ مل جاتا ہے جب کوئی لینے والا ہو، تو اللہ رب العزت اس کو عطا کر دیتے ہیں۔ یہ بھی نعمت ہے بہت بڑی۔

حوض کوثر:

تو فرمایا میدان حشر میں سارے انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیم کو اللہ تعالیٰ حوض کوثر عطا کرے گا اور مجھے بھی وہ حوض کوثر عطا فرمائے گا

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾

الکوثر کا بعض حضرات نے خیر کثیر سے ترجمہ لکھا ہے، بعض حضرات نے ترجمہ کیا الکوثر کا پانی جنت کی نہر سے آئے گا، اور اس پر بہت ساری روایات شاہد ہیں کہ یہ نہر ہے، جنت کی رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے جنت کی ایک نہر ہے، بہت گہری اور چوڑی اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، مٹھاس میں خالص شہد سے زیادہ ہے اور ایک گھونٹ کوئی پی لے گا، تو کبھی اس کو پیاس نہیں لگے گی، پیئے گا نصیب والا اور فرمایا اس نہر کے پتھر یاقوت اور مرجان کے ہوں گے اور اس کی مٹی مشک کی ہوگی۔ اور موتیوں کے قبے اس نہر کے اردگرد لگے ہوں گے، اور اس کے اردگرد قسطوری کے منبر ہوں گے اور جنتی بیٹھے ہوں گے،

مسند احمد جلد نہم: ۱۴۳۸

کوثر پر منبر:

لیکن آپ نے بہت مقام یہ سنا ہوگا اور جو حدیث آپ کے سامنے تلاوت کی اس

Marfat.com

میں فرمایا ومبری علی حوضی ...... کہ میرا ممبر حوض کے اوپر ہوگا اور ایک روایت میں ہے حوض کوثر پر ہوگا حوض تو پانی کے ڈیم کو کہا جاتا ہے اور نہر تو مائے جاری کو کہتے ہیں، اس پر روایات محدثین نے جمع کی ہیں، کہ اصل میں تو وہ جنت کی نہر ہے، جو یوں رواں دواں ہے اور جنتیوں کے محلات سے وہ گزرتی ہوئی جائے گی، کسی دور میں نہر دجلہ بھی ایوانوں سے گزر کر جاتی تھی، نہر دجلہ بھی جنت کی نہر ہے، دنیا میں دو دریا ہیں جنت کے دجلہ اور فرات جنت سے ہے اور نیل جنت سے ہے، یعنی ان کی جڑ مرکز جنت سے شروع ہوتا ہے اور ایک خالص جنت کا پانی ہے، وہ آب زم زم ہے کہ دیکھو دنیا میں جھلک دی ادھر جنت کا پانی آب زم زم دیا ادھر روضة من ریاض الجنة دیا اور ادھر جنت البقیع قبرستان دیا ادھر جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ میں قبرستان ہے، یہ جنت کے ٹکڑے ہیں۔

مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یوں ٹکڑے جنت کے ہوتے ہیں کہ طائف کا ٹکڑا جو عجیب بات ہے کہ کوئی نسبت نہیں، کالے سیاہ پہاڑ حجاز کے مکہ مکرمہ کے ہیں اور ساٹھ کلومیٹر طائف میں جاؤ، عقل دھنگ ہو جاتی ہے کہ کتنا خوبصورت ظاہری اعتبار سے پھول بھی باغات بھی ہر طرح کے درخت بھی سبزہ بھی تو فرمایا یہ شام سے ٹکڑا طائف کا اللہ رب العزت نے مکہ کے قریب رکھ دیا اور یہ اللہ کے کارنامے ہیں، دنیا میں آخرت کی کچھ جھلکیں دی نہر اصل ہے جس کو کوثر کہا میدان حشر میں نہر سے دو پرنالے اللہ رب العزت کے حکم سے آئیں گے، جن انبیاء علیہم السلام کے حوضوں میں پانی آئے گا، اس جنتی نہر کا پانی میدان حشر میں حوض کوثر میں آئے گا۔ اور اس پر رسول اللہ ﷺ انتظار میں ہوں گے۔ یہاں پر آپ کا ممبر ہوگا یہی جس کو فرمایا ومبری علی حوضی ...... کہ میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔

اور میرے حوض کے برتن لاتعداد ہوں گے، جیسے ستاروں کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا ہے، میرے حوض کے برتنوں کی بھی کوئی گنتی نہیں ہے اور ہر نبی کے امتی اپنے اپنے نبی کے پاس جائیں گے اور وہ ان کو پانی پیش کریں گے، بلائیں گے، جیسے اللہ رب العزت کی طرف سے حکم ہوگا، مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر رش زیادہ ہوگا، افراد کی کثرت میرے حوض پر زیادہ ہوگی، لہٰذا میرے امتیوں کو چاہئے کہ ایسے اعمال بجالائیں کہ ان کو اللہ رب العزت حوض

Marfat.com

کوثر میں میرے ہاتھوں سے پانی نصیب کرائے ،تو یہ بھی نعمت ہے کہ اللہ رب العزت نے اسباب طریقہ کار یہ سب بتا دیا یوں اعمال کرو، اتنا بڑا مقام مل جائے گا اور تھوڑی سی زندگی باقی ہے چالیس سال گزر گئی، پتہ ہی نہیں چلا کہ پیچھے اور کیا رہ گیا ہے۔

امتی کی پہچان:

تو فرمایا کہ حوض کوثر پر آئیں گے لوگ میرے ماننے والے میرے امتی ناجی ماننے والے ایمان والے اور میں پہچان لوں گا، اپنے امتی کو عرض کیا حضرت آپ کیسے پہچان لیں گے، آپ کے بعد ایک زمانے تک صدیوں تک آپ کے ماننے والے آپ کے جانثار اور آپکے خدام آپ کا نام لے کر آپ پر سلام پیش کر کے اپنے دل میں ایمان کی تازگی محسوس کرینگے وہ تو صدیوں بعد آئے تھے۔آپ ان کو کیسے پہچانیں گے؟ تو فرمایا کہ اعضائے وضو کی چمک سے پہچان لوں گا۔ جو میرا امتی پانچ وقت کا نمازی ہے، اس کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے اور میں اس کو پہچان لوں گا۔(سنن ابن ماجہ جلد سوم:۱۱۸۶)

بدعتی کو روکا جائے گا:

بعض امتی جو قریب آ رہے ہوں گے فرشتے ان کو روک رہے ہوں گے، آپ فرمائیں گے ان کو آنے دو میرے امتی ہیں، تو فرشتہ عرض کرے گا کہ آپ کی امتیں ہیں، لیکن آپ کے دین میں انھوں نے ملاوٹ کردی تھی۔آپ کے بعد دین میں نئی باتیں ایجاد کردی تھیں۔ اور لوگوں کو بدعات بتاتے رہتے تھے اور لوگ بھی خوش ہوتے رہتے تھے یہ بدعتی لوگ ہیں تو فرمایا سحقا سحقا ان کو دور کردو، ﴿الیوم اکملت لکم دینکم﴾ حجۃ الوداع میں بیان ہو گیا تھا کہ دین مکمل ہو چکا ہے، کیوں لوگوں نے اپنے پاس سے یہ ترتیب ایجاد کردی۔مسند احمد جلد چہارم:۸۳۱

دین کی وردی:

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت بڑے بزرگ ہیں، جو انگریز کے

Marfat.com

خلاف تحریک چلانے میں حضرت شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے اور اسیر مالٹا بھی رہے، انھوں نے ڈاڑھی کی شرعی حیثیت کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے اور اس امید سے اس تمنا سے آپ سے کہہ رہا ہوں، جو کچھ کمی ہو، وہ انسان کو پوری کرنی چاہئے کہ رسول اکرم ﷺ کی امت کی ایک خاص وردی ہے، خاص لباس ہے، خاص شناخت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رسول پاک ﷺ آخرت میں اپنے امتی کو یہ کہہ دیں کہ تو میرا امتی نہیں ہے، میری شناخت اور میری پہچان ڈاڑھی ہے اور اس امتی کے چہرے پر ڈاڑھی نہیں نظر آتی ہے تو اس وقت کیا جواب دو گے، یہ سوچ لینا چاہئے ہر اہل ایمان کو اسکا عشق محبت کا ایک مقام ہے دل میں رسول اللہ ﷺ کے بارے تو یہ کیا مشکل ہے۔

کب تک زمانے کے ہنسے جانے سے ڈرو گے؟
زمانہ تو تم پہ ہنستا ہی رہے گا کس پر لوگ نہیں ہنستے

آج بادشاہوں کو بھی لوگوں نے فٹ بال نہیں بنا دیا کون عزت والا ہوتا ہے؟ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ اللہ اور اللہ کے رسول اور اہل ایمان کی عزت ہوتی ہے کہ ایمان والے کام کریں، کوئی دنیا والا شخص عزت کرے، یا نہ کرے، ہمیں تو کسی کے نعرہ زندباد کی ضرورت ہی نہیں، تو فرمایا حوض کوثر پر میں موجود ہوں گا اور اپنے امتیوں کو پانی پیش کر رہا ہوں گا، اس وقت ایک ہوا چلے گی، میدان عدل قائم ہوگا، جس کو قرآن پاک نے جلال کے ساتھ بیان کیا، عدالت کے آرڈر بھی جلال والے ہوتے ہیں، لیکن اس دنیاوی عدالت کے آرڈر بڑے دیر سے ہوتے ہیں، آخرت کی عدالت کا آرڈر بڑا جلدی ہوگا، تین مہینے لال مسجد بند کر کے پھر آرڈر دیا کہ اس کو کھول دو

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ سورۃ الانبیاء :۴۷

ہم میدان حشر میں عدل کا میزان قائم کریں گے، اس دن اپنے ترازو کی ڈنڈی کو کوئی جھکا نہیں سکے گا، یہ میدان عدل ہے، یہ میدان حشر ہے، یہ میدان قسط ہے اور اعمال صالحہ سے ترازو کا پلہ جھکے گا۔

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ سورۃ الانبیاء :۴۷

Marfat.com

میدان حشر میں میزان عدل قائم ہوگا اور سب سے بڑا عادل خالق کائنات جلوہ افروز ہوگا ھوا چلے گی کسی خوش نصیب کو وہ ہوا ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دے گی

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ سورۃ الحاقۃ: ۱۹

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ﴾ سورۃ الحاقۃ: ۲۵

اس میزان عدل میں میدان حشر میں لوگوں کے اعمال ناموں کو ہوا لئے لئے پھر رہی ہوگی انسان اس میدان میں کھڑے ہوں گے چیخ وپکار آہ وبکا میں سب پریشان حالت میں ہوں گے اور وہ ہوا اعمال ناموں کو لے کر فلاں بن فلاں خاص اس شخص کو اعمال نامہ مہیا کرے گی جس کا اس کتاب کے اوپر نام لکھا ہوا ہے بھولے گی نہیں ایک تو عمر بن خطاب ہے اس کا اعمال نامہ کسی اور پندرھویں صدی کے عمر کو نہ دے دیں ایسا نہیں ہوگا ایک وہ سید ہیں جو زمانہ رسول کے ہیں ان کے اعمال ناموں کو وہ ہوا لے کر چلے گی جس کا اعمالنامہ ہوگا وہ ہوا اسی کو دے گی۔

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ﴾ سورۃ الحاقۃ: ۱۹

جب اعمال نامہ اس نیک شخص کے دائیاں ہاتھ میں ملے گا دنیا میں اس نے سنا ہوگا کہیں پڑھا ہوگا کہیں مسجد میں آیا ہوگا اور یہ سنا ہوگا کہ نیکوں کو جنتیوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ یہ خوشی کے مارے قریب والے ساتھیوں کو یہ بولے گا ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَہْ یہ وہ بندہ کہے گا کہ یہ میرا اعمال نامہ ہے اس کو پڑھو

﴿إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ﴾ سورۃ الحاقۃ: ۲۰

میں نے دنیا میں ایسے کام کئے تھے مجھے کائنات کے خالق سے یہ امید تھی کہ مجھے میرا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا تو خوشی کی وجہ سے کہنے لگا میرا اعمال نامہ پڑھو پھر کہتا ہے مجھے امید تھی کچھ میرا ایمان ایسا تھا کچھ عقیدہ ایسا تھا کچھ عبادات اخلاق ایسے تھے کچھ میرے رب

Marfat.com

کے میرے دل ودماغ میں امید کے پیغام ایسے تھے مجھے یہ اندازہ تھا کہ میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

﴿فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾

آج جنت میں اپنی من مانی زندگی میں رہے گا آج کوئی روک نہیں ہوگی کوئی ٹوک نہیں ہوگی کوئی اگر کسی کا عمل اچھا نہیں ہے

﴿فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ﴾سورۃ ال عمران: ۹۱

اگر آخرت میں کسی کے پاس زمین آسمان سے بھرا ہوا ڈیر سونے کا ہو اور اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں لینے کے لئے وہ سونے کا ڈیر پیش بھی کر دے

﴿فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴾سورۃ ال عمران: ۹۱

یہ کسی سے سونا قبول نہیں کیا جائے گا آج جو برے اعمال لے کر آئے ہیں سزا ملے گی اور کوئی چوہدری بھی کوئی دوست بھی آج میدان حشر میں مددگار نہیں ہوگا فرمایا کہ جب اس کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا اور خود بخود یہ چل پڑے گا دائیں ہاتھ والے لوگ دیکھیں گئے کہ اچانک کوئی شخص ایک عجیب وغریب منبر پر جلوہ افروز ہوں گے اور شمع روشن چراغ نور نمودار ہو رہے ہیں اس کے چہرہ انور سے یہ اعمال نامہ والا ہے پوچھے گا کس کا دربار ہے کون جلوہ افروز ہے تو بتایا جائے گا حضرت نبی پاک ﷺ محمد رسول اللہ ہیں اور حوض کوثر پر جلوہ افروز ہیں جن کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا ان کو حوض کوثر سے پانی پیش کریں گے یہ حوض کوثر ہے اور اس کے مدمقابل میں وہ بدنصیب کہ جس کو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں مل گیا۔ فرمایا

﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ

Marfat.com

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴾سورة الحاقه ۲۵ تا ۲۹

اس میدان حشر میں کچھ بدنصیب ایسے بھی ہوں گے جن کو اعمال نامہ ان کے بائیں ہاتھ میں ملے گا۔ اللھم احفظنا منھم سنا تو ہوگا بدنصیبوں نے بداعمالوں نے کہ ان کو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا تو بولیں گے

﴿يٰلَيْتَنِيْ لَمْ أُوْتَ كِتٰبِيَهْ﴾

ہائے افسوس ہمیں تو یہ کتاب ملی ہی نہ ہوتی جس کتاب اور دستاویز میں ناکامیوں کے فیصلے ہیں وہ کتاب ہمیں افسوس ملی ہی نہ ہوتی۔

﴿يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ﴾

ہائے افسوس ہم پر موت کے فیصلے دائمی کیوں نہیں ہوتے۔

﴿هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ﴾

ہائے افسوس مجھے تو میری بادشاہت نے ہلاک کر دیا غیروں کی مان کر اپنی دنیاوی صدارت بھی کھو بیٹھا ہوں اور اپنی اخروی مقام کو بھی کھو بیٹھا ہوں۔ بے گناہ معصوم حفاظ وطلباء طالبات کا خون کر کے آیا ہوں اور کسی کو خوش کر رہا تھا آج وہ مدد بھی نہیں کر رہے، یہ مشرف کی بات ہے جب اس نے لال مسجد اور مدرسہ کو ختم کیا تھا

﴿هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ﴾

مجھے تو برباد کر دیا ہے میری بادشاہت نے۔ میرے وزیر نے میرے چیف نے میرے آڈر کرنے نے برباد کر دیا آج وہ بادشاہت بھی کام نہیں آئی۔ جس نے دنیا میں ہماری نہیں مانی اور گناہ کر کے تائب بھی نہیں ہوا پھر ہمارا آرڈر یہی ہوگا آخرت میں لوگوں کو زنجیروں میں جکڑ کر پابند سلاسل کر کے جہنم رسید کر دیں گے فرمایا یہ حوض کوثر ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملتا رہے گا ادھر پانی نصیب ہوتا رہے گا اور ایسے لوگوں کو پل صراط سے گزر بڑی آسانی سے ہوگا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہوگا کہ پل صراط سے اس کو گزرنا نہ ہو نیچے آگ دہکتی ہوگی اور یہ وہی پل صراط ہے جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا اور پل صراط سے گذر

Marfat.com

جائے گا اور کسی کو وہ سائیڈوں میں کھڑے ہوں گے وہ پکڑ لیں گے اور نیچے پھینک دیں گے اس کا فیصلہ یوں ہی ہو چکا ہو گا پل صراط سے پار جنت الفردوس ہے قرآن نے بتایا کہ

﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾

﴿سورۃ مریم: ۷۱﴾

اس پل صراط سے ہر ایک کو گزرنا ہو گا اور یہ ہمارا پکا آرڈر ہے کوئی اس سے بچ نہیں سکے گا ہاں بچ وہ سکے گا جس کا عقیدہ اچھا ہو گا جس کے اعمال اچھے ہوں گے جس کی خوبیاں جس کے اعمال صالحہ ہیں وہ بچ جائے گا۔ شیخ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول پاک ﷺ کی شفقتیں لاتعدو لاتحصیٰ ہیں۔ کہ ہر جگہ امتی امتی کی دعا ہوتی رہی حجۃ الوداع میں بھی میدان عرفات میں بھی مزدلفہ میں اور منیٰ میں بھی اور رات کی تہجدوں کی نمازوں میں بھی امتی امتی کی دعا ہو رہی ہے لیکن کوئی امتی صرف امید لگا کر بیٹھ جائے تو اس کی خام خیالی ہے کیونکہ دوسری تعلیمات کے حوالہ سے جو ہم تک پہنچی ہیں اور ان پر عمل کرنا ہے مثال دی کہ ایک شخص ہے اس نے زمین حاصل کی پھر ہل چلایا خوب اس کو درست کیا کھاد ڈالی پھر بیج ڈالا پھر وہ کھیتی پیدا ہو گئی پھر پانی بھی لگاتا ہے اگر نہری زمین ہے اور اب اللہ کی طرف سے فیصلے کی انتظار میں ہے امید لگایا ہوا ہے کہ یا اللہ جو انسانی بس میں تھا وہ تو کر چکا ہوں اب پھل دینا یہ آپ کے فیصلے اور آپ کے حکم سے ہو گا اور آپ کے فیصلے سے اپنی کھیتی کے پھل کا امیدوار ہوں مجھے عطاء کر دے تو اس شخص کی امید ٹھیک ہے لیکن ایک کی زمین ہی نہیں ہے تو ہل نہیں چلایا یا چلایا ہے تو بیج ہی نہیں ڈالا ہے اور اگر بیج ڈالا اور پھر آگے اس کا خیال نہیں کرتا ہے تو پھر بھی یہ امید لگایا ہوا ہے یہ امید اغلط ہے زمین ہی نہیں ہے ایمان ہی نہیں ہے زمین ہے ہل نہیں چلاتا یعنی اعمال نہیں کیئے بیج نہیں ڈالا اعمال صالحہ کا آخرت کے لئے صدقہ جاریہ کوئی نہیں بھیجا یا بیج بھی ڈالدیئے کہ اعمال صالحہ بھی کر دے تو پھر کھیتوں کی حفاظت نہیں کی غیبت کر دی بدنظری کر دی کسی کو دھوکہ دے دیا کسی کے پیسے لوٹ لیے کسی پر ظلم کر دیا تو وہ کھیتی اعمال صالحہ والی ضائع ہوئی اب کچھ نہیں رہا تو پھر امید لگائے جب کچھ نہیں کیا تو پھر امید لگا کر بیٹھ جائے تو ایسا فیصلہ نہیں ہو گا اگر امیدوں سے کام ہونا تھا تو پھر کسی

Marfat.com

نبی کو کچھ بھی نہیں کرنا ہوتا کسی کو بدر احد میں شرکت نہ کرنی ہوئی اچھا عمل کر کے اچھی امید اللہ پر کرنی سنت ہے۔اور کہیں دانت شہید کرا دیئے کہیں چچا شہید کرایا اور کہیں کیا کیا مشکلات اور دیگر انبیاء علیہم السلام پر بھی ہر طرح کی آزمائشیں آتی ہیں ایمان دین کی وجہ سے اسلام اور شریعت کی وجہ سے آئیں تو صرف امید نہیں۔صحیح عقیدہ ہو صحیح اعمال ہوں اور پھر امید ہو اللہ رب العزت کے ساتھ تو پھر فیصلہ یقینی ہے پل صراط سے گزر ہو جائے گا اب اس کے بعد فرشتے آگے کھڑے ہوں گے اور جن کے اعمال نامے برے تھے وہ پل صراط کے اندر گر جائیں گے پکڑے جائیں گے اب بعد میں فیصلہ ان کا ہونا ہے کہ کس کو کتنی سزا دینی ہے۔کس کو دائمی سزا دینی ہے فرشتے کھڑے ہیں اور ترانہ پڑھ رہے ہیں سبحان اللہ الحمد للہ اور ان کو لے کر جا رہے ہیں ایک اعزاز کے ساتھ فرمایا

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾

فرشتوں کا گروہ مقدس مخلوق نورانی مخلوق کی جماعت جنتیوں کی جماعتوں کو اعزاز کے ساتھ بڑے اکرام کے ساتھ اچھے اچھے عمدہ حمد باری اور ثنا کے ساتھ فرشتوں کی جماعت جنتیوں کے گروہ کو جنت میں لے کر جا رہی ہے۔

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾

جنتیوں کی جماعت کو اعزاز کے ساتھ بڑے اکرام کے ساتھ اچھے اچھے عمدہ حمد باری تعالیٰ کی ثناء کے نغموں کے ساتھ فرشتوں کی جماعت جنتیوں کے گروہوں کو لے کر جا رہی ہے یہاں تک کہ جب یہ جنتی قافلہ یہ مقدس قافلہ یہ مبارکہ قافلہ جنت کے قریب پہنچ جائے گا اور ادھر جنت کے دروازے کھولنے والے تاجدار دو عالم امام الانبیاء خاتم النبیین ﷺ مبارک عمدہ جلیل القدر فرشتوں کی معیت میں جلوہ افروز ہو رہے ہوں گے وفتحت ابوابھا جب آگے تاجدار دو عالم خاتم النبیین رحمت للعالمین بشیر و نذیر امام الانبیا ﷺ جنت میں پہنچ گئے تو فرشتے کہیں گے

Marfat.com

﴿سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡھَا خٰلِدِیۡنَ﴾

بس اب ہماری ڈیوٹی ختم ہے جنت بھی تمہاری ہے اور کھولنے والے دروازے تمہارے پیغمبر ﷺ ہیں ہم تو خادم تھے اعزاز واکرام دینے کے لئے آئے تھے۔ سلام علیکم تمہارے اوپر سلامتی ہی سلامتی ہے طبتم خوش ہو جاؤ یہ دنیاوی عہدہ نہیں کہ چھین کے لینا پڑے گا کہ جس کے زائل ہونے کا خطرہ ہر وقت رہتا ہے سلام سلامتی ہے ہمیشہ رہو خوش رہو ہمیشہ فادخلوھا خالدین یہ انعام تمہیں اپنے پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے کی برکت سے ملے ہیں۔ اپنے پیغمبر ﷺ کی نورانی سنتوں پر عمل کرنے کی برکت سے ہے اب ہمیشہ اس میں رہو قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر رحمتیں جہاں جہاں سے یہ شافعی عاصیاں گزر گیا۔

قدم قدم پہ برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہاں وہاں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر ہوا

دنیا آج کامیابی کے لئے مغرب کی طرف یورپ کی طرف دوڑتی ہے۔ اور مغرب میں تو سورج ڈوب جاتا ہے اقبال کہتا ہے کہ کدھر جاتے ہو مغرب میں مغرب کی پہچان یہ ہے روشنیوں کا سوج بھی مغرب جائے تو ڈوب جاتا ہے جب سورج مغرب میں جاتا ہے تو ڈوب جاتا ہے پاکستان کا مسلم تو جب برطانیہ میں جائے گا اپنے ایمان کو لے کر ڈوب جائے گا۔ الا ماشاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی سمجھ اور رسول پاک ﷺ کی سچی عقیدت نصیب فرمائے۔

﴿......وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ......﴾

Marfat.com

شفاعت کبری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ . اَلحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآء وَعَلیٰ آلِہ وَ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوفو عَھْدَہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلاصَۃِ العَرَبِ العَربَآءِ وَخَیر الخَلائِقِ بَعْدَ الانْبِیَآءِ .اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ﴾البقرۃ:۲۵۵

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:"اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّ لٰکِنِیْ بُعِثْتُ دَاعِیاً و رحمۃً".رواہ مسلم:۲۵۹۹

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تیسرے پارے کی آیت الکرسی کا ایک حصہ تلاوت کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی ایک بہت بڑی صفت کا ذکر ہوا ہے اور وہ ہے صفت آخرت میں لوگوں کے لئے سفارش کرنا، شفاعت کرنا ہے۔

آیت وحدیث کا مفہوم:

فرمایا کہ کون ہے جس کو اللہ رب العزت اجازت دے گا اس اذن میں جو مستثنیٰ ذکر ہوا، علماء تفسیر نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مراد ہیں۔

اور جو حدیث آپ کے سامنے تلاوت کی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے درخواست کی، رسول اللہ ﷺ سے کہ یا رسول اللہ!

Marfat.com

مشرکین کے بارے میں آپ بددعا کردیں، تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ

"اِنِّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّلٰكنی بُعِثْتُ دَاعِیاً و رحمةً". رواہ مسلم: ۲۵۹۹

مجھے لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے رحمت والا نبی بنا کر بھیجا گیا ہے، یعنی من حیث القوم عام کفار تمام مشرکین کے لئے بددعا نہیں کروں گا، الا یہ کہ دو چند کفار و مشرکین یہود کے بارے میں آپ کی بددعا ثابت ہے، تمام لوگوں کے لئے اور پوری قوم کی ہلاکت کی بددعا نہیں کی، تو فرمایا

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾

کون ہے وہ جو اللہ رب العزت کے سامنے سفارش کر سکے گا؟ مگر وہی کر سکے گا جس کو اذن ہوگا، اجازت ہوگی اور اجازت میدان حشر میں اللہ رب العزت کی طرف سے ملے گی، تب سفارش شروع ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے بہت سارے لوگ سفارش کریں گے، لیکن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش ہوگی، اللہ اس سے راضی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو اجازت ملے گی۔ کون اپنے قبیلے رشتہ داروں، اپنے دوستوں کے لئے سفارش کر سکے گا؟ سب سے پہلے سفارش کی جو ابتدا ہوگی، وہ رسول اللہ ﷺ سے ابتدا ہوگی، اس سے پہلے کوئی سفارش نہیں کر سکے گا۔

رضامندی کے وعدے کا مطلب:

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ ضحیٰ کی ایک آیت کا مطلب پوچھا، عرض کرنے لگے، اے اللہ کے رسول!

﴿وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی﴾ سورۃ الضحی: ۵

کہ عنقریب اے نبی! آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے، تو یہ سب کچھ تو ہو چکا ہے، یہ مستقبل کا وعدہ کس چیز کا ہے؟ آپ کو امام الانبیاء بنا دیا، سب کا سردار بنا دیا، آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، سب نعمتیں آپ کے پاس ہیں، یہ اللہ رب العزت فرما رہے ہیں، عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا، پھر آپ خوش ہو جائیں گے۔ تو کیا چیز ابھی باقی

Marfat.com

رہتی ہے، اللہ کی نعمتوں میں سے کہ جو آپ کو نہیں ملی اور بعد میں ملے گی؟

تو جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب انبیاء کو اللہ رب العزت نے ایک خاص دعا عطا کی کہ وہ نبی جب بھی دعا کرے گا، جس وقت جہاں بھی دعا کرے گا اس کی وہ دعا فوراً اللہ قبول کرے گا، ویسے تو انبیاء علیہم السلام مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، سب دعائیں اللہ رب العزت اپنے فضل سے قبول فرماتے ہیں، لیکن ایک ایک دعا ہر نبی کو خاص امتیازی طور پر عطاء کی گئی ہے، وہ بتادے کہ یہ میری خاص دعا ہے، میں مانگتا ہوں، وہ فوراً قبول ہو جائے گی، سب انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ دعائیں مانگ لی ہیں، میں نے وہ دعا نہیں مانگی ہے، وہ آخرت میں مانگوں گا، میدان حشر میں جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ہر کوئی پریشان ہوگا، تو اس وقت میں کہوں گا ''امتی امتی'' کہ یارب میری امت کی مغفرت فرمادیں، وہ دعا جو آپ نے سب انبیاء کو دی ہے، وہ دعا میں اب استعمال کروں گا کہ میری امت کی مغفرت کر دیں۔ اللہ رب العزت میری دعا کو قبول کرے گا اور پھر میری امت کی مغفرت ہو جائے گی۔ فترضیٰ......تو پھر میں خوش ہو جاؤں گا۔

امت کے وہ افراد جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی، ان کے لئے سفارش ہوگی، اور پھر اللہ رب العزت آپ ﷺ کی سفارش سے ان کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کرے گا۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ ابھی دخول بھی نہیں ہوا ہوگا، صرف فیصلہ ہوا ہوگا، یہ آپ کی امت کے لوگ جہنمی ہیں، تو اللہ رب العزت رسول اکرم ﷺ کی سفارش سے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہے، جنت کا اعلان کریں گے، کہ آپ لوگ نبی اکرم ﷺ کی سفارش سے جنت میں چلے جاؤ، تو یہ فرمایا:

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾

کہ رسول اللہ ﷺ کو سفارش کی اجازت ہوگی۔

پانچ چیزوں میں امتیاز:

ایک مقام میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سابقہ امتوں اور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی بنسبت اللہ رب العزت نے مجھے پانچ چیزوں میں امتیاز عطا کیا ہے:

Marfat.com

۱)...... پہلا امتیاز یہ ہے دشمن مجھ سے ایک مہینے کی مسافت دوررہ کر بھی مجھ سے ڈرے گا، اتنا رعب اللہ رب العزت نے مجھے عطا کیا ہے۔

۲)......اور دوسرا امتیاز وہ مال غنیمت میری امت کے لئے حلال طیب رزق حلال بنا دیا ہے۔ پہلی امتوں کے لئے کھانا حلال نہیں تھا۔

۳)...... تیسرا امتیاز سابقہ امتوں کے مقابلے میں ہے کہ جدھر بھی نماز کا وقت ہو جائے، مسجد قریب نہ ہونے کی صورت میں جس جگہ بھی نماز پڑھ لیں نماز ادا ہوگی، پانی میسر نہ ہو، یا استعمال پر قدرت نہ ہو، یا بیمار ہو، تو مٹی سے تیمم کر کے طہارت حاصل کر کے نماز ادا کرے تو ادا ہوگی، پہلی امتوں کو یہ رعایت حاصل نہیں تھی۔

۴)...... چوتھی فضیلت مجھے سب سے پہلے شفاعت کا اذن میدان حشر میں ہوگا، جو کسی کو بھی حاصل نہیں ہوگا، اس کے بعد پھر دوسروں کو شفاعت کا اذن ہوگا، مجھے شفاعت کبریٰ کا اذن ہوگا۔

۵)...... پانچویں فضیلت سابقہ ابنیاء کو جس جس جماعت کی طرف بھیجا جاتا تھا، وہ اسی جماعت کا نبی ہوتا تھا، اسی زمانہ کا نبی ہوتا تھا اور مجھے پورے لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ﴿إنی رسول الله إليكم جميعا﴾ اور قیامت تک اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ پانچ فضیلتیں اللہ رب العزت نے سابقہ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ میں مجھے عطاء کی ہیں۔

سورہ ضحیٰ کا شان نزول:

سورۂ ضحیٰ کا شان نزول لکھا ہے کہ آپ تلاوت کر رہے تھے:

﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ابراھیم: ۳۶

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ جملہ ہے، اے رب! میں تو دعوت دیتا رہتا ہوں جن لوگوں نے میری بات مانی وہ مجھ سے ہیں جنہوں نے نہیں مانی وہ جدا ہو گئے، آپ بخشنے والے مہربان ہیں، ساتویں پارے کی آیت تلاوت کر رہے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ

Marfat.com

والسلام کا مقولہ:

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ المائدہ:۱۸ پڑھا تلاوت کیا

کہ اے اللہ! میری امت کے لوگوں کو آپ معاف کر دیں، تو آپ مہربان ہیں اور اگر ان کو اعمال بد کی وجہ سے سزا دیں، تو آپ خالق ہیں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا دعائیہ جملہ ہے، یہ آپ ﷺ تلاوت کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد آب دیدہ ہو جاتے اور فرماتے ''امتی یارب امتی'' یارب کہ اللہ کا خلیل جیسا کہ یہ دعاء مانگ کر گیا

''جنہوں نے نافرمانی کی، تو میں کچھ نہیں کرسکتا''

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جو روح اللہ وہ بھی یہ دعا کرتا ہے، تو فرمایا یارب! میری امت کا کیا بنے گا، جب تیرا خلیل یہ دعا مانگ رہا ہے کہ جو نافرمان ہوگئے، ان کے بارے میں میری کوئی دعا نہیں ہے، تیرا روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام یہ دعا مانگ رہا ہے کہ جو نافرمان ہیں ان کے بارے میں کوئی دعا نہیں کرتا ہوں، جنہوں نے بات نہیں مانی تھی آپ کے بندے ہیں آپ ان کو عذاب دیں، تو میری امت کا کیا بنے گا، جو نافرمان ہیں، تو اس وقت اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے میرے محبوب آپ پریشان نہ ہوں

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾

کہ آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

میں حبیب اللہ ہوں:

آپ تشریف لائے مسجد نبوی میں، تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتیں کر رہے تھے، باتوں میں کوئی کہہ رہا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ کا لقب دیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کلیم اللہ کا لقب دیا ہے، اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ذبیح اللہ کا لقب دیا ہے، اگرچہ یہ ذبح نہیں ہوا اور اس کے علاوہ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو خاص خاص لقب اور اعزاز اللہ رب العزت نے عطا فرمائے ہیں، تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ اوپر سے رسول اللہ ﷺ تشریف

Marfat.com

لائے، آپ نے ان سب کی باتوں کو دھرایا کہ آپ لوگ یہ یہ کہہ رہے تھے۔

سنو! میں دنیا آخرت میں سب کا سردار ہوں اور اس پر کوئی تکبر نہیں کرتا اور سب سے پہلے آخرت میں مجھے اذن ہوگا شفاعت کبری کا اس پر میں کوئی فخر نہیں کرتا اور اللہ نے مجھے تمام انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا امام اور خطیب بنا کر بھیجا ہے میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔

یاد رکھو! سب ابنیاء کے یہ یہ لقب ہیں، اللہ رب العزت نے مجھے معراج میں ''حبیب اللہ'' کا لقب دیا ہے، کوئی تو خلیل اللہ ہے، کوئی ذبیح اللہ ہے، کوئی روح اللہ ہے، اے محمد رسول اللہ تو میرا محبوب ہے، مجھے ''حبیب اللہ'' کا لقب ملا۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بعض حضرات نے وہ روایت لکھی کہ ہے آپ کی دعوت تھی، آپ کو بکری کی دستی یعنی اگلا پاؤں زیادہ پسند تھا اور اسی میں آپ کا معجزہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، تو آپ کے لئے اس نے دونوں دستیاں بھون کر رکھی تھیں، آپ نے ایک تناول فرمایا کہا دوسری لاؤ، اس نے دوسری لائی، آپ نے تناول فرمائی، فرمایا لاؤ دستی، تو وہ کہنے لگا حضرت بکری کی دو دستیاں ہوتی ہیں، وہ ختم ہوگئی فرمایا اگر تو اس تھیلے سے دستر خان سے دستی نکالتا رہتا، تو وہ نکلتی رہتی، ایسا نہیں کہنا تھا، اب وہ برکت ختم ہوگئی ہے۔

منبر پر نہیں بیٹھوں گا:

آخرت میں اللہ رب العزت میدان حشر میں حساب کے میدان برپا کریں گے ساری دنیا پریشان ہوگی اور اپنے غموں کے پسینوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، سورج بھی قریب ہوگا، سایہ بھی نہیں ہوگا اور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے منبر ہوں گے اور بیٹھ بھی جائیں گے منبر پر میرا منبر نمایاں ہوگا اور میں اپنے منبر پر نہیں بیٹھوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو، یہ حکم ہو جائے کہ سارے انبیاء ابھی سے جنت چلے جائیں، ہم دوسروں کا حساب کتاب لیتے ہیں، ہمیں جنت میں پہنچا دیا جائے اور میری امت کا حساب ابھی رہتا ہو، اس لئے منبر پر نہیں بیٹھوں گا کہ اپنی امت کا حساب کرا کے پھر جاؤں گا، منبر پر حساب شروع ہونے کا اعلان ہو جائے گا، انصاف کا میدان قائم ہو جائے گا، آہ و بکا شروع ہو جائے گی، اور یہ وہ دن ہوگا کہ ہر کوئی دوسرے

Marfat.com

کو بھول جائے گا، اس کو قرآن نے کہا ہے:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ﴾

یہ ہولنا کی کا منظر میدان حشر کا ایسا ہوگا اولاد اپنے والدین سے بھاگے گی، شوہر اپنی بیوی سے بھاگے گا اور دوست اپنے ساتھیوں سے بھاگیں گے، والدین اپنی اولاد سے بھاگیں گے، نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ہر کوئی اپنے غم میں ڈھوبا ہوا ہوگا، پسینے میں ڈھوبا ہوا ہوگا اور دھوپ تپتی ہوئی اس پر اثر ڈال رہی ہوگی، میدان حشر میں کوئی سایہ نہیں ہوگا، سوائے اللہ رب العزت کے عرش کے سائے کہ:

﴿ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴾الانعام: ۱۶۴

یہ ندائے لگ رہی ہوگی، آج کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا، اس وقت اللہ رب العزت اپنی شاہانہ ترتیب سے یہ اعلان کرے گا

﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾غافر: ۱۶

بتاؤ میدان حشر کے اجتماع والو آج کس کی بادشاہی ہے؟ اپنے غم میں ڈھوبے ہوئے کوئی آواز بھی نہیں نکال سکے گا، اس سوال کے جواب میں خود اللہ رب العزت فرمائیں گے

﴿لله الواحد القهار﴾

بس ایک مجھ ہی کی بادشاہت ہے، تو فرمایا سب لوگ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام منبر پر بیٹھ جائیں گے تو منبر پر نہیں بیٹھوں گا کہ کہیں پہلے ہی حکم ہو جائے کہ جنت چلے جاؤ، میری امت کا ابھی حساب ہی نہیں ہوا، امت کو یوں ہی چھوڑ کر میں جنت میں نہیں جا سکتا ہوں۔

سفارش مگر کس سے؟

پھر لوگ پریشان ہوں گے اور پھر ایک دوسرے سے باتیں کریں گے، پھر کوئی انہیں مشورہ دے گا کہ کسی سے سفارش تو کراؤ، جاؤ کسی کے پاس سفارش تو کرواؤ، بات حساب سے نہیں بنے گی، سفارش سے بنے گی، اگر حساب شروع ہو گیا، تو کوئی نہیں بچ سکے گا۔

لوگ پریشان ہوں گے، بھائی کسی سے سفارش کرواو، حساب نہیں دے سکتے، دنیا میں پھر کسی کو اپنا گناہ بھول جائے گا، آخرت کے حافظے میں کوئی گناہ نہیں بھولے گا، ابھی نامہ

Marfat.com

اعمال ملانہیں ہے، اس کو اپنے اعمال سارے خود ہی یاد ہو جائیں گے کہ یہ میرے کام ہیں میں بڑے بڑے جھوٹ بول کر لوگوں سے فائدہ حاصل کر لیتا تھا، جان چھڑا لیتے ہیں، یا کچھ ظلم زیادتی کر لیتے ہیں اور جھوٹ کو اپنا وطیرہ اور شیوہ اور خمیر بنالیا ہے کہ اس میں کوئی فرق ہی نہیں کہ یہ نمازی ہے، یا غیر نمازی ہے، یہ قاری ہے، یہ غیر قاری ہے، یہ کوئی نیک ہے یا حاجی ہے، سارے اس طرح اپنی جان کو چھڑاتے ہیں، آج پتہ چل جائے گا کہ سارے اعمال اپنے سامنے خود یاد آ جائیں گے۔ الا ماشاء اللہ بہت کم لوگ خیال کرتے ہیں کہ گناہ نہ کریں جھوٹ نہ بولیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ رب العزت ایک بندے کو کہیں گے کہ ہم معاف کر دیں گے تجھے، وعدہ ہے، صرف اتنی اجازت دیدو کہ ہم تمہاری زندگی کی فلم دیکھانا چاہتے ہیں، وہ دیکھا دیں، وہ نہیں مانے گا۔

﴿الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ" وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ﴾

اگر کوئی کسی کو نہیں جانتا، تو وہ تو اپنے آپ کو جانتا ہے، میں کیا کرتا رہا، لوگ پریشان ہوں گے۔

حضرت آدمؑ کے دربار میں:

لوگ آپس میں ایک دوسرے کو مشورہ دیں گے کہ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، ان کے پاس جاتے ہیں، لوگ ادھر جائیں گے، آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے درخواست کریں گے کہ آپ ابوالبشر ہیں، سب سے پہلے نبی ہیں، جنت آپ کا ٹھکانہ تھا، آپ دیکھئے کہ ہمارا کیا حال ہے، ہم پر کیا گزر رہا ہے، ہم ڈھوبے جارہے ہیں غم میں حزن میں اپنے پسینے میں، آپ ہمارے لئے سفارش کریں، تو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جواب میں فرمائیں گے کہ اللہ پاک آج بہت غضب میں ہے، میں دعائیں کر سکتا ہوں اور مجھے اپنی ایک بات یاد آتی ہے کہ میں اس غم میں ڈھوبا ہوا ہوں، اللہ رب العزت نے فرمایا تھا کہ

﴿وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ فَکُلَا مِنْ حَیْثُ

Marfat.com

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾البقرة: ۳۵

مجھ سے سفارش کرانے والو مجھ سے سفارش نہ کراؤ، مجھے اپنی بات یاد آ رہی ہے، جب اللہ رب العزت نے مجھے فرمایا تھا کہ تو آدم اور تیری بیوی جنت کے مکین بنو، سب نعمتوں کو استعمال کرو، مگر اس درخت کے قریب نہ جانا، ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا، مجھ سے وہ غلطی ہو چکی ہے، بیشک میری دعا سے وہ معاف ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی اگر پوچھ ہو جائے بادشاہ ہے نا، وہ پوچھ سکتا ہے، میں سفارش نہیں کر سکوں گا۔ کسی اور کے پاس جاؤ۔

حضرت نوح علیہ السلام کے دربار میں:

لوگ آپس میں مشورہ کر کے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے کہ اے نوح آپ تشریعی پیغمبر ہیں، حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے تقریباً شرک بدعت وغیرہ نہیں تھا، تو آپ پہلے تشریعی پیغمبر اور آدم ثانی ہیں، طوفان سے سب کچھ ختم ہو گیا اور آپ کے بیٹوں سے دوبارہ نسل انسانی بڑھی ہے، تو آدم ثانی ہیں، تشریعی پیغمبر ہیں، آپ ہمارے لئے سفارش کریں، تو حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام عذر کریں گے کہ بھائی میں سفارش نہیں کر سکوں گا، اللہ رب العزت آج بہت ناراض ہیں، بہت غضب ناک ہیں للہ الواحد القھار...... کا اعلان آیا ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے اپنی ایک بات یاد آ رہی ہے، ایک تو میں نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تھی، اگرچہ ساڑھے نو سو سال تبلیغ کے بعد کی تھی، لیکن پھر بھی پوچھ ہو جائے گی کہ اے نوح آپ نے صبر کیوں نہیں کیا، کیوں بددعا کر دی تھی، اگرچہ وہ دعا چالیس سال کے بعد قبول ہوئی اور دوسرا یہ کہ اللہ رب العزت نے فرمایا تھا جو تیرے اہل کے لوگ ہیں، ان کو اپنے ساتھ بیٹھا لو، میں نے اپنے بیٹے کو اپنا اہل سمجھا تھا، جب کہ وہ مشرک تھا، میں نے بیٹے کی نجات کی دعا مانگی تھی، تو اس پر اللہ رب العزت ناراض ہوئے تھے۔ فرمایا تھا:

﴿قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴾ھود: ۴۶

Marfat.com

آپ کے سوال کرتے ہوئے نبوت بھی واپس لے سکتے ہیں۔تو میں دعانہیں کر سکتا ہوں،اگر چہ بددعا بھی جوقوم کے بارے میں کی وہ بھی ایک لمبے عرصے کے بعد کی تھی

﴿رَبِّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّنَهَارًا فَلَمۡ یَزِدۡهُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا﴾نوح:۵

اے رب ساڑھے نوسوسال تبلیغ کرتا رہاہوں دن کوبھی کرتا رہاہوں اورراتوں کوبھی کرتا رہاہوں

﴿دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ لَیۡلًا وَّنَهَارًا فَلَمۡ یَزِدۡهُمۡ دُعَآءِیۡۤ اِلَّا فِرَارًا﴾نوح:۵

میری دعوت تبلیغ نے کوئی اثرنہیں دکھایایہ اوردور بھاگنے لگے

﴿رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا﴾نوح:۲۶

ان باغیوں کاایک گھرانہ بھی نہ رہےسب ختم کردیئے جائیں بددعابھی قبول ہوئی چالیس سال کے بعدلیکن یہی پوچھ لیاجائے تومیں سفارش نہیں کروں گا۔جاؤکسی اور کے پاس سفارش کے لئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دربار میں:

لوگ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئیں گے کہ آپ اللہ کے خلیل ہیں، آپ کواللہ نے بہت آزمایاہےاوراعلان کیاہے کہ ہم نے ابراہیم کوکامیاب پایاہے،توآپ ہمارے لئے سفارش کریں،ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام جواب دیں گے کہ اپنی پریشانیوں میں ہوں اوراللہ پاک آج بہت ناراض ہیں،میں سفارش نہیں کرسکوں گا،اگراللہ تعالیٰ مجھے فرما دیں ابراہیم تونے توسقیم کہاتھا،بیمارتونہیں تھے،جب تم کوعرس کی دعوت دی تھی،قوم نے کہاتھا آؤہمارے ساتھ توآپ نے کہاتھاکہ میں بیمارہوں،بیشک یہ توریہ تھا،آپ نے روحانی بیماری کاتصورکیاہو،لیکن ایک واضح بات تونہیں تھی

اورمیں نے ایک مقام پرتبلیغ میں یہ بات کہی تھی کہ چاندکودیکھ کرکے ھذا ربی...... سمجھانے کے طورپربعدمیں جب وہ چاندغائب ہوگیا،توکہا

Marfat.com

﴿قال انی بریٔ مماتشر کون﴾انعام:۷۸

لیکن رب مجھے یہی فرمادے کہ تم نے بالفرض کیوں کہا تھا چاندکواور ستاروں کو یہ میرے رب ہیں ، یہ بھی تو توحید میں فرق ڈالنے والا جملہ ہے اور ایسے ہی جب میں نے بتوں کوختم کیا کاٹ دیا اور بڑے کے گلے میں کلہاڑی ڈال دی تھی ،تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو نے کیا ہے،اے ابراہیم میں نے کہا

﴿کبیرھم ھذا فاسئلوہ إن کانوا ینطقون﴾

ان میں سے بڑے سے پوچھ لو،توانھوں نے بڑے سے مراد وہ بت لیا تھا، میں نے بڑے سے مراد کچھ اور لیا ہے ،لیکن ظاہری بات تو صاف نہیں تھی ،اسی کا ہی حساب مجھ سے شروع ہو جائے ، میں واپسی میں کیا جواب دوں گا ، میں سفارش نہیں کر سکتا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دربار میں:

لوگ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آپ اللہ کے کلیم ہیں تشریعی پیغمبر ہیں، آپ پر بڑی آسمانی کتاب نازل ہوئی، آپ ہمارے لئے سفارش کریں ،حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام بھی عذر کریں گے کہ میں نے ایک مکا مارا تھا اور بندہ مر گیا تھا، اگر اسی کی دیت کا قصاص کا مطالبہ ہو جائے کہ تم نے بندے کو کیوں قتل کیا تھا،تو میں کیا جواب دوں گا ، میں سفارش نہیں کروں گا، کہ میری اپنی گرفت نہ ہو جائے ۔آپ جاؤ کسی اور کے پاس وہ آپ کے لئے سفارش کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دربار میں:

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے ،حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام عذر کریں گے کہ میں پہلے پیغمبر تھا، دوبارہ جب آسمانوں سے نیچے اترا، پھر میں امتی ہوں، رسول اللہ ﷺ کا اب میں سفارش نہیں کر سکتا، جاؤ کسی اور کے پاس سفارش کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ، ان کو آج سفارش کا اذن ہوگا۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے دربار میں:

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں عرش کے نیچے آجاؤں گا، عرش کے نیچے آکر سجدہ ریز ہو جاؤں گا، سب لوگ میرے پاس آئیں گے، سفارش کے لئے میں مایوس نہیں کروں گا اور میں سجدہ کروں گا، سجدہ اتنا لمبا ہوگا، مفسرین نے لکھا ہے کہ دنیاوی دس برس کی طوالت ہوگی، دس سال جیسے گزرتے ہیں، اتنا لمبا رسول اللہ ﷺ کا سجدہ ہوگا اور رو رو کر بس دعا یہ ہو رہی ہوگی کہ یا اللہ میری امت کی مغفرت فرما، میری امت کی مغفرت فرما، بہت سے لوگ تو اپنی نیکیوں کی برکت سے جنت میں چلے جائیں گے، کوئی عابد کوئی زاہد کوئی علماء شہداء حفاظ کوئی انفاق فی اللہ اپنی اپنی نیکیوں سے جنت میں چلے جائیں گے اور بہت سی میری امت وہ ہے کہ جن کے پاس صرف گناہ ہیں، لیکن عقیدہ ان کا صحیح تھا، توحید و رسالت پر یا رب میری سفارش میری امت کے بارے میں قبول فرما یہ دعا جاری رہے گی اور لمبی دعا ہوگی آخر میں اتنے عرصے بعد اللہ رب العزت اعلان فرمائیں گے

"إرفع رأسک یامحمد......سل تعط ،اشفع تشفع"

البخاری: ۷۵۱۰.

اے محمد! سر اٹھاؤ کیوں اتنا لمبا سجدہ کرتے ہو، مانگو کیا مانگتے ہو، دیا جائے گا دیا جائے گا تمہاری مانگ کے مطابق، سفارش کرو ان سب کی سفارش میں قبول کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت کے عرش کے نیچے اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے دعا میں مصروف ہو جائیں گے، یا رب کچھ میرے امتی تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی دنیا میں اپنی زندگی میں تیری کتاب کی خدمت کی تلاوت کرتے رہے، وہ تو اس برکت سے جنت میں چلے جائیں گے، کچھ عابد زاہد عبادت کی برکت سے جنت میں چلے جائیں گے، کچھ شجاعت اور شہادت کی برکت سے جنت میں چلے جائیں گے، کچھ متقی تقوی کی برکت سے جنت میں چلے جائیں گے، لیکن بہت سی میری امت کے پاس نہ تقوی ہے، نہ زہد ہے، نہ عبادت ہے، نہ تلاوت ہے، نہ حج ہے، نہ عمرے ہیں، نہ انفاق فی سبیل اللہ ہے، میرے امت موحد ہے، مشرک نہیں، سنت کے متبع ہیں، بدعتی نہیں ہیں، لیکن ان کے نامہ اعمال میں صرف گناہ ہیں، یا رب میں اپنی اس

Marfat.com

امت کے لئے سفارش کرتا ہوں، آپ سفارش کو قبول فرمائیں، اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کی سفارش قبول فرمائیں گے۔

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ پھر آپ کو اطلاع ہوگی کہ کچھ لوگ رہتے ہیں، واپس دوبارہ سجدے میں چلے جائیں گے کہ یارب میرے امت کے کچھ لوگ ابھی باقی ہیں، ان کی بھی سفارش کروانی ہے۔

ماں سے کہیں زیادہ شفقت:

علماء نے عجیب بات لکھی ہے رسول اللہ ﷺ کے دعا میں ایک جگہ میں میدان حشر کا جو دس برس کی طوالت جتنا سجدہ ہے، بعض نے لکھا ہے کہ بار بار سجدہ ہے اور ان تمام سجدوں میں تمام دعاؤں میں تمام گریہ زاری میں حضرت حسنؓ کا نام نہیں لیا کہ یا اللہ میرے نواسے کو جنت الفردوس عطا کر، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہیں لیا، اپنی بیٹیوں کا نام نہیں لیا، صحابہ کا نام نہیں لیا، اپنی بیبیوں کا نام نہیں لیا، یہ سارے جنتی ہیں ان کی فکر نہیں ہے، امت کا نام لیا جارہا ہے، فکر امت کی ہے کہ یارب میری امت گنہگار ہے، اس کی مغفرت فرما، میری اہل سنت میرے صحابی تو ایک ایک بات پر جان دینے والے تھے، وہ تو ہیں جنت کے وارث ان کے لئے دعا کی ضرورت نہیں ہے، کوئی ماں بھی اتنی شفیق نہیں ہوسکتی امت کی فکر ہے، کوئی بھی اتنی شفیق ماں نہیں لاسکتا، اپنے پیغمبر کے میدان حشر میں پیغمبروں کے پاس جارہے ہیں اور وہ اپنی اپنی پریشانیوں میں ہیں، سب سے پہلے ابتدا شفاعت کی رسول اللہ ﷺ سے ہوگی، آپ کی امت کامیاب ہوگی اور کیا حساب ہونا ہے کہ آپ کی دعا کی برکت سے شفاعت سے معافی کا اعلان ہوگا اور جنت میں امت جارہی ہے۔

حقیر وصغیر مت سمجھو:

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے احیاء العلوم میں، کسی شخص کو حقیر نہ سمجھو، اگر میری سفارش چاہتے ہو، آخرت میں ہوسکتا ہے وہ چھپا ہوا اللہ کا ولی ہو، کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو کہ یہ گناہ چھوٹا ہے، کوئی حرج نہیں ہے، ہوسکتا

Marfat.com

ہے، اسی گناہ میں اللہ کا غضب متعلق ہو اور آپ سے رب ناراض ہو جائے، میری سفارش چاہتے ہو اور کسی چھوٹی سی نیکی کو خواہ سنت ہو، مستحب ہو، چھوٹی سمجھ کر چھوڑ دیتے ہو، ہو سکتا ہے رب کی رحمت کا پیغام اسی سنت میں ہو اس میں میری سفارش ہو، تو ان تین باتوں پر عمل کرو، اگر میدان حشر میں میری سفارش چاہتے ہو۔

بلیوا ریا والو! میں سمجھا سمجھا کر تھک چکا ہوں، تم پھر بھی ننگے سر نماز پڑھتے ہو، مجھے ایک صحابی کی نماز دیکھاؤ، جو ننگے سر پڑھی ہو کسی صحابی نے، مجھے تو رسول اللہ ﷺ کا عمامہ کالے رنگ مکہ مکرمہ میں نظر آتا ہے، سفید رنگ کا دھاری دار بدر میں نظر آتا ہے، کالے رنگ کا عمامہ احد میں نظر آتا ہے، سفید رنگ کا عمامہ مسجد نبوی میں نظر آتا ہے، مدینہ طیبہ کی گلیوں میں رسول اللہ ﷺ کے سر پر ٹوپی نظر آتی ہے، تو کہاں سے لائی ہے تو نے شریعت کہ اپنی من مانی پر عمل کرتا ہے، پھر بھی امتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سفارش کے مستحق ہو کر بیٹھا ہے۔

ابن الفاض کے اشعار اور واقعہ:

ایک شخص ابن الفاض نے چار ہزار اشعار لکھے ہیں اپنے دیوان میں، بڑا نیک بزرگ آدمی تھا، اللہ والا بندہ تھا، لیکن صراحتاً رسول اللہ ﷺ کی تعریف نہیں کی، استعاروں میں کی، رسول اللہ ﷺ خواب میں آئے، کہا ابن الفاز بڑے بے وفا نکلے ہوا، تنا بڑا دیوان لکھا اور میری تعریف ہی نہیں لکھی، رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس بزرگ نے اشعار سنائے کہنے لگا:

أَرَیٰ کُلَّ مَدْحٍ فِی النَّبِیِّ مُقَصِّرًا
وَاِنْ بَالَغَ الْمُثْنِی عَلَیْهِ وَکَثَّرَا

میں نے تمام الفاظ کو جمع کیا ہے، لیکن ان سب کو آپ کی تعریف میں کم پایا ہے۔...... اگر میں مبالغے کی باتیں کروں کہ میرا پیغمبر سورج سے بھی زیادہ حسین ہے، میرا پیغمبر چاند سے بھی زیادہ حسین ہے، ہواؤں دریاؤں اور سمندروں سے بھی زیادہ سخی ہے، میرا پیغمبر دین پر پہاڑوں سے بھی زیادہ استقامت والا ہے، ان پہاڑوں نے استقامت میرے پیغمبر سے سیکھی ہے، ھواؤں نے جھونکے میرے پیغمبر ﷺ سے سیکھے ہیں، اس سورج کو چاند

Marfat.com

کو تاروں کو روشنی پیغمبر ﷺ کی روشنی سے ملی ہے، میں کوئی مبالغہ بھی نہیں کر سکتا تھا اور کیوں

اِذَ اللّٰہُ اثنٰی بِالَّذِی ھُوَ اَھْلُہٗ

عَلَیْہِ فَمَا مِقْدَارُ مَا یَمْدَحُ الْوَرٰی

کہ اس لئے کہ اس پیغمبر ﷺ کی شان اتنی اونچی ہے، اس پیغمبر ﷺ کی شان میں اللہ رب العزت نے قرآن میں خود تعریف کر دی ہے، اب پوری کائنات مل کر اس پیغمبر ﷺ کے لئے مدح بیان کرتی رہے پھر بھی نہیں کر سکتی۔

اللہ رب العزت ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سچی عقیدت محبت اور دین پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

Marfat.com

اجتماعی توبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَکَفٰی، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی، سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الانبیآءِ ،وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ أَوْفَوْا عَھْدَہٗ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَ نْبِیَاءِ. أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا بَاطِلًا ط ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ ز اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ. کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (سورۃ ص ، آیت نمبر ۲۹)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ . من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین. (متفق علیہ)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ،وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

سورۃ صاد کی چند آیات کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ارشاد تلاوت کیا ہے ۔ جس کے اندر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہا ماننے والے ایمان والے اور جو کہا نہیں مانتے یعنی کافر اور مشرک ان دونوں کے بارے میں یہ بتایا ہے۔ دونوں برابر نہیں ہیں اور فرمایا کہ اس قرآن مجید کتاب سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ایمان والے عقل والے تدبر کرنے والے

Marfat.com

غور کرنے والے ہیں اور رسول اکرم ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا فیصلہ کر دیتے ہیں تو اس کو پھر دین کی سمجھ عطاء فرما دیتے ہیں اور جس کو جتنی دین کی سمجھ آتی جائے گی اس کے مطابق وہ عمل کرے گا اتنا کامیاب ہوتا جائے گا۔ فرمایا۔

﴿ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً ﴾

کہ ہم نے زمین آسمان کو اور جو اس کے درمیان میں ہے فضول پیدا نہیں کیا۔

﴿ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾

فضول اور بے معنی زمینوں آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ پیدا کیا اس کو فضول اور بے معنی بے مقصد کافر خیال کرتے ہیں۔ ذٰلِک یعنی باطل خیال۔

﴿ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾

یہ کافروں کا خیال ہے۔ کہ یوں ہو گیا ہے بے معنی ہے۔

﴿ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴾

ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے کہ جو ہمارے زمین آسمان کی تخلیق کو بے معنی بے مقصد سمجھتے ہیں فرمایا۔

﴿ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ ﴾

ایک وہ ایمان والے ہیں نیک اعمال بجالاتے ہیں۔ اور ایک فساد کرنے والے ہیں یعنی بات نہیں مانتے مشرک ہیں کافر ہیں کیا دونوں برابر ہیں۔

﴿ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴾

کیا وہ لوگ جو تقوے کی زندگی گزار رہے ہیں اور دوسرے فاسق و فاجر ہیں کیا یہ دونوں برابر ہیں ہرگز دونوں برابر نہیں ہیں فرمایا۔

﴿ قرآن پاک رہنما ہے ﴾

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ ﴾

ہم نے سیدھے راستے پر چلنے کے لیے کتاب نازل کی ہے۔ مبارک یہ کتاب ہر لحاظ سے برکت والی ہے۔ اُخروی رہنمائی بھی کرتی ہے دنیاوی رہنمائی بھی کرتی

Marfat.com

ہے۔ اخروی نجات کی بھی ضامن ہے دنیاوی نجات کی بھی ضامن ہے۔ مبارک لید بروا آیتہ۔ چاہیے کہ لوگ اس کتاب کی آیات میں غور فکر کریں۔ ولتذکر اولوالالباب۔ اور جن کو اللہ نے عقل دی ہے فراست دی ہے۔ سمجھ دی ہے وہ اس کتاب میں غور فکر کرتے ہیں اور غور فکر کرنے کے بعد اگلا مرحلہ ہے کہ اس پر عمل کرینگے علماء نے لکھا ہے سب سے پہلا حق کتاب کا اس کی تلاوت کرنا ہے۔ دوسرا حق ہے اس کے مفہوم اور مضمون کو سمجھنا ہے۔ تیسرا حق ہے اس کے واقعات اور احکام میں غور فکر اور تدبر کرنا ہے۔ چوتھا حق ہے کہ سمجھنے غور فکر کے بعد اس پر عمل کرنا ہے اور پانچواں حق ہے کہ پھر دوسرے شخص کو پیغام پہنچانا ہے جب دوسرے شخص کو چار حق ادا کرنے کے بعد کوئی بات دین کی کہے گا تو انشاء اللہ قوی امید ہے کہ اس میں اثر ہوگا۔ یہ پانچ حق ہیں۔ فرمایا۔

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً﴾

یہ بڑی نشانیاں ہیں جن کو ہم نے پیدا کیا ہے۔ اور بے معنی پیدا نہیں کیا بامقصد پیدا کیا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں بہت مقامات پر زمینوں وآسمان کی پہاڑوں کی دریاؤں کی سمندروں کی نہروں کی طرف توجہ دلائی کہ ان میں غور وفکر کرو پھر مجھے سمجھ لوگے گویا میں سمجھ میں آجاؤں گا ان امور میں غور وفکر کرنے کے بعد کیوں ان ظاہری نشانیوں کی طرف کیوں توجہ دلائی اس لئے کہ ان میں غور وفکر کرنا اور ان کو دیکھنا ہر شخص کے لئے آسان ہے۔ کوئی بہت کند ذہن ہو تب بھی وہ آسمان کو دیکھ رہا ہے۔ زمیں کو دیکھ رہا ہے سورج کو دیکھ رہا ہے۔ چاند کو دیکھ رہا ہے۔ پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے۔ نظم وضبط کو دیکھ رہا ہے۔ تدبیر کائنات کو دیکھ رہا ہے۔ تو اس سے کچھ سمجھ لینا چاہے زیادہ گہری عقل والا ہے اپنے وجود میں غور وفکر کرنے سے اللہ رب العزت کی نعمتیں نظر آئیں گئی۔ قدرت نظر آئے گی اور جو اس سے زیادہ بھی ذہین ہیں اور خوب نیکی کی طرف آنا چاہتے ہیں۔ جہد ہے انکی کوشش ہے تو پھر جو ہم نے آسمانی علم نازل کیا ہے۔ یعنی قرآن مجید جو رسول اللہ ﷺ پر اترا ہے اس میں غور وفکر کریں اس میں اور اگلہ مرحلہ دیکھو مثلاً ایک ٹائم والی گھڑی ہے۔ ایک شخص اس کو ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے کوئی اس کا بنانے والا ہے۔ یہ آسان دیکھنا ہے دوسرا ہے اس کے میٹریل میں غور کرنا۔ یہ اس

Marfat.com

سے تھوڑا مشکل ہے لیکن آسان ہے۔ پھر اس کی باریکیوں میں سسٹم میں جانا ہے۔ یہ زیادہ ماہرین اس میں جائیں گے۔

تدبر کائنات

تو قرآن مجید نے بہت مقامات پر زمین و آسمان کی مثال دی ہے کہ ہم نے یہ بے معنی پیدا نہیں کیا جب تھوڑی چیز بے معنی نہیں ہے تو اتنی بڑی کائنات کیسے بے معنی ہو سکتی ہے۔ اور پھر اس طرف غور کرے گا کہ اس کا کوئی بنانے والا ہے۔ پھر اس کو کوئی چلانے والا ہے پھر اس سے اللہ رب العزت اسے سمجھ میں آئیں گئے اللہ کی نشانیوں سے اللہ سمجھ میں آتے ہیں۔ دوسری بات ان میں غور کرنے کی یہ ہے کہ سب کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنی کچھ نعمتیں متعلق کی ہیں وجود کے ساتھ بھی ان چیزوں کیساتھ بھی اور بعض نعمتیں وہ بے بہا قیمتی ہیں دیکھو دور جانے کی ضرورت نہیں انسان کے وجود کے اندر ذرا سی کوئی چیز خراب ہو جائے تو کتنی فیسیں لگتی ہیں کتنے خرچے ہوتے ہیں کتنے ٹیسٹ پتہ نہیں کیسے آپریشن ہوگا اور کامیاب بھی ہوگا یا نہیں دعائیں الگ کر رہے ہیں سرمایہ الگ خرچ کر رہے ہیں پریشانی الگ ہے اوقات الگ ضائع ہو رہے ہیں ایک چیز خراب ہے جسم میں وہ بھی تھوڑی سی خراب ہے ٹھیک ہونے کا امکان ہے اسی طرح اور بہت ساری نعمتیں ہیں تو یہ سوچے یہ سب نعمتیں اللہ تعالی نے ویسے ہی دے دی ہیں۔ گہرائی میں باریکی میں نہیں جا سکتا تو دنیاوی لحاظ سے غور وفکر کر لیں کوئی شخص کسی کو چائے نہیں پلاتا مگر یہ کہ اس میں مقصد ہوتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت یہی سستی چیز رہ گئی ہے کوئی کسی کو ادنا چیز نہیں دیتا مگر اس میں بھی کوئی مقصد ہوتا ہے بھائی فقیر کو بھی کوئی دس روپے دے رہا ہو تو اس میں بھی مقصد ہے کہ اللہ راضی ہو جائے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ ملے ایسے ہی اور کسی شخص کا جب کوئی تعاون کرتا ہے اس سے کوئی مفاد وابستہ ہے کم از کم دعا لینا ہوتا ہے کچھ نہ کچھ غرض ضرور ہے جب دنیاوی اعتبار سے کسی سے تھوڑا تعاون کا لین دین ہو یہ بے مقصد نہیں ہے کوئی درمیان میں مفاد ہوتا ہے فائدے کی طرف توجہ ہوتی ہے نقصان سے بچنے کی طرف توجہ ہوتی ہے جلب منفعت اور دفع مضرت دونوں مطلوب ہیں بعض دفعہ کسی کو پیسہ دیا جاتا ہے۔ اس میں کچھ فائدہ مقصد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کو پیسہ دیا جاتا ہے

Marfat.com

اس کے نقصان سے بچنا مقصد ہوتا ہے۔دفع مضرت مقصد ہوتا ہے یہ بھی سنت سے ثابت ہے۔

﴿ہر چیز با مقصد ہے﴾

تو پھر اتنی بڑی نعمتیں جو اللہ رب العزت دے رہے ہیں یہ کیوں بے مقصد ہیں۔ویسے کیوں دے رہیں قرآن مجید نے بتایا

﴿ایحسب الانسان ان یترک سدی﴾ (سورة قیامه، آیت نمبر ۳۶)

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کو ویسے ہی چھوڑ دیں گے یہ سب کچھ دے کر۔

﴿هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا﴾ (سورة بقره، آیت نمبر ۲۹)

سب کچھ دے کر پھر اس کو ویسے چھوڑ دینگے کہ ایسے ہی آزاد پھرتے رہو۔کوئی تین چار ہزار ویسے ہی تنخواہ نہیں دیتا ماہانہ پورا مہینہ کام لیتا ہے۔اتنی نعمتیں دے کر اس کو ویسے ہی نہیں چھوڑا اس کو بھی کسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ مقصد دوسرے مقام پہ واضع کر دیا ہے۔

﴿ وما خلقت الجن ولا نس الالیعبدون ﴾

تو فرمایا۔

﴿ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً ﴾

ہم نے زمین آسمان کو بے معنی پیدا نہیں کیا بے مقصد پیدا نہیں کیا ایک اور مقام پر فرمایا۔

﴿وماخلقنا السموت والارض وما بينهما لعبين﴾ (سورة جاثیه ، آیت نمبر ۳۸)

ہم نے زمین آسمان اور جو کچھ اس کے اندر رہے کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا ان نعمتوں کو استعمال میں لاؤ اور شکر بجالاؤ تمہیں جس مقصد کے لیے پیدا کیا وہ مقصد بجا لاؤ یہ ساری کائنات کا خلاصہ ہے کہ ساری کائنات تمہاری خادم ہے اور تم اللہ کے غلام اور عبد ہو بندے ہو اس کے حکم کو مان کر چلو۔

Marfat.com

﴿وماخلقنا السموت والارض وما بينهما لعبين﴾
کھیل تماشہ کے لیے پیدا نہیں کیا۔

﴿فسیرو فی الارض فانظر و کیف کان عاقبة المکذبین﴾

کہ زمین میں چلو پھرو اور خصوصا ان مقامات پر جاؤ کہ جنہوں نے ان نعمتوں کی بے قدری کی اور پھر وہ نشان عبرت بن گئے۔ ان علاقوں کو دیکھو کیوں ان کو تباہ کیا گیا نست نابود کیا گیا ان کی کوئی غلطیاں تھیں اللہ رب العزت کو کسی کے ساتھ دشمنی نہیں ہے ایک مقام پہ فرمایا۔

﴿ما یفعل الله بعذالکم ان شکر تم و آمنتم و کان الله شاکرا علیما﴾ (سورة نساء، آیت نمبر ۱۴۷)

اللہ کو کوئی فائدہ نہیں ہے کہ تمیں عذاب دے اللہ رب العزت نے معافی کے پیغامات اور معافی کی گھڑیاں بہت زیادہ رکھی ہیں۔ تاکہ یہ صلح کرلیں۔ اور مستحق عذاب نہ بنیں یہ مستحق نعمت بنیں۔

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا بَاطِلاً﴾

یہ سب با مقصد ہیں۔ اور کائنات کی ہر چیز میں خصوصا انسان کے لیے نعمتیں ہیں۔ تبعا جنات کے لیے بھی ہیں اور تمام نعمتیں ماکولات، مشروبات۔ ملبوسات، مکنونات رہنے کی جگہیں۔ خواہ کھانے کی نعمتیں ہوں، خواہ پینے کی ہوں پہننے کی ہوں، رہنے کی ہوں، سفر کی ہوں یہ سب نعمتیں انسان کے لیے ہیں۔ تبعا جنوں کے لیے۔ اور یہ بات آپ کسی کتاب میں پڑھیں گے مطالعہ کرینگے علماء نے لکھا ہے اللہ کی نعمتوں کو زیادہ استعمال کرنے والا انسان ہے ۔جن اللہ کی نعمتوں کو کم استعمال کرتے ہیں ان کو اللہ نے بنایا ہی ایسا ہے۔ ان کا کوئی بجٹ نہیں ہوتا ہے۔ ڈیزل مہنگا اور پٹرول مہنگا ان کو گاڑی کی بھی ضرورت نہیں روڈ کی بھی ضرورت نہیں یہ سارے بجٹ، ہمارے ٹیکس ہمارے لیے ہیں۔ جتنا فائدہ اٹھاؤ اتنا نقصان بھی برداشت کرو سب سے زیادہ نعمتیں استعمال کرنے والے انسان ہیں۔ جن اللہ کی نعمتیں بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ہڈی جو انسان پھینکتا ہے اس کے اوپر کوئی غیر مرئی چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ نہ نظر آنے والی وہ جن کی خوراک ہے ایسی اور بہت ساری چیزیں۔

Marfat.com

﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلاً﴾

﴿نعمتوں کا شمار کرنا مشکل ہے﴾

یہ سب نعمتیں ہیں کھانے والی پینے والی پہننے والی چلنے والی رہنے والی یہ ساری انسان کے لیے ہیں کچھ جنات کے لیے ہیں اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ نعمت استعمال کرنے سے ایک انسان کو سرور محسوس ہوتا ہے یہ سرور بھی اللہ کی نعمت ہے۔ ضائقہ دیکھو نگاہ میں دیکھنے کی صلاحیت ہو ناک میں سونگنے کی صلاحیت ہو اور فیصلہ کر سکے برے کا اور اچھے کا زبان میں ضائقہ ہو کانوں میں سماعت ہو یہ فعال ہیں اور خصوصا جب زبان ہر چیز چکھتی ہے تو یہ فورا فیصلہ کرتی ہے اچھی ہے یا بری ہے یہ بولتی بھی ہے اور یہ گرم کو ٹھنڈا بھی کرتی ہے اور پھر ذائقہ بھی فوراً بتاتی ہے نتیجے میں دیر نہیں لگتی کمپیوٹر کی سپیڈ بھی کمزور ہے یہ بہت تیز انسان کو بتا دیتی ہے۔ یہ صحیح یا غلط ہے۔ علماء نے لکھا ہے۔ دوستو علماء نے عجیب بات لکھی ہے۔ فرشتے بھی اس نعمت سے محروم ہیں۔ ذائقہ والی نعمت سے محروم ہیں۔

﴿ھی خلق نورانی لا یعصون ما امرھم و یفعلون مایومرون﴾

اللہ کے نور سے پیدا کی ہوئی مخلوق ہے کبھی نہ تھکتی ہے، نہ سوتی ہے، نہ کھاتی ہے، نہ پیتی ہے۔ ہر وقت کام میں مصروف رہتی ہے۔ نورارنی مخلوق ہے۔ بڑی خوشبودار مخلوق ہے۔ بڑے خوبصورت اور حسن والی مخلوق ہے۔ کسی کو فرشتہ مل جائے وہ کئی دن تک اس کا دل باغ باغ رہتا ہے۔ فرشتہ ملتا ہوتا ہے اگر انسان اس قابل بن جائے تو کئی دن دل باغ باغ رہے گا اور خاص قسم کی خوشبو محسوس کرے گا یہی وجہ ہے کہ فرشتوں کو خود بھی خوشبو پسند ہے حدیث میں آتا ہے پیاز کھا کر لہسن اور اس طریقے سے گندے ہو کر مسجد میں نہ آیا کرو مسجدوں میں خوشبو لگا کر آیا کرو۔ فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے۔ مسجدوں میں خوشبو سے خوش ہوتے اور بدبو سے وہ دور بیٹھتے ہیں آپ ﷺ اسی وجہ سے مہنگی خوشبو لگاتے تھے کہ آمد جو اونچی ہستیوں کی ہوتی تھی ایک صحابی کے بارے میں آتا ہے۔ اپنی تنخواہ کا ایک معقول حصہ خوشبو پر خرچ کرتے تھے کہ جناب نبی پاک ﷺ کی سنت ہے تو میں بتا رہا ہوں علماء نے لکھا ہے کہ یہ ذائقہ اور سرور جو زبان کے ذریعے سے انسان کو حاصل ہوتا ہے یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ کہ بعض

Marfat.com

لوگوں کو ایسی بیماری لگ جاتی ہے کہ زبان میں قوت ذائقہ ختم ہو جاتا ہے گو ان کو کچھ بھی پتہ نہیں چلتا ٹھنڈی ہے میٹھی ہے کیسی چیز ہے۔ یہ بھی بیماری ہے اور اللہ کی ناراضگی ہے کہ نعمت سے محروم ہیں فرشتے نہیں فیصلہ کر سکتے انہوں نے نہ کھانا ہے نہ پینا ہے۔ فرمایا۔

﴿ولقد كرمنا بنى آدم وحملنا هم فى البر والبحر ورزقنا هم من الطيت وفضلنا هم على كثير ممن خلقنا تفضيلا﴾

﴿بنی آدم﴾

ہم نے آدم اور اس کی اولاد کو نوازا ہے۔ بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے۔

﴿حملنا هم فى البر والبحر﴾

یہ صحراؤں میں سفر کرنا چاہے تو اس کے لیے نعمتیں مہیا کر دی ہیں اور سمندروں میں سفر کرنا چاہے تو اس کے لیے بھی نعمتیں مہیا کر دی ہیں۔

﴿ورزقنا هم من الطيبت﴾

اور اس مکرم انسان کے لئے ہم نے طیبات رزق تیار کیے ہیں یہ خود بد بخت ہو جائے بد بودار کو پینے لگے گلے سڑے ہوئے کو کھانے لگے تو اس کی اپنی بدبختی ہیں اللہ نے تو اس کے لیے عمدہ میوہ جات پیدا کیے ہیں آم پیدا کئے ہیں طرح طرح کے فروٹ پیدا کیے ہیں اور جنت کا میوا جس کو آدم علیہ السلام نے چھو لیا تھا گندم کے خوشے کو پکڑ لیا تھا وہ واپس تو دنیا میں بھیج دیئے گئے لیکن اللہ رب العزت نے یہ فیصلہ کر دیا کہ میرے آدم کو گندم پسند ہے دنیا ساری گندم سے آباد کر دی۔

﴿ولقد كرمنا بنى آدم وحملنا هم فى البر والبحر ورزقنا هم من الطيبت﴾ (سورة بنى اسرائيل، آيت نمبر ٧٠)

جو بھی کھانے کے لیے میں نے پیدا کیا ہے اور اس کو حلال کیا ہے وہ طیبات ہیں۔

﴿وفضلنا هم على كثير﴾

اور اس کو بہت ساری مخلوق پر فضیلت دی ہے باقی ساری کائنات اس کی خادم بنا دی اس کو مخدوم بنا دیا اور اس کے ذمہ یہ لگا دیا کہ تو میرا عبد ہے اس لئے کائنات کا سب سے بڑا

Marfat.com

انسان میرا عبد ہے۔ اور تو اس کا امتی ہے تو بھی میرا عبد ہے۔ فرمایا۔

﴿یا سبحن الذی اسری بعبده لیلامن المسجد الحرام امی المسجد الاقصی﴾

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد کو سیر کرائی۔ نبی پاک محمد عربی ﷺ کو سیر کرائی عبد کو سیر کرائی ساری کائنات تیری خادم کائنات کا تو مخدوم اور میں تیرا معبود تو میرا عابد ہے۔

﴿وفضلنا هم علی کثیر من خلقنا تفضیلا﴾

ہم نے اس انسان کو بہت ساری جو ہم نے مخلوق پیدا کی ہیں سب پر فضیلت والا بنایا ہے۔ غور کریں کہ کون سا اسمبلی میں بل پاس ہوا تھا کہ انسان کو دو قدموں والا بنانا ہے یوں خوبصورت چہرہ بنانا ہے یوں ناک لگانی ہے یوں کان بنانے ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کی عطاء ہے۔

﴿فضلنا هم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا﴾

سب سے بہترین بنایا بھی ہے۔ فضیلت بھی دی ہے اور سب نعمتیں بھی اس کے لیے ہیں اور آگئے کیا فرمایا یہ نعمتیں دے کر دیسے میں نے بتایا کہ اس دنیا میں کوئی چاۓ بے معنی نہیں پلاتا اتنی بڑی نعمتیں بے مقصد کیوں دی آگئے فرمایا۔

﴿یوم ندعوا کل اناس باماهم فمن اوتی کتابه بیمینه فاولئک یقرون کتابهم ولا یظلمون فتیلا﴾(سورة بنی اسرائیل ،آیت نمبر ۷۱)

یہ سب نعمتیں دنیا میں دوں گا یہ نمک حلال بن کر رہے پھر بھی یہ نعمتیں اس کو مل کر رہیں گی نمک حرام بن کر رہے پھر بھی نعمتیں غلامی کرتی رہیں گی میرا بن کر رہے پھر بھی نعمتیں ملیں گی اور میرا نہ بن کر ہے تو بھی اپنوں سے بھی زیادہ بہتر دوں گا اور اپنوں کو دال ساگ سے خوش کر لیتا ہوں اور جو نہ ماننے والے ہیں ان کو دنیا میں خوب دیتا ہوں اسی میں لے لو مزے جب آ و گئے ہمارے پاس تو حساب دینا ہوگا۔

﴿یوم ند عو ا کل اناس بامامهم﴾

پھر ہر کوئی میدان حشر میں اپنے اپنے امام کے پیچھے جا رہا ہوگا جس نے امام بنایا ہے اپنے

Marfat.com

نبی کو اور اس کا کہا مانا ہے سنت کی پیروی کی ہے اپنے نبی کے پرچم کے پیچھے پیچھے جارہا ہوگا۔

﴿یوم ندعوا کل اناس بامامھم﴾

کوئی اللہ کے ولی کے گروہ میں جارہا ہوگا کوئی کسی مجاہد کی جماعت میں جارہا ہوگا کوئی کسی امام مسجد محدث قاری کوئی حافظ قرآن کی معیت میں جارہا ہوگا۔

﴿یوم ندعوا کل اناس باما مھم فمن اورتی کتابہ بیمنہ﴾

جو اپنے نیک امام کے ساتھ جارہے ہونگے ان کو اسی وقت ان کے عمل نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دے دیئے جائینگے کہ خوش ہو جاؤ۔

﴿فائلک یقرون کتابو ھم﴾

یہ خوشی کی وجہ سے صبر نہیں کریگے اسی وقت اپنے اعمال ناموں کو کھول کر اسی وقت پڑھنے لگ جائیں گئے۔

﴿ولا یظلمون فتیلا﴾

فتیلا کا معنیٰ کھجور کھانے والو کھجور کے شگاف میں چھوٹا سا دھاگہ نکلتا ہے جس کو قرآن نے فتیل کہا ہے۔ اللہ رب العزت فرمارہے ہیں۔ فتیل کے برابر بھی ظلم کسی کے اوپر نہیں کیا جائے گا۔ اور اللہ محفوظ فرمائے کہ جس نے اپنا امام دوسرا بنایا پھر وہ اس کے ساتھ ہونگے جس نے اپنا امام کسی کافر کو بنایا کسی فاجر کو بنایا ظالم کو بنایا شرابی کو بنایا بدکار کو بنایا اپنا مقتدء اور اس کی مان کر چلتا رہا تو پھر اس کے ساتھ میدان حشر میں ہوگا اور نیک جب ہوگا نیکوں والے اعمال بجالائے گا پھر نیکوں والی جماعت میں ہوگا اور یہ بات انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام نے مانگی۔

﴿اللھم احشر نی فی زمرۃ المساکین﴾

انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی بات جناب نبی پاک ﷺ کی یہی بات کہ ہمیں مسکینوں میں رہنا پسند ہے مسکینوں میں اٹھنا پسند ہے اور اپنے ساتھ سلائے بھی مسکین ہیں، مسکینوں میں اٹھنا پسند ہے حضرت ابراہیم ابن ادھم رحمتہ اللہ تعالیٰ ایک مشہور اللہ کے ولی گزرے ہیں اور نیک آدمی تھے بلخ کے بادشاہ تھے لیکن حکم ہوا جو قرب تم مانگتے ہو وہ اس شاہی تخت پر نہیں مل سکتا۔ بہر حال ایک لمبی بات ہے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت دعائیں بہت کرتے رہے ہیں دعا قبول

Marfat.com

نہیں ہوتی یعنی اس کا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ جیسے سمجھ لو ہمارا حال ہے کہ دعائیں مسلسل جاری ہیں لیکن اس کا نتیجہ نظر نہیں آتا ویسے تو ہر حال میں دعا کا نتیجہ ہے دعا آخرت کا ذخیرہ ہے۔

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی

جواب میں ابن ادھم نے فرمایا کہ ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں اس کے مطابق ہمارا عمل نہیں ہے۔ دعا قبول نہیں ہوتی شیطان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں جانتے ہیں کہ یہ دشمن ہے لیکن اس کی باتوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور فرمایا کہ جنت کے طالب ہیں۔ اور دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں لیکن اعمال اس کے برعکس ہیں کہ جسے جنت کے طالب کے اعمال ہوتے ہیں ایسے اعمال نہیں تو پھر دعا کیسے قبول ہوگی۔ جب انسان کسی کا مقرب بنے تو پھر اس کے بعد وہ اشارہ سمجھے گا کہ اس کو یہ ضرورت ہے آپ حضرات بہتر جانتے ہو جو اچھے افسر ہوتے ہیں وہ اپنے ماتحت کی ضرورت سمجھتے ہیں وہ جیسے کہنے والا کہتا ہے کہ ہاں ہم نے آپ کا کام کردیا ہے ہو جائے گا اس سے مل لو یہ تو دنیا کا افسر ہے۔ دنیا کے کاروبار کا مالک ہے عارضی ہے اللہ تو بادشاہ ہے شہنشاہ ہے۔ علیم بذات الصدور ہے۔ اس کا علم ما کان بھی ہے ما یکون بھی ہے وہ تو سب کچھ جاننے ہیں تو جس نے اللہ کو راضی کیا ہے اور قرب حاصل کیا ہے پھر جب یہ دعا مانگے گا وہ دعا قبول ہوگئی اور جب ویسے دعا مانگتا رہے گا۔ جب اللہ کو راضی نہیں کیا ہوا ناراض کیا ہوا ہے تو پھر دعا کیسے قبول ہوگئی۔

بہت اہم چار درھم والا واقعہ

منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ خراسانی ایک بزرگ ہیں بڑے شہروں میں رہے اور بہت اللہ والے شخص تھے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ (قصہ فضائل اعمال میں ہے)

پھر بعد میں آکر عراق میں آباد ہوگئے ایک دفعہ بیان فرمارہے تھے۔ اپنے ساتھیوں کو وعظ نصیحت کررہے تھے۔ ایک فقیر آگیا موضوع بدل دیا بیان کا فرمایا جو شخص اس فقیر کو چار درھم دے گا اس کو چار دعائیں دوں گا ادھر ایک شرابی کبابی شخص تھا اس نے اپنے غلام کو چار درھم دے کر بھیجا ہوا تھا کہ کچھ فروٹ وغیرہ لے آؤ مجلس اس نے منعقد کی ہوئی تھی تو ساتھ کچھ

Marfat.com

فروٹ کھائیں گے لکھا ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے کے ایسے خطیب تھے مقرر تھے کہ راہ گزر مجبور ہو جاتا بیان سننے پر ایسی ان کو فصاحت بلاغت عطا تھی اور تقوے کی برکت تو بڑے دور تک ہوتی ہے تو جب دونوں چیزیں ہوں پھر تو ضرور اثر ہوتا ہے وہ غلام چار درھم اپنے بے راہ آقا کے لیے فروٹ خریدنے آیا تھا وہ بیان سنتا ہوا ادھر ہی ششدرہ رہ گیا پھر علامہ نے اعلان کیا بھائی اس فقیر کو کوئی چار درھم دے دے، چار دعائیں دوں گا۔ اس غلام کے دل میں اُبال آیا کہ چار دعائیں ہیں ان میں ایک دعا چار درھم والی بھی کرالیں گئے چار درھم اس کو دے دیئے شیخ نے کہا کہ کیا دعا ہے تمہاری کہا حضرت پہلی دعا یہ ہے کہ میں غلام ہوں آپ دعا فرمائیں آقا مجھے آزاد کردے، دعا کی اللہ پاک اس غلام نے بڑی غیرت جرات کا کام انجام دیا ہے۔ یعنی صحابہ اکرام والا کام کیا کہ جتنا مال متاع تھا وہ سب دیا اور اس کا اپنا مال متاع بھی نہیں ہے۔ یہ ایک امانت والا ہے اس نے وہ سارا کچھ دیا اور یہ خود بھی اپنا نہیں ہے یا اللہ اس کو آزاد کردے سب نے آمین کہی۔ کہا دوسری دعا کیا ہے۔ عرض کیا حضرت چار درھم مل جائیں جو دیئے ہیں آپ کو یا اللہ اس کو چار درھم بھی دلا دے لوگوں نے آمین کہی پھر کہا تیسری دعا کیا ہے۔ کہا جی میرا آقا توبہ کرلے بہت گنہگار ہے دیکھو اس وقت کے غلاموں میں کتنی وفا تھی اپنے آقاؤں کے بارے میں بڑی بات ہے آپ نے کبھی آزمایا ہے ادارے کا افسر سائیڈ میں ہو جائے تو پیچھے ورکروں کا کام کیا ہوتا ہے جانتے ہونا غیبت، غیبت کام بھی ادھر ہی کرنا ہے تنخواہ بھی ادھر سے لینی ہے جسے ہی صاحب سائیڈ میں گیا غیبت کے علاوہ ورکروں کا کوئی کام نہیں ہے۔ دیکھو غیبت بہت بڑا گناہ ہے وہ تو آپ سب لوگ جانتے ہو میں ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں کوئی شخص کسی کی غیبت کرتا ہے اور اس کو پتہ نہ بھی چلے من القلب الی القلب القاء ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں وہ محبت نہیں رہتی ہے۔ بیشک اس کو نہ پتہ چلے اس کی غیبت کی گئی ہے دل میں ایسی بات آجاتی ہے۔ کہ اس طرح کی محبت نہیں رہتی ہے اس سے بچو نمک حلالی والے افراد میں شامل ہو جاؤ تو تیسری دعا کیا کرنی ہے۔ کہ حضرت دعا کریں کہ میرا آقا توبہ کرلے کہا یا اللہ اس کے آقا کو توبہ کی توفیق عطاء فرما لوگوں نے آمین کہا۔ کہا چوتھی دعا کیا ہے چوتھی دعا عجیب دعا ہے۔ تو چند منٹ ایک بزرگ کا

Marfat.com

واعظ سن کر اس غلام نے معرفت کے کتنے مراحل طے کر لیے۔ تو ہم بزرگوں کے ساتھ مل کر دعائیں کرا کرا کے مجلسیں سن سن کر ذکر اذکار کر کر کے ہماری وہ منزلیں طے نہیں ہوتی۔ اس غلام نے چند منٹ شیخ منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان سنا اور سمجھ گیا چوتھی دعا کیا کروا رہا ہے کہ میری اور میرے آقا کی اور آپ مجلس والوں کی اللہ پاک مغفرت فرما دیں۔ یہ چوتھی دعا ہے شیخ کو بھی جذبہ آ گیا۔ شیخ نے دعا کی اور عجیب دعا کی سارے مجمعے پر گریا طاری ہو گیا کہ اس غلام نے وعظ نصیحت کا کایا پلٹ دیا یہ شخص چار دعائیں کرواتا ہوا واپس پہنچ گیا۔ آقا نے کہا فروٹ نہیں لائے کہا اے آقا میں ایک قصہ عرض کرتا ہوں پہلے وہ سن لیں آقا نے کہا سناؤ کہ حضرت ایک بزرگ یوں وعظ نصیحت کر رہے تھے اور کہ رہے تھے کہ کوئی چار درھم دے تو چار دعائیں دوں گا وہ چار درھم ان کو دے آیا ہوں۔ چار دعائیں لے کر آیا ہوں۔ کہا کیا دعا کرائی ہے۔ غلام نے کہا پہلی دعا یہ ان سے کرائی ہے کہ اللہ مجھے غلامی سے نجات عطاء فرمائے۔ فرمایا جا تجھے آزاد کیا دوسری دعا کیا کرائی ہے وہ چار درھم جو دیئے تھے اس فقیر کو وہ چار درھم مجھے مل جائیں جو آپ کے دینے ہیں۔ کہا چار ہزار درھم لے لو اور بتاؤ کہ تیسری دعا کیا ہے کہا تیسری دعا یہ کرائی ہے کہ میرا آقا توبہ کر لے کہا میری پکی توبہ ہے آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ اور بتاؤ چوتھی دعا کیا ہے کہا چوتھی دعا یہ ہے کہ اللہ پاک آپ کی اور میری اور اس مجلس کے جتنے حاضرین تھے سب کی اللہ مغفرت کر دے تو آقا نے کہا دوست یہ میرے بس میں نہیں ہے۔ جو میرے بس میں تھا وہ میں نے کر دیا ہے یہ میرے بس میں نہیں اس بادشاہ کی اپنی مرضی ہے میں جتنا بادشاہ تھا اتنا کر لیا ہے یہ سو گیا توبہ کر کے اللہ کا رحم کرم دیکھو یہ شراب کی مجلس منعقد کر کے بیٹھا تھا اور ایسے ہی اس کی ماضی ہے لیکن ایک جملہ صدق دل سے کہا یا رب پکی معافی ہے بس آئندہ نہیں کروں گا یہ معافی تھی نا یہ مذاق نہیں تھا معافی تھی پھر وہ بھی سمجھتے ہیں یہ اصلی معافی اور حقیقی توبہ کون سی ہے رات کو سو گیا یہ شخص اور ایک غیبی کوئی چیز آئی اور کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو جو تمہارے بس تھا تم نے کیا جو ہمارے بس میں ہے وہ ہم نہیں کریں گے جاؤ جو ہمارے بس میں تھا وہ کر دیا سب کی مغفرت کر دی ہے۔ اور میدان حشر میں۔

﴿یوم ندعوا کل اناس بامامھم فمن اوتی کتابہ بیمینہ﴾

Marfat.com

(سورۃ بنی اسرائیل ،آیت نمبر ۷۱)

تو نیک لوگوں کی معیت میں ان سے اسباق حاصل کرنے میں اور عمل کرنے میں اونچا مقام ملے گا آخرت میں نیک لوگوں کی امامت میں اللہ کی رضا حاصل ہو جائے گی فرمایا۔

﴿وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلا ذالک ظنوا الذین کفروا فویل الذین کفروامن النار﴾(سورۃ ص ،آیت نمبر ۲۹)

کہ یہ دنیا اور اس کی نعمتوں کو کافر بے مقصد سمجھتا ہو گا۔ایمان والے تو ان کو بے معنی نہیں سمجھتے ہیں بامعنی سمجھتے ہیں۔اور جو یوں سمجھے اور یہ کہے کہ انسان ایک حادثے کی پیداوار ہے یہ یوں ہی آ گیا ہے۔اور یوں ہی چلا جائے گا۔تیری چھوٹی سی مشینری وہ حادثے سے وجود میں نہیں آتی حادثے میں ایجاد تو نہیں ہوتا تخریب ہوتی ہے۔حادثہ اور اتنی بڑی کائنات اور انسان کا پیدا ہونا یہ حادثے سے پیدا ہو گیا ہے۔فرمایا۔

﴿ام نجعل الذین امنو وعملو الصحت کا لمفسدین﴾

کیا ایمان والے لوگ اور فسادی لوگ یہ برابر ہیں نہ دنیا میں برابر ہیں نہ آخرت میں برابر ہیں۔

﴿ام نجعل المتقین کالفجار﴾

کیا جو پرہیز گار لوگ ہیں اور فاسق و فاجر لوگ ہیں یہ دنیا میں برابر نظر نہیں آتے ان کو ایک دوسری دنیا سمجھا جاتا ہے۔تو اللہ پاک ہے آخرت میں نیک کو نوازے گا۔ دیکھو کوئی شخص ظالم ہے کافر ہے مشرک ہے جابر ہے بدکردار ہے اور ایک بڑی مشکل سے نیکی میں دنیا گزار رہا ہے راحتیں دور سے دیکھتا ہے لوگوں کے پاس ہیں یہ جائز طریقے سے راحیتیں بھی نہیں حاصل کر سکتا ہے اسی میں صبر کر رہا ہے۔جو کچھ آ رہا ہے بس صبر کر رہا ہے اللہ سے مانگ رہا ہے امتحانی گھڑی کو گزار رہا ہے۔تو یہ شخص جو تقوے والا ہے۔دنیا کی زندگی کو صبر میں گزار رہا ہے آخرت میں اس کو انعام دیا جائیگا جس نے اپنی من مانی کی زندگی گزاری ہے اس کو عذاب دیا جائے گا۔

﴿حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا﴾

حضرت ایوب علیہ السلام کی بات قرآن مجید نے کی۔

﴿اذ نادٰا ربہ انی مسنی الشطین بنصب و عذاب﴾ (سورۃ

Marfat.com

ص ، آیت نمبر ۴۱)

ہمیں اپنے پیغمبر حضرت ایوب نے پکارا۔ انی مسنی الشیطن بنصب وعذاب۔ اے میرے رب جسم کا ہر حصہ بیمار بن چکا ہے اور میرے ماننے والوں نے مجھے باہر کوڑا کرکٹ میں ڈال دیا ہے جس زبان سے تیرا ذکر کرتا تھا وہ زبان بھی بیماری کی زد میں آ گئی ہے اب عاجز آ گیا ہوں تیری حمد وثناء تسبیح بجا نہیں لا سکتا شفاء کا سوال کرتا ہوں اور شیطانی حملوں سے آپ کی نجات چاہتا ہوں فرمایا۔ ایڑیاں رگڑو نا یہاں سے شفاء کا چشمہ جاری کرینگے اس سے نہاؤ تو بدن کو شفا دینگے اور آسمانوں سے برسنے والی بارش کے بوندوں کو ہیرے اور جواہرت سونا بنا دیگے اور پھر اس چشمہ سے ٹھنڈک حاصل کرو نہا کر اور پی کر اپنے دل کی فرحت حاصل کرو۔

﴿ووھبنا لہ اھلہ و مثلھم معھم رحمتہ منا و ذکری لا ولو الالباب﴾ (سورۃ ص ، آیت نمبر ۴۳)

سب اولاد بھی ہم نے فوت کر دی تھی ایوب کی ایک راحت نامی بیوی اس کے پاس تھی۔ باغ بھی سب ہم نے تباہ برباد کر دیے تھے ایوب کو آزما رہے تھے یہ جب دیے تھے تو ایوب کن کا تھا جب لئے ہیں باغات تو ایوب کن کا بن کر رہے گا جب یہ امتحان کی گھڑیوں میں کامیاب پایا تو ہم نے جتنے باغات پہلے دیئے تھے اس سے ڈبل اور دے دیے جتنی اولاد پہلے دی تھی اس سے بہتر اور دے دی جتنی صورت اور توانائی اور حسن دیا تھا اس سے ڈبل اور عطاء کر دیا لیکن آزمائش میں صبر شرط ہے جو نعمت واپس لی جاتی ہے بعض دفعہ تو اعمال بد کی وجہ سے نعمت چھن جاتی ہے جیسے کہ عام انسانوں کی یہ حالت ہوتی ہے اور اللہ کے نیک بندوں اور انبیاء علیھم السلام سے جب نعمت لے لی جاتی ہے۔ اللہ کو پتہ ہے کہ یہ صبر کریں گئے دنیا کے لیے یہ انکا صبر ہدایت کے لیے نمونہ بنے گا اور ان کے درجات اور بلند کر دیے جائیں گے۔ یہ تو شخصی بات تھی اور شخصی دعا ہے۔ جب اجتماعی تکلیف آ جائے دوستو پھر اجتماعی دعا ہے اللہ رب العزت قبول کرتے ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے یونس علیہ الصلوۃ السلام کا واقعہ بیان کیا۔ کہ یونس علیہ السلام کی بات قوم والے نہیں مان رہے تھے انہوں نے کہا تین دن تک عذاب آ جائے گا۔ پھر گھر سے باہر چلے گئے لوگوں نے جب دیکھا صبح کو یونس علیہ السلام

Marfat.com

موجود نہیں تھے بادل بھی کالے آرہے ہیں سارے باہر آ گئے اعلان کیا سب گھروں سے باہر نکلو بچوں کو ماؤں سے جدا کرو جانوروں کو باہر نکالو چھوٹے جانوروں کو اپنی ماؤں سے جدا کرو سب نے میدان میں آکر چیخ و پکار شروع کر دی یا رب معاف کر دے سجدہ میں گرے رہے جب تک کہ اللہ نے فیصلہ نہیں کیا کہ اب عذاب ہم نے ہٹا دیا ہے۔ اجتماعی توبہ غلطی اجتماعی تھی۔ اجتماعی توبہ کی۔ تو اللہ نے عذاب کا فیصلہ واپس کر دیا۔ دوستو ہمارے اوپر اجتماعی عذاب آیا ہوا ہے۔ جب قوم اجتماعی طور پر توبہ واستغفار کرے گی فکر کرے گی اللہ ہم سے ناراض ہے۔ تو اللہ بہت جلدی راضی ہوتے ہیں۔ ناراض والد اپنے نافرمان بیٹے سے اتنا جلدی راضی نہیں ہوتا جتنا اللہ رب العزت اپنے گنہگار بندے سے جلدی راضی ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔

﴿فلولا كانت قرية امنت فنفعها ايمانها الاقوم يونس لما امنوا كشفنا عنهم عذاب الخزى فى الحياة الدنيا و متعناهم الى حين﴾ (سورة یونس، آیت نمبر ۹۸)

کسی قوم نے اجتماعی توبہ ایسی نہیں کی جیسے قوم یونس نے کی۔ جب اجتماعی توبہ شروع کی چیخ و پکار میں لگ گئی پھر ہماری رحمت کو بھی جوش آیا

﴿كشفنا عنهم عذاب الخزى فى الحياة الدنيا﴾

ہم نے جو دنیاء میں رسوائی کا عذاب ان کے اوپر سائے کی شکل میں مسلط کر دیا تھا ہٹا دیا ہے۔

﴿ومتعناهم الى حين﴾

اور حضرت یونس علیہ السلام اوران کی قوم کو ایک عرصہ تک زندہ رکھا ادھر یونس علیہ السلام کو اتنا تو اللہ نے بتایا تھا کہ عذاب آنے کا امکان ہے لیکن بستی سے نکل جانے کا حکم نہیں دیا تھا پیغمبر ہجرت تب کرتے ہیں جب حکم ہوتا ہے۔ ان سے یہ خطا اجتہادی ہوئی مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے۔ اور مچھلی بہت بڑی تھی۔ دوستو جب اس نے منہ کھولا تو ملاح کہتا ہے کہ لگتا تھا کہ پوری کشتی کو اندر لے گئی ہمارے قریب وہ منہ کھولتی تھی بار بار ہم کہتے تھے کسی کا آقا ناراض ہے اسی وجہ سے کشتی رک رہی ہے۔ تو بار بار یونس علیہ السلام کہتے تھے کہ میں ہی ہوں وہ میں ہی ہوں مجھ سے آقا ناراض ہیں۔ تو جب قرعہ ڈالا تو ان ہی کا نام نکلا اور مچھلی نے

Marfat.com

جب لیا تو اللہ نے یہ حکم دیا کہ یہ امانت ہے کھانا نہیں ہے یہ آپ کا کھانا نہیں ہے۔ یہ امانت ہے جب سمندر کی گہرائیوں میں گئی۔

﴿حضرت یونس علیہ السلام کی دعا﴾

تو یونس علیہ السلام کے دل کو جلا ملا اور جو سمندری مخلوق ہے وہ اللہ کی تسبیح میں لگی ہوئی تھی اور یہ

﴿وذالنون اذذهب مغاضباً فطن ان لن نقد عليه فنادى فى الظلمت ان لا اله الا انت سنحنک انى كنت من الظالمين﴾

او مچھلی والا ہم سے ناراض ہو کر ہم سے چلا گیا گویا کہ وہ یہ سمجھ رہا تھا جہاں جائے گا۔ تو ہم اس سے ناراض نہیں ہونگے۔

﴿فلولا انه كان من المجسين للبث فى بطنه الى يوم يبعثون﴾

یہ یونس میرا پیغمبر دریا کی گہرائی میں شکم ماہی میں اگر قیامت کی صبح تک مجھے یاد نہ کرتا تو میں قیامت کی صبح تک یونس کو مچھلی کے پیٹ میں رکھتا۔ توبہ کی شخصی خطاء اجتھادی سے اور ادھر پوری قوم کی غلطی سے پوری قوم نے معافی مانگی اللہ نے پھر دونوں کو ملا دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت لگ گئی یہ کوفہ میں تھے شکایت کرنے والوں نے کہا کہ حضرت یہ نماز با جماعت نہیں پڑھاتے ہیں سستی کرتے ہیں۔ اور انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے اور اقربا پروری کرتے ہیں یعنی رشتہ داروں کا زیادہ خیال کرتے ہیں ہمارا خیال نہیں کرتے۔ حضرت نے ان کو بلوایا مدینہ میں کہ نماز کیسے پڑھاتے ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المومنین ہونے کی وجہ سے اتمام حجت کر رہا تھا ورنہ میں سعد کو جانتا تھا سعد ہماری جماعت کا وہ نمائندہ شخص تھا جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا میرے ماں باپ قربان ہوں سعد پر اور سعد وہ شخص ہے اسلام میں سب سے پہلا تیر انہوں نے چلایا تھا بہرحال میں نے پوچھا کہ سعد نماز کیسی پڑھاتے ہو لوگ شکایت کرتے ہیں عرض کیا حضرت پہلی دو رکعت لمبی کرتا ہوں دوسری دو رکعتوں میں سورۃ الحمد شریف پڑھ کر نماز پڑھاتا ہوں کہا یہ سنت ہے آپ ٹھیک نماز پڑھاتے ہو محمد بن مسلمہ رضی اللہ کو بھیجا کہ تم تحقیق کرو جاؤ کوفہ میں لوگوں سے پوچھو سعد کیسے

Marfat.com

ہیں۔ سعد نے کچھ لوگوں کو جہاد کے لیئے کہا تھا۔ اور ان کی مرضی نہیں تھی کچھ لوگ مخالف تھے محمد بن مسلمہ تحقیق کرتے رہے لوگ سعد کی تعریف کرتے رہے ہر مسجد میں اعلان کرتے رہے بنو عبس کی مسجد میں ایک شکایت لگانے والا جراح بن سنان تھا وہ خاموش تھا لیکن اسامہ بن قتادہ بہت زیادہ بول رہے تھے وہ بولنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ کہ محمد بن مسلمہ آپ بار بار پوچھ رہے ہو سعد کے احوال میں یہ بتاتا ہوں یہ شخص انصاف نہیں کرتا جہاد میں نہیں جاتا تقسیم صحیح نہیں کرتا نماز میں سست ہے یہ تین باتیں کیں حضرت سعد کو غصہ آ گیا عجیب آدمی ہو کیسے لوگ ہیں میرے بارے میں یہ باتیں کرتے ہیں مجھے جانتے ہی نہیں کہ ہم نے کیسے دور گزارے ہیں۔ ہم نے ایسے غزوے لڑے ہیں کہ جن میں کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا درختوں کے پتے اور پھلیاں کھاتے تھے۔ اور قضائے حاجت کی کوئی شکل ہوتی ہی نہیں تھی ایسے ایسے زمانے میں ہم نے جہاد کیا اور یہ میرے اوپر اس طرح کی باتیں کرتا ہے۔ دعا کے لیے ہاتھ کھڑے کیے۔

﴿الهم ان كان كاذبا اطل عمره واطل فقره و عرضه بالفتين﴾ (رواه بخاری)

اے اللہ یہ بولنے والا اگر جھوٹ بول رہا ہے تو اس کی عمر کو لمبا کر فقر فاقہ میں مبتلا کر اور اس کو فتنہ میں مبتلا کر تین اس نے میرے اوپر بہتان باندھے ہیں۔ جھوٹ بول رہا ہے، اس کے بدلے میں یہ تین بد دعائیں کر رہا ہوں۔ اس کو ان میں مسلط کر دے لکھا ہے کہ اس کی عمر بھی زیادہ ہوئی، فقر فاقہ بھی زیادہ ہوا، فتنہ میں بھی ایسا مبتلا ہوا کہ سو سال سے زیادہ عمر ہو گئی اس کے آبرو آنکھوں کو چھپا لیے تھے اور پھر بھی راستوں میں بیٹھ کر لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا وہ بوڑھا بہت ہو گیا تھا اور کہتا تھا کہ اصابتنی دعوۃ سعد۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں مجھے سعد کی بد دعا نے مار دیا ہے۔ (حالات سعد بن ابی وقاص)

ہلاک کر دیا ہے۔ یہ شخصی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

Marfat.com

معراج کیوں ہوا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَكَفٰى، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلٰى ، سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الاَنْبِيَآءِ ،وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهُ الَّذِيْنَ هُمْ خُلاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَيْرُ الْخَلائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ.أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (سورۃبنی اسرائیل،آیت نمبر ۱)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ان الجنته حرمت على الانبياء حتى ادخلها وحرمت على الامم حتى تدخلها امتى .

(رواه ابو داؤد)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ،وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

پندرھویں پارے کی پہلی آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے اس کے اندر معراج کی فضلیت کا ذکر ہے رسول اکرم ﷺ کا معراج نبوت کے بعد قبل الھجرت مکہ مکرمہ میں ہوا اور اس میں بہت اقوال ہیں کہ کون سی تاریخ میں معراج وجود میں آیا ہے۔راجح قول یہ ہے کہ ستائیسویں شب رجب المرجب پیر کی رات کو ہجرت سے تین سال قبل ہوا مکہ مکرمہ ام ہانی کے گھر سے یا حطیم مسجد حرام سے یہ سفر پیر کی شب میں ہوا جناب نبی پاک ﷺ کی پیدائش بھی پیر کے دن ہے نبوت سے جب آپ کو نوازا گیا وہ بھی پیر کا دن

Marfat.com

ہے۔ اور ہجرت کا سفر ہوا وہ بھی پیر کا دن ہے معراج کا سفر ہوا وہ بھی پیر کی شب کو ہوا۔
اور جناب نبی پاک ﷺ عالم دنیا سے عالم علیین کی طرف جب منتقل ہوئے تب بھی پیر کا دن تھا پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کی بھی فضیلت ہے نفلی روزہ رکھنے کی تو آج کی گزارشات رسول اللہ ﷺ کے معراج کے متعلق ہیں ایک لفظ اسراء ہے اور ایک معراج ہے اسرا سیر کے معنی میں ہے وہ مسجد حرام سے مسجد بیت المقدس تک یہ اسراء ہے۔ اور مسجد بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف جانا اور سیر کرنا اس کو معراج کہتے ہیں فرمایا۔

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی﴾

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد بیت المقدس تک۔

﴿اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ﴾

جس مسجد اقصی کے اردگرد کو ہم نے بڑا مبارک بنایا ہے۔

﴿لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا﴾

تاکہ ہم اپنے پیغمبر کو اپنی نشانیاں دکھائیں بہت ساری نشانیاں تو انہوں نے دنیا میں رہ کر دیکھ لی ہیں اور بہت ساری نشانیاں ایسی ہیں جو عالم بالا کی ہیں اس لیے سیر کرائی عرش کی اور ساتوں آسمانوں کی تاکہ ہم اپنی قدرت کی نشانیاں نبی پاک ﷺ کو دکھائیں۔

﴿انه هو السميع البصير﴾

وہ سننے والا جاننے والا ہے جو حدیث تلاوت کی ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے

﴿جنت میں داخلہ﴾

جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے

﴿ان الجنة حرمته على الانبياء حتى ادخل﴾

جنت تمام انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام پر اس وقت تک حرام قرار دے دی گئی ہے۔ کہ جب تک کہ میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں سب سے پہلے میں جنت میں داخل پھر دیگر انبیاء علیھم

Marfat.com

الصلوۃ والسلام داخل ہونگے۔

﴿حرمت علی الانبیاء حتی ادخلها وحرمت علی الامم حتی تدخلها امتی﴾

اور تمام امتوں پر جنت کے اندر داخلہ اس وقت تک ممنوع ہے تمام لوگوں پر سابقہ امتوں پر یہاں تک کہ میری امت جنت میں داخل ہو جائے گئی تو اس کے بعد پھر دوسری امتیں جنت میں جائیں گئی اس سے بھی اعزاز رسول اللہ ﷺ کا واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے فرمایا۔

﴿سُبحٰنَ الَّذِیٓ اَسرٰی بِعَبدِہٖ لَیلاً﴾

پاک ہے وہ ذات اسریٰ بعبدہ جس نے اپنے بندے کو سیر کرایا۔ سُبحٰن کا معنی ہوتا ہے تمام عیوب سے پاک ہے ہر طرح کی خوبیوں والا ہے اللہ پاک ہر طرح کے عیبوں سے پاک ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی کو معراج کرانا سیر کرانا عرش پہ بلانا ساتوں آسمانوں کو دکھانا انبیاء سے ملانا اس واقعہ میں بنی پاک ﷺ کو امتیازی شان سے نوازا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں میں پاک ہوں ضروریات سے محتاجی سے حاجت سے ضرورت سے میں پاک ہوں۔ نبی کو ساتوں آسمانوں کی سیر کرانا امامت کرانا انبیاء سے ملاقات کرانا یہ نبی پاک ﷺ کے اعزاز کو بلند کرنا ہے میرا اس میں کوئی مقصد نہیں میں تو تمام حاجتوں سے پاک ہوں بے نیاز ہوں یہ سبحٰن کا معنی ہے۔

﴿سُبحٰنَ الَّذِیٓ اَسرٰی بِعَبدِہٖ﴾

بلند بالا بڑائی والا ہے۔ جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی میں اسی جسد عنصری کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے لے گیا اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی پہلے آب زم زم سے جنت کی نہر سے شق صدر کر کے سینہ دھلا دیا اس قابل بنا دیا کہ عالم بالا میں تشریف لے جاسکیں تو پھر میں بڑائی والا ہوں یوں کر سکتا ہوں۔ تیسرا معنی

﴿سُبحٰنَ الَّذِیٓ اَسرٰی بِعَبدِہٖ لَیلاً﴾

بلند بالا پاک بڑائی والا ہے اللہ رب العزت وہ کمزور نہیں ہے لاغر نہیں ہے۔ اس کے انتظام میں ضعف اور سستی نہیں ہے وہ رات کو تھوڑے سے حصے میں اتنی بڑی سیر اپنے بندے کو کرا سکتا ہے۔

Marfat.com

سبحٰن بلند بالا بڑائی والا ہے رات کے ایک حصے میں سیر کرائی یہ نکرہ ہے۔ تھوڑے سے حصے میں جب واپس تشریف لائے آپ کا بستر بھی ابھی گرم تھا آپ نے جو دروازہ بند کیا تھا وہ کنڈی اس وقت زنجیر والی ہوتی تھی پھر تالا لگتا تھا۔ وہ ابھی ہل رہی تھی وضو فرمایا آبِ زم زم سے پانی جیسے بہتا ہے عام طور پر وہ ابھی بہہ ہی رہا تھا رات کے تھوڑے سے حصے میں جس ذات نے اپنے بندے کو سیر کرائی تو اس سے اللہ کی بڑائی قادر ہونا مالک ہونا تمام چیزوں کا خالق ہونا ظاہر ہوا پانی بھی اس کی مخلوق ہے یہ رات بھی اس کی مخلوق ہے ہ ساری چیزیں اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہیں آپ اتنی بڑی سیر کر کے واپس تشریف لائے تو کنڈی بھی ابھی ہل رہی ہے اور بستر بھی ابھی گرم ہے۔

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا﴾

رات کے ایک حصے میں سیر کرائی بعبدہ اپنے بندے کو سیر کرائی یہاں اعزاز اتنا اونچا دیا جا رہا ہے جو کسی نبی کو نہیں دیا روح مع الجسد اپنے پاس بلایا کسی نبی کو یہ اعزاز اللہ پاک نے نہیں دیا آپ کو عطاء کیا ہے اور یہ اعزاز دینے کے بعد لفظ استعمال کیا جا رہا ہے۔

﴿لفظ عبد کی خوبی﴾

بعبدہ اپنے بندے کو سیر کرائی یہاں رسولہ یا نبیہ یا کوئی اور لفظ استعمال کیا جا سکتا تھا بعبدہ سے مقام عبدیت بتانا مقصود ہے یہ ایک تو کسی سابقہ فرقے کے عقیدہ باطل کو رد کرنا مقصد دوسرا مقام عبدیت بتانا مقصود ہے بعبدہ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے جب اعزاز عطاء کیا تو عیسائیوں نے کہہ دیا عیسیٰ ابن اللہ جب عزیز علیہ السلام ایک سال تک سوئے رہے پھر اللہ کی قدرت سے وہ جاگے پھر اپنے مقام پہ گئے کہا میں عزیز ہوں تو لوگوں نے کہا تو ریت سناؤ بعضوں نے کہا عزیز نہیں ہو سکتا جب تو ریت سنائی تو کہنے لگے عزیز یہ اللہ کا بیٹا ہے تو اس فرقہ ضالہ کے اس ظن باطل کا رد مقصد تھا کہ کہیں عالم بالا کی سیر جو میں اپنے پیغمبر کو کرا رہا ہوں کل لوگ یہ نہ کہنے لگ جائیں یہ نبی بھی اللہ کا شریک ہے دونوں مل کر کام چلا رہے ہیں بعبدہ یہ عبد ہے میں معبود ہوں تا کہ کوئی غلط فہمی نہ رہے۔ یہ دسویں پارے میں قرآن مجید نے بیان کیا۔ فرمایا۔

Marfat.com

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ز ج اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴾ (۱ سورة توبہ، آیت نمبر ۳۰)

عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بلند مقام کو دیکھ کر عیسائی ابن اللہ کہنے لگے عیسیٰ ابن اللہ عزیز علیہم السلام کے مقام بالا کو دیکھ کر یہودی عزیز ابن اللہ کہنے لگے۔

﴿ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ج يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ﴾

یہ ان کی منہ کی باتیں ہیں کسی پیغمبر کو ابن اللہ کہہ رہے ہیں کسی کو ثالث ثلاثہ کہہ رہے ہیں حقیقت اس طرح نہیں ہے ابن اللہ عیسیٰ نہیں ہے ابن اللہ عزیز نہیں ہے میری شان تو یہ ہے اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولمہ یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ تو فرقہ ضالہ کے عقیدہ باطلہ کو رد کرنا مقصد تھا کہ عالم بالا کی نبی پاک ﷺ کو سیر کرائی جارہی ہے لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ یہ بھی اللہ کا شریک ہے یا اللہ کا بیٹا ہے العیاذ باللہ محبت میں اعتدال اور حدود کی پاسداری شرط ہے۔ تب محبت ہے اور اگر حدود کو پار کر دیا جائے تو وہ محبت نہیں ہوتی۔ تو

﴿سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ﴾

بِعَبْدِہٖ میں فرقہ ضالہ کا رد مقصد ہے عبد کا لفظ لا کر یہ عبدہ جو عبد ہو وہ معبود نہیں ہو سکتا یہ نسبت تباین ہے ان کی آپس میں نسبت تباین کی ہے جو عابد ہے وہ معبود نہیں جو معبود ہو وہ عبد نہیں ہوتا۔ دوسری بات عبد سے بتانا مقصود ہے ایک روایت نقل کی کہ نبی اکرم ﷺ سے اللہ پاک نے پوچھا کہ آپ کو یہ مقام اے نبی اتنا اونچا کیسے ملا۔ تو عرض کیا اے میرے معبود مجھے صفت عبدیت کی وجہ سے عطا ہوا ہے آپ کو ابھی نبی نہیں بنا گیا تھا۔ آپ کے دل میں عبادت کی محبت ڈال دی گئی تھی اور اس وجہ سے غار حرا میں جا کر علیحدہ بیٹھ جاتے تھے اور اللہ کرتے تھے ذکر کرتے تھے تو۔

﴿لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى﴾

Marfat.com

تو عبد ہے۔

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی﴾

ان کے والدین ہیں ان کے چاچے ہیں ان کے بچے ہیں نورانی مخلوق فرشتے ہیں نہ ان کا باپ ہے نہ بچے ہیں نہ شادی ہے نہ روٹی ہے نہ جھونپڑا ہے نہ بستر ہے نہ غم ہے نہ کچھ اور کام ہیں۔ وہ تو غلام ہیں ہمارے پیغمبر کے یہ تو نبی پاک ﷺ کی تو خادم ہیں نبی کا مقام تو اونچا ہوتا ہے۔

لا یمکن الثنآ کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خدا کے بعد سب سے اونچا مقام رسول اللہ ﷺ کا ہے نہ کہ جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے تو پھر نورانی تو پیچھے رہ گیا۔ عبد اونچا چلا گیا ہاں ایسے عبد نہیں جیسے ہم عبد ہیں اللہ کے جلیل القدر معظم ومقدس اور تما خوبیوں کا حامل رسول اللہ ﷺ ہیں۔

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی﴾

بات یہ ہے کہ معراج کیوں کرائی ویسے ہی تو آپ امام الانبیاء تھے خاتم النبین تھے فخر الرسل تھے اللہ کے محبوب تھے آخری نبی تھے آخری شریعت ہے۔ تو معراج کیوں کرائی علماء نے لکھا ہے کہ معراج اس لیے ہوئی کہ نبوت کے درجات ہیں سب سے آخری ترقی کا جو درجہ ہے وہ اللہ رب العزت کے عرش پہ جا کر دیدار ربانی ہے یہ ترقی والا درجہ رسول اللہ ﷺ کو عطاء کرنا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی اور سورہ نجم میں قرآن مجید نے اس کو بیان فرمایا۔

﴿فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی. مَا كَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰی. اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی. وَلَقَدۡ رَاٰهُ نَزۡلَةً اُخۡرٰی. عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰی. عِنۡدَهَا جَنَّةُ الۡمَاۡوٰی. اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَةَ مَا یَغۡشٰی. مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی. لَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰی﴾ (سورۃ نجم، آیت نمبر ۱۸)

Marfat.com

قریب بلایا اللہ رب العزت نے عرش کے پاس قریب بلایا

﴿فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی﴾

اور پھر کچھ باتیں کیں اپنے بندے سے عبدہ دونوں جگہوں میں عبدہ دیکھو۔ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اپنے بندے کو سیر کرائی رات کے ایک حصے میں اور عرش پر بلا کر سامنے

﴿فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی﴾

اپنے قریب اپنے بندے کو بٹھا کر کچھ اس سے باتیں کی ہیں

﴿اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی﴾

او نبی پاک کے دیدار ربانی میں شک کرنے والو یہ معراج اس لیے کرائی جارہی ہے کہ دیدار کرانا ہے عبد اللہ ابن عباس کی تفسیر نقل کر رہا ہوں فرماتے ہیں جبرائیل تو اسی وجہ سے رک گیا تھا کہ آگے دیدار ربانی ہونا تھا جو جبرائیل میں دیدار ربانی کی صلاحیت نہیں تھی۔

﴿فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی. مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی﴾

دیکھنے میں نبی سے غلطی نہیں ہوئی۔

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾

﴿معراج میں دیدار ربانی﴾

نبی پاک ﷺ نے اللہ رب العزت کا دیدار کچھ اس انداز سے کیا کہ اس نگاہ کے دیکھنے میں ذرہ برابر بھی غلطی نہیں کی ہے یہ قیمتی وقت ہے صرف تھوڑا سا وقت ہے اس وقت میں صرف اپنے معبود کو اللہ رب العزت کو دیکھتا رہے۔

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی. لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی﴾

اور بڑی بڑی نشانیاں دکھائی وحی تو پہلے ہی آ رہی تھی قرآن تو پہلے بھی نازل ہو رہا تھا جبرائیل کا دیدار تو پہلے بھی ہو گیا تھا۔ وہ بڑی نشانی ہے کیا جس کو قرآن کہہ رہا ہے۔

﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی. لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی﴾

کہ بڑی نشانیاں دکھائی ہیں۔ وہ بڑی نشانی عرش ہے وہ سدرۃ المنتھی ہے وہ جنت اور دوزخ کی سیر ہے وہ اللہ رب العزت کا دیدار ہے یہی بڑی نشانی ہے تو

Marfat.com

﴿معراج کیوں کرایا پہلی وجہ﴾

معراج کیوں کرایا کہ نبوت کے درجات ہیں سب سے اونچا درجہ ترقی کا انتہائی درجہ وہ دیدار ربانی ہے وہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو جسم بمع روح عطاء فرمایا ہے جو کسی اور نبی کو عطاء نہیں کیا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے نجات دی فرعونیوں سے پھر میدان تہیہ میں آباد ہوگئے لوگوں نے کہا کہ نبی اسرائیل کیلئے رہبری کے لیے کوئی کتاب ہونی چاہیے جس کے مطابق ہم زندگی گزراین موسیٰ علیھم اسلام نے درخواست کی اللہ رب العزت نے فرمایا کہ کوہ طور میں آجاؤ اور کم از کم تیس دن ریاضت میں گزارو ،روزے رکھو، اللہ اللہ کرنے میں گزارو پھر ہدایت کی کتاب دوں گا۔اور اگر چالیس دن پورے کردیئے تو یہ زیادہ اچھی بات ہے چلہ پورا ہوگیا جب یہ اعزاز ملا تو پھر شوق آیا ہر بندے کا ظرف ہوتا ہے ایک نبی کا بھی ظرف ہے درخواست کرنے لگے

﴿کلیم اللہ کو دیدار ربانی کا شوق﴾

اے اللہ پاک آپ کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوگیا ہے یہاں درخواست ہے وہاں عطاء ہے فرق دونوں میں وہاں عطاء کیا جارہا ہے سو رہے ہیں اور جبرائیل کو حکم ہے باہر سے اونچے آواز سے بولنے کی اجازت نہیں دروازہ نہ کھولنا پرانے زمانے کی لکڑ ہے آواز کرے گی بے آرام نہ ہوجائیں اور تلیوں کو ملنا شروع کردو علماء نے لکھا ہے کہ کسی اونچے شخص کو جگانا ہو تو پاؤں کے انگوٹھے یا تلووں کو ملنا چاہیے تلیوں کو ملنا شروع کرو میرا معبوب جاگ جائے گا پھر بتانا کہ سفر کرنا ہے تو معراج ترقی کے منازل کی انتہائی منزل ہے وہ عطاء ہونی ہے۔موسیٰ علیھم السلام کی بات کہ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ خاص عطا ہے۔اے موسیٰ پہاڑ کو دیکھو میں تجلی ڈالتا ہوں پہاڑ صحیح سالم رہا تو آپ بھی دیکھ لوگے وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا تو پھر نہیں دیکھ سکو گے ناوے پارے میں قرآن مجید نے ذکر فرمایا۔

﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ج وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ

Marfat.com

﴿وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِیۡلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ﴾ (سورۃ اعراف، آیت نمبر ۱۴۲)

موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر ہم نے حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور میں جاؤ تیس راتیں پوری کرو ریاضت ومجاہدہ کرنے میں صرف کرو۔ اور اگر چالیس دن پورے کرلیں تو یہ زیادہ سوال کے جواب کی تکمیل کا سبب بنے گا ختم۔

﴿مِیۡقَاتُ رَبِّہٖۤ اَرۡبَعِیۡنَ﴾

موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کا کلیم ہے اشارے سمجھتا ہے۔

﴿مقام محبت مستحب میں ہے﴾

تیس واجب ہیں دس مستحب ہیں اور محبت کا مقام مستحب کے ادا کرنے میں ملتا ہے فرائض تو ذمہ لازم اور قرض ہوتے ہیں۔ اس سے محبت نہیں ملتی مستحبات کے مادہ میں محبت خود داخل ہے مستحاب کی ادیئگی سے محبت ملتی ہے اللہ کا کلیم ہے اشارہ ربانی سمجھ رہا ہے کہ تیس لازم ہیں دس مستحب ہیں۔

﴿فَتَمَّ مِیۡقَاتُ رَبِّہٖۤ اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً﴾

چالیس پورے کردیئے اور فکر دیکھو موسیٰ علیہ السلام کی فوراً ہارون کو بلایا دیکھو پیچھے خیال رکھنا صحیح تبلیغ کرنا جذبات کے ساتھ تبلیغ نہ کرنا۔

﴿وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِیۡلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ﴾

اور یہ جو بے راہ لوگ ہیں ان کی میٹنگ میں نہ جانا۔ یہ غلط پروگرام دیں گے تھوڑا سا مولوی صاحب یوں کردو نا تھوڑا سا یوں بھی کردو بچوں کے باپ بن جاؤ گے پلاٹ مل جائے گا۔ فلاں ہوجائے گا۔ نیو یارک کا ٹکٹ بھی مل جائے گا۔

﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا﴾ (سورۃ اعراف، آیت نمبر ۱۴۳)

موسیٰ علیہ السلام نے وہ ریاضت کے چالیس دن پورے کردیئے اور ہم نے توریت کی تختیاں بھی عطا کردیں تو درخواست کرنے لگے ہیں۔ اے رب آپ کو دیکھنے کا دل چاہتا ہے۔

Marfat.com

﴿قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ﴾ (سورۃ اعراف، آیت نمبر ۱۴۳)

اے رب تجھے دیکھنے کو دل چاہتا ہے کیا کروں یہ درخواست ہو رہی ہے اور آپ کو معراج میں دیدار عطاء ہو رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کہا۔

﴿وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ﴾ (سورۃ اعراف، آیت نمبر ۱۴۳)

پہاڑ کی طرف دیکھو

﴿فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ تَرٰنِیْ﴾ (سورۃ اعراف، آیت نمبر ۱۴۳)

اگر میری تجلی کی چند لمحے کی جھلک اگر پہاڑ نے برداشت کر لی الفاظ میں غور کرنا ہے۔

﴿فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ﴾

اس جگہ پر وہ پہاڑ کھڑا رہا تو فسوف ترانی آپ مجھے دیکھ سکو گے لیکن جب پہاڑ کو دیکھا تو ریزہ ریزہ ہو گیا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر گئے اور جب افاقہ ہوا ہوش میں آئے تو توبہ کرنے لگے۔

﴿سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (سورۃ اعراف، آیت نمبر ۱۴۳)

اے تو اللہ بلند بالا ہے تو میں اپنی اس درخواست پر معذرت چاہتا ہوں اور میں آپ کے ماننے والوں میں سب سے پہلا اور زیادہ ماننے والا ہوں۔

﴿مقام حبیب ﷺ اور مقام کلیم میں فرق﴾

یہاں چند لمحوں کی تجلی پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکا اور ادھر عرش پر بٹھا کر اللہ رب العزت رسول اللہ کو فرما رہے ہیں۔

﴿فکان قوب قوسین او ادنی﴾

اے نبی عرش کے اس کونے میں کیوں بیٹھتے ہیں قریب آجاؤ قریب آجاؤ

﴿فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی . مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾

Marfat.com

قریب بلایا جارہا ہے ہدایات سونپی جارہی ہیں۔اور نگاہ رسول اللہ ﷺ صرف اللہ رب العزت کو دیکھ رہی ہے اور بھی بڑی بڑی نشانیاں ہم دیکھا رہے ہیں وہاں چند لمحوں کی تجلی پہاڑ اور موسی نہ برداشت کر سکے یہاں گھنٹوں کی تجلی امام الانبیاء برداشت کر رہے ہیں۔قریب بیٹھ کر اللہ رب العزت سبق لے رہے ہیں اور سلام پیش کیا جارہا ہے۔دونوں کا توازن دیکھو ادھر درخواست ہوئی اور تجلی سے سب ختم ہوگیا اور ادھر قریب بلا کر عطاء ہورہا ہے معراج ہورہا ہے۔

﴿معراج کی دوسری وجہ﴾

دوسری بات معراج کیوں ہورہا ہے لکھا ہے۔کہ آسمانوں نے درخواست کی تھی کہ زمین ہم پر فخر کرتی ہے کہ مجھ پہ رسول اللہ چلتے پھرتے ہیں میں اونچی ہوں تو اللہ رب العزت کے سامنے آسمانوں نے درخواست کی اللہ اپنے نبی کو ادھر بلاتا کہ ہم بھی کسی کے سامنے اتنا تو کہہ سکیں کہ ہمارے اوپر بھی آپ کا محبوب چلا ہے۔

﴿معراج کی تیسری وجہ﴾

تیسری وجہ معراج کیوں کرائی کہ رسول اللہ کو سب سلام پیش کرتے ہیں بہت دفعہ سیرت میں بیان کر چکا ہوں کہ پتھر بھی درخت بھی ساری چیزیں آپ کو سلام پیش کرتی ہیں فرشتے بھی لیکن کچھ فرشتے عرش پر سدرۃ المنتہیٰ پر ساتویں آسمان چھٹے یا تیسرے چوتھے دوسرے پر اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں۔ان کو زمین پر اترنے کی اجازت نہیں ہے وہ ادھر ہی سبوح قدوس ربنا ورب الملائکہ بس تسبیح میں لگے ہوئے ہیں ساتویں میں عرش اٹھانے والے۔سدرۃ المنتہیٰ کو اٹھانے والے لا متناہی فرشتے ہیں گنتی اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تو ان فرشتوں نے درخواست کی کہ اللہ اپنے محبوب کو ادھر سیر کرادے ہم بھی آپ ﷺ کا دیدار کر سکیں کہ ہم تو پابند ہیں دنیا میں جا نہیں سکتے اللہ نے فرمایا ٹھیک ہے تین وجہ ہوگئی اور

﴿معراج کی چوتھی وجہ﴾

Marfat.com

چھوتھی وجہ تمام انبیاء پر اعزاز عطا کرنا مقصود تھا کہ کسی نبی کو جسد مع الروح ہم نے معراج نہیں کرایا سیر نہیں کرائی ان کو کرائی اور

﴿معراج کی پانچویں وجہ﴾

پانچویں وجہ ویسے تو خبر یقینی سن کر بھی گواہی دی جاسکتی ہے جبرائیل سچی خبر والے ہیں وحی کے ذریعے سے خبریں دے رہے ہیں قرآن نازل ہو رہا ہے اور سچی خبروں کو پڑھ کر سن کر گواہی دی جاسکتی ہے۔ لیکن خبر کا سچا ہونا اور ایک ہے مشاہدہ ہونا دونوں میں فرق ہے اللہ رب العزت اپنی وحدانیت کا گواہ بنانے والے ہیں۔ گواہ بنایا ہے رسول اللہ کو تو اپنا دیدار کرایا تاکہ مشاہدہ کرلیں نبی آخرالزمان ﷺ اور کل امت کو جاکر میری وحدانیت کی گواہی بتادے یہ قرآن مجید نے بتایا ہے۔ فرمایا۔

﴿ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴾ (سورۃ احزاب، آیت نمبر ۴۵)

اے نبی ہم نے آپ کو پیغمبر بنانے کے ساتھ اپنا گواہ بھی بنایا ہے۔

۴۴﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ھلا ۴۵ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾ (سورۃ احزاب، آیت نمبر ۴۶)

آپ کو شاہد بنایا ہے مبشر بنایا ہے۔ نذیر بنایا ہے داعی بنایا۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے والا پیغمبر بنایا ہے۔ اور چودھویں کا چاند بنایا ہے۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا﴾

رات کو کیوں سیر کرائی رات خاص چیز ہے خالق اور مخلوق کے راز و نیاز کے لیے ہے۔ اور جتنوں کو بھی اللہ نے اپنا مقام قرب عطاء کیا ہے اور نبی پاک ﷺ کو مکی زندگی میں نبوت کے پہلے سال فرمایا۔

﴿یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا. نِّصْفَہٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا. اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ (سورۃ مزمل، آیت نمبر ۳)

Marfat.com

اے نبی رات کو اٹھ جایا کر اے کمبل اوڑھنے والے میرے محبوب رات کو اٹھ جایا کر کمبل کو اتار دیا کر وضو بنا کر قیام میں کھڑا ہو جایا کر کبھی رکوع میں دکھائی دیا کر کبھی لمبے لمبے سجدوں میں دکھائی دیا کر آدھی رات ہو تو اچھی بات ہے۔ یا کم از چوتھائی رات سے کچھ زیادہ قیام اللیل رات کی بات ہے رات کو قرب ملتا ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے۔ آخری رات میں اللہ رب العزت آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اپنی کما ھو شانہ کے مطابق ندا لگاتے ہیں۔

﴿هل من مستغفر فا غفرله هل من ستو لد فاولد هل من مسترزق فارزق له﴾ (دارقطني ،صفحه نمبر ۵۳)

ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا میں آسمان دنیا پر آیا ہوں تمہاری مغفرت کرنے کے لیے۔ رات کو اٹھ کر اپنے گناہوں کی معافی کوئی مانگنے والا ہے مجھ سے دولت مانگنے والا کوئی ہے۔ دنیا والوں سے دولت مانگتے ہو جس کے قبضے میں سب خزانے ہیں وہ رات کے آخری لمحے میں خاص خزانوں کو کھولتا ہے اس وقت آیا کرو نا رزق کے خزانے بھی عطاء کروں گا اولاد کی نعمت بھی عطاء کروں گا عزت کی نعمت بھی عطاء کرون گا صحت کی نعمت بھی عطاء کروں گا جو مانگو گئے وہی عطاء کروں گا۔

﴿مقام فقر﴾

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے اللہ سے دوستی لگانے والوں کے لیے رات کی گھڑیاں بڑی راز نیاز والی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ اللہ سے محبت کرنے والوں کے لیے رات کی آخری گھڑیاں بڑی قیمتی گھڑیاں ہوتی ہیں پیغمبرانہ اداؤں والی گھڑیاں ہوتی ہیں سب کچھ دنیا آخرت مل جاتا ہے اقبال کہتا ہے۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس سے ہے بے پردہ روح قرآنی

وہ فقر وہ غریب جسے کھانا رات کو نہیں ملا یا تھوڑا سا ملا ہے جلدی جاگ آ گئی ہے اسے کیا خبر کہ یہ فقیر رات کی آخری گھڑیوں میں قرآن کی تلاوت کر کے کتنی رحمت حاصل کر لیتا ہے۔

Marfat.com

خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سلطانی

یہ فقر فاقہ میں مبتلا بندہ جب تنہائیوں میں ہمیں یاد کرتا ہے تو یہ یاد کرنے والوں کو پتہ ہے یہ تو مقام سلطانی ہے۔

یہ جبر قہر نہیں ہے یہ عشق مستی ہے
کہ جبر قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی

یہ اللہ اللہ کرنے سے دنیا کی بادشاہی بھی ملتی ہے عالم آخرت کی سرداری بھی ملتی ہے۔

نہ ڈھونڈ اس چیز کو دور حاضر کی تجلی میں۔

قلب کا سکون دور حاضر کی تجلی میں ڈھونڈ نہیں ملے گا جس کو ہے سکون وہ بھی فنا ہو جائے گا۔

نہ ڈھونڈ اس کو چیز کو دور حاضر کی تجلی میں
پایا میں نے استغنا میں معراج مسلمانی

جب بھوک آئی گئی اسی نے عطاء کی ہے کمزوری آگئی ہے اسی نے عطاء کی ہے۔ بادشاہت مل گئی ہے تو اسی کے فیصلے سے ملی ہے اس کی یاد کو نہ بھولنا جب اس کی یاد کو ہمیشہ قائم رکھے گا تو یہی ہے معراج مسلمانی تو رات کو اس لئے معراج ہوا ہے اور قرب کے منازل طے ہوئے ہیں اللہ رب العزت آسمان دنیا میں نازل ہو چکے ہیں اور ندا لگاتے ہیں کوئی ہے ہمیں یاد کرنے والا تو اب آؤ۔

﴿سراجِ منیر کا کیا معنیٰ﴾

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا﴾

رات کو سیر کیوں ہوا اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو سراج منیر کا لقب دیا ہے اور اور سراج منیر کہتے ہیں چودھویں کے چاند کو تو چودھویں کا چاند رات کو سفر کرتا ہے دن کو تو نہیں یہ لمبا سفر ہے دنیا کا بھی اور عالم بالا کا بھی اس لیے چودھویں کے چاند کو رات کو سفر کرایا جا رہا ہے کہ چودھویں کے چاند کی عادت ہے وہ رات کو سفر کرتا ہے۔ اور رات کو سفر کرنیکی کیا وجہ ہے قرآن مجید نے ایک مقام پہ فرمایا۔

Marfat.com

﴿وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا﴾ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۱۲)

پندرواں پارہ دوسرا رکوع ہے۔ کہ ہم نے دن اور رات کو بنایا پر پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا رات رونے لگی کہ اے اللہ مجھے تو کوئی اعزاز ہی نہیں ملا میری نشانی کو تو نے مٹا دیا تو اللہ پاک نے فرمایا کوئی بات نہیں ہم اپنے نبی آخر الزمان ﷺ کو رات میں معراج کرائیں گے تجھے اعزاز عطاء ہو جائے گا اور وجہ رات کو سفر کرانی کی علماء نے لکھی ہے۔

کہ ایک فرقہ ضالہ ہے اس کا عقیدہ یہ ہے کہ دن خیر ہے رات شر ہے رات منحوس ہے تو اللہ رب العزت نے اپنے نبی پاک ﷺ کو دن کو نبوت عطاء کی کہ دن بھی قیمتی ہے رات کو معراج کا سفر کرایا کہ رات بھی قیمتی ہے ہماری نظر میں نہ رات منحوس ہے نہ دن منحوس ہے اس لئے رات کو سفر کرایا کہ فرقہ ضالہ کے عقیدے کا رد ہو جائے کہ رات منحوس نہیں ہے۔

ایک تو سب سے زیادہ قیمتی ہے کہ جو عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ اور صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے پوری رات کا ثواب ملتا ہے۔ عبادت کا یہ ثواب دن میں تو نہیں ہے کہ جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو پورے دن کا ثواب ملے گا۔ ایسا نہیں کیونکہ یہ آسان کام ہے دن کو ویسے ہی بندہ جاگ رہا ہوتا ہے کہیں گزرتا ہوا ظہر کی نماز پڑھ لے گا۔

اور ایک وجہ یہ ہے اسلامی تاریخ میں رات مقدم ہے دن بعد میں آتا ہے رات کو تو اعزاز حاصل ہوا یہ تو وجہ بیان کی ہے کہ اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو رات کو معراج کیوں کرایا معراج کیوں ہوا اس کا جواب رات میں کیوں ہوا اس کی تفصیل ہوگئی ہے۔ بعبدہ کا لفظ کیوں آیا ہے ایک تفصیل ہوگئی۔ سبحٰن کا لفظ کیوں استعمال ہوا اس کی تفصیل ہوگی۔

پانچویں بات جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام بُراق لیکر آئے ام ہانی کے گھر آگئے بُراق کو باندھا خاص ستون کے اب بھی نشان موجود ہیں جو میزاب رحمت کے سامنے ستون ہیں وہ

Marfat.com

خاص انداز میں جہاں بُراق کو باندھا گیا تھا۔ یہ جنت کا گھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اِن مراحل سے گزارتے ہوئے سینہ شق کرنے کے بعد دھلانے کے بعد جب بُراق پر دلہا بنا کر بٹھایا گیا بُراق بھی سجی ہوئی تھی ستر ہزار سے زیادہ نورانی مخلوق استقبال کے لیے موجود ہے۔ کہ نبی آخرالزمان ﷺ کو آج سفر کرانا ہے۔ عظیم سفر ہے بُراق پر سوار کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ سوار ہوتے ہوئے رک گئے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا حضرت رک کیوں گئے ہو آپ تو دنیا و آخرت کے امام ہیں انبیاء کے امام ہیں فخر رُسل ہیں آپ دلہا ہیں جنت کے

آڈر ہوا صفائی کرو جنت ویسے بھی صاف ستھری ہے لیکن مہمانِ خصوصی آ رہا ہے۔ سجاؤ جنت کو اور آپ اوپر کیوں نہیں بیٹھتے ہیں کمال کی بات

﴿فکر امت﴾

جناب نبی پاک ﷺ نے جواب میں فرمائی جبرائیل کو جب انہوں نے کہا آپ بیٹھیں بیٹھتے کیوں نہیں فرمایا کہ مجھے تو اتنا نوازا گیا اور میری سواری کو اتنا سجایا گیا مجھے بھی اتنا عمدہ لباس اور جنتی لباس پہنایا گیا تو میرے دل میں پریشانی ہے میری گنہگار امتیوں کی مغفرت نہ ہوئی تو مجھے سجانے کیا کیا فائدہ جبرائیل نے کہا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں یہ تو اللہ کے بس کی بات ہے۔ وحی نازل ہوگئی جبرائیل میرے محبوب کو کہہ دو تمہیں پریشان نہیں ہونے دوں گا جب بیٹھنے لگے تو بُراق اچھلنے لگی بُراق کو جبرائیل نے کہا ادب کرو تم اچھلتی کیوں ہو تمہیں پتہ ہے تم پر کون سوار ہونا چاہ رہا ہے۔

بُراق زبان حال سے یہ کہنے لگی مجھے معلوم ہے۔ جبرائیل مجھ پہ کون سوار ہو رہا ہے میں اس لیے ناز کر رہی ہوں کہ مجھ پہ کون سوار ہو رہا ہے اور ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ جب جنت میں آخرت میں رسول اللہ ﷺ کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا تو درخواست یہ ہے کہ میری کمر پر اس وقت بھی سوار ہوں اس وقت بھی سواری میری کمر پر ہو جیسے آج سواری ہو رہی ہے۔ فرمایا اسی طرح ہوگا سوار ہو گئے اور نورانی مخلوق کے ساتھ یہ سفر ہوا نماز پہلے پڑھائی یا بعد میں پڑھائی دونوں قول ہیں۔

Marfat.com

﴿امام الانبیاء کون ہے﴾

نبی کی شان ہے صاحب وحی ہیں ہر نبی کے دل میں یہ تمنا تھی امامت کرانے کی کیونکہ آج امامت جو اونچی ہے اس لیے پھر لقب ملے گا جب آذان ہوگئی سب کچھ ہوگیا جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر امام بنا دیا رسول پاک ﷺ کو امام الانبیاء کا لقب مل گیا۔ امام اعلی ہونا چاہیے جب اوصاف زیادہ ہوں ایک اور بات امام میں جو خوبی ہو آہستہ آہستہ وہ مقتدی میں منتقل ہوتی ہے۔ مرید میں پیر کے اوصاف منتقل ہوتے ہیں ہر بڑے شیخ کے اوصاف منتقل ہوتے ہیں اپنے ماتحتوں میں نبی پاک ﷺ کی بہت سی خصوصیات ہیں۔ ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ محبوب خدا ہیں اور کوئی پیغمبر محبوب خدا نہیں ہے۔ لہذا امامت رسول اللہ ﷺ کے حوالے کی گئی کہ امام کی صفت محبوب خدا ہونے کی کسی حد تک دیگر انبیاء میں منتقل ہو جائے یہ ہیں امام الانبیاء آپ اوپر چلے گئے سیر ہوتا گیا سلام ہوتا گیا

تعارف ہوتا گیا سدرۃ المنتھی میں پہنچ گئے جبرائیل عرض کرنے لگا حضرت بس میں آگئے نہیں جاسکتا ہوں آگئے فوت ہو جاؤں گا فنا ہو جاؤں گا تباہ ہو جاؤں گا آگئے آپ کا اور اللہ کا معاملہ ہے اس بات سے واضح ثبوت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دیدار اللہ رب العزت کے ساتھ ہوا ہے تب تو کوئی نہیں گیا صرف آپ کو آگئے بھیجا جا رہا ہے اسی کو شیخ سعدی نے کہا ہے کہ جب جبرائیل پیچھے رہ گئے۔

بدو گفت سالا ربیت الحرام
اے خامل وحی بر تر خرام
چوں دردوستی مخلصم بافتی
عنانم زصحبت چرا تافتی

نبی پاک ﷺ نے جبرائیل کو کہا آگئے چلو تم تو دوستی میں بڑے مخلص ہو اب کیوں پیچھے ہٹ رہے ہو جبرائیل نے جواب دے رہا ہے۔

جبرائیل عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آگئے نہیں جاسکتے کبھی آگئے نہیں گئے ہیں لیکن اتنا اندازہ ضرور ہے اگر اس جگہ سے آگئے گیا اللہ کی تجلی سے میرا سب کچھ جل جائے

Marfat.com

گا۔اب آپ آ گئے چلیں جب رسول پاک ﷺ کو وہاں نمازیں حاصل ہوئیں قریب پہنچے اللہ پاک نے فرمایا کہ اے نبی میرے لیے تحفہ کیا لائے ہو ملاقات کے لیے ہدیہ لے کر جانا چاہیے ہدیہ کیا لائے ہو اے نبی اے محبوب کہا التحیات اللہ والصلوۃ والطیبات سب عبادتیں آپ کے لیے ہیں یارب یہ ہدیہ لے آیا ہوں توحید لے کر آیا ہوں اللہ پاک نے فرمایا پھر لو تم بھی ہدیہ السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔اے نبی آپ پر سلامتی ہو وہاں پر بھی نبی پاک ﷺ کو کیا فکر ہے میں عرض کرنے لگے۔السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین۔کہ اے اللہ میرے اوپر بھی سلامتی اور میرے نیک امتیوں پر سلامتی ہو چنانچہ جب واپس آئے تھے لوگوں کو جب واقعہ بتایا۔

﴿تجارتی قافلہ آ رہا ہے﴾

اور فرمایا کہ مشرکین مکہ کا تجارتی قافلہ فلاں جگہ پر پہنچا ہے اور ان کی اونٹنی گم ہوگئی تھی فلاں دن کو شام سے پہلے پہلے پہنچ جائیں گے۔بیت المقدس کے بارے میں سوال کر رہے ہیں مشرکین مکہ اور وہ مان رہے ہیں۔سوال وجواب کے بعد بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جا کر یہ کہنے لگے کہ آپ کا ساتھی یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے رات کے کچھ حصے میں اتنی سیر کی حضرت ابو بکر صدیق سچے دوست تھے کچا مقتدی نہیں تھا کچا مقتدی جب ہوتا ہے امام کی شکایت کوئی جا کر کرتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ امام ہے ہی ایسا کچا مقتدی نہیں تھا۔

ابوجہل نے کہا تیرا ساتھی یوں کہتا ہے۔رات کے حصے میں اتنا سفر کرایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عجیب جواب دیا کہا تو کہتا ہے تو انکار ہے میرا محبوب کہتا ہے تو اقرار ہی اقرا ہے۔ہم اس سے پہلے بھی بہت سارے اقرار کر چکے ہیں بعضوں نے لکھا ہے کہ رات کا سفر اس لیے ہوا دن کو ہوتا تو سارے لوگ دیکھتے پھر ایمان بالمشاھدہ ہوتا رات کو کسی کو نہیں پتہ چلا رسول پاک ﷺ کو سیر کرائی تو سب امتیوں کو ایمان بالغیب نصیب ہوا ایمان بالمشاھدہ کے مقابلے میں ایمان بالغیب زیادہ قیمتی ہوتا ہے جب واپس آئے لوگوں نے انکار کیا فرمایا

اللہ نے فرمایا اے نبی پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے آپ پریشان نہ ہوں۔ہم نے اسی طرح موسیٰ علیہ اسلام کو بھی کتاب عطاء کی تھی ہدایت والی آیات والی معجزات بھی عطاء

Marfat.com

کیۓ تھے نیک بختوں نے مانا ہے۔ بد بختوں نے انکار کیا ہے اے نبی کوئی پریشانی نہیں جو نیک بخت ہیں مانیں گئے انہیں صدیق کا لقب عطاء کروں گا اور جو بد بخت ہیں نہیں مانے گئے انہیں ابوالحکم کے بجائے ابوجہل بنا دوں گا۔

﴿فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ (سورة مومن، آیت نمبر ۵۵)

اے نبی انکار کرنے والے جو انکار کر رہے ہیں آپ کو تکلیف ہو رہی ہے آپ صبر کریں استغفار کریں صبح شام حمد تسبیح اللہ کا ذکر کریں۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ لا اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (سورة مومن، آیت نمبر ۵۶)

اے نبی آپ کو جو اللہ نے معجزات عطاء کیۓ ان میں جو جھگڑا کرنے والے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے صرف تکبر کی وجہ سے انکار کرتے ہیں اس سے پریشان نہ ہونا آپ کے نہ ماننے والے کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونگے اور آپ کے ماننے والے اولوالالباب اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان تلاوت کیا ہے۔ کہ تمام انبیاء اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گۓ جب تک کہ میں داخل نہ ہو جاؤ اور تمام امتیں بھی جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گی جب تک کہ میری امت جنت میں داخل نہ ہو۔

اسی سفر میں حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام سے جب ملاقات ہوئی چنانچہ حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کو زندہ اسی جسم کے ساتھ آسمانوں کی طرف اٹھا لیا تھا۔ تو حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں بھائی آپ تو ادھر ہی رہتے ہو جنت کی سیر کرتے ہو آتے جاتے رہتے ہو عرض کیا کہ حضرت میں جس جنت کی طرف جاتا ہوں جس محل کی طرف جاتا ہوں تو غیبی آواز آتی ہے کہ یہ جنت رسول اکرم ﷺ کے فلانے امتی کیلیے ہے آپ داخل نہیں ہوسکتے ہو تو میں رہتا ضرور ہوں آسمانوں پر لیکن اب تک

Marfat.com

میں نے جو جنت دیکھی وہ اور ہے۔ اور آپ کو ماشا اللہ جنت کی سیر کارئی جا رہی ہے چنانچہ یہ آپ کی امت ہے۔

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (سورۃ آلعمران، آیت نمبر ۱۱۰)

آپ رحمۃ اللعلمین ہیں آپ کو اللہ نے قرآن مجید کتاب حق باطل کے درمیان فرق کرنے والی دی آپ کا سینہ کھول دیا ہے آپ کی امت کے لیے بھول معاف ہے جہاں اللہ کا ذکر ہے وہاں آپ کا ذکر ہے آپ خاتم النبین ہیں امام الانبیاء ہیں روف الرحیم اور محبوب خدا ہے ہر طرف سے اسمانوں پر مرحبا مرحبا ہر کسی نے کہا باغ جنت کو بھی مسکرا آ گیا۔

اللہ پاک دین کی سمجھ نصیب فرمائے اور دین کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین .

Marfat.com

حج کرنے والے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَكَفٰى، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ، سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الاَنبِيَآءِ ،وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ لا وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ز وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ﴾ (سورة بقره،آیت نمبر۱۹۷)

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . من ارادالحج فليتعجل . (رواه الترمذی)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

سورۃ بقرۃ کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ارشاد تلاوت کیا ہے۔جس کے اندر حج کے متعلق ذکر ہے۔فرمایا کہ حج کے ایام مخصوص ہیں۔شوال، ذیقعد اور ذی الحجہ کے کچھ دن۔

﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ لا وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ﴾

جس شخص پر حج فرض ہے اوراس نے حج کرنا شروع کیا ہے احرام باندھا تو اسکے لیے لازم

Marfat.com

ہے بے حیائی کی بات نہ کرے، فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی حکم عدولی کرے، اور نہ ہی جھگڑا فساد کرے حج کے دوران اور جو کچھ تم نیکی کرر ہے ہو اللہ رب العزت اس کو جانتا ہے۔ بس حج کے سفر میں زاد سفر ساتھ لے کر جانا یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس میں تقوی اور پرہیز گاری ہے اور عقل والے لوگوں کے لئے چاہئے کہ ان نصیحتوں پر عمل کریں جناب نبی پاک ﷺ کا جو ارشاد تلاوت کیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص کا حج کرنے کا ارادہ ہے۔ فلیتعجل تو وہ حج جلدی کرے حج فرض ہو گیا ہے۔ ارادہ ہے حج کرنے کا تو حج جلدی کریں نہ زندگی کا کچھ پتہ ہے نہ صحت کا کوئی علم ہے نہ حالات کے لحاظ سے انسان کو پتہ ہے کہ ہمیشہ موافق رہیں گئے۔ اَلْحَجُّ اَشْھُر'' حج تو چھوٹی عید کے چاند سے شروع ہوتے ہیں۔ لیکن آج اس تاریخ پر جو حج کے موضوع پر گفتگو جاری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حج کی درخواستیں وصول کی جارہی ہیں تاکہ ان دنوں ہی جو صاحب حیثیت حضرات ہیں ان کو ترغیب ہو جائے۔ کہ حج ایک اہم عبادت ہے۔ اہم رکن ہے ارکان اسلام میں سے اور یہ زندگی میں ایک دفعہ صاحب حیثیت پر فرض ہے۔ اور جتنا جلدی کرے اتنا بہتر ہے تو ان دنوں میں حج کی ترغیب مقصد ہے۔ تاکہ جن ساتھیوں کا ارادہ بن رہا ہے۔ وہ پکے ہو جائیں اور جن کا ارادہ ابھی نہیں بن رہا ہے۔ لیکن حیثیت ہے تو ان کو چاہئے کہ وہ بھی حج کا ارادہ کرلیں اور اس کے لیے بلفعل کوشش شروع کر دیں

﴿حج جلدی کریں﴾

جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے جو شخص حج کو موخر کرتا ہے کسی دنیاوی مقصد کی وجہ سے کہ میرا دنیاوی فلاں کام نہیں ہوا فلاں کام نہیں ہوا جب وہ ہو جائے تو پھر میں فارغ ہو کر حج کے لیے جاؤں گا فرمایا جو شخص دنیاوی غرض کی وجہ سے حج کو موخر کرتا ہے۔ بعض دفعہ اس کی وہ دنیاوی غرض پوری نہیں ہوتی لوگ حج سے واپس آجاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا کام ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ یہ نظریہ ایک ایمان والے کا نہ ہو کہ میں پہلے دنیاوی کاموں کو نمٹالوں پھر فارغ ہو کر حج کرنے لیے جاؤں گا اس کا اہم وہ دنیاوی کام دنیاوی حاجت وہ غرض مقصد جس کی وجہ سے اس نے حج کو موخر کیا۔ وہ کام اہم نہیں ہے بلکہ حج اہم جو اس کے اوپر حج فرض تھا۔ اور رکن اسلام ہے۔ حج کے لیے یہ کیوں نہیں جلدی کیا فرمایا۔ اَلْحَجُّ اَشْھُر'' معلومات فرمایا حج

Marfat.com

مخصوص دن ہیں ان دنوں کے علاوہ نہیں ہوسکتا اور جس شخص نے حج کا ارادہ کرلیا اور حج پر وہ جارہا ہے ارادہ کرلیا احرام باندھ لیا ہے تین اہم کام ہیں جن سے رکنا ہے۔

﴿ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ ﴾

جس نے ان مہینوں کے اندر حج کرنا شروع کردیا۔

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ لا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾

﴿جن کاموں سے رکنا ضروری ہے﴾

رفث کہتے ہیں بری گفتگو پھر اسی سے آگے براعمل ہوجاتا ہے اگرچہ عام حالات میں بیوی کے پاس جانا جائز ہوتا ہے لیکن احرام کے بعد ایسی گفتگو کرنا جائز نہیں ہے۔ حالت احرام میں یہ ایک چیز ہے۔ فلا رفث فحش گوئی حج میں نہ ہو۔

﴿ وَلَا فُسُوقَ ﴾

حکم عدولی نہ ہو جس موقع پر جو حکم ہورہا ہے اس حکم کو بے چون و چراہ تسلیم کرتے جائیں مقام ابراہیم پہ نفل کیوں پڑھیں کیا وجہ ہے حجر اسود کو استلام کیوں کرنا ہے کیا وجہ ہے دوڑنے کی کیا ضرورت ہے صفاء مروا میں ایسی کوئی بات نہ کریں جو حکم ہورہا ہے جس طرح حکم ہورہا ہے حکم عدولی نہ کریں۔

﴿ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾

اور کسی کے ساتھ جھگڑا نہ کریں خود بھی جھگڑا نہ کریں اور اگر کوئی جھگڑا کردے تو اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئیں اور اس کو معاف کردیں ایک مقام پر فرمایا کہ کسی کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آنا یہ تو ہے ہی لیکن اس سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ جو بداخلاقی کے ساتھ پیش آئے اس سے خندہ پیشانی سے پیش آؤ اور یہ موقع حج میں آتا ہے علاقے مختلف رواج مختلف رہن سہن، مختلف زبانیں، مختلف عادات، اور ساروں نے ایک جگہ جمع ہونا ہے پھر رش بھی ہوتا ہے پھر تربیت کی بھی کمی ہوتی ہے تو کچھ نہ کچھ کندھا ملکہ لگ ہی جاتا ہے تو اس موقع پہ یہ فرمایا۔

﴿ وَلَا فُسُوقَ لا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ

Marfat.com

﴿يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾

جو ذرہ برابر بھی تم نیکی کرر ہے ہو اللہ کو معلوم ہے وہ لکھ رہا ہے۔ کتنا صبر کرر ہے ہو کتنا تحمل کرر ہے ہو کتنا لوگوں کے غصے کو مکوں کو برداشت کرر ہے ہو۔ یہ سب نیکی ہے اعمال صالح کو بجالانا بھی نیکی اور سارے ممنوعات سے رکنا یہ بھی نیکی ہے۔ یہ اللہ کو سب معلوم ہے۔ ی

﴿يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾

اور اس سفر میں یکسو ہو کر عبادت کرنی ہے۔ حکم ہے کہ صاحب حیثیت پر حج فرض ہے اور صاحب حیثیت کون ہے جس کے پاس آنے جانے کا کرایہ ہو۔ اور وہاں کا خرچہ ہو اور گھر والوں کے لیے اتنے دنوں کا خرچا چھوڑ کر جائے نہ اپنے خرچہ کی فکر ہو۔

﴿فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ز وَ اتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَاب﴾

بہترین تقوی اے عقل والوں یہ ہے کہ زادراہ اپنا ساتھ لے کر جاؤ وہاں بھیک نہ مانگنا پڑے، قرض نہ لینا پڑے یا بخل نہ کرنا پڑے۔ ایک مقام پہ فرمایا عمرہ کا ثواب اتنا ہوگا۔ جتنا خرچہ کرو گئے لہذا جس نے جتنا خرچہ کیا اس کو اتنا زیادہ ثواب ملے گا۔ (حوالہ فضائل حج)

ایک مقام پہ فرمایا کہ حج میں نرم گفتگو کرے ہر ساتھی سے پیار سے شفقت سے پیش آئے یہ میدان حشر کا منظر ہے وہاں کوئی کسی کو دھکا نہیں لگائے گا غصہ نہیں ہوگا میدان حشر میں ڈانٹے گا نہیں بس بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ چل رہا ہوگا میدان کی طرف جدھر لوگ جارہے ہیں حساب کتاب کے لیے یہ بھی جارہا ہے اور وہاں بھی ہر طرح کے لوگ ہونگے ہر نسل کے ہوگئے ہر زبان کے ہونگے ہر علاقے کے ہونگے یہاں بھی ایسا ہی ہے ہر طرح کے لوگ ہیں اور ایک لباس میں ہیں ایک ادا میں ہیں ایک ترانے میں ہیں ایک عاشقانہ طرز میں ہیں فرمایا کسی کو ڈانٹا نہیں غصہ نہیں کرنا گالی نہیں دینی بری بات نہیں کرنی نرم گفتگو کرنی ہے۔ پیار سے پیش آنا ہے فرمایا اس کا حج اچھا ہے جو پیار سے پیش آتا ہے۔ اور سلام کرتا ہے لوگوں کو اور اپنی گنجائش کے مطابق لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ (حوالہ فضائل حج)

اپنے ساتھیوں کو کھانا کھلائے اپنے کمرے والوں کو دعوت کرے ان شاء اللہ اللہ دے گا اس سفر کی برکت سے تو۔

Marfat.com

﴿فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ز وَ اتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَاب﴾

اے عقل والوان نصیحتوں پر عمل کرواور اس طریقے سے حج کرنے جاؤ پھر حج میں فائدہ ہے۔

﴿پانچ طرح کے حاجی﴾

فرمایا قرب قیامت میں پانچ طرح کے لوگ حج کریں گے۔

۱۔ بعض کا ارادہ شہرت کا ریاکاری کا ہوگا کہ لوگ ہمیں حاجی صاحب کہیں یا یہ گنا جائے کہ اس نے اتنے حج کیے ہیں۔

۲۔ کچھ لوگ حج کاروبار کے لئے کریں گئے۔

۳۔ اور کچھ لوگ حج کریں گئے سیر تفریح کے لئے۔

۴۔ اور کچھ لوگ حج کرنے جائیں گئے بھیک مانگنے کے لیے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کتنے بے حیا اور بے شرم لوگ ہیں دیکھتے ہیں جس کی ظاہری ترتیب ٹھیک ہے تو اس کے قریب بیٹھ جاتے ہیں۔ مسجد حرام میں مسجد نبوی میں محسوس نہ کرنا ایک بات کرنی ہے۔ ایسے ہی ان کا طرز ہے اور اس لیے یہاں سے ویزہ لگا کر چلے گئے عمرے کے لیے وہی رہتے رہے بھیک مانگتے رہے کیا حج ہے کیا عبادت ہے تو کچھ لوگ حج کریں گئے بھیک مانگنے کے لیے اور دکان والوں کو انتظار ہوتا ہے کہ کب آئیں گئے وہ کہ کھلے کھلے ریال چاہے ہوتے ہیں۔ حاجی کے ذمہ یہ ہے کہ غریب پر نظر ڈالے اپنی بلڈنگ میں اپنے ساتھیوں میں کہ کوئی ساتھی ایسا تو نہیں ہے جس کی جیب کٹ گئی ہو رقم گر گئی ہو یا پیسے کم ہو گئے ہوں تو ان کا خیال کریں بعض دفعہ اچانک جرمانا ہو جاتا ہے۔ تو ضرورت کے مطابق ساتھ لے گئے تھے لیکن کم ہو گئے تو خیال کر کے اپنے ساتھیوں کی مدد کریں حاجی کے ذمہ یہ ہے لیکن یہ جو بھیک مانگنے والے ان کو نہیں دینا چاہیے بلکہ ان کی حوصلہ شکنی ضروری ہے تا کہ یہ رواج ختم ہو یہ چار طرح کے حاجی ہو گئے۔

۵۔ فرمایا پانچواں گروہ حاجیوں کا وہ ہوگا جو صرف اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا کی خاطر حج کریں گئے۔

یہ حاجی ہیں اصل اور فرمایا جو اس نیت کیساتھ حج کے لیے روانہ ہوا اور پھر۔

Marfat.com

﴿وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ﴾
پر عمل ہوا ہے۔ کہ یہ ممنوعات اس نے نہیں کیں ان سے بچا رہا ہے رکا رہا۔

﴿حج سے سب گناہ معاف﴾

حج کر کے جب واپس آئے گا ایسا ہو گا جیسا کہ اس کو اس کی ماں نے جنا ہے۔ چھوٹے بچوں کو معصوم کہتے ہیں معصوم گناہوں سے پاک کو کہتے ہیں یہ معصوم ہو کر واپس آیا ہے۔ اور صغیرہ کبیرہ گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں حج میں الا یہ کہ کس کا قرض دینا ہو یہ ایک ایسا حق ہے کہ جو معاف نہیں ہوتا ہے پہلے اس کا انتظام کر کے جائے یہ معاملات نمٹا کر جائے صغیرہ اور کبیرہ گناہ سب حج میں معاف ہو جاتے ہیں ﴿کیوم ولدتہ اماہ﴾ (حوالہ فضائل حج)

حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک حج میں صفاء پہاڑی پر بیٹھا تھا ایک گروہ آیا یہ لوگ جماعت کی شکل میں گروہ کی شکل میں آئے طواف کرتے رہے صفاء مروہ میں چکر لگاتے رہے یہ اچھی بات ہے اس میں جو بے ترتیبی ہے وہ اونچا گا گا کر دعائیں پڑھنے والی بات یہ صحیح نہیں ہے ہر کسی کی اپنی محبت اور عشق کی ادا ہے اور ہر زبان اللہ پاک سمجھتے ہیں اس نے یہ سب زبانیں پیدا کی ہیں ضروری تو نہیں عربی میں دعائیں مانگنا ہاں عربی میں آتی ہو تو اچھی بات ہے لیکن وفد کی شکل میں کسی کا دل جاری ہو گیا نرم ہو گیا رونا آ گیا بعض دفعہ رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اور جو پاکستان والے ہوتے ہیں جیسے یہاں ان کے فرقے بہت ہیں ان کے امام بہت ان کی اذانیں بہت، ان کا ہر طرز بہت اُدھر بھی ان کے اپنے اپنے ڈھنگ ہوتے ہیں اپنا اپنا طواف ہو رہا ہوتا ہے۔ اجتماعی شکل میں رقت انابت رجوع الی اللہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت نے مل کر طواف کیئے۔ صفا اور مروہ میں چکر لگایا ہے حج کیا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صفا پہ بیٹھا تھا ایک وفد آیا اور اس نے بڑی آداب کیساتھ عمرے کی ترتیب ادا کرنا شروع کی ہے جب وہ صفا کی سعی سے فارغ ہوئے تو میں نے بلایا بھائی کون ہو کہاں سے آئے ہو انہوں نے بتایا کہ ہم عراق سے آئیں ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کسی کا قرض لینا دینا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا کوئی وراثت کسی سے لینی

Marfat.com

دینی ہے۔انہوں نے کہانہیں فرمایا تجارت مقصد ہے یا ریاکاری مقصد ہے۔ انہوں نے کہانہیں فرمایا بھیک مانگنا مقصد ہے۔انہوں نے کہانہیں فرمایا۔کیوں آئے ہو حج عمرہ کرنے کیوں آئے ہو جب ان میں سے کوئی مقصد تمہارا نہیں ہے۔تو گروہ والے کہنے لگے۔حضرت صرف اللہ رب العزت کی رضا مقصد ہے فرمایا کہ جب یہی مقصد ہے کہ اللہ اور اللہ کا رسول آپ سے راضی ہو جائے گا اور سب گناہ معاف ہو جائیں۔(حوالہ فضائل حج)

آئندہ اعمال کا خیال رکھنا ہر چیز عبادت میں کچھ کام کرنے کے ہوتے ہیں اور کچھ سے بچنا ہوتا ہے تب وہ چیز مکمل ہوتی ہے ایسے حج میں کچھ ارکان بجالانے ہیں اور کچھ سے بچنا ہے۔

﴿حج کے مسائل سیکھیں﴾

رسول اکرم ﷺ اپنے حج کے سفر میں منیٰ میں تشریف فرما تھے تو ساتھ مسائل پوچھتے رہے اس میں ہر طرح کے مسائل آتے رہے اور آپ ﷺ جواب دیتے رہے تو میں عرض کر رہا تھا آج کی گزارشات حج کی ترغیب دینے کے لیے کہ جن ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے اور حج کا ارادہ رکھتے ہیں بہت بڑی سعادت کی بات ہے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے اور یہ بڑی مقدس جگہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے دنیا میں تو حدیث میں آتا ہے۔بیت اللہ کو بھی ساتھ اتارا ہے۔اور حکم دیا کہ اے آدم یہ بلکل عین سمت بیت المعمور کے نیچے ہے اے آدم علیہ السلام بیت اللہ فرشتوں کے ساتھ مل کر تعمیر کر دو بنیادیں بھر دو۔علما نے لکھا ہے پہلی تعمیر فرشتوں نے کی یا آدم علیہ السلام نے کی دونوں طرح کی روایات ہیں یا دونوں نے مل کر کی اور پھر حکم دیا اے آدم اس کا طواف کرو چنانچہ آدم علیہ السلام نے اور فرشتوں نے طواف کیا بیت اللہ کا علماء نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہت حج کئے اور پیدل حج کئے روایات مختلف ہیں سیکڑوں میں بھی ہیں۔لوگ کہتے ہیں ایک حج کر لیا ہے بس کافی ہے اور حج نہ کرو غریبوں کی مدد کرنی چاہیے اور حج کی کیا ضرورت ہے۔انہیں پتہ ہی نہیں کہ حج کیا ہوتا ہے۔یہ کیسی ادا ہے۔غریبوں کی مدد کرو اور ضرور کرو

Marfat.com

﴿حج کی فضیلت﴾

حج کی تین فضیلتں ہیں۔ حج کی ایک فضیلت یہ ہے کہ گناہوں سے مغفرت ہو جاتی ہے، نمبر دو فقر فاقہ سے نجات حاصل ہو جاتی ہے، رزق میں فراوانی ہو جاتی ہے۔ حج عمرہ کی یہ فضیلت ہوگئی۔ اور نمبر تین حج اور عمرہ صحت کا ضامن ہے۔ انسان کی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ یہ تو تجربہ کی بات ہے تجربہ کرنا چاہتے ہو بہت سارے لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی سچی باتیں ہیں گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور فقر فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے۔ صحت بھی اللہ پاک عطا کرتے ہیں وہاں اللہ کے خلیل نے جب بیت اللہ بنایا تو۔

﴿وارزقهم من الثمرات﴾

اللہ سے پھل مانگے اس سے صحت اچھی بنتی ہے جلدی ہضم ہوتا خون پیدا ہوتا ہے اور خون سے ہی صحت ہوتی ہے۔ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سب سے بڑے حکیم ہوتے ہیں روحانی بھی جسمانی بھی تو فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو نیچے اتارا پھر بیت اللہ کو اتارا اور تعمیر کے بعد طواف کرنا شروع کیا پھر طوفان نوح میں یہ بیت اللہ شریف اٹھالیا گیا۔ اور اس کی بنیادیں چھپ گئی تھیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا کہ آپ جاؤ اور بیت اللہ تعمیر کرو۔ اللہ رب العزت کے حکم کی تعمیل کی ایک ادا ہے۔ کہ باپ مستری ہے بیٹا مزدور ہے۔ معارف القرآن

اور اللہ کا گھر بنا رہے ہیں کیسی عجیب بات ہے اللہ کا خلیل عمارت کون سی بنا رہا ہے۔ مسلمانوں یہ کوٹھی بن رہی ہے۔ مقام ابراہیم لفٹ کا کام کر رہا ہے جس پر نقش ہے پاؤں کا، بیت اللہ تعمیر ہو گیا اب مزدوری مانگی جا رہی ہے۔ ہوتا ہے جب آدمی کسی کا کام کرتا ہے تو مزدوری مانگتا ہے فرمایا۔

﴿وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

(سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۷)

﴿وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾ (سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۸)

Marfat.com

وہ منظر قابل ذکر ہے جب میرا خلیل اور اس کا بیٹا میرے گھر کی بنیادوں سے دیوار بلند کر رہے تھے۔ اور بیت اللہ کو بنانے کے بعد دعا کرنے لگے اے اللہ اس نیکی کو قبول کر۔ اور اجرت اس طرح عطا کر۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۹)

اے میرے رب تیرے آڈر سے تیرا گھر تو بنا دیا ہے مکمل ہو گیا ہے۔ اس نیکی کو قبول کر اور اس کی اجرت اس انداز میں عطاء کر کہ میری نسل میں سے میری ذریت میں سے امام الانبیاء ﷺ کو بھیج دے اللہ رب العزت نے اپنے خلیل کی دعا کو قبول کیا اور فرمایا۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۵)

اللہ نے احسان کیا اس امت پر کہ انہی میں اپنا آخری پیغمبران کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ پھر فرمایا اے ابرہیم آپ اعلان کریں کہ لوگ حج کے لیے آئیں کہا حضرت ادھر کوئی بھی نہیں ہے کون سنے گا میرا اعلان فرمایا ابراہیم آپ کا کام اعلان کرنا ہے لوگوں کو سنانا ان کی روحوں کو سنانا یہ ہمارا کام ہے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے کانوں میں انگلیاں دیں جب ابوقبیس کے اوپر چڑھ گئے بعضوں نے کہا مقام ابراہیم کے اوپر آپ کھڑے رہے اللہ نے اس کو بلند کر دیا اور پھر اعلان کر دیا۔

﴿حج کے لئے بلانا﴾

کہ لوگو حج کے لیے آؤ حج تمہارے اوپر فرض کر دیا گیا ہے فرمایا حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ نے کہ جس شخص نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے بلانے پر جتنی جتنی دفعہ لبیک کہا لبیک کہا اتنی دفعہ اللہ اس کو اپنی زندگی میں حج اور عمرہ حرمین کی زیارت نصیب فرمائے گا۔ جس

Marfat.com

نے جتنی دفعہ کہا کوئی بیدار روحیں تھیں انہوں نے لبیک زیادہ کہا حاضری زیادہ ہوگئی۔ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے یمن والے زیادہ حج کریں گے جلدی آئیں گے حج کرنے کے لئے سب سے پہلے ابراہیم کی آواز پر لبیک انہوں نے کہا تھا۔اور یمن ہے بھی بلکل قریب دوستو یمن والوں کے لیے دعائیں بھی بہت ہیں (فضائل حج) فرمایا۔

﴿وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ﴾ (سورۃ حج، آیت نمبر ۲۷)

اے میرے خلیل اعلان کرو لوگوں کو دعوت دو حج کرنے کا اعلان کرو۔

﴿وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا﴾

جس کے پاس سواری نہیں ہوگی وہ پیدل حج کے لیے آئے گا۔

﴿یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ﴾

کچھ سواریوں پر سوار ہوکر حج کرنے آئیں گے اور پیدل چل چل کر ان کی اونٹنیاں جو اتنی مضبوط اور فربہ تھیں وہ بھی لاغر بن جائیں گی ہر علاقے سے دور دراز سے قریب سے اطراف عالم سے ہر علاقے سے جنہوں نے لبیک کہی ہوئی ہے آئیں گے حج ادا کرنے لیے۔

﴿لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾

مقام مقدسہ کی زیارت کرکے منافع حاصل کریں گے۔

﴿لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾ (سورۃ حج، آیت نمبر ۲۸)

اور اللہ کے نام پر ان جگہوں کے چکر بھی لگائیں گے اور اللہ کے نام پر قربانیاں بھی کریں۔

﴿وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ﴾

تنگ دست کو بھی غریب کو بھی ان قربانیوں کا گوشت کھلاؤ خود بھی کھائیں۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ پوچھا گیا حج کون سا اچھا ہے فرمایا

افضل الحج العج والثج (رواہ ابن ماجہ)

کہ جس کے بال پرگندہ ہوجائیں میلے کچیلے ہوجائیں الجھنے پڑ جائیں اس کے بالوں میں

Marfat.com

اور احرام لمبا ہو تلبیہ زیادہ پڑھے یہ حج زیادہ اچھا ہے ایک مقام پہ فرمایا۔

افضل الحج العج الثج .

کہ حج افضل وہ ہے۔ جس میں تلبیہ زیادہ ہو لمبا احرام ہو تو تلبیہ زیادہ پڑھنا ہوگا اور جس میں قربانی کی جائے وہ حج سب سے اچھا ہے۔

﴿حج کی اقسام﴾

حج کی تین قسمیں ہیں۔ افراد، قران اور تمتع ہے۔ افراد میں قربانی نہیں ہے۔ تمتع اور قران کے پر قربانی ہے تو جس کا احرام لمبا ہو اور قربانی ہو وہ حج زیادہ اچھا ہے تو فرمایا۔

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ج فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ لا وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی شخص حج کرنے جاتا ہے پہلی نظر جب بیت اللہ پر پڑتی ہے جو مانگے اللہ رب العزت فوراً قبول کرتے ہیں۔ مغفرت مانگے جامع مانع دعا مانگے بیت اللہ کو دیکھنے کا ثواب حرم میں بیٹھنے کا ثواب طواف کرنے کا ثواب ہوتا ہے۔ کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس منیٰ میں کچھ لوگ سوال کرنے آئے ان میں ایک ثقفی تھا اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے حضرت سوال کرنا ہے اجازت ہو آپ سمجھ گئے کہ یہ کیا سوال کرنے آئے ہیں ظاہر ہے حج کا سفر ہے۔

﴿سوال بھی خود بتاتا ہے﴾

آپ نے فرمایا تم سوال کرتے ہو یا میں تمہارے سوال خود بتا دوں اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس موقع پر کیسا سوال ہو رہا ہے ممکن ہے وحی کے ذریعے سے بتا دیا گیا ہو عرض کیا حضرت آپ خود بتا دیں۔ فرمایا آپ اس لیے آئے ہو کہ حج کرنے کا ثواب کیا ہے۔ طواف کا ثواب کیا ہے صفاء مروہ کا ثواب کیا ہے۔ ان ارکان کا ثواب کیا ہے کیا ملے گا۔ یہ سوال کرنا چاہتے ہو کہنے لگے حضرت بلکل یہی سوال ہیں۔ کہا دیکھو جب بندہ اپنے علاقے سے حج کا احرام باندھتا ہے اور نیت کر لیتا ہے ہر ہر قدم پر ایک نیکی ملے گی اور ایک گناہ معاف ہوگا اور جیسے

Marfat.com

حاجی لبیک کہے گا احرام کی نیت کے بعد جب لبیک کہے گا تو اس کے ساتھ ساری کائنات لبیک کہنا شروع کر دے گی فرمایا۔

﴿مامن مسلم یلبی الالبامن عن لیمنه و شماله من حجر او شجرا و مدر حتی تنقطع الارض من هاهنا وها هنا﴾

(صحیح الجامع ،رقم ۵۷۵۹)

کوئی مسلمان جب احرام باندھتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے۔

﴿لبیک الهم لبیک لا شریک لاک لبیک ان الحمد وانعمته لک والملک لا شریک لک﴾

اے رب حاضر ہوں تیرے در پر بار بار حاضر ہوں تیری ذات میں تیری صفات میں تیری عبادت میں تیری تدبیر میں تیرے تصرف میں کوئی تیرا شریک نہیں حمد بھی تیری سب نعمتیں بھی تو ہی عطاء کرنے والا ہے بادشاہت بھی تیری ہے تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں اور میں تیرے در پر بار بار حاضر ہوں۔فرمایا جب کوئی حاجی تلبیہ پڑھتا ہے۔من عن یمینہ وشمالہ۔اس حاجی کے دائیں بھی بائیں بھی۔من حجر او شجر او مدر۔کوئی درخت ہو تب بھی کوئی پتھر ہو تب بھی کوئی زمین کا نشیب وفراز ہو یا ٹیلے ہوں تب بھی کائنات کی کوئی بھی مخلوق ہو جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ پوری روئے زمین کی تمام مخلوق لبیک کہنا شروع کر دیتی ہے۔ذرہ آپ بھی پڑھو میرے ساتھ۔

﴿لبیک اللهم لبیک .لبیک لا شریک لک لبیک ان الخمد والنعمته لک والمک لاشریک لک﴾

اللہ رب العزت سے یہ ہماری التجا ہے یہ ہماری درخواست ہے اے رب ہمیں اپنے گھر کی زیارت کرا دیں ان جملوں کی برکت سے اپنے نبی پاک ﷺ کے روضہ کی زیارت کرا دیں۔لبیک اللھم لبیک۔فرمایا

﴿آپ ﷺ نے جواب دیا﴾

کہ جب تو اونٹنی پر بیٹھے گا یا پیدل چلے گا۔اور ایک قدم چلے گا تو ایک گناہ معاف اور ایک

Marfat.com

نیکی لکھی جائے گی۔اور جب طواف کرے گا ایک عربی غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔اور جب صفاء مروہ کے درمیان دوڑے گا ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔اور جب میدانِ عرفات میں جائے گا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شیطان غزوہ بدر میں بہت رسوا ہوا تھا ۔پھراس کے بعد سب سے زیادہ رسوا شیطان میدان عرفات میں ہوتا ہے۔حدیث میں آتا ہے آسمان دنیا پر اللہ رب العزت کما ھوشانہ جلوا افروز ہو جاتے ہیں اور فرشتوں کو فخریہ فرماتے ہیں۔کیا دیکھا ہے جن کے بارے میں تم نے کہا تھا۔

﴿یفسدون فی الارض﴾

یہ کیا کہ رہے ہیں میلے کپڑوں والے کیا شور مچا رہے ہیں۔گندے بالوں والے کیا چیخ رہے ہیں۔کیا کہتے ہیں میدان عرفات میں اللہ رب العزت کما ھوشانہ آسمان دنیا پہ نزول فرماتے ہیں۔اور فرشتوں کو یہ فخریہ فرماتے ہیں کہ کیا لوگ ہیں کیا کہے رہے ہیں۔ان کے بال گندے ہیں کپڑے میلے ہیں پیاسے اور بھوکے ہیں دھوپ پہ کھڑے ہیں شور مچا رہے ہیں۔

﴿لبیک اللھم لبیک.لبیک اللھم لبیک﴾

یہ کیا کہ رہے ہیں فرشتے کہتے ہیں یا اللہ تجھ سے مغفرت کا سوال کر رہے ہیں۔حالانکہ اللہ کو معلوم ہے کہ یہ کیا کہ رہے ہیں فرمایا کہ یہ مغفرت کا سوال کرر ہے ہیں اللہ فرماتے ہیں گواہ رہو سب کی مغفرت کردی ہے۔سب کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔فرشتے کہنے لگے حضرت فلاں شخص ہے،فلاں شخص ہے۔فلاں عورت ہے،ان کے فلاں فلاں بڑے گناہ ہیں۔یہ یہ گناہ ان کے نامہ اعمال میں لکھے ہیں فرمایا اللہ رب العزت نے کہ گواہ ہو جاؤ ریت کے ذروں کے برابر بھی گناہ ہیں تو بھی معاف کر دیئے۔سمندر کے جھاگ اور بارش کے قطروں کے برابر بھی ہیں تو معاف کر دیئے ہیں۔درختوں کے پتوں کے برابر ہیں تو معاف کر دیئے ہیں۔حاجی جب میدان عرفات سے باہر آجاتا ہے تو سب گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔(فضائل حج)

اور فرمایا۔رسول اللہ ﷺ نے جب کنکریاں مارتا ہے ایک ایک کنکری کے بدلے میں گناہ کبیرہ معاف ہوتا ہے۔اور پھر جب طواف زیارت کرتا ہے۔حاجی پاک صاف اب زیارت

Marfat.com

کرے اللہ رب العزت کی تو فرشتہ اس کے ساتھ طواف زیارت کرتا ہے۔ ہر حاجی کے ساتھ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر شفقت کے ساتھ چلتا ہے فرشتہ حاجی کو کہتا ہے حاجی تیرے سب گناہ معاف ہو گئے اللہ تجھ سے راضی ہو گیا ہے اب خیال کرنا اللہ کو ناراض نہ ہونے دینا۔ دوستو بڑی سعادت اور فضیلت کی بات ہے جن لوگوں کو اللہ نے صحت کی ذولت عطاء کی، پیسے کی دولت عطاء کی وہ ضرور حج کا ارادہ کریں۔

ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے جس کو اللہ نے حیثیت عطاء کی ہے اور پانچ سال میں ایک دفعہ بھی نہیں آیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اس سے ناراض ہوں (فضائل حج) میں نے اس کو وسعت دی کیوں نہیں آیا حرمین کی زیارت کے لیے کیوں نہیں آیا۔ زندگی میں ایک مرتبہ تو فرض ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج جس پر فرض تھا اور تاخیر کرتا رہا ہے جیسے ہمارے رواج میں اور یوں ہی مر گیا تو میدان حشر میں اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہو گا۔ (فضائل حج)

اور ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص پر حج فرض ہے صاحب حیثیت ہے حج نہیں کیا اللہ پاک فرماتے ہیں مجھے کوئی غرض نہیں کہ یہودی مر جائے یا نصرانی ہو کر مر جائے اللہ ناراض ہیں اس سے دیکھو دوستو۔ حج عمرے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور فقر دور ہوتا ہے غنا آتا ہے مالداری آتی ہے پیسہ آتا ہے پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں بیٹھے رہنے سے تو نہیں ہوگا جب عملی طور آ گئے بڑھو گئے تو پھر اس کا ثمرہ سامنے آئے گا اللہ پاک صحت عطاء کرتے ہیں۔

تو فرمایا جب طواف زیارت کرنا ہو گا تو فرشتہ اس حاجی کو شاباش دیتا ہے آپ کے سب گناہ معاف ہو گئے آئندہ خیال رکھنا اور جب واپس آئے تو حدیث میں آتا ہے گھر آنے سے پہلے حاجی سے ملو کیونکہ وہ مغفور واپس آ رہا ہے۔ تمہارے لیے دعا کرے گا اللہ قبول کریں گے کیونکہ اس سے پتہ چلا اللہ پاک اپنے نیک بندوں کی دعا جلدی قبول کرتا ہے۔ یہ نیک ہے اللہ کا مقرب ہو گیا ہے اور اللہ کے جو نیک بندے زندہ ہیں ان کے پاس جانا اور ان کے پاس بیٹھنا ان سے ملنا ان سے دعا کرانا۔ اللہ پاک ان سے راضی ہیں۔ تو جلدی ان کی دعا قبول

Marfat.com

ہو گی۔اور ان کی دعا کی برکت سے اللہ ہمیں بھی نیکی کی توفیق عطاء فرمائے

﴿حج بدل کیا﴾

جس شخص کے اوپر حج فرض تھا اور وہ حج نہیں کر سکتا بیماری ضعیفی کی وجہ سے تو وصیت کر جائے اپنی اولاد کو کہ میری طرف سے حج کرنا جس کو حج بدل کہتے ہیں۔جو شخص حج بدل پر جائے وہ مسائل سیکھ کر جائے اس کے کچھ مسئلے عام حج سے مختلف ہوتے ہیں۔

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا والد بوڑھا ہے اور اس پر حج فرض ہے کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج پر چلی جاؤں آپ نے فرمایا چلی جا یہ اچھی بات ہے ایک اور شخص حاضر ہوا کہنے لگا میری ہمشیرہ نے نذر مانی ہے حج کی کام اس کا ہو گیا ہے لیکن وہ فوت ہو گی ہے تو میں اس کی جگہ پر وہ نذر پوری کردوں آپ نے فرمایا ضرور پوری کردو اسی طرح ایک اور شخص نے یوں ہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو تم ادا نہ کرتے تو کہنے لگا حضرت ضرور ادا کرتا تو فرمایا یہ بھی قرض ہے اپنے والد کا ادا کردو۔

صاحبِ دار قطنی نے ایک حدیث نقل کی جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص نے حج بدل کرایا یا خود کیا اپنے والد کا یا اپنی امی کی طرف سے حج بدل کیا ان کی طرف سے حج ہو گا جن کے لیے کر رہا ہے اور اس کو دس حجوں کا ثواب ملے گا۔

ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے حج بدل کرنے میں چار پانچ بندوں کو ثواب ملے گا جو وصیت لکھ رہا ہے اس کو، جو رقم دے رہا ہے اس کو، جس کی طرف سے ہو رہا ہے جو فوت ہو گیا ہے اس کو، جو عملاً کر رہا ہے اس کو اور جنہوں نے اس درمیان کوشش کی اس کا ویزہ لگ جائے درخواستیں لکھی ان کو بھی ثواب ہو گا یہ جو حج کا کام کرتے ہیں خواہ مذہبی امور والے ہیں یا کوئی اور امور والے ہیں اگر یہ کمیشن نہ لیں اور مفت حاجیوں کا کام کریں تو پھر ثواب ہے۔انہوں نے ہمارا ایسا بیڑہ غرق کیا ہے دارالجرب اور دارالکفر میں حاجیوں کے ساتھ مہربانی ہوتی ہے۔تعاون کرتے ہیں ہمارا دارالاسلام ہے پاکستان کا مطلب کیا ہے۔

لا الہ الا اللہ

Marfat.com

اور حج میں انہوں نے اس میں تشریح نکالی ہے۔ حاجیوں سے ٹیکس کاٹو اور پھر اپنے بندوں کو حج پر بھیجتے ہیں کوئی حج نہیں ہے حاجیوں سے کمیشن نہ لو مفت حاجیوں کی خدمت کرواو بینک والو مذہبی امور والو یہ اعلان ہے سن لو حاجی کی خدمت کرنا بغیر کمیشن اور ٹیکس کے بغیر معاوضہ لیے حج کا ثواب ملے گا یا دنیا میں کمیشن کھالو یا آخرت میں حج کا ثواب لے لو۔

﴿روضہء رسول ﷺ پر حاضری﴾

حج سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے روضہ کی زیارت کے لیے جانا ہے بڑے ادب احترام کے ساتھ جانا چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے جو شخص میری قبر کی زیارت کے لیے آیا اور مجھ پر سلام پیش کیا میرے اوپر اس کی شفاعت واجب ہوگی ہے۔ اور یہ کہنے والو نبی کی قبر کی زیارت کوئی اسلامی حکم نہیں ہے۔ مت رسول اللہ ﷺ کے روضہ کے بارے میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کرو۔ بیسوں احادیث ہیں۔ فرمایا جس نے میری قبر پر آکر مجھ پر سلام پیش کیا میں اس کو جواب خود دیتا ہوں۔ (رواہ بوداؤد)

یہ تھوڑی سعادت ہے ایک اُمتی کے لیے۔ ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک شخص میرے روضہ کے قریب آکر پہلے آیت پڑھتا ہے۔

﴿ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما﴾

پہلے یہ آیت پڑھتا ہے اور پھر اس کے بعد۔ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ، الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ ادب سے پڑھتا ہے ستر یا ستر سے زیادہ بار پڑھ لیتا ہے۔ اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتے ہیں کہ اس سلام پیش کرنے والے پر تم سلام پیش کرنا شروع کردو، دعا دینا شروع کردو، ویسے تو وہ ایک مرتبہ سلام پیش کریں تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ اس پہ دس مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں۔ جو زیادہ سلام پیش کر رہے فرشتے اس کو دعا دے رہے ہیں۔ تو ضروری ہے جانا بڑے ادب احترام کے ساتھ فرمایا مدینہ کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ جب بس روانہ ہو حاجیوں عقیدت واحترام کے ساتھ محسن کائنات پر سلام پیش کرو تمہارا اپنا فائدہ ہوگا۔ دل افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ۔ چلا ہوں میں ایک مجرم کی طرح جانب

Marfat.com

طیبہ یہ امتی جا رہا ہے۔ گناہوں سے بھرا ہوا جا رہا ہے لیکن اس امید اور تمنا سے جا رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مسجد نبوی میں حاضری دوں گا روضہ رسول کے سامنے غلاموں کی طرح کھڑے ہو کر سلام عرض کروں گا رسول اللہ ﷺ تو رحمت للعلمین ہیں میرے لئے شفاعت کریں گے۔ فرمایا

شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا

جن ساتھیوں نے حج کی درخواستیں دی ہیں اللہ سے مانگنا شروع کر دیں کہ اللہ رب العزت ہمارا نام نکلوا دینا۔ دوستو ادھر اپنی لین کو سیدھا کرو جب ادھر سے منظوری آئی گی بلاوا آئے گا کوئی بھی نہیں روک سکے گا۔ فرمایا

شکر ہے خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنا دیوانہ بنایا میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبہ کے پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا

ذرا مطاف کرنے والے حاجیوں سوچو یہاں فرشتے بھی پھر رہے ہیں آدم علیہ السلام بھی پھرے ہیں اللہ کے کلیم بھی پھرے ہیں اللہ کے خلیل بھی پھرے ہیں۔ اور امام الانبیاء ﷺ بھی گھومے ہیں اور اللہ کے محبوب بندے، اللہ کے اولیاء بھی پھرے ہیں۔ اور پھر رہے ہیں۔ یہ کتنا اعزاز ہے اللہ رب العزت کا ہم جیسے گنہگاروں کو بھی اسی مطاف میں طواف کرا رہا ہے۔

شکر ہے خدایا میں تو اس قابل نہ تھا
مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کر دیا
جام زم زم کا پلایا میں تو اس قابل نہ تھا
جام زم زم کا پلایا جنت کی نہر سے پانی پلایا

ظاہری اعتبار سے بھی مغفرت ہو گئی باطنی اور جسمانی اعتبار سے شفاء مل گئی۔

ڈال دی ٹھنڈک میرے سینے میں تو نے ساقیا

Marfat.com

اپنے سینے سے لگایا میں تو اس قابل نہ تھا

مقام ملتزم میں حکم ہے کہ اپنے سینے کو مقام ملتزم کے ساتھ رگڑنا شروع کردو۔ کہ اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے بھی سینہ مبارک کو رگڑا ہے اپنا رخسار مبارک کو رگڑا ہے۔

اپنے سینے سے لگایا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا میں تو اس قابل نہ تھا

جب میں نے وہاں لا الہ الا اللہ کا ذکر کیا تو میرے قلب کو وہ رونق ملی جو یہاں اکناف میں لا الہ الا اللہ پڑھنے سے وہ نور نہیں ملا۔

بھا گیا میری زبان کو ذکر الا اللہ کا
جب کسی نے پڑھا میں تو اس قابل نہ تھا
خاص اپنے در پر رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں دردر پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا
میری کوتائی تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا میں تو اس قابل نہ تھا

ہم نے کتنا یاد کیا کیسے یاد کیا اپنے معبود حقیقی اور رسول اللہ ﷺ پر کتنا درود بھیجا ہے۔

میری کوتائی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا میں تو اس قابل نہ تھا

لکھا ہے علماء نے دوستو۔ رسول اللہ ﷺ کو سلام پیش کرتے وقت گنبد خضرا کو سامنے رکھ کر سلام پیش کرو نورانیت میں اور اضافہ ہوگا۔

تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبد خضرا کا سایہ میں تو اس قابل نہ تھا
بارگاہ سید کونین میں آکر نفیس سوچتا ہوں
کہ کیسے آیا میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنا دیوانہ بنایا میں تو اس قابل نہ تھا

Marfat.com

گرد کعبہ کے پھرایا میں تو اس قابل نہ تھا
شکر ہے خدایا میں تو اس قابل نہ تھا

ایک حدیث میں رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں باجماعت پوری کیں اس کو تین انعام ملیں گئے آگ سے برات، جہنم سے برات اور نفاق سے برات۔

ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ حاجی جس کا حج قبول ہو گیا۔ وہ چار سو گھرانے کی سفارش کر سکتا ہے۔ (فضائل حج)

اسی طرح آپ ﷺ کے حج کے سفر میں آپ نے امت کے لیے بہت دعائیں مانگی ہیں خصوصاً عرفات میں تو مزدلفہ کے شب وقوف کے بعد دعائیں مانگی تو مسکرانے لگے صحابہ اکرام نے پوچھا کہ حضرت کیا وجہ ہے فرمایا کہ عرفات میں سب امت کی مغفرت ہو گی تھی صرف ظالم امتیوں کی مغفرت نہیں ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مزدلفہ کی دعا میں بشارت دی کہ آپ کے ظالم امتیوں کی مغفرت کر دی جائے گی جیسے قاتل وغیرہ اور فرمایا۔

﴿اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی من عملی﴾

اے اللہ آپ کی مغفرت زیادہ وسیع ہے میرے گناہوں کے مقابلے میں آپ کی رحمت زیادہ قابل امید ہے۔ میرے اعمال کے مقابلے میں۔ فرمایا کہ آخرت میں حجر اسود کی دو آنکھیں ہو گئی اور ایک زبان ہو گی جن جن لوگوں نے حجر اسود کا استلام کیا یا بوسہ لیا حجر اسود خود ان لوگوں کو دیکھ کر پہچان کر ان کی سفارش کرے گا۔ آخر میں رسول اللہ اکرم ﷺ کے ہاں سلام پیش کرنے جاتا ہے تو پورا ادب احترام کا خیال رکھتا ہے۔ فرمایا

آہستہ قدم نیچے نگاہ پست صدا ہو
یہ خوابگاہ محمد عربی ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ تجھ کو
یہاں بے قاعدہ جنبش لب سے بے ادبی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سے کو حج عمرے کی سعادت بار بار نصیب فرمائے۔

Marfat.com

مستحکم علم والے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَكَفٰى، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلامُ عَلٰى، سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الاَنْبِيَآءِ ،وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ الَّذِيْنَ هُمْ خُلاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ وَخَيرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَ نْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷)

قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِى اِلا ثَلٰثَ خِلَالٍ ان يَكْثُرَلَهُم مال فَتَحَا سَدُوا افَيَقْتِلُواو اَنَ يَفْحَ لَهُمُ الكِتَاب فَيَا خُذُهُ الرَّجُلُ فَيَبْغِى تَاوِ يْلَه' وَمَا يَعلَمُ تَاوِ يلَه' اِ لَّا اللّٰهُ وَاَن يَحْصُلَ النَّاسُ عِلمًا وَلَا يَعْمَلُوْنَ بِه.

(تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۴۶۰)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ،وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

تیسرا پارہ سورۃ آل عمران کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے۔ جس کے اندر راسخون فی العلم کا تذکرہ ہے اور ان کی فصلیت کا ذکر ہے اور

Marfat.com

اس کے مقابلے میں جو شریعت میں اعتراض کرنے والے ہیں شریعت کے احکام کی تاویلِ فاسد کرنے والے ہیں ان کا ذکر ہے۔اور فرمایا جو راسخون فی العلم ہیں یعنی علم کے اعتبار سے جو پختہ ہیں وہ صحیح عقل ودانش والے اولوالالباب ہیں جن کو اللہ نے فطرت سلیم اور عقل سلیم عطاء کی ہے اولوالالباب جو ہیں وہ راسخون فی العلم ہیں۔اور پوری شریعت پر پختہ ایمان رکھنے والے ہیں۔فرمایا۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾

اللہ رب العزت وہ ہے کہ جس نے اے نبی آپکے اوپر کتاب نازل کی ہے اس کتاب کی آیات دوطرح کی ہیں۔

﴿هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾

ایک محکم آیات ہیں اور دوسری متشابھات آیات ہیں۔

﴿جن کے دلوں میں میل ہے﴾

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ﴾

جن لوگوں کے دل صحیح نہیں ہیں ٹیڑے ہیں میلے ہے دلوں میں حق کی طرف جھکاؤ کی بجائے باطل کی طرف رجحان ہے یہ لوگ فتنہ تلاش کرتے ہیں تاویل فاسد کرتے ہیں ان آیات سے لوگوں میں فتنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں،لوگوں کو دین سے دور کرنیکی کوشش کرتے ہیں یا لڑانے کی کوشش کرتے ہیں یا فرقہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿جن کے دل صاف ہیں﴾

﴿وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ﴾

اور جو پختہ علم والے لوگ ہیں وہ سب پر ایمان رکھتے ہیں محکمات پر بھی متشابھات پر بھی اور وہ یہ کہتے ہیں۔کل من عند ربنا یہ سب آیات اور احکام اللہ رب العزت کی طرف سے نازل

Marfat.com

ہیں ہمارا سب پر ایمان ہے اور ان باتوں سے عقل والے لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

﴿ ہلاکت کی وجہیں ﴾

جناب رسول ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے فرمایا کہ مجھے اپنی امت پر ڈر نہیں ہے مگر تین باتوں کی وجہ سے مجھے اپنی امت کے بارے میں ڈر ہے۔

﴿ پہلی وجہ ﴾

ایک یہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے لوگوں میں حسد زیادہ ہو جائے گا۔ اخلاق رذیلہ حسد بغض کینہ، تکبر یہ زیادہ ہو جائے گا۔ فیقتتلوں پھر آپس میں لڑیں گے ایک اس چیز سے ڈر ہے۔

﴿ دوسری وجہ ﴾

اللہ کی کتاب لوگوں کے سامنے واضح ہوگئی تو اس میں جو متشابہ آیات کو تلاش کرے گا جس میں لوگوں کو غلط مفہوم بتا کر گمراہ کر سکے غلط تاویل کرے گا حالانکہ ان آیات کا مطلب سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایک اس وجہ سے مجھے امت سے خطرہ ہے کہ قرآن کی حدیث کی غلط تفسیر کر کے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔

﴿ تیسری وجہ ﴾

اور تیسری بات کہ لوگ علم تو حاصل کرلیں گے علم عام ہو جائے گا آسان ہو جائے گا علم حاصل کرلیں گے لیکن ولا تعملون بہ اس علم کے مطابق ان کا عمل نہیں ہوگا علم ضائع ہو جائے گا علم نافع نہیں ہوگا۔ فرمایا مجھے ان تین طرح کے گروہوں سے خطرہ ہے باقی مجھے اپنی امت کے بارے میں خطرہ نہیں ہے۔ تو فرمایا۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ﴾

اس اللہ نے آپ کے اوپر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی ہے منہ آیات محکمات ھن ام

Marfat.com

الکتاب ۔اس قرآن مجید کتاب میں بعض آیات ایسی ہیں جو اصلِ کتاب ہیں ۔محکمات ہیں واخر متشابھات اور دوسری متشابھات ہیں ۔

﴿ام الکتاب سے مراد﴾

ام الکتاب اور محکم آیات کون سی ہیں ۔ام الکتاب سے مراد ہے جو قرآن مجید نے اصولی باتیں کی ہیں وہی محکم ہیں یعنی جن الفاظ کا معانی واضح ہے ان کا مفہوم واضح ہے ۔ جو ان آیات اور سورتوں سے اللہ رب العزت بات سمجھانا چاہتے ۔ وہ توحید ہے، رسالت ہے، جنت ہے، دوزخ ہے ۔حشر ہے، حساب کتاب ہے، اور شرک سے اجتناب ہے ۔فرائض ہیں محرمات سے اجتناب ہیں یہ چیزیں قرآن مجید نے واضح بیان کی ہیں ۔ھن ام الکتاب محکمات ہیں جن کے الفاظ واضح ہیں، جن کا مفہوم واضح ہے مطلب واضح ہے ۔ جو عقائد کے اعتبار سے فرائض کے اعتبار سے ہیں عبرت کے اعتبار سے ہیں ۔ جنت اور دوزخ کے اعتبار سے گناہوں پر وعید اور سزا کے اعتبار سے ہیں ۔ھن ام الکتاب واخر متشابھات ۔

﴿متشابھات سے مراد﴾

اور دوسری کچھ آیات ایسی ہیں قرآن مجید میں جو متشابھات ہیں ۔متشابہ کا معنی یہ ہے جس کے معانی اور مفہوم واضح نہیں ہیں ۔مثلاً حروف مقطعات حمعسق ۔ جتنے حروف مقطعات ہیں ۔ حروف مقطعات میں سے اکثر کے معانی اللہ اور اللہ کی رسول کے طرف سے نہیں بتائے گئے ہیں بس ایک دو کے بتائیں گئے ہیں یہ حروف مقطعات ہیں ۔بعض حضرات نے اپنی طرف سے ویسے ایک رائے لکھی ہے کہ اللہ رب العزت کے صفاتی نام ہیں ان کے یہ مخففات ہیں ۔ بعض حضرات نے حروف مقطعات کی بہت فضیلیت بیان کی ہے کہ ان کو پڑھنے کے بعد دعا مانگنی چاہیے لیکن یہ جو معانی بیان کئے گئے ہیں یا حروف مقطعات کے بارے میں یہ کہا گیا کہ اللہ کے صفاتی نام ہیں مفسرین یہ لکھنے کے ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہماری اپنی رائے ہے ۔واللہ اعلم بمراده اصل مقصود اللہ اور اللہ کے رسول ہی جانتے ہیں ۔لہذا ان پر ہمارا ایمان ہے ۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ سورتوں کے نام ہیں جسے اور طرح سورتوں کے نام ہیں اس طرح یہ بھی

Marfat.com

سورتوں کے نام ہیں لیکن اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے واضح معانی نہیں بیان کئے گئے۔

﴿متشابھات پر ایمان﴾

لہذا ان حروف مقطعات پر یوں ہی ایمان لانا ضروری ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے ہیں ان کا جو بھی مفہوم ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پتہ ہے ہمارا ان پر ایمان ہے ایسے ہی قرآن مجید کی اور بھی آیات ہیں۔ مثلاً ایک مقام پر فرمایا اللہ رب العزت کے بارے میں ہے۔ لیس کمثلہ شئی۔ اللہ کسی چیز کی طرح نہیں ہے۔

دوسرے مقام پہ فرمایا۔

﴿يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِم﴾

اللہ کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہوتا ہے۔ اب اللہ کا ہاتھ ہم یوں ہی سمجھتے کہ جیسا ہمارا ہاتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انسانوں کی طرح ہاتھ نہیں ہے۔ کہ اسی طرح اللہ رب العزت ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔ اور فرمایا الرحمٰن علی العرش استوی کہ اللہ رب العزت عرش کے اوپر جلوہ افروز ہیں۔ یہ متشابھات ہیں لہذا اللہ رب العزت اپنی صفات کے اعتبار سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور عرش کے اوپر کما ھو شانہ جلوا افروز ہیں اور رہی بات اللہ کے ہاتھ کی۔ ید اللہ سے مراد نصرۃ اللہ لیا ہے۔ لیکن اس تحقیق میں پڑھنے کی ضروت نہیں ہے جو بھی یہ آیات ہیں جو بھی مفہوم ہے۔ راسخون فی العلم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان سب پر ایمان ہے یہ متشابھات ہیں جن کا مطلب اور مفہوم واضح نہیں ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔

﴿متشابھات کو نازل کیوں کیا ہے﴾

پھر قرآن مجید میں ایسے حروف ایسی آیات یا الفاظ کیوں نازل کئے گئے کہ جن کا مفہوم و مطلب جناب رسول اللہ ﷺ سے امت کو نہیں ملا۔ جواب یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے یہ امتحان کے طور پر کچھ راز رکھے ہیں کہ جو میرے ماننے والے ہیں ان کے لئے ہدایت یہ ہے کہ جن آیات کا مفہوم واضح ہے ان کی تحقیق کریں اور میں نے جو راز رکھے ہیں آیات اور حروف میں ان پر اجمالی طور پر ایمان لائیں یہ بطور امتحان کے اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے۔ اس ہدایت کے مطابق جو نیک لوگ ہیں واضح آیات میں تحقیق کرتے ہیں اور جو متشابہ آیات ہیں جنکا مفہوم واضح نہیں ہے۔ ان

Marfat.com

کے اوپر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ کی مراد ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے یہ امتحان ہے۔

امتحان میں کامیاب اور ناکام کون

چنانچہ اس امتحان میں اتنے اونچے لوگ گزرے ہیں اور کامیاب رہے ہیں اور جو لوگ دین کے اعتبار سے کجی والے گزرے ہیں ٹیڑے پن والے دین میں کیڑے نکالنے والے اعتراضات کرنے والے دین کے اندر شریعت کے اندر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے والے یہ ان کے لیے امتحان تھا کہ اس میں بحث نہ کریں جیسے تقدیر کا مسئلہ ہے بحث کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جس بحث سے منع کیا گیا ہے اس میں وہ بحث کرتے ہیں تو ہماری ہدایت کے مطابق وہ نہیں کر رہے اگر اس مجموعے پر ایمان لاتے ہیں۔ کل من عند ربنا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور ہمارا ایمان ہے تو وہ کامیاب ہیں۔

حضرت ابو امامہؓ کا واقعہ

حضرت ابو امامہ مشہور صحابی ہیں دمشق تشریف لے گئے اور وہاں اعلان ہوا کہ صحابی رسول تشریف لائے ہیں وعظ و نصیحت سے امت استفادہ کرے لوگ جمع ہو جائیں۔ چنانچہ یہ مسجد میں تشریف لائے اور ایک سائڈ میں دیکھا کہ کچھ خوارج کے سر لا کر لٹکا دیئے گئے تھے۔ جو دین سے الگ ہو گئے تھے حضرت ابو امامہؓ نے ان کو جہنمی کہا کیونکہ یہ بھی دین کی غلط تعبیر کرتے تھے۔ (سند احمد جلد نمبر ۹، حدیث نمبر ۲۲۵۶)

ذوالخویصری کا واقعہ

غزہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرمایا ایک ذوالخویصری نامی شخص منافق تھا جس کا نفاق بعد میں ظاہر ہوا۔ اس نے اعتراض کیا کہ آپ انصاف کریں آپ انصاف کے ساتھ مال غنیمت کو تقسیم نہیں کر رہے ہیں۔ آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا ذوالخویری اگر دنیا میں انصاف والا نہیں ہوں تو پھر اور کون ہے بس اتنا ہی جواب دیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۴۶۱)

حضرت عمر فاروقؓ کا جذبہ ایمانی

Marfat.com

حضرت عمر فاروقؓ کی ایسے موقع پر تلوار نیام سے باہر آجاتی تھی۔عرض کیا حضرت یہ شخص ایمان والا نہیں ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اعتراض کرے وہ ایمان والا نہیں ہوتا اس کو میں ختم کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا عمر چھوڑ دو ابھی وہ وقت نہیں ہے۔ان کے ساتھ ہم جنگ کر سکیں ابھی اور کام باقی ہیں لیکن ایک بات میری یاد رکھو اس ذوالخویصری کے نسل سے ایک فرقہ ضالہ پیدا ہوگا۔

علماء تاریخ نے لکھا ہے کہ ذوالخویصری کے سلسلہ نسب سے خوارجی نکلے ہیں۔پھر انکی جماعت ٹوٹی مرجعہ نکلے ہیں۔ان کی جماعت ٹوٹی قدریہ نکلے ہیں وغیرہ ذالک تہتر فرقے بن چکے ہیں۔ خوارجی کون لوگ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو العیاذ باللہ حضرت علیؓ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔کہ اے علی وہ جماعت بھی گمراہ ہوگئی جو تیرے ساتھ بغض رکھے گی اور علی ایک وہ جماعت بھی گمراہ ہوگئی جو تیرے ساتھ حد سے زیادہ محبت کرے گی۔اعتدال اہل سنت والجماعت کے پاس ہے۔تو ابوامامہؓ دمشق کی جامع مسجد میں بیان کے دوران نشاندہی کر رہے تھے کہ ایک وقت آئے گا اور مسلمانوں کو جہاد کا حکم ہوگا ان خوارجیوں کے خلاف اور جو ان کو قتل کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور فرمایا کہ ان کو مسلمانوں کی جماعت میں نہ شامل ہونے دینا بچ کے رہنا اور مومن بصیرت سے دیکھتا ہے۔ان سے بچنا اور دل کی نگاہ سے ان کو پہچان کے رکھنا ضروری ہے۔

﴿اختلاف نہ کرنا﴾

آپ نے آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۵)

اے ایمان والو آپس میں تفرقہ نہ کرنا تمام ایمان والے جسد واحد کی طرح ہیں۔ایک جسم کے مانند ہیں۔جب جسم کے کسی حصہ میں درد ہو جائے تو تمام جسم اس درد میں شریک ہو جاتا ہے۔دنیا کے کسی کونے میں اگر مسلمان مظلوم ہیں تو تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم ان کی مدد کے لیے پہنچو۔ افغانستان میں اپنے مسلمانوں کو نست و نابود کرادیا ہے۔عراق میں اپنے مسلمانوں کو تباہ کروایا کہ وہ

Marfat.com

ہم نہیں وہ ہم سے جدا ہیں تو پھر آج اپنے ملک کے مسلمانوں کو مروا رہے ہیں۔ دشمنانِ اسلام کو پہچاننا دوسرے ملک کے مسلمانوں کو دوسرا نہ سمجھنا اپنا سمجھنا جب دوسرے ملک کے مسلمانوں کو اپنا سمجھو گئے تو کوئی دشمن تمہاری طرف میلی نگاہ سے دیکھ نہیں سکے گا۔

﴿مسلمان سب ایک ہیں﴾

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾

جو مسلمانوں کی تقسیمیں کرتا ہے وہ اس باڈر کے ہیں۔ وہ ہم سے جدا ہیں ہم اس علاقے کے ہیں ہم ان سے جدا ہیں۔ جو مسلمانوں کی تفریق کرنے والا لیڈر ہوتا ہے۔ واولئک لھم عذاب عظیم اس تفریق کرنے والے کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ چند دن کی چودھراہٹ ہے بعد میں دنیا کے اعتبار سے بھی ذلت ہے۔ اور آخرت کے اعتبار سے بھی ذلت ہے۔ تو پھر حضرت امامہؓ نے دمشق کی جامع مسجد میں تقریر کے دوران یہ آیات پڑھیں۔ ولاتکونو کہ اپنے آپ کو متحد بنا کر رکھنا پھر کبھی بھی کوئی دشمن تمہارے خلاف پروگرام نہیں بنائے گا۔ سینکڑوں سال رہی خلافت عثمانیہ دشمن نے ایک دن بھی نہیں سوچا کہ مسلمانوں کو مارو بلکہ پہلے اس کو توڑا ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر اب ایک ایک کو تباہ کر رہا ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو رتی برابر بھی کوئی فکر نہیں ہے جس میں ہم داخل ہیں تو فرمایا۔

﴿ هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴾

یہ بعض آیات قرآن مجید میں ایسی ہیں جو بلکل واضح ہیں ان میں کوئی رتی برابر بھی خفاء نہیں ہے الجھن نہیں ہے۔ سمجھنے کے اعتبار سے پریشانی نہیں ہے تشریح کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی واضح ہیں۔ مثلاً فرمایا۔

﴿محکم حکم کی مثال﴾

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴾

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳)

اللہ رب العزت نے اٹل فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا ذات میں

Marfat.com

صفات میں اس کے کارناموں میں اس کی تدبیر مین اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
وبالوالدین احسانا اوروالدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا جب والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ گے تو پھر میری رضا تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گی۔ واضح آیت ہے اس میں کوئی خفا نہیں اور ایک مقام پہ فرمایا۔

﴿شریعت میں حرام حلال واضح ہیں﴾

قل تعالو ا اتل ماحرم ربکم علیکم الاتشر کوا

رسول اللہ ﷺ بیان فرمارہے ہیں۔ اور اپنے صحابہ کو یہ کہہ رہے ہیں۔ تعالوا قریب آ جاؤ میں تمہیں تلاوت کر کے بتاتا ہوں تمہارے رب نے یہ چیریں حرام قرار دی ہیں سب سے بڑی چیز جو اللہ رب لعزت نے حرام قرار دی ہے وہ شرک ہے اللہ کی غیرت برداشت نہیں کرتی جب اس کے ساتھ اس کا کوئی بندہ شریک کرنے لگ جائے۔ وبالواالدین احسانا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا نافرمانی نہ کرنا یہ بھی اللہ کو برداشت نہیں ہے۔

﴿اولاد کو قتل نہ کرو﴾

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ﴾(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۱)

اور اپنی اولاد کو اس لیے قتل نہ کرنا کہ رزق کہاں سے آئے گا اس نیت سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اور خاندانی منصوبہ بندی کرنے والو وزیرو اپنی تو اولاد کثرت سے پیدا کرتے ہو کہ انہوں نے ملک کو سنبھالنا ہے اور غیریبوں کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کے ٹیکے تقسیم کرتے ہو۔ نحن نرزقھم وایا کم۔ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں۔ واضح آیات ہیں اس میں کوئی خفا نہیں ہے کہ اللہ کیساتھ کسی کو شیریک نہ بناؤ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ﴾

اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور اس میں اعتراض نکالتے ہیں پھر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ عجیب بات ہے اتنا ستا سمجھا ہے دین

Marfat.com

اسلام کو کہ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ اعتراض کی آیات کو ایسی آیات کو جو ذو معنی ہوتی ہیں جو امتحان کے لیے ہیں ایسی آیات کو گمراہ لوگ تلاش کرتے ہیں۔ پھر اس سے دوسرے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

﴿قرآن کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا﴾

قرآن محکم ہے صدیاں گزر گئیں لوگ اس کے زیر زبر کو اوپر نیچے نہ کر سکے اس کو ختم کیسے کر سکیں گئے۔ فرمایا۔ ہم نے قرآن مجید کی پہلی آیت سے لیکر والناس تک سب کو لوہے سے بھی زیادہ مضبوط بنایا ہے دنیائے کفر کی صدیاں گزر جائیں اور ان مضبوط آیات کو قرآن سے جدا کرنا چاہیں تو خود جدا ہو جائیں گئے زیر زمین ہو جائیں گئے ان محکم آیات کے حروف کو نقوش کو زیر زبر کو شد مد کوئی قرآن سے جدا نہیں کر سکے گا۔

﴿سچے طالبان کون﴾

الر کتب احکمت آیته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر

یہ بڑی مضبوط آیات ہیں۔ اور جس طالب علم کے سینے میں یہ آیات چلی جاتی ہیں۔ پھر وہ سینہ بھی مضبوط بن جاتا ہے۔ اور کفر اپنے سارے حربے کرتا رہے گا۔ اور ان طالبان کو ختم کرو یہ محکم آیات کو اپنے قلب جگر میں رکھتے ہیں اگر سچے طالبان ہیں امریکہ کے ایجنٹ نہیں ہیں ہمیں تو خطرہ یہ ہے کہ کون سچا طالبان ہے اور کون منافق ہے۔ جو سچا طالب ہو اللہ اس کا بھلا کرے اس نے یہ کتاب مضبوطی کے ساتھ دل میں محفوظ رکھی ہے یہ آیات اور یہ حروف اور یہ نقوش یہ کلام جس کے سینے میں آجائیں وہ سینہ بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی مضبوط ہیں پھر کوئی ان کو نہیں ہٹا سکتا یہ احکمت پورا قرآن مجید حروف نقوش زبر زیر آیات سورۃ کے لحاظ سے کوئی اس مین تغیر تبدل نہیں کر سکتا۔

﴿متشابہ کی دوسری تفسیر﴾

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ﴾ (سورۃ حجر آیت نمبر ۹)

متشابہ کی دوسری تفسیر فرمایا۔

Marfat.com

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ صلے ق تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (سورة زمر آیت نمبر ۲۳)

فرمایا اللہ نزل احسن الحدیث ۔ اللہ وہ ہے جس نے بڑا پیارا قرآن مجید نازل کیا اور قاری صاحبان مختلف قرآت میں پڑھتے رہیں گئے اور سننے والے بوجھ محسوس نہیں کرینگے یہ قرآن تو پیارا ہے اور کون پیاری باتیں سن کر اکتا تا ہوتا ہے جس کو عشق سچا ہو اپنے معبود سے تو اپنے معبود کی باتوں کو سن کر تھکے گا نہیں ۔ اللہ نزل احسن الحدیث ۔ اللہ وہ ہے جس نے بڑا پیارا قرآن مجید نازل کیا ہے اپنے پیارے پیغمبر پر اور پھر آپ کو پیاری جماعت دی ہے وہ تلاوت سنتی جارہی ہے ۔ رہبر و رہنمائی کے فریضے اپنے ذمہ لیتی جارہی ہے ۔ قرآن مجید کے مضامین کو اس کی آیات کو بار بار ہر ہر پارے میں مکرر ذکر تے ہیں کہ ان کی چاشنی اور تاثیر جاری رہے کہ یہ دنیا کے کسی شخص کا کلام نہیں ہیکہ جب اس کا ذکر کریں تو لوگ اکتا جائیں یہ تو سچے معبود کا کلام ہے اس کے سچے محبّ جب بھی سنتے جائیں گے تو ان کے ایمانوں میں اضافہ ہوتا جائے گا ۔

﴿نصیحت کو بار بار کیوں ذکر کیا﴾

بار بار آیات کو مضامین کو مفاہیم کو ذکر کیا تا کہ نصیحت کا تذکرہ ہوتا ہے عمل کی توفیق ہوتی ہے کیوں اس لیے کہ اللہ سے خشیت رکھنے والوں کے جسموں کے بال بھی تلاوت سننے کے وقت ادب سے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ جب یہ اللہ کے سچے محبّ نبی کے سچے محبّ اسوہ حسنہ پر عمل کرنے والی یہ مبارک جماعت جب قرآن کی تلاوت کے وقت عشق مستی میں ڈھوب جاتی ہے تو پھر اس کے جسم کا ہر عضو بھی اللہ کا ذکر کرنے لگ جاتا ہے ۔ اور یہ اعزاز اللہ جسے دینا چاہے دیتا ہے یہ کتاب کی تلاوت کرنے کا اور کتاب کی تلاوت سننے کا یہ اعزاز اللہ جسے دینا چاہے دے دیتا ہے ۔ ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد ۔ اور جس کو ہدایت نہ دینا چاہے مسجد کا پڑوسی بنا کر گمراہ بنا دیتا ہے ۔ یہ اس کے فیصلے ہیں جس کو جس طرح دینا چاہے دے دیتا ہے لیکن طلب دیکھتا ہے ۔ فرمایا ۔

﴿فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

Marfat.com

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ﴿﴾

حروف مقطعات کے معانی۔ اللہ اور اللہ کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں جانتا جو راسخون فی العلم ہیں جن کا علم پختہ ہے وہ کہتے ہیں یہ سب اللہ رب العزت کی طرف سے ہیں۔

﴿نبی پاک ﷺ سے سوال﴾

رسول اللہ اکرم ﷺ سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضرت راسخون فی العلم کون لوگ ہوتے ہیں جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا راسخون فی العلم وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا علم پکہ ہو اور قسم کے پکے ہوں قسم کھا کر پھر اس کے تقاضے کے مطابق پکے رہتے ہیں۔ فرمایا جن کا علم پکا ہو اور قسم کے پکے ہوں زبان کے سچے ہوں دل کے درست ہوں شکم اور شرم گاہ کو حرام سے بچاتے ہوں اور اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہوں۔ یہ راسخون فی العلم ہیں۔ (ابن کثیر جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۴۶۳)

﴿صحابیؓ سے سوال﴾

حضرت نافع بن یزیدؒ فرماتے ہیں۔ راسخون فی العلم وہ ہیں۔ جو عاجز ہوں کسی سے نہ ڈرتے ہوں چھوٹوں کو حقیر نہ سمجھتے ہوں۔ (ابن کثیر جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۴۶۳)

﴿علامہ بنوریؒ کی تشریح﴾

علامہ بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ ترمذی شریف کی شرح کے اندر فرماتے ہیں کہ قرآن اور حدیث پڑھنے والوں کا خیال کرنے والے ہیں ان کا حجرہ بنا دیا قرآن مہیا کر دے یا خوراک کا انتظام کر دیا معلم کا انتظام کیا یہ سب لوگ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔ میں داخل ہیں یہ تعلیم کتاب دینے والے راسخون فی العلم ہیں۔

﴿مضبوط علم والے کون﴾

اور دوسرا تلاوت کثرت سے کرنیوالے کائنات میں غور فکر کرنے والے علم کے مطابق عمل کرنیوالے اور اللہ کا ذکر کرنے والے یہ راسخون فی العلم ہیں یہ کچھ نہ جان کر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے عارف ہوتے ہیں اب یہ کچھ نہ جان کر بھی اسلام کے معترض کو جواب دیتے ہیں۔

Marfat.com

﴿عجیب وغریب واقعہ﴾

عجیب بات لکھی ہے دوستو کہ خلافت عثمانیہ کی ریل پٹری بڑی لمبی تھی ایک جرمنی یہودی ہے اس کا نام ہے لیوپولڈ اس نے اسلام کا مطالعہ کرنے کے لئے قاہرہ مصر یونیورسٹی میں جانے کا ارادہ کیا اور ریل پر بیٹھ گیا اس کے ساتھ کوئی دیہاتی مسلمان بھی ریل کے ڈبے میں بیٹھے تھے جب ریل کہیں رکی تو مسلمان نے کھانا لایا اور اس یہودی سے کہا آپ ہمارے ساتھ کھائیں بسم اللہ وعلی برکتہ اللہ اس نے کہا نہیں کھاتا ہوں اس دیہاتی ان پڑھ شخص نے کہا کہ بھائی اسلامی تعلیم یہ ہے کہ جو ساتھ رفیق سفر ہو اس کا خیال رکھو آپ ہمارے ساتھ ضرور روٹی کھائیں گئے ویسے ہم نہیں کھائیں گئے یہ آپ کا حق ہے ہم پر وہ بڑا متاثر ہوا وہ اسلام کے مطالعہ کے لیے نکلا ہوا تھا کہنے لگا کھانا تو میں کھاتا ہوں لیکن مجھے اسلام پر ایک اعتراض ہے میں اس کا جواب ڈھونڈتا پھر رہا ہوں جب اس کا جواب مل جائے گا مسلمان ہو جاؤں گا بابے نے کہا کیا اعتراض ہے ۔بابا دیہاتی ہے اور صاف ان پڑھ ہے لیکن نظام صاف ہے ادھر ادھر کا گرد غبار نہیں لگا تو اس یہودی نے اعتراض کیا کہ یہودی لڑکی کے ساتھ مسلمان لڑکا شادی کر سکتا ہے قرآن حدیث کا مسئلہ ہے عیسائی اور یہودی لڑکی اگر اپنے مذہب پر رہے تو مسلمان لڑکا شادی کر سکتا ہے ۔لیکن یہودی اور عیسائی لڑکا ہو وہ مسلمان لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کر سکتا یہ اعتراض ہے مجھے اسلام پر تو بابے نے کہا بیٹھو میں عالم نہیں ہوں لیکن نیک لوگوں کی صحبت میں رہا ہوں اس کا کوئی اثر ہوگا اس کی برکت سے آپکو جواب دیتا ہوں ۔جواب یہ ہے ۔کہ اسلام مذہب کی تعلیمات نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ سب پیغمبروں پر ہمارا ایمان ہے ۔

﴿لانفرق بین احد من رسلہ﴾

لہٰذا اگر مسلمان لڑکا ہے اور لڑکی عیسائی ہے وہ عیسیٰؑ کا نام لیتی ہے یہودی ہے وہ موسیٰؑ کا نام لیتی ہے تو ہمارا اسلام والا لڑکا پریشان نہیں ہوگا اس کو ڈانٹے گا نہیں وہ خوش ہوگا کہ ہم بھی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو مانتے ہیں لیکن اس کے برعکس یہودی اور عیسائی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہیں مانتے تب ہی تو اسلام نہیں لایا جب لڑکا عیسائی ہوگا وہ آپ ﷺ کو نبی نہیں مانتا ہے اور اگر اسلام اجازت دیتا کہ بیوی مسلمان ہوسکتی ہے تو مسلمان بیوی جب اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کا نام لے گئی تو وہ عیسائی لڑکا خفہ ہوگا اور یہ برداشت نہیں کر سکے گئی پھر اپنے شوہر کی بے ادبی کرے گئی جو شریعت کا حکم ہے کہ عورت کے لیے بیوی کے لئے جائز نہیں شوہر کی بے ادبی کرنا اس لئے اسلام نے مسلمان عورت کی

Marfat.com

شادی عیسائی یا یہودی لڑکے کے ساتھ جائز قرار نہین دی وہ کہتا ہے بابا جی بڑی بڑی کتب کا مطالعہ کیا اس اشکال کا جواب نہیں ملا ہاتھ آگے بڑھاؤ میں اسلام لانا چاہتا ہوں میرے سوال کا جواب ہو گیا دوستو سوال کا جواب ایک نیک شخص ان پڑھ ہونے کے باجود بھی دے دیتا ہے لیکن واما الذین فی قلوبھم زیغ جن کے دلوں میں کجی ہو وہ پڑھ کر بھی اعتراض کی شکل میں رہتے ہیں۔

﴿حضرت ابرہیم کی دعا﴾

حضرت رسول اکرم ﷺ کو حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے مانگا ہے اور اس مانگنے مین بات کیا کی تھی وہ عجیب ہے پہلے تو یہ کہا۔اے اللہ ہم نے گھر بنا دیا ہے آپ کا واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت ۔ بیت اللہ تعمیر ہو گیا۔اب ابرہیم علیہ اسلام نے اپنے بیٹے کو مقام ملتزم کے ساتھ لگایا کہ ادھر ساتھ آ جاؤ دعا شروع ہو گی۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (سورة بقره آیت نمبر ۱۲۹)

اے ہمارے رب آپ کا گھر بنا دیا ہے مزدوری کی ہے اب آپ کا خلیل اور خلیل کا بیٹا مزدوری مانگنے کے لیے مقام ملتزم پہ کھڑے ہیں اجرت لینا چاہتے ہیں میرے معبود کوئی بھی مزدور جب مزدوری کرتا ہے مالک کا فرض بنتا ہے کہ اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے۔اے میرے رب تیرا گھر تو بنا دیا ہے تیرا دارالعلوم تو بنا دیا ہے اس کی مزدوری مانگ رہا ہوں اس کی اجرت مانگ رہا ہوں کبھی تو میرے رب تیری محبت کی خاطر میں نے عراق میں اپنے والد کو چھوڑا ہے کبھی تو میرے رب تیری محبت کی خاطر ایک بیوی کو شام میں چھوڑا کبھی تو میرے رب تیری محبت کی کا خاطر بیوی اور ایک نو مولود کو خطہ حجاز میں چھوڑا ہے ان امتحانوں میں تو مجھے آزماتا رہا اور میں امتحان کے پرچے حل کرتا رہا بڑے بڑے امتحانوں کے بعد اے میرے معبود تو نے مجھے سند دی اے ابراہیم تو میرا خلیل ہے اور کوئی بھی میرا خلیل نہیں ہو گا۔اب تیرا خلیل تیرے گھر کی تعمیر کے بعد مزدوری کے لیے سوال کر رہا ہے یا رب تیرا گھر تو تعمیر کر دیا اب مجھے مزدوری کے لیے اس دار العلوم میں جو آخری نبی معلم بنا کر جو آپ بھیجنے والے ہیں وہ میری اولاد میں سے مجھے عطاء کر یہ میری مزدوری ہے۔اللہ رب العزت نے پھر یہ دعا قبول کر لی اپنے خلیل کی فرمایا۔

Marfat.com

﴿حضرت ابراہیمؑ کی دعا قبول ہوگئی﴾

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

احسان کر دیا اللہ رب العزت نے امت پر لوگوں پر کہ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں انہی کی اولاد میں سے پیدا کر دیا اور اس کا کارنامہ یہ ہوگا لوگوں کو آخری کتاب کی تلاوت سنائے گا اور لوگوں کے دلوں کو گرمائے گا میری آخری کتاب کی تلاوت کر کے۔

﴿ ویعلمھم الکتاب ﴾

اور یہ آخری رسول لوگوں کو تعلیمِ کتاب دے گا اور حیوان ناطق کو انسان کامل بنائے گا۔ کافروں کو مسلمان بنائے گا مشرکوں کو موحد بنائے گا بد بختوں کو نیک بخت بنائے گا، شقیوں کو سعادت مند بنائے گا، جاہلوں کو عالم بنائے گا، بکریاں کو چرانے والے کو وارث تخت وتاج بنائے گا، اور اونٹوں کے قائدینکو اسلامی قافلے کا سالار بنائے گا ایسا اللہ کا پیغمبر مانگ رہا ہوں ان خوبیوں والا پیغمبر میری اولاد میں سے عطاء کر اور بیت اللہ کی تعمیر کی یہی اجرت مجھے عطاء کر۔ یہ پیغمبر دنیا کو عالم بنائے گا ظالموں کو عادل بنائے گا یہ ڈاکوں کو چوکیدار بنائے گا اُمیوں کو معلم کائنات بنائے گا اور یہ دعا قبول ہوگئی۔ پھر قرآن اعلان کرتا ہے۔

﴿ایک بڑا امتیاز کیا گیا﴾

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (سورۃ زمر آیت نمبر ۹)

کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے میرے پیغمبر کی معیت اختیار کی ہے وہ لوگ جنہوں نے میرے پیغمبر کے ساتھ عناد کیا ہے سرکشی کی ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

﴿ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون﴾

نبی کی نبوت والے پیغامات کو یاد کرنے والے اور میرے پیغمبر کو قتل کرنے کے مشورے کرنے والے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتے ہیں۔ انما یتذکر اولوا الالباب۔ قرآن کے اس اعلان کو جن کی عقل ہے وہ نصیحت حاصل کریں گے۔

Marfat.com

﴿مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ط هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلاً ط اَفَلاَ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (سورۃ ھود آیت نمبر ۲۴)

اے میرے پیغمبر لوگوں کے سامنے ایک مثال بیان کر دیجئے کیا دو فریقوں کی مثال برابر ہو سکتی ہے ایک منافقین کی جماعت ہے ایک مومنین کی جماعت ہے ایک مشرکین کی جماعت ہے ایک مواحدین کی جماعت ہے ایک کافروں کی جماعت ہے ایک مسلمانوں کی جماعت ہے۔ مثل الفرقین ،ان دو فریق میں سے ایک نابینا ہے۔ ایک بینا ہے ایک سننے والا ہے ایک بہرہ ہے یہ دونوں کیا برابر ہو سکتے ہیں ایک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک ابو جہل ہیں ایک حضرت عثمان غنی ہے اس کے مقابلے میں عتبہ اور شیبہ ہیں ایک حضرت علی ہے اس کے مقابلے میں خوراج ہیں ایک ابو بکر ہے اس کے مقابلے میں کعب بن اشرف یہودی ہے مثل الفریقین کالاعم والاصم والبصیر والسیمع۔ ایک نبی کی نبوت کی کرنوں کو دیکھنے والوں کی جماعت ہے اور ایک نبی کے ساتھ بغض کرنے والوں کی جماعت ہے۔ ھل یستویان مثلا۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں ہر گز نہیں افلا یتذ کرون۔

﴿نبی ﷺ کی جماعت اونچی ہے﴾

ایک تو نبی کی باتوں کو ماننے والی جماعت ہے نبی کی تیار کردہ کریم ہے وہ مکھن ہے وہ عمدہ جماعت ہے۔ جس کو نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت نے مجھے دنیا کے لیے سراج منیر بنا کر بھیجا ہے ایسی جماعت تیار کر کے دی ہے۔ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ ایک جماعت وہ ہے جس نے بنی کی باتوں کو مانا وہ کریم بن گئی مکھن بن گئی جنت کی سردار بن گئی۔ حزب اللہ بن گئی صادقوں بن گئی حق والی جماعت بن گئی۔

﴿نبی ﷺ کی مخالف جماعت﴾

اور ایک جماعت نبی کے ساتھ بغض رکھنے والے ابو جہل، عتبہ اور شیبہ جہنم کا ایندھن بن گئی۔ تو اللہ رب العزت ہمیں دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور نیک جماعت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعونا ان الحمد اللہ رب العالمین۔

Marfat.com

خطباتِ غزواتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں غزوات رسول ﷺ یعنی جہاد بالفعل کا ذکر ہے مسلمانوں کی عزت اور سکون جہاد میں ہے جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اکثر دفاعی جہاد ہوا ہے اب دفاعی جہاد بھی ترک ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فریضے کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

از
حضرت مولانا محمد طیب صاحب
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
امام وخطیب جامع مسجد الرحمن بلیو ایریا اسلام آباد

ناشر
مکتبہ طیبہ
جامع مسجد الرحمن، بلیو ایریا، اسلام آباد

Marfat.com